

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
	انٹرنیشنل ختم نبوت اکیڈمی	14	عرض مرتب
58	کے متعلق ممتاز علماء کی آراء	16	حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
-	□ شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ کی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	"	تحریر: سلطان العارفتین حضرت مولانا سید نفیس الحسنی شاہ
-	□ محقق عصر حضرت مولانا علامہ خالد محمود <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	17	تحریک ختم نبوت اور مولانا ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
59	□ حضرت مولانا حق نواز <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	"	تحریر: فضیلیہ اشیح حضرت مولانا عبدالحفیظ کی
60	□ حضرت مولانا مفتی زین العابدین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	25	خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی
-	□ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	"	تحریر: حضرت مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ
-	□ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	33	شہنشاہ خطابت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
61	□ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	"	تحریر: حضرت مولانا زاہد الراشدی
62	□ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالرحمن قاسمی		سلطنت خطابت کے بے تاج بادشاہ حضرت
63	□ حضرت مولانا عبدالرحمن جاپوری	38	مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
	مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کو میں نے بہت	"	تحریر: حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
65	قریب سے دیکھا	43	حق معفرت کرے عجب آزاد مرد تھا
"	تحریر: مولانا محمد احمد لدھیانوی	"	تحریر: حضرت مولانا ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری
68	خطیب بے بدل..... میرے محسن	45	خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
	تحریر: مولانا اکرم طوفانی	"	تحریر: حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد کندیاں شریف
72	مجاہد ختم نبوت مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	48	اہل حق کے قافلے کی ایک خوش نصیب ہستی
"	تحریر: فضیلیہ اشیح مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج	"	تحریر: شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد حسن، لاہور
76	خطیب گر..... خطیب یورپ و ایشیا	49	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی زندگی کے چند نمایاں پہلو
	تحریر: حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی	"	تحریر: مولانا اللہ وسایا
79	اقلیم خطابت: مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	53	میرے محسن، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
	تحریر: صاحبزادہ طارق محمود	"	تحریر: مولانا امداد الحسن نعمانی، بوکے
	تحریک ختم نبوت 1984ء اور حضرت مولانا	56	ختم نبوت اکیڈمی کی ضرورت و اہمیت
87	محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	"	تحریر: صاحبزادہ خالد محمود قاسمی
	تحریر: مولانا اسماعیل شجاع آبادی		ختم نبوت اکیڈمی کے ماہر اساتذہ اور ملک کے
91	امام اخطباء اور امام السلاطین	57	ممتاز علماء کا لیکچر

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
126	ایک ناقابل فراموش واقعہ	"	تحریر: مولانا سید عبدالجبار آزاد، لاہور
127	عظیم کردار	"	مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ایک بلند پایہ
-	قادیانیت کا تعاقب	93	خطیب، ہر لہجہ پر شخصیت اور گہری سوچ کے مالک
128	لولاک کا اجراء	"	تحریر: حضرت مولانا محمد امجد خان
-	لولاک کا جماعتی ترجمان بننا	95	اب ڈھونڈ انہیں چراغِ رُخ زیا لے کر
	طلبہ پر ربوہ میں حملہ اور مولانا تاج محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا	"	تحریر: مولانا محمد شاہ نواز فاروقی
129	تاریخ ساز کردار		حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور امیر العلماء
132	مولانا اسلم قریشی کا انواع	99	مولانا عبدالرحمن <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
133	مجلس عمل کی تشکیل	"	تحریر: مفتی حفیظ الرحمن بنوری
134	محبوب العلماء مولانا تاج محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	101	تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
-	انداز گفتگو	"	تحریر: احمد کمال نظامی، فیصل آباد
135	شاہ جی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور مولانا تاج محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	104	پاسبان ختم نبوت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
137	محبت مروت	"	تحریر: حافظ محمد طیب قاسمی
-	علماء کی نظر میں	108	محدث بنوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے ساتھ چند یادگار لمحات
	تاثر و دلایل: صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے	"	تحریر: مولانا محمد ضیاء القاسمی
138	ملاقات اور گستاخ صحابہ کیلئے تعزیری آرڈیننس	113	مولانا تاج محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی زندگی کے تین دور
139	حرف آخر		تحریر: حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی
140	ختم نبوت	114	ابتدائی تعارف
"	تحریر: مولانا ضیاء القاسمی	116	درویش و قلندر
144	اعزاز اول	117	تحریک ختم نبوت ۵۳ء میں مولانا تاج محمد کا کردار
146	اعزاز ثانی	118	مولانا کی گرفتاری کے لیے کوششیں
147	اعزاز ثالث	119	گرفتاری
148	ختم نبوت کانفرنس کا نظارہ	120	رہائی اور استقبال
154	ختم نبوت ایک عجیب انداز سے	121	گھریلو حالات
156	ایک اور نرالا انداز	122	عزم نو
157	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	123	مساعی اتحاد
159	عالمین کا نبی	125	داعی اتحاد

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
	رہائی کے بعد پہلی مرتبہ مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	160	ختم نبوت کی عجیب مثال
181	کی دفتر ختم نبوت ملتان آمد	161	فضیلتوں کے تاج
-	مولانا محمد علی جالندھری کی طرف سے دعوت ظہرانہ	162	تاج ختم نبوت
182	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت		اقبال اور مسئلہ ختم نبوت..... قادیانیت
183	ملک کے ممتاز خطباء میں منفرد انداز خطابت	164	اقبال کی نظر میں
185	بیس سال کی عمر مگر کس قدر ملک بھر کے تبلیغی دورے	"	تحریر: حضرت مولانا ضیاء القاسمی
	لولاک کے شمارہ میں مولانا محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	165	اقبال اور ختم نبوت
186	کی کانفرنسوں کے شیڈول کی ایک جھلک	168	ایک اور انداز سے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی
	تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان سے مولانا محمد ضیاء	169	ختم نبوت پر ایمان کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا
-	القاسمی کا تاریخی خطاب	-	اسلام کے غدار
188	مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ صدر کے دفتر کا افتتاح	170	مرزا غلام قادیانی کا فرقہ
	تین روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ میں	-	قادیانی اور مسئلہ جہاد
189	مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب	171	قادیانی حکومت انگریز کے ایجنٹ ہیں
190	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی طرف سے اہم اعلان	172	قادیانی نبوت کے الہام پر ضرب اقبال
-	مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان اجلاس میں شرکت	-	اقبال کے نام نہاد شیعائی جواب دیں
	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی مولانا لال حسین اختر کی	174	پنجابی نبوت
191	نماز جنازہ میں شرکت	175	قادیانیوں کا علاج عصائے کلیم
	حضرت جالندھری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی خواہش اور قلعہ قاسم	176	قادیانی اسلام کے غدار ہیں
192	باغ ملتان میں تاریخی خطاب	-	اقبال کا حکومت وقت کو مشورہ
194	آزاد کشمیر اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کی حمایت		تحریک ختم نبوت اور مولانا
197	تحریک ختم نبوت 1974ء	178	محمد ضیاء القاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
-	مولانا تاج محمود کا بروقت فیصلہ	-	یوم فتح مہابہ
198	جلسوں اور جلوسوں کا دائرہ پھیلانا چلا گیا	-	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری
199	احتجاج کا سلسلہ جاری رہا	-	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی ضمانت نہیں ہو سکی
200	قومی اسمبلی کے ممبران سے ملاقاتیں	179	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رٹ درخواست سماعت
-	ملاقاتوں کے اثرات	180	تنظیم اہل سنت کے قائدین کی جامعہ قاسمیہ آمد
201	مرزا ناصر احمد کی طرف سے مقالہ	"	

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
229	ولی کامل مولانا عبید اللہ انور سمیت علماء لاہور سے ملاقاتیں	-	مولانا غلام غوث ہزاروی کا تاریخی جواب تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران نماز جمعہ کے عنوانات
230	مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے	203	جامع مسجد میں اظہار تشکر
-	شیخ الحدیث مولانا عبدالحفیظ کی اور آپ کا خطاب مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ	-	امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی یاد میں جلسہ
231	تحفظ ختم نبوت کانفرنس (ربوہ)	205	رحیم یار خان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس
233	مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا قاری اللہ یار کے خلاف کیس	208	محدث بنوری مولانا یوسف بنوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی یاد میں تعزیتی جلسہ سے خطاب
234	مجلس عمل کا قیام ایک ماہ کا ایٹی میٹم	-	بہاولنگر میں دعوت استقبالیہ سے خطاب
-	دیوبندی مکتبہ فکر	209	چنیٹ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں ولولہ انگیز خطاب
235	جمعیت علماء پاکستان	210	گلشن اقبال کراچی میں جلسہ
-	جماعت اسلامی و اتحاد العلماء	211	مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا دورہ برطانیہ
-	جماعت اہل حدیث	212	یورپ سے واپسی پر مولانا محمد ضیاء القاسمی کے اعزاز میں استقبالیہ
-	شیعہ مکتبہ فکر	213	بہاولپور میں عظیم الشان ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس
235	سیکرٹری اور رابطہ سیکرٹری	215	مولانا غلام غوث ہزاروی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی یاد میں تعزیتی جلسہ
236	فیصلے اور قراردادیں	217	دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں آمد
-	قراردادیں جو منظور کی گئیں	218	جامع مسجد گول چوک سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس
238	شہداء مسجد لاہور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس	219	تحفظ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد
-	مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود کی وفات	221	تحریک ختم نبوت 1983ء
241	فیصل آباد میں علماء کے اجلاس سے خطاب	224	اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ
242	مرکزی مجلس عمل کالاہور میں اجلاس اور قائدین کی پریس کانفرنس	225	سیالکوٹ کنونشن
245	مولانا محمد ضیاء القاسمی کا پنجاب کا طوفانی دورہ	226	مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کی آئی جی پنجاب سے ملاقات
246	ملتان میں پریس کانفرنس	228	
-	سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور پریس کانفرنس		
248	علماء کے اجلاس میں شرکت		

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
269	کراچی میں علماء سے ملاقات اور اجلاس سے خطاب	249	گوجرانوالا میں تحفظِ نبوت کانفرنسوں سے خطاب
	مولانا خواجہ خان محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> نے اپنی دستار حضرت	250	سیالکوٹ میں داخلہ پر پابندی
270	قاسمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے سرپر رکھ دی		لاہور میں مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت کا کل
271	29 جنوری	251	جماعتی اجلاس
-	30 جنوری	253	اختیاری خبر..... سیالکوٹ داخلہ پر پابندی
272	31 جنوری		گوجرانوالا میں اہل حدیث اور بریلوی علماء
273	یکم فروری	254	کرام سے ملاقات
-	2 فروری		پسرور ضلع سیالکوٹ میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس
-	3 فروری	-	سے خطاب
274	4 فروری	255	جناب مجید نظامی سے ملاقات
274	5 فروری	-	تحفظِ ختم نبوت کانفرنس شکرگڑھ
275	6 فروری	256	سیالکوٹ کانفرنس میں اہل فیصل آباد کا کردار
-	7 فروری		فیصل آباد کے علماء کی طرف سے کانفرنس کا
276	8 فروری	257	اشتہار شائع کیا گیا
-	9 فروری		فیصل آباد سے کانفرنس میں شرکت کیلئے ایک سو
277	10 فروری	-	بوسوں کا قافلہ
-	11 فروری	258	مولانا محمد ضیاء القاسمی نے قافلے کا خود استقبال کیا
	مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا اشرف ہمدانی	259	سیالکوٹ میں عظیم الشان تحفظِ ختم نبوت کانفرنس
278	کی پریس کانفرنس	261	سیالکوٹ تحفظِ ختم نبوت کانفرنس میں تین دھماکے
	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائش گاہ پر مجلس عمل کا	262	علامہ احسان الہی ظہیر کا خراج تحسین
279	اہم اجلاس	-	سیالکوٹ کانفرنس کی جھلکیاں
280	اجلاس میں منظور کی گئیں قراردادیں		خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی
	مولانا فضل الرحمن کی آمد اور جمعیت کا سرپرست	264	صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ
281	بننے کی پیشکش	266	صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کو ٹیلی گرام
282	جھنگ میں جامعہ محمودیہ کے جلسہ سے خطاب	-	علماء کرام کے ساتھ اظہار تشکر
283	کانفرنس کی کامیابی کے لیے شہر بھر کا دورہ	267	تبلیغی بزرگ کا خواب
285	جامع مسجد تقویٰ اشرف آباد میں خطاب	268	تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کراچی میں خطاب

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
-	امتناع قادیانیت آرڈیننس	286	جامع مسجد مدنیہ، منصور آباد
312	مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کیلئے نئی تفتیشی ٹیم		خطبہ جمعہ میں کانفرنس کے لیے سامعین کو
313	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی کا صدارتی حکم	287	خصوصی ہدایات
-	راولپنڈی کانفرنس یوم تشکر میں تبدیل	288	انظامیہ کی طرف سے رکاوٹ
-	بہاول پور جیل سے رہائی کے بعد فیصل آباد آمد	-	مرزائیوں کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط
315	مدنی محلہ کی جانب سے دعوت عصرانہ	289	فیصل آباد میں کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس
316	مرزا طاہر احمد کالندن فرار	291	علماء کرام کا اظہارِ تہنیتی
317	بہنچی وہیں پہ خاک جہاں کانمیر تھا	292	تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین پر مقدمہ
318	چیئروٹ میں استقبالیہ	-	نوائے وقت کے مجلس مذاکرہ میں شرکت
319	صحافت کو خراج تحسین	292	ایوان وقت فیصل آباد میں مجلس مذاکرہ
320	چناب نگر (روہ) میں فاتحانہ داخلہ	295	ٹوبیک سنگھ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
322	گول جامع مسجد میں یوم تشکر	296	سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
324	انجمن مدنیہ حنیفہ کی طرف سے استقبالیہ	297	کراچی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
	انجمن شبان اہل سنت کی طرف سے باغ جناح	-	گوجرانوالہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
325	میں دعوت استقبالیہ	298	گرفقاری
329	منڈی ڈھاباں سنگھ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس	299	بڑی کالے منہ والی گاڑی
330	صدر مملکت کی طرف سے یوم تشکر منانے کی اپیل	300	گرفقاری پر فیصل آباد میں احتجاج
	راولپنڈی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور پریس	301	گرفقاری پر ملک بھر میں احتجاج
331	کانفرنس سے خطاب		مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفقاری پر روزنامہ
332	چار روزہ کراچی کا دورہ	304	جنگ کاشنڈرہ
333	مجلس عمل کی اپیل پر یوم احتجاج منایا گیا	-	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی کا مطالبہ
	چیئروٹ میں تمام مکاتبِ منکر کے علمبرداروں کا	305	کراچی کے علماء کی طرف سے گرفقاری کی مذمت
334	مشترکہ اجلاس		مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفقاری پر جامعہ اسلامیہ
-	مرزائیت کی طرف سے قتل کی دھمکی	306	کلفٹن کراچی میں علماء کا اجلاس
335	قادیانیوں کا عالمی سطح پر مقابلہ کیا جائے گا		مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفقاری پر ہفت روزہ
336	ختم نبوت کے حوالے سے علماء کرام کے نام خطوط	310	لولاک ادارہ
337	کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور	311	صدارتی آرڈیننس کا نفاذ

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
357	مولانا سید حامد میاں کا خط		مدرسہ سراج العلوم لودھراں تحفظ ختم نبوت
358	مولانا اللہ وسایا کا خط	339	کانفرنس سے خطاب
	گرفتاری پر مختلف تنظیموں اور علماء کے	-	سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس
359	احتجاجی بیانات	340	سرگودھا میں پریس کانفرنس
	قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن پابندی کے		ساہیوال میں عوام کے دباؤ پر پابندی واپس
365	باوجود جامع مسجد گول پہنچ گئے	341	لیٹی پڑی
367	علماء کی نظر بندی پر روز نامہ جنگ کا اداریہ	-	حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا انٹرویو
-	نظر بندی کو چیلنج کر دیا گیا		ربوہ میں تیسری سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس
368	آپ کی رہائی	343	سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب
	جامع مسجد گول آمد پر پرتپاک استقبال اور دعوت	344	ربوہ میں مرکزی مجلس عمل کا اجلاس
-	ظہرانہ و عصرانہ میں شرکت		نواب زادہ نصر اللہ خان اور مولانا فضل الرحمن
369	حاجن والی مسجد میں عصرانہ سے خطاب	345	سے ملاقات
370	رہائی کے بعد بیت قاسمی پر علماء و مشائخ کی آمد	-	راجا ظفر الحق اور مشائخ عظام سے ملاقاتیں
371	انصاری گراؤنڈ میں عصرانہ سے خطاب	346	ساہیوال میں دو مسلمانوں کی شہادت
372	شبان اہل سنت کے استقبالیہ میں شرکت	348	ساہیوال میں احتجاجی جلسہ سے خطاب
373	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی پر لولاک کا اداریہ	350	مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو گرفتار کر لیا گیا
374	تحفظ ختم نبوت کانفرنس پکری بازار سے خطاب	351	تین ماہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا
375	تحفظ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کا التواء	-	جیل میں ملاقات نہ ہو سکی
-	مولانا منظور احمد چینیوٹی کے احتجاجی جلسہ سے خطاب	352	جیل میں معمولات
	مولانا محمد شریف جالندھری کی نساز جنسازہ		مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر جسید
376	میں شرکت	-	علماء کرام کے نام خط
377	مولانا خواجہ خان محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی نظر بندی پر احتجاج	-	خط کا متن
-	لاہور میں علماء کرام سے ملاقاتیں	354	علماء کرام کے جوابی خطوط
	لاہور میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے	-	مولانا محمد لقمان علی پوری کا خط
378	اجلاس میں شرکت	-	حضرت مولانا خواجہ خان محمد کا خط
380	عمرہ کی سعادت کے لیے روانگی	355	حضرت مولانا قاری عبداللہ عابد کا خط
-	ولی کامل مولانا عبید اللہ انور کی رحلت	356	مولانا عبید اللہ اکیم سابق ایم این اے کا خط

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
399	لندن تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے لیے کوچیں بریلوی جماعت کی طرف سے تحفظ ختم نبوت	381	عمرہ سے واپسی
401	کانفرنس کی حمایت کا اعلان	381	ملتان میں تنظیم اہل سنت کے اجلاس میں شرکت
-	تبلیغی مرکز ڈیویز بری میں دعائیں	382	سکھر تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
-	جمعیت اہل حدیث کی طرف سے تحفظ ختم نبوت	-	لندن میں اجلاس
402	کانفرنس کی حمایت کا اعلان	384	بریڈ فورڈ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
403	جمعیت علمائے برطانیہ کی اپیل	-	لندن میں مختلف مقامات پر ختم نبوت کے حوالہ سے اجتماعات
-	حزب العلماء برطانیہ کی اپیل	-	انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت
404	4۔ اگست کا دن آ گیا	-	مشن کے زیر اہتمام لندن میں
-	انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن / ویملے	386	تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس
405	کانفرنس سنٹر لندن	389	مرزا طاہر لندن میں
-	تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز	-	مکہ مکرمہ میں میٹنگ اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا قیام
407	مولانا خلیل احمد ہزاروی نمائندہ متحدہ عرب امارات سعودی سفارت خانہ لندن کے نمائندہ وزیر	-	اشیخ مولانا عبدالحفیظ الحسینی کی لندن روانگی
-	ناجی صادق مفتی کا خطاب	391	پاکستان سے علماء و مشائخ کی لندن روانگی
-	ممتاز مصری عالم شیخ زہران کا خطاب	392	تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کر نیوالے
408	اشیخ حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا خطاب	394	پاکستانی علماء کے اسمائے گرامی
-	بنگلہ دیش کے ممتاز عالم حافظ جی حضور کا خطاب	395	حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی تشریف آوری
-	سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی کے نمائندہ	396	ابوظہبی سے علماء کی آمد
409	کانفرنس کا خطاب	-	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا وفد
-	مولانا قاری عبدالحی عابد کا خطاب	397	بنگلہ دیش کا وفد
-	مولانا میاں محمد اجمل قادری کا خطاب	-	کینیڈا کے علماء کا وفد
-	مولانا مفتی محی الدین مہتمم جامعہ اسلامیہ کاشٹن	-	جامعہ ازہر مصر کے علماء کا وفد
-	کراچی کا خطاب	398	ختم نبوت کانفرنس کا اشتہار
410	مولانا مفتی احمد الرحمن کا خطاب	399	4۔ اگست تاریخ کا عظیم دن
-	مولانا محمد زکریا ایم پی اے کراچی کا خطاب	-	تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن مسلمانوں کے دل کی دھڑکن
410	مولانا سید عبدالقادر آزاد کا خطاب	-	

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
-	ختم نبوت کے پروانے جیت گئے اور مرزا نیوں کی کانفرنس الٹ دی گئیں	-	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب
426	کانفرنس کا ایک دردناک پہلو، وسائل نہ تھے لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں	411	مولانا منظور احمد چنیوٹی کا خطاب
427	قرض کی ادائیگی	-	حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود کا خطاب
428	انٹرنیشنل ختم نبوت مشن اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	412	مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا خطاب
429	انٹرنیشنل ختم نبوت مشن اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ایک جان دو قالب ہیں	-	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا خطاب
-	انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں منظور کی گئیں	-	مولانا عبدالرحمن قاسمی کا خطاب
430	قراردادیں	-	خطیب برطانیہ مولانا امداد الحسن نعمانی کا خطاب
"	(1) قرارداد	-	مولانا موی قاسمی کا خطاب
"	(2) قرارداد	-	مولانا عبدالرؤف ربانی کا خطاب
431	(3) قرارداد	413	چوہدری فضل الہی دینہ کا خطاب
"	(4) قرارداد	-	مولانا محمد یوسف پلندری کا خطاب
"	(5) قرارداد	-	مولانا مظہر عالم کینیڈا کا خطاب
"	(6) قرارداد	-	مولانا اشتیاق حسین عثمانی کا خطاب
432	(7) قرارداد	-	مولانا منظور حسین کا خطاب
"	(8) قرارداد	-	مولانا محمد طیب عباسی کا خطاب
"	(9) قرارداد	414	مولانا حسین علی راولپنڈی کا خطاب
"	(10) قرارداد	-	ولولہ انگیز تقریر پر داد تحسین
433	(11) قرارداد	415	قراردادوں پر تقاریر
"	(12) قرارداد	416	کانفرنس کی دوسری نشست
"	(13) قرارداد	-	پاکستانی سفیر کی آمد
433	آخری گزارش	418	سلام
434	لندن سے واپسی	-	ان قائدین کو سلام اور اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں
435	پوری دنیا میں مرزا بیعت کا تعاقب کیا جائے گا	419	صد آفرین
"		422	انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے نتائج و ثمرات
		424	قادیانی بلوں سے باہر نکل آئے
		425	ایک اور آتش نمرود

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
"	مرکزی مجلس عمل قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کے سامنے مظاہرہ کرے گی	436	لندن تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے پریس کانفرنس
461	جنوبی افریقہ کی عدالت کا قادیانیوں کو مسلم قرار دینے پر مولانا محمد ضیاء القاسمی کا رد عمل	437	مرزا طاہر احمد کی ہرزہ سرائی
464	جنوبی افریقہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی	"	مرزا طاہر احمد کے بیان پر مولانا محمد ضیاء القاسمی کا رد عمل
"	مولانا محمد ضیاء القاسمی کی طرف سے ضروری اعلان	439	انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی سے خصوصی انٹرویو
465	صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی کے حافظ بننے پر تحریک ختم نبوت کے قائدین کی مبارکباد	448	گوجرانوالا میں عصرانہ
466	مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے سلسلہ میں سیالکوٹ میں احتجاجی کانفرنس	449	انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے بارے میں روزنامہ جنگ لندن کی ڈائری
467	وزیراعظم محمد خان جو نجو سے مجلس عمل کی ملاقات	450	ربوہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
468	پاکستانی ہیرو ایم عالم سے ملاقات	451	نوائے وقت داد تحسین کا مستحق
470	سوڈان کے صدر عمر البشیر سے ملاقات	"	ساہیوال میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب
471	مجلس تحفظ ختم نبوت کا ملتان دفتر میں اجلاس	"	مولانا خواجہ محمد عبدالقاسمی کی مولانا محمد ضیاء القاسمی کی عیادت کے لیے آمد
472	دارالعلوم دیوبند (انڈیا) میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت	453	کنڈیاں شریف میں ایک مشترکہ اجلاس
-	مولانا محمد ضیاء القاسمی کے اعزاز میں استقبالیہ	"	مولانا خواجہ خان محمد کا خط
474	جامعہ مدنیہ لاہور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس	455	دستور کمیٹی کا اجلاس
476	دوسری سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن	456	میٹروپولیٹن، سرگودھا اور چناب نگر کا دورہ
480	مرزا طاہر احمد کا دعوت مہابہ سے فرار	"	چنیوٹ میں پریس کانفرنس
481	لندن میں شیطان رشدی کے خلاف عظیم الشان مظاہرہ	457	جامعہ قاسمیہ میں عصرانہ
482	تحفظ ختم نبوت کانفرنس امریکا	458	حیدرآباد تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب
"	تیسری انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت	459	جامعہ اسلامیہ کلغٹن کراچی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
"		460	

تفصیلی فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
501	مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کے حوالے سے ایک فکری نشست	483	مولانا سید حسین احمد مدنی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے جائزین مولانا سید اسعد مدنی کی فیصل آباد آمد
503	1996ء میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ میں شرکت	484	چوتھی انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن سے خطاب
"	تحفظ ختم نبوت کانفرنس ایڈنبرا اسکاٹ لینڈ	"	شاہ فہد کی خصوصی دعوت پر حج بیت اللہ کی سعادت حج سے واپسی پر جامع مسجد گول فیصل آباد میں
504	تحفظ ختم نبوت کانفرنس شیفلڈ (برطانیہ)	485	خطبہ جمعہ
505	عمرہ کی سعادت	"	فیصل آباد دعوت مہابلد کانفرنس سے خطاب
"	1997ء میں دورہ برطانیہ	488	مولانا عبدالحفیظ کی طرف سے دادو تحسین پانچویں سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت
506	برطانیہ کے مختلف شہروں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب	"	کانفرنس لندن
507	بلیٹیم میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب	"	ساتھ افریقہ میں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
"	ڈنمارک میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب	490	دہلی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
"	برطانیہ سے واپسی پر عمرہ کی سعادت	491	انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ خطاب
508	دورے کے تاثرات	492	بگلا دیش میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
509	1999ء میں برطانیہ کا دورہ	"	سعادت حج بیت اللہ
	❦	494	تحفظ ختم نبوت کانفرنس امریکا
		495	مارشیش میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
		"	برمنگھم میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس
		496	برطانیہ اور جرمنی کے دورے پر روانگی
		497	1994ء میں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس
		"	برطانیہ سے خطاب
		"	مارشیش تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
		498	برطانیہ کا دورہ اور مختلف کانفرنسوں سے خطاب
		"	برمنگھم تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب
		500	دہلی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

عرض مرتب

حضرت والد گرامی قدر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو تحریک تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے تعلق اور معیت کا شروع ہی سے شرف حاصل رہا ہے اسی صحبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے مبارک مشن کیلئے قبول فرمایا۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے حضرت والد گرامی قدر پر وہی عشق و محبت کی گہرائی چھائی ہوئی تھی جو ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلوب ہو، یوں تو حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے دین کے ہر شعبہ میں کام کیا ہے بالخصوص توحید و سنت کی احیاء کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر بھی اللہ رب العزت نے اندرون و بیرون ملک ان سے کام لیا ہے۔ انہوں نے ملک کے مقتدر علماء و مشائخ و اکابرین کے ساتھ مل کر اس شعبہ میں بھی اپنا کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر ان کے کام کو الگ جمع کیا گیا تو ایک ضخیم کتاب بن گئی، تحریک تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر ان کی جدوجہد کو یکجا کرنا اس لحاظ سے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ آنے والی نسلیں بزرگوں کے کارناموں اور محنتوں سے راہنمائی اور استفادہ حاصل کریں۔ اس کاوش سے ان کی روح بھی خوش ہوگی اس موقع پر حضرت والد گرامی قدر کے تمام مخلص احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب میں میسرے راہنمائی اور حوصلہ افزائی کی اور اس موضوع پر مواد مہیا کیا۔

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے عالمی امیر حضرت مولانا الشیخ ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب، ورلڈ سیکرٹری جنرل حضرت مولانا الشیخ ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب پاکستان کے قائدین مرکزی علماء کونسل پاکستان کے تمام عہدیداران جن کی ہر موقع پر دعائیں اور تائید حاصل رہی۔ شاہین ختم نبوت یادگار اسلاف حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا اسماعیل شجاع آبادی صاحب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے پریس سیکرٹری جناب محمد ارشد قاسمی صاحب میرے سابقہ پریس سیکرٹری محمد طیب و تاسمی ڈویژنل پبلک سکول کے ریٹائر ہڈ ماسٹر پروفیسر محمد سلیم صاحب اور بالخصوص اپنے بڑے بھائی

صاحبزادہ پیر جی خالد محمود قاسمی صاحب اور جامعہ قاسمیہ کے اساتذہ جن کی دعائیں اور سرپرستی حاصل رہی اور مجھے امید ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر علماء اور خطباء اور طلباء اپنے بزرگوں اور اکابرین پر فخر کریں گے اور ان کے نقش قدم پر چلنا اپنے لئے سعادت سمجھیں گے۔ اللہ پاک اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور روزِ محشر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

اندون و بیرون ملک سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ محبت کرنے والے حلقہ احباب کے تقاضے کے پیش نظر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر www.mziaulqasmi.com ویب سائٹ تیار کی گئی اس ویب سائٹ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آڈیو، ویڈیو بیانات، خطابات قاسمی، جامعہ قاسمیہ، مرکزی جامع مسجد گول، ختم نبوت اسلامک ریسرچ سنٹر، ختم نبوت پبلسک لائبریری، قاسمیہ کالج آف کامرس اینڈ سائنسز فار ویمن کا تعارف بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے آڈیو، ویڈیو بیانات کیلئے الگ سے یوٹیوب چینل بنایا گیا ہے جو کہ اس لنک MAULANA ZIA UL QASMI OFFICIAL پر موجود ہیں۔ ویب سائٹ اور یوٹیوب چینل کو ترتیب دینے اور مسلسل نگرانی کرنے والے احباب بھی لائق تحسین ہیں۔ جناب محمد ابراہیم عبداللہ، جناب نثار احمد، جناب محمد ارشد، صاحبزادہ حسین احمد قاسمی کیلئے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ پاک ان کو بھی ہمیشہ دینی محنت اور ولولے سے سرشار رکھے اور بڑے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دینی محنت اور امانت کو زیادہ سے زیادہ منصفانہ شہود پر لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی

جانشین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

چیئرمین مرکزی علماء کونسل پاکستان

E-MAIL: info@mziaulqasmi.com

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین، قدوة السالکین حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ

پاکستان کے مایہ ناز خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ لکھنا میری حیثیت و بساط سے بالا ہے۔ راقم سطور نے بارہا اس بلبل ہزار داستان کو مجالس احباب میں چہچہاتے دیکھا اور بارہا بڑے بڑے دینی و عوامی جلسوں کو اپنے سحر خطابت سے مسحور کرتے دیکھا۔ اس خوش نصیب خطیب نے خطیب اعظم امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب جیسے فقیہ، فقید المثال خطیب کا زمانہ پایا اور ان کی گل افشانی گفتار اور قدرت بیان و اظہار سے حصہ وافر لیا۔

انہوں نے مجاہد کبیر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ جیسے نابغہ روزگار کے دست مبارک پر بیعت کا اعزاز حاصل کیا۔ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لیے انہوں نے توحید باری تعالیٰ اور سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد محبتی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو اپنا موضوع سخن بنایا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے جاں نثار سپاہی تھے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے معاندین کے خلاف بھی نیر و آزار ہے۔ وہ مسلک اہل حقہ کے ترجمان اور علماء دیوبند کے پاسبان تھے۔ اہل بدعت کی بیخ کنی ان کا شعار تھا۔ الغرض ان کی ذات ان گنت محاسن کا مجموعہ تھی۔

”اے تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم“

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمة واسعة



تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ کی

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ یوں تو اہل حق کے معین و سالار اور اہل باطل کے مقابلے میں اسلام کی برہنہ شمشیر تھے۔ پیغام توحید و سنت، عظمت صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے تو ان کے عالمانہ اور مجاہدانہ کارنامے بے شمار ہیں۔

فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے جدوجہد اور لندن میں ختم نبوت کانفرنس کا فیصلہ:

4۔ اگست 1985ء کا دن معرکہ اہل حق و باطل کی تاریخ میں یادگار رہے گا، جب ان کی قائدانہ مساعی سے لندن کے ویبلے ہال میں پہلی عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ دراصل 26۔ اپریل 1984ء کو پاکستان میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر لندن چلے گئے اور یہاں انہوں نے مستقل ڈیرہ جمالیاتھا۔ نیز اپنا سالانہ اجتماع لندن میں منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ خبر پڑھ کر مولانا قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مضطرب اور بے چین ہو گئے۔ اپریل 1985ء میں سعادت عمرہ کے لیے وہ مکہ مکرمہ آئے تو حرم پاک میں بیت اللہ کے سامنے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے انتہائی عاجزی اور سوز و گداز سے دعا کی کہ یا اللہ! ہمیں قادیانی گستاخوں کے احتساب و تعاقب کی توفیق عطا فرما، جو تیرے محبوب حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و ناموس کو داغ دار کرنے کے درپے ہیں۔ بس پھر کیا تھا مجھے بھی انہوں نے کھڑا کیا۔ پاکستان کے علماء کی اتنی بڑی تعداد پہلی بار لندن پہنچی۔ برطانیہ کے تمام نمائندہ علماء جمع ہوئے۔ مکہ مکرمہ سے رابطہ عالم اسلامی کے خصوصی نمائندے الشیخ حسن الاہول، بھارت سے مولانا سید اسعد مدنی، مصر سے الشیخ زہران، متحدہ عرب امارات سے مولانا

خلیل احمد ہزاروی، بنگلہ دیش سے روحانی پیشوا حضرت حافظ جی حضور، کینیڈا سے مولانا مظہر عالم تشریف لائے۔ لندن سے گلاسگو تک ختم نبوت کانفرنس مسلمانوں کا نعرہ بن گئی۔ پورا انگلینڈ ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ قادیانیوں نے جھنجھلاہٹ میں اس عظیم تاریخی اجتماع کو خراب کرنے کی کوشش بھی کی لیکن قادیان کا کفر اس دن ذلیل و خوار ہو کر رہ گیا۔

ویمبلے ہال لندن میں منعقدہ پہلی عالمی ختم نبوت کانفرنس نے مبلغین ختم نبوت کو عالمی سطح پر قادیانیت کی سرکوبی کا حوصلہ دیا اور ابلاغِ حق کے لیے ان پر دیارِ غیر کے دروازے کھول دیے۔ اس کا اجرِ عظیم اللہ تعالیٰ مولانا قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائے۔ یہی کانفرنس بعد میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے قیام کا ذریعہ بنی۔ وہ کاروانِ حق کے روح رواں تھے۔ ان کی خدمات کا فیضان جاری ہے۔ جہدِ الحق کے لیے مولانا کا بہادرانہ کردار اہل حق کے جذبوں کو ہمیز کرتا رہے گا۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

۲۷ رجب کی شب ہم لوگ مکہ معظمہ میں تھے۔ ادھر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر پر بطور مہمان مقیم تھے۔ رات عشاء کے بعد حرم شریف سے واپسی پر کھانے پر حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تشویش سے فرمایا کہ میں نے حرم شریف میں کسی سے خبر سنی ہے کہ مرزا طاہر کی سربراہی میں قادیانیوں نے لندن میں کانفرنس کی ہے جس میں اپنی مظلومیت کا رونا رو کر حکومت پاکستان کے خلاف بھی پروپیگنڈہ کیا ہے اور ساتھ ہی فرمایا قادیان میں جب تک مرزائیوں کا مرکز تھا ہمارے اکابر وہاں جا کر ان کی کانفرنس کے دنوں میں ہی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کیا کرتے تھے تاکہ مسلمانوں کو ان کے دجل و فریب سے بچایا جاسکے۔ بعد میں جب چناب نگر (ربوہ) کو انہوں نے رسمی طور پر اپنا مرکز بنا لیا تو ہم نے بحمد اللہ چنیوٹ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس ان کے سالانہ اجتماع کے مقابلہ میں پیش

کی اور اب چونکہ مرزا طاہر نے پاکستان سے بھاگ کر عملاً اپنا مرکز لندن میں بنالیا ہے، لہذا ہمیں بھی لندن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کرنی چاہیے، یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رائے کی پر جوش تائید فرمائی بلکہ مزید یہ فرمایا کہ یہ کانفرنس انٹرنیشنل سطح پر ہونی چاہیے اور مؤثر انداز میں ہونی چاہیے اور اس کے لیے جو ہم مشورہ کر رہے ہیں کہ ایک انٹرنیشنل جماعت بنا کر تمام فتنوں کا تعاقب کیا جائے۔ یہ کانفرنس اسی جماعت کے پلیٹ فارم سے ہو اور جتنے مزید حضرات وہاں اس مجلس میں موجود تھے سب نے اس رائے کی تائید فرمائی اور اسی رات ہم نے مشورہ سے ”انٹرنیشنل ختم نبوت مشن“ کی بنیاد ڈالی۔ بنیادی عہد یاد رہی طے کیے (حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عالمی تنظیم کے سلسلہ میں مشورہ پہلے ہو چکا تھا انہوں نے اختیار دے دیا تھا کہ اس کو فوراً بنا کر عالمی طور پر کام شروع کیا جائے)۔

راقم (مولانا عبد الحفیظ مکی) کو انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا مرکزی صدر اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو مرکزی جنرل سیکرٹری اور سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کو نائب صدر مقرر کیا گیا اور دیگر عہدے بھی اسی طرح مشاورت کے بعد طے کیے گئے۔ اسی رات ۲۷ رجب المرجب کو لندن فون کیا گیا اور اس ساری مشاورت سے لندن کے دوستوں کو آگاہ کیا اور کہا کہ وہ اخبارات میں خبر دے دیں کہ چند ماہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے تحت لندن میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس ہوگی جس میں پوری دنیا سے علماء کرام شریک ہوں گے اور اعلان اگلے دن اخبارات میں چھپ گیا۔

طے یہ ہوا کہ چونکہ راقم (حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی) نے شعبان کے اخیر میں رمضان المبارک سہارنپور انڈیا میں گزارنے جانا تھا۔ ہمارے حضرت شیخ قدس سرہ کے انتقال کے بعد سے ان کے صاحبزادہ مولانا محمد امجد اور حضرت مولانا محمد طلحہ مدظلہ

کے ساتھ ہی رمضان شریف گزارنا تھا۔ اپنے حضرات کے مشورہ سے طے ہوا کہ وہاں جانے سے پہلے احقر لندن جائے اور ہفتہ دس دن قیام کر کے وہاں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس سے متعلق تمام مراحل طے کر کے اور ذمہ داریاں تقسیم کر کے آئے اور ادھر یہ حضرات مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم وغیرہ پاکستان میں اشتہارات اور دوسرے امور کا انتظام کریں گے۔

اگست 1985ء میں کانفرنس طے ہوئی۔ اسی پروگرام کے مطابق الحمد للہ عمل ہوا۔ مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا یوسف متالا، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا قاری محمد طیب عباسی، مولانا قاری محمد تصور الحق مدنی، مولانا موسیٰ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ خالد محمود مدظلہ وغیرہ حضرات نے خوب تعاون فرمایا اور یہ طے ہوا کہ یہ کانفرنس انٹرنیشنل ختم نبوت مشن بیجاون جمعیت علماء برطانیہ (جو کہ اس وقت متحد تھی) کے تحت منعقد ہوگی۔ لندن کے المرکز الاسلامی میں اکثر کی رائے تھی کہ کانفرنس منعقد کی جائے۔

لندن میں کانفرنس کے لیے وبمیلے ہال کی بنگلہ:

لہذا لندن آنا ہوا۔ اللہ کی قدرت کہ یہاں احقر کا قیام اپنے پرانے شفیق اور حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دوست چوہدری عبدالمجید کے ہاں ساؤتھ ہال کے علاقہ میں ہوا۔ ان سے اس سلسلہ میں بات چلی، ان کو کچھ اشکالات تھے یعنی قادیانی اگر کلمہ پڑھیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ اسلامی اصطلاحات استعمال کریں تو کیا حرج ہے؟ وغیرہ۔ اس سیاہ کارنے ذرا تفصیل سے ان کو سمجھایا کہ یہ تو سب کچھ جھوٹ اور دجل کے طور پر کرتے ہیں۔ ان کی کتابوں کے حوالے سے بہت سی باتیں بتائیں وہ اشکالات پیش کرتے رہے۔ احقر جواب عرض کرتا رہا حتیٰ کہ وہ بالکل مطمئن ہو گئے اور جوش میں ان کو گالیاں دے کر کہنے لگے کہ اس کا مطلب ہے کہ قادیانیت سراسر فراڈ ہے۔ دین اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پکا فراڈ اور دنیا کو بھی یہ دھوکہ دے رہے ہیں۔ یہ تو

انٹرنیشنل فراڈ کر رہے ہیں پھر مجھے زور دے کر فرمایا کہ حضرت یہ کانفرنس المرکز الاسلامی کی مسجد میں نہیں ہوگی بلکہ (ویمبلے ہال) میں ہونی چاہیے تاکہ ایسے مسلمان جو مسجدوں میں نہیں جاتے اور جن کو یہ قادیانی شکار کرتے ہیں وہ لوگ بھی بے تکلف آسکیں۔

اس کے بعد چوہدری صاحب نے اس سیاہ کار کو ساتھ لیکر (ویمبلے کانفرنس ہال لندن) کی انتظامیہ کے دفتر میں جا کر اپنی جیب سے رقم ادا کر کے اس ہال کو اگست کے لیے بک کروالیا۔ اس کے بارے میں فوراً اطلاع پاکستان ان حضرات کو کر دی گئی اور اس کے مطابق شاندار اشتہارات حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے چھپوا لیے بلکہ لندن ڈاک سے بھجوا بھی دیئے اور کانفرنس سے کئی ماہ پہلے ہی وہ اشتہارات تمام مساجد، مراکز اور اہم جگہوں پر لگ گئے۔ پھر کانفرنس سے تقریباً تین ہفتے پہلے یہ حضرات و دیگر کئی علماء کے ہمراہ برطانیہ پہنچ گئے اور پھر کاروان ختم نبوت کے نام سے یہ حضرات پورے انگلینڈ میں پھیل گئے۔ روزانہ ایک دو شہروں کی مسجدوں میں اجتماعات ہوتے۔ یہ حضرات ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے کفر اور ان کے دجل و فریب اور اسلام دشمنی کے بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیانات کرتے اور کانفرنس کی دعوت بھی دیتے۔ جس سے الحمد للہ پورے برطانیہ میں عقیدہ ختم نبوت کا غلغلہ اور شور برپا ہو گیا اور کانفرنس میں شرکت کے لیے تیاری اور وعدے بھی ہوتے گئے۔

الحمد للہ! جو کانفرنس ہوئی تو توقعات سے زیادہ خوب حاضری ہوئی۔ ویمبلے ہال میں بیٹھنے کے لیے کرسیاں تقریباً چار ہزار تھیں اور بی بی سی لندن کی رپورٹ کے مطابق شرکاء کی تعداد ساڑھے سات ہزار سے زیادہ تھی۔ آدھے کے قریب لوگوں نے کھڑے ہو کر کانفرنس کو سماعت کیا۔ جمعیت علماء برطانیہ کے باجمیت مسلمانوں نے خصوصاً گلاسگو سے چوہدری شاہین صاحب اور لندن سے چوہدری عبدالمجید صاحب نے اس تاریخی کانفرنس کے لیے بہت محنت کی۔ ہندوستان سے حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب،

بگدادیش سے حضرت حافظ جی حضور ﷺ، پاکستان سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد ﷺ، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن ﷺ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ﷺ، مولانا عبدالقادر آزاد ﷺ، سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چینیوٹی ﷺ، حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی، حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود ﷺ، قاری محمد حنیف جالندھری، پیر طریقت حضرت میاں محمد اجمل قادری ﷺ، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ سمیت کینیڈا، امریکہ اور یورپ کے مختلف ممالک سے بھی علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ نے چونکہ بہت زیادہ دلچسپی لی اور خوب اس کے لیے محنت کی، لہذا تقریباً سب سے زیادہ اس کی کامیابی کی خوشی بھی انہیں کو ہوئی، جس کا اظہار انہوں نے خود ایک چھوٹی سی کتاب خاص طور پر اس عظیم الشان تاریخی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی مفصل کارگزاری لکھی اور اسے بڑے اہتمام سے شائع کیا۔

یورپ کی پہلی اور اساسی تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

یہ یورپ اور برطانیہ کی پہلی انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس تھی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ کا اس میں بہت بڑا حصہ تھا۔ وہی اسکے روح رواں تھے، اب جتنی بھی کانفرنسیں برطانیہ و یورپ میں ہو رہی ہیں اور ختم نبوت کا کام ہو رہا ہے، اسی کانفرنس کے نتیجے میں ہو رہا ہے اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ کے لیے ان شاء اللہ یہ عظیم صدقہ جاریہ ہے۔

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ کا قیام:

تحفظ ختم نبوت کے عظیم کا ز اور فتنوں کے تعاقب کے لیے جو عظیم مقصد ہم سب لے کر اٹھے تھے اور یورپ سے لوگوں میں عموماً یہ پیغام پھیل چکا تھا، اس سے متعلق لوگ عموماً پوچھتے کہ آپ حضرات بیٹھ گئے ہیں؟ اور کام کی اہمیت اور ضرورت شرعی ثابت کر کے منظم کرنے کا تقاضا کرتے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا

منظور احمد چنیوٹی اور ہم سب لوگ مختلف انداز سے ٹالتے رہے۔ حتیٰ کہ 1995ء میں چوہدری محمد سرور (برمنگھم والوں) کے مکان پر شروع اگست کو ایک کانفرنس کے بعد کھانا ہوا اور کھانے کے بعد ایک اہم میٹنگ بامراللہ ہوگئی۔ اس میٹنگ میں حضرت مولانا محمد مکی حجازی (مدرس حرم شریف)، حضرت منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ اور حضرت مولانا قاری عبدالحئی عابد رحمۃ اللہ علیہ اور برطانیہ کے دیگر علماء کرام شریک تھے۔ اہل برطانیہ کی طرف سے خصوصاً تقاضا پر زور طریقے پر اٹھایا گیا کہ باقاعدہ ایک جماعت منظم کر کے منصوبہ بندی سے عالمی طور پر ختم نبوت کے کار اور رد فتنہ و فرق باطلہ کے لیے کام ہونا چاہیے۔ اس کی سخت ضرورت بیان کی گئی۔ حضرت مولانا محمد مکی حجازی صاحب و دیگر علماء کرام نے بھی اس کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا اور پھر یہ طے ہوا کہ عبدالحفیظ مکی (راقم الحروف) اور مولانا منظور احمد چنیوٹی مختلف اکابر علماء برطانیہ سے ملیں، اس سلسلہ میں مشورے کریں اور پھر مناسب وقت پر تنظیم کا اعلان کر دیں۔

لہذا مختلف علماء سے ملاقاتیں شروع ہوئیں، ہر ایک نے بلا استثناء اس عظیم مقصد کے لیے باقاعدہ تنظیم بنا کر کام شروع کرنے پر زور دیا۔ حضرت مولانا سید اسعد مدنی نے تو یہاں تک فرمایا کہ جلد از جلد کام شروع کرو اور فرمایا کہ پچھلے دس سال سے جو سستی ہوئی اس کا ازالہ محنت اور کام کو منظم انداز میں شروع کر کے کیا جائے۔ بہر حال جب ہر طرف سے اس امر کے بارے میں تقاضا ہوا تو 14 اگست 1995ء میں ایک کانفرنس میں ”انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ“ کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا اور یہ کہ اس کا مرکزی دفتر لندن میں ہوگا اور شاخیں دنیا کے مختلف ممالک میں ہوں گی۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو پھر اس کی اطلاع کر دی گئی، انہوں نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور مرکزی نائب صدر کا عہدہ قبول فرمایا۔ الحمد للہ! اس وقت یہ

تنظیم برطانیہ، پاکستان، سعودی عرب، ہانگ کانگ، ٹوکیو، جرمنی، ساؤتھ افریقہ، بیلجیم، فرانس، اسپین سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں کر چکی تھی۔ حضرت قاسمی صاحب ابتداء سے لیکر انتہا تک پوری تندہی سے اس تنظیم کے لیے فنکارانہ کام کرتے رہے اور اکثر کانفرنسوں میں باوجود علالت کے شرکت فرماتے رہے۔ ان شاء اللہ جب تک دنیا کے مختلف ممالک میں یہ تنظیم (انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ) دین اسلام کی سر بلندی اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرتی رہے گی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو بفضلہ تعالیٰ اس کا ثواب ملتا رہے گا اور یہ ان کے لیے مبارک صدقہ جاریہ ہوگا اس لیے کہ وہ اس تنظیم کے محرکین، منتظمین اور بانیان میں سے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرمائے، اپنی رحمتیں ان پر نازل فرمائے، اعلیٰ درجات عطاء فرمائے، اپنے قرب خاص سے نوازے، ان کے پسماندگان، برادران، صاحبزادگان، تلامذہ اور قریبوں کو صبر جمیل اور احسب عظیم عطاء فرمائے۔ آمین



خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

1937ء.....2000ء

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ

خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ 1937ء میں ہندوستان کے ضلع جالندھر میں مولانا عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ عزم و خدمت، استقامت و صبر اور حوصلہ کی اعلیٰ مثال تھے۔ آپ ایک بے لوث، جاں نثار، وفادار شخصیت کے حامل تھے۔ آپ کے متعلقین اس سے بخوبی واقف ہیں کہ آپ مسکراہٹ، خوش مزاجی، لطائف و ظرائف اور دکھی مزاج کو بدلنے کا ہنر جانتے تھے۔ بے شک امت کے اندر و ارثان نبوت علماء کا طبقہ ایک رفیع الشان طبقہ ہے اور قرآنی آیت..... وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ كَرَجَتْ ط..... اس پر برہان ہے۔ یہ عالم دین وہ ہستی ہیں کہ فاطر نے خطابت ان کی فطرت میں رکھی۔ حسن خلق اور حسن خلق کا وافر حصہ انہیں ہبہ فرمایا۔ ان کی شیریں بیانی کی حلاوت کئی دہائیاں گزرنے کے بعد سننے والے آج بھی محسوس کرتے ہیں۔

آپ نے جس وقت خطابت کی دنیا میں قدم رکھا تو اس وقت شہرہ آفاق خطباء کا دور تھا، جن میں خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شباع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے خطباء پہلے سے میدان خطابت میں شہرت کی بلندیوں کو چھو رہے تھے۔ ان کہنہ مشق خطباء کی موجودگی میں کسی نوجوان خطیب کو اپنے لیے جگہ بنانا کوئی آسان کام ہرگز نہ تھا مگر حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے منفرد انداز خطابت اور اسلوب استدلال سے اپنا ایک الگ مستقل تشخص پیدا کیا جو دیکھتے دیکھتے پورے وطن عزیز میں مشہور ہو گیا اور عوام میں آپ کے انداز خطابت کو بے حد پذیرائی حاصل ہوئی۔

حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ ساز جدوجہد فرمائی اور دین کے کئی شعبوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے میرا اولین تعارف تقریباً چھ دہائیاں پیشتر ہوا جس کے پختہ نقوش آج تک میرے ذہن و عقل میں تروتازہ ہیں۔ غالباً 1959ء کی بات ہے کہ سیالکوٹ شہر کے ایک قدیمی، عصری تعلیمی ”مرے کالج“ میں محقق العصر استاذ العلماء والمشاخ حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ پروفیسر تھے اور وہ خطبہ جمعہ محلہ اراضی کی جامع مسجد میں دیا کرتے تھے۔ علامہ صاحب کے علمی مقام، ان کے افہام و تفہیم کے اسلوب اور مشکل ترین مسائل میں سہل ترین انداز میں بیان کرنے جیسی صفات کو جاننے والے ان کے محبین دور دور سے ان کے خطاب کو سننے کی خاطر اراضی یعقوب کی مسجد میں اہتمام سے حاضر ہوتے۔

راقم کے والد الحاج عنایت اللہ بھی علامہ صاحب کے محبین اور مخلصین احباب میں سے تھے۔ وہ احرار سے تعلق کی وجہ سے احرار خطباء اور مقررین کے خطابات سے خوب لطف اندوز ہوتے تھے۔ وہ بھی اہتمام سے علامہ خالد محمود صاحب کے ہاں جمعہ کی نماز ادا کرتے۔ علامہ خالد محمود صاحب کا ”مرے کالج“ سیالکوٹ سے ساہیوال کالج تدریس کے لیے تبادلہ ہوا۔ ان کی ساہیوال تعیناتی کے بعد ان کے لیے اس دور میں خطبہ جمعہ کے لیے سیالکوٹ آنا جانا طویل سفر کی وجہ سے آسان نہ تھا، لہذا انہیں خطبہ جمعہ کے لیے اپنی جگہ کسی خطیب کو مقرر کرنا لازمی تھا۔

محقق العصر، استاذ العلماء والمشاخ حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کی نظر ثابق جس نوجوان پر پڑی ان کا نام ”مولانا محمد ضیاء القاسمی“ تھا۔ علامہ خالد محمود صاحب کی نیابت کے لیے آنے والا نوجوان ۲۱ یا ۲۲ برس کا تھا۔ یوں سمجھئے کہ وہ اپنی جوانی کے آغاز میں قدم رکھ رہا تھا۔ یہ نوجوان جب پہلی بار خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا تو

ان کی خطابت، قوت بیان، اسلوب استدلال اور خطبہ کی شیرینی تھی جس نے جملہ سامعین کو بے حد متاثر کیا۔

میرے والد صاحب جو امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر احراری خطباء کی خطابت کی حلاوت کا ذائقہ چکھ چکے تھے۔ قاسمی صاحب کے خطبہ جمعہ سے بے حد متاثر ہوئے اور مجھے کہا کہ اس خطیب کو جو علامہ صاحب کی خوش اسلوبی سے نیابت کر رہا ہے اپنے علاقے میں جلسہ سیرت السنہی صلی اللہ علیہ وسلم اور شان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے دعوت دیتے ہیں۔

تو ہم نے اپنے ساتھ ایک قریبی گاؤں میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم کے عنوان سے دعوت دی۔ انہوں نے ہماری دعوت قبول فرمائی اور تشریف لائے۔ مغرب سے عشاء تک نشست رہی اور پھر عشاء کے بعد کئی گھنٹے تک مکالمہ کا سلسلہ چلتا رہا۔ بیان کے بعد ایک وکیل سے کئی گھنٹے مباحثہ بھی ہوا جس میں قاسمی صاحب نے علمی دلائل سے حق کو مدلل فرمایا مگر اس وقت میرے اور تمام میزبانوں کے لیے یہ امر باعث حیرت رہا کہ اس پورے عرصہ میں انہوں نے کھانا تناول نہیں فرمایا اور جب میزبانوں کی طرف سے کھانے کے لیے اصرار ہوتا تو مقصد آمد کو سامنے رکھ کر معذرت فرماتے کہ پہلے جس کام کے لیے آئے ہیں وہ تو پورا کر لیں پھر کھانا بھی کھالیں گے۔ والد صاحب اور گاؤں کے سرکردہ اہل سنت حضرات کو تعجب ہوا کہ یہ نوجوان لڑکا عجیب ہے اور اپنی دعوت و بیان کے لیے کس قدر حریص کہ اصرار کے باوجود روحانی غذا کو جسمانی غذا پر ترجیح دیتے دیتے رات کا اکثر حصہ گزار دیا۔ جب یہ محفل اور مباحثہ ختم ہوا تو پھر کھانا تناول فرمایا۔ یہ واقعہ میرے اور تمام احباب کے لیے یکسر مختلف اور انوکھا تھا کہ ایک داعی جو اعلیٰ درجہ کا

خطیب بھی ہو اس قدر فنانی الدعویٰ بھی ہو سکتا ہے، میں اس واقعے کو آج تک نہیں بھولا۔ عرصہ تک حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ میں خطیب رہے۔ پھر لائل پور (فیصل آباد) محلہ مائی دی جھگی، یہ بھی اس لیے مجھے یاد ہے کہ ان کے اثر خطابت نے ان کے بہت سے سامعین کو ان کی حلاوت بیان کا رسیا بنا دیا اور وہ ان کی پل پل کی خبر رکھتے رہے۔ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جوانی کا دور شروع ہوا۔ پھر انہوں نے تنظیم اہلسنت پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سبھی منظم اور غیر منظم تحریکوں سے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ ادا کیا۔ جس کی بعض جھلکیاں اس کتاب کے اندر بھی مذکور ہیں۔

جب انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ کی تاسیس کی بات آئی تو ان کے بیرون ملک اور انگلینڈ کے کئی دورے بھی ہو چکے تھے اور وہ اپنی خطابت کا سکہ منوا چکے تھے اور بقول ان کے وسطی انگلینڈ ان کے لیے سرزمین پنجاب ہی لگتا تھا۔ ان کے چاہنے والے جس طرح پنجاب میں تھے وہ انگلینڈ میں بھی بکثرت ہو گئے۔ پھر مولانا نے تمام تحریک سے علیحدگی اختیار کر کے فیصلہ کیا کہ اب وہ اعزاز خاص حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم عقیدہ ختم نبوت کے بیان اور اس کے تحفظ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیں گے۔ پھر ایک عرصہ تک ہماری جدوجہد کا دائرہ مکہ مکرمہ اور یہاں پر آنے والے بین الاقوامی حضرات اور ان کے ممالک سے وابستہ ہو گیا۔ راقم کا مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں مدرسہ صولتیہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ ان کے ورلڈ اسلامک مشن ان کی وسطی سوچ اور فکر اور ان کے حاملین احباب کے ساتھ جدوجہد کا ایک عظیم سلسلہ ہے۔

ہمارے شیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلسل بیرونی اسفار میں اور بین الاقوامی اکابرین امت نے ان سے نہ صرف درخواست کی بلکہ اصرار کیا کہ بیرونی

دنیا میں ختم نبوت کا زکے لیے ایسے احباب کی تنظیم کی تشکیل کریں جو عالمی حالات کے مطابق اپنے خطاب کو انسانیت کے سامنے خصوصاً پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اس عظیم الشان ہدف کے لیے حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے احباب سے مشاورت کی جو اپنا بین الاقوامی خاطر خواہ تجربہ رکھتے تھے۔ ان میں علامہ خالد محمود صاحب، حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا زاہد الراشدی صاحب شامل تھے، ان ملاقاتوں کا شاہد راقم بھی رہا۔ اب ہمارا حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک مزید اور جدید رشتے سے تعلق ہوا۔ مکہ مکرمہ میں ہی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مدرس حرم حضرت مولانا محمد مکی حجازی صاحب کے مہمان تھے۔ تو مجھے فرمانے لگے کہ: ختم نبوت کا زکی خاطر اس عالمی فکر میں بھی تم ہمارا ساتھ دو۔ میں نے بلا تکلف عرض کیا کہ: حضرت آپ مختلف محاذوں پر اندرون ملک کام کرتے رہے اور پھر اپنے معارضین کے لیے آپ کا اسلوب کچھ شدید ہے تو فوراً مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے۔ حرم شریف کی طرف متوجہ ہوئے اور دونوں ہاتھ سیدھے کر کے فرمانے لگے: جاؤ میں تم سے آج یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ختم نبوت کا زکی خاطر نہ میں کسی معارض کا جواب دوں گا نہ کسی طاعن کی طعن و تشنیع کا مجھ پر کوئی اثر ہوگا بلکہ اپنے اکابر کی طرح تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کا آج وعدہ کرتا ہوں۔ میں خود حیران ہوا کہ حضرت نے کمال عزیمت سے یہ پختہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ختم نبوت کے عظیم الشان کا زکے لیے وہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بجناری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کار اپنانے کا عزم کر چکے ہیں۔

پھر واقعی میں اس بات کا شاہد ہوں اور اس کتاب کے اندر بھی جمع کرنے والوں نے بہت سے جلسوں اور ان کانفرنسوں کا ذکر کیا ہے جس میں الحمد للہ حضرت شیخ مولانا عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کی دعوت پر

امت کے تمام مسالک مختلف مشارب، اہل تدریس، اہل تزکیہ، اہل مدارس اور اہل خانقاہ سبھی کو جمع کیا۔

جب مرزا طاہر 1985ء میں امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے بعد برطانیہ کے لیے راہ فرار اختیار کر چکا تو قادیانیت کے تعاقب کا سہرا ان اکابرین کے سر ہے۔ نیز ان کے ساتھ ان اکابر میں حضرت شیخ الحدیث کے معروف خلیفہ اور دارالعلوم بری کے مہتمم حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب اپنے تمام احباب شاگردان اور اپنے مختلف اداروں کے مختلف ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے۔ جمعیت علماء برطانیہ کے جملہ اراکین و احباب شریک ہوئے۔ اہل حدیث مسلک کے تمام اکابر علماء اور اسی طرح بریلوی مسلک کے خطباء اور مدرسین اور علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

اسی کانفرنس کے دوران مرزا طاہر کے ایک نمائندہ اور عرب قادیانیوں کے زعمیم عودہ نے حضرت چنیوٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف اندرون ہال اپنی باری پر خطاب کیا بلکہ حاضرین جو ہال سے باہر موجود تھے ان کو بھی اپنے شیریں خطاب سے جوڑے رکھا۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاری محمد طیب عباسی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا قاری امداد اللہ (آف برمنگھم) نے لندن کے مشہور ہائیڈ پارک میں اجتماعی طور پر اپنے احباب کے ساتھ قادیانی خلیفہ چہارم مرزا طاہر کو دعوتِ مباہلہ کا چیلنج کیا۔ ان حضرات نے یورپی ممالک میں اس سلسلے کو شروع کیا۔ فرانس، جرمنی میں ختم نبوت کانفرنسوں کی تاسیس رکھی اور ان تمام ممالک میں اہل اسلام کو ختم نبوت کا ز کے لیے متحدہ طور پر کام کرنے کی ترغیب دی۔

ہمارے ان اکابر میں مشاورت رہی کہ اس عظیم کا ز کے لیے انٹرنیشنل تحفظ ختم

نبوت کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کے لیے لندن کو بطور ہیڈ آفس کے استعمال کیا جائے، اس غرض کے لیے پریسٹن اور برمنگھم میں تمام علماء مشائخ جن میں پاک و ہند اور برطانیہ کے احباب تھے، جمع ہوئے اور جماعت کی تاسیس کی مشاورت ہوئی۔ بندہ بھی شریک مشاورت تھا تو میں نے عرض کیا کہ جماعت کا اعلان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی منظوری کے بعد ہی (جو اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے) کیا جائے۔ پھر راقم الحروف، حضرت مولانا محمد کئی حاجی (مدرس حرم) اور الحاج فضل حق ہم تینوں نے مطاف حرم میں حضرت کے ساتھ موضوع و مقصد پر بیان کیا کہ بین الاقوامی طور پر ختم نبوت کا زکے کچھ خصوصی تقاضے ہیں جن کے پیش نظر وہ احباب جنہیں اس کام کا تجربہ ہے اگر مجتمع ہو کر جماعتی صورت میں کام کریں تو حضرت نے فرمایا:

”اس امر کی صرف اجازت ہی نہیں بلکہ اس سلسلے میں ہر خدمت

کے لیے تیار ہوں۔“

اس بابت جب میں نے حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کو لندن فون کیا تو بہت خوش ہوئے اور باقاعدہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ کا اعلان ہوا۔ اب جماعت کو لندن شہر میں مرکزی دفتر کی ضرورت تھی جس کی تاسیس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا قاری عابد رحمۃ اللہ علیہ کا بنیادی کردار رہا۔ ان حضرات نے ہی اپنے بعض متعلقین سے بات کی اور پھر 11 اور 13 سینٹ جارجز کے دونوں مکان اس غرض کے لیے خریدے گئے۔ الحمد للہ کہ ہمارے یہ اکابر انگلینڈ کے تمام صوبوں میں قریہ قریہ، مسجد مسجد، دارالعلوم دارالعلوم۔ ختم نبوت سے آگہی کے لیے مارے مارے پھرتے رہے۔ برمنگھم میں بھی کانفرنس ہوتی رہی جس میں امام حرم بھی شریک ہوئے اور دیگر بین الاقوامی شخصیات بھی مگر ایک فکر انہیں لاحق تھی کہ قادیانی جولائی کے آخری ہفتہ، اتوار ایک بھر پورا اجتماع کرتے ہیں۔ تو وہاں کے احباب لندن

کی کانفرنس کو مشکل سمجھتے تھے۔ الحمد للہ! پھر انہی حضرات نے لندن کے شہر میں سالانہ کانفرنس بھی شروع کی جس کی تفصیلات اس کتاب کے اندر موجود ہیں۔

الحمد للہ! ہمارے یہ اکابر خصوصاً حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ جو خطابت کے بادشاہ اور بیان کے شہسوار تھے، صرف مقرر اور خطیب ہی نہ تھے بلکہ مصنف بھی تھے۔ خطباتِ قاسمی اس کی واضح دلیل ہے۔ آپ نے بیشتر دنیا میں امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔ توحید و سنت، ختم نبوت، عظمت اصحاب رسول کے عنوان پر کانفرنسوں میں اہتمام سے شرکت فرماتے تھے۔ آپ نے ترکی، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بنگلہ دیش، ڈنمارک، سپین، آئرلینڈ، عراق، لندن، اردن، دبئی، مصر، لیبیا، بحرینی، مارشس، امریکہ، کینیڈا، ساؤتھ افریقہ اور زیمبیا سمیت مختلف ممالک میں اپنے سامعین کو محفوظ فرمایا۔

آپ 2000ء کے آخری مہینے 29 دسمبر قضاے الہی سے ہزاروں چاہنے والوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب جو انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل ہیں۔ انہیں اس کتاب کی اشاعت کرنے اور تالیف کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ

مدرس مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ

امیر مرکز یہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

شہنشاہِ خطابت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا زاہد الراشدی (سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل)

ملک کے نامور خطیب اور انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت موومنٹ کے نائب امیر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا ۶۳ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون ان کی نماز جنازہ غلام محمد آباد فیصل آباد میں ان کی رہائش گاہ کے سامنے کھلے گراؤنڈ میں حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ نے پڑھائی جس میں ملک بھر سے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام اور مذہبی کارکنوں کے علاوہ فیصل آباد کے شہریوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اور اس کے بعد انہیں ان کے قائم کردہ دینی مدرسہ جامعہ قاسمیہ میں ہزاروں سگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا تعلق مشرقی پنجاب سے تھا جو قیام پاکستان کے وقت وہاں سے ہجرت کر کے آیا۔ انہوں نے دینی تعلیم جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں حاصل کی اور دورہ حدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں پڑھ کر حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ سے سند فراغت حاصل کی اور اسی نسبت سے قاسمی کہلاتے تھے۔

انتہائی ذہین اور طباع ہونے کے باعث تحریر و تقریر کا ذوق طالب علمی کے دور سے ہی تھا اور اس دور کے معروف خطیب حضرت مولانا قاری لطف اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے استفادہ کیا جو جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے بانی حضرت مولانا عبد اللہ اور حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی کے بھائی تھے اور اپنے زمانے کے مقبول ترین عوامی خطیب تھے۔ ان کا ٹریفک حادثہ میں انتقال ہو گیا تھا۔ پرانے حضرات کا کہنا ہے کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا لطف اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے طرزِ خطابت کو اپنایا لیکن انہوں نے مسلسل محنت سے اس طرزِ خطابت کو اس حد تک آگے بڑھایا کہ

ایک دور میں وہ پنجاب کا مقبول ترین اندازِ خطابت بن گیا۔ بیسیوں خطباء نے خطابت کے اس اسلوب کو اختیار کر کے اپنی خطابت کا جادو جگایا اور رفتہ رفتہ وہ اندازِ خطابت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ہی منسوب ہو گیا۔ میرا طالب علمی کا دور تھا جب ملک میں دیوبندی بریلوی کشمکش عروج پر تھی اور عوامی سطح پر دیوبندی مسلک کی ترجمانی کے لیے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سب سے بڑے خطیب کے طور پر لیا جاتا تھا۔ ان کے جلسہ میں دور دراز سے لوگ اہتمام کر کے شریک ہوتے تھے اور ہزاروں بلکہ بسا اوقات لاکھوں افراد ان کے خطاب کو سننے کے لیے جمع ہوتے۔ خود ہم طالب علم دس دس میل تک سائیکلوں پر ان کا خطاب سننے کے لیے جایا کرتے تھے۔ ان کی خطابت میں شیریں بیانی اور گھن گرج دونوں کا امتزاج تھا اور حسبِ موقع وہ ان میں سے کوئی طرز اپنانے پر دسترس رکھتے تھے۔ ایک خطیب کی حیثیت سے ان کی جس خوبی نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ تھی کہ وہ صرف اپنے پسندیدہ موضوعات کے دائرہ میں محدود نہیں رہتے تھے بلکہ موقع محل کی مناسبت سے کسی بھی موضوع کو نباہ لیتے تھے اور کہیں بھی گفتگو یا خطاب کرنے کے لیے پہلے سے ذہنی طور پر تیار ہوتے تھے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے جمعیت علماء اسلام، تنظیم اہل سنت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سوادِ اعظم اہل سنت پاکستان، انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ اور تحریک مدح صحابہ رضی اللہ عنہم میں مختلف اوقات میں جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ وہ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری رہے اور 1970ء کے انتخابات کے دوران جمعیت کی انتخابی مہم میں انہوں نے پر جوش اور متحرک کردار ادا کیا۔ میں انہی کے دور میں بلکہ ان کی تجویز و تحریک پر جمعیت علماء اسلام پنجاب کا سیکرٹری اطلاعات بنا اور ان کی ٹیم کے رکن کی حیثیت سے کئی سال کام کرتا رہا بعد میں حضرت مولانا غلام غوث

ہزاروی صاحب کا الگ گروپ تشکیل دیا تو مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور ہزاروی گروپ کے اہم رہنماؤں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ وہ تنظیم اہل سنت پاکستان کے سیکرٹری جنرل رہے ہیں اور انہوں نے حضرت مولانا عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے زعماء کی رفاقت میں اہل سنت کے موقف کو آگے بڑھانے اور منوانے کے لیے اس پلیٹ فارم پر متحرک کردار ادا کیا ہے۔ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھی کام کیا اور ایک دور میں مجلس عمل کے اہم عہدیداروں میں شامل رہے۔ 1985ء میں جب امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر لندن منتقل کیا اور سالانہ اجتماع بھی لندن منتقل کر لیا تو قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے بعد تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی روایت کو برقرار رکھنے کے لیے حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ خالد محمود صاحب، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت مشن تشکیل دے کر لندن کے ویسٹ کانفرنس سینٹر میں سالانہ بین الاقوامی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا، جس کے انتظامات بعد میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے سنبھال لیے۔ پہلی کانفرنس کے لیے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ خالد محمود صاحب کے ہمراہ راقم الحروف کو بھی ایک ماہ پہلے لندن جا کر کانفرنس کے لیے کام کرنے کا موقع ملا۔ یہ میرا لندن کا پہلا سفر تھا جس کے محرک حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ میں نے سفر بھی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا اور راستہ میں ایک دن کے لیے ہم استنبول میں رُکے، بعد میں ان بزرگوں نے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ کے نام سے الگ جماعت بنالی جبکہ میرا تعلق بھمد اللہ دونوں جماعتوں بلکہ ختم نبوت کے

لیے کام کرنے والی ہر جماعت کے ساتھ رہا ہے اور اب بھی بحمد اللہ تعالیٰ بدستور ہے۔
 1984ء کی تحریک ختم نبوت میں (جو سیالکوٹ کے مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کے مہینہ اغواء کے بعد شروع ہوئی تھی) حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار بہت نمایاں اور کلیدی تھا۔ انہوں نے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل اور اسے فعال بنانے کے لیے ملک کے مختلف حصوں کے دورے کیے اور پرجوش محنت کی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی تھی کہ وہ دینی اور مسلکی معاملات میں انتہائی غیور تھے اور صرف خطابت میں ہی غیرت و حمیت کا اظہار نہیں کرتے تھے بلکہ عملاً بھی وہ مسائل و مشکلات کے حل کے لیے سرگرداں رہتے تھے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں جرأت و دلیری کا وافر حصہ بھی عطا کیا تھا۔ وہ مشکل اوقات میں عافیت کا گوشہ تلاش کرنے کی بجائے مصیبت کے مقام پر ڈٹے رہنے کو ترجیح دیتے تھے اور کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کا تعلق شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا اور ان کا سب سے زیادہ جذباتی تعلق بھی حضرت مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہی تھا۔ وہ حضرت مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کوئی مخالف بات سننے کو تیار نہیں ہوتے تھے اور صرف رسمی یا جذباتی تعلق کے بجائے ان کی طرف سے ملے۔ ان کا ادوار و وظائف کا ایک مستقل معمول بھی تھا جس کی وہ ہمیشہ پابندی کرتے تھے۔

حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسلامی نظریاتی کونسل کے تین مرتبہ رکن بھی رہے اور اسلامی قوانین کی ترتیب و تدوین میں انہوں نے حصہ لیا۔ اس حوالے سے ان کی ایک خوبی بار بار ذہن کا دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے کہ کسی علمی اور تحقیقی مسئلہ میں اگر وہ خود کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے تو کسی دوسرے ساتھی سے پوچھنے میں انہیں کوئی حجاب نہیں ہوتا تھا

اور وہ متعلقہ مسئلہ میں کسی دوسرے سے رہنمائی حاصل کرنے میں ہتک محسوس نہیں کرتے تھے۔ خود مجھ سے انہوں نے بہت سے مواقع پر مختلف مسائل کے بارے میں رائے لی اور یہ کہہ کر مجھے رائے دینے کو کہا کہ اس مسئلہ پر میرا مطالعہ نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہوگا اس لیے تم بتاؤ کہ مسئلہ کی نوعیت کیا ہے۔ بڑائی کی بات ہے جو مسیوں نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ میں بطور خاص دیکھی۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ دوستی اور دشمنی میں واضح رائے رکھتے تھے اور اس کے اظہار میں بھی انہیں کوئی تامل نہیں ہوتا تھا۔ وہ دوستوں کے دوست تھے اور جہاں دوستی ہوتی وہاں وہ سب باتیں بھول جایا کرتے تھے۔ آج وہ ہم میں نہیں ہیں تو ان کی بہت سی باتیں یاد آ رہی ہیں اور ایک مدت تک یاد آتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جو ار رحمت میں جگہ دیں۔

تحریک تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان پر اس کتاب کی اشاعت اور مرتب کرنے پر حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین صاحبزادہ مولانا زاہد محمود قاسمی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ پاک ان کو اپنے والد کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین



سلطنتِ خطابت کے بے تاج بادشاہ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان)

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کے اساسی و بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اس عقیدے کے تحفظ کے لیے ابتدائے اسلام سے اب تک ہر زمانے میں امت مسلمہ نے بے مثال جدوجہد کی ہے اور اس نظریے کے دفاع میں ادنیٰ سی کوتاہی بھی نہیں کی۔ امت کا اجتماعی شعور اس حوالے سے اپنا واضح اور دو ٹوک موقف رکھتا ہے۔ اور امت کی رہنمائی کے منصب پر فائز طبقہ علماء میں سے ہر قابل ذکر عالم دین نے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر دامے درمے سخنے قدمے خدمات سرانجام دی ہیں لیکن بعض خوش نصیب اہل علم ایسے بھی ہیں جن کی عالمانہ جدوجہد اور واعظانہ تگ و دو کا مرکز و محور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ و دفاع رہا، انہیں خوش نصیبوں میں سے ایک نام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا بھی ہے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور اور زمانے کے معروف و مقبول اور ممتاز و نامور خطیب تھے، جنہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دعوت و تبلیغ اسلام اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے وقف کیے رکھا۔ ہمارے زمانہ طالب علمی میں وہ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے ممتاز رہنماؤں میں شمار ہوا کرتے تھے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ جمعیت علماء اسلام کے اس وقت کے قائد مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے منظور نظر اور نہایت قریبی ساتھیوں میں سے ایک تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ جب صوبہ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے اور اس کے بعد ملتان کا پہلا دورہ کیا تو اس موقع پر ملتان میں ان کا شاندار استقبال بھی ہوا اور قلعہ کہنہ قاسم باغ (جو ملتان میں جلسوں کے حوالے سے ایک تاریخی حیثیت رکھتا

(ہے) میں رات کے وقت ایک عظیم الشان اور فقید المثل جلسہ بھی جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس جلسے میں ملک بھر سے بڑی تعداد میں خطباء حضرات جمع تھے اور بہت سے حضرات کے بیانات ہوئے مگر سب کی تقاریر حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اسٹیج پر تشریف آوری سے پہلے ہوئیں، صرف حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ہی ایسے خطیب تھے جن کا بیان حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد ہوا۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے پر جوش انداز میں بیان کیا۔ جوش خطابت اور حسن خطابت کا ایک سیلاب رواں تھا جو سامعین کو اپنی موجوں پر بہائے لے جا رہا تھا۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان کا یہ کہنا مجھے یاد ہے کہ ”میرا عزیز محمد ضیاء القاسمی ہے“۔

یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے بالمشافہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سماعت کی اور اسی پہلی مرتبہ سنی ہوئی تقریر نے دل میں یہ تاثر قائم کر دیا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ خطابت کی سلطنت کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ ان کی تقریر میں مد و جزر خوب ہوتا تھا۔ سامعین کے دل انکی مٹھی میں ہوتے تھے اور وہ جس طرح کا چاہتے سامعین کا مزاج بنا دیتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ شعلہ بیان خطیب تھے تو غلط نہ ہوگا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میرا دوستانہ و نیاز مندانہ تعلق جامعہ خیر المدارس کی مسند اہتمام سنبھالنے کے بعد قائم ہوا جو کہ ان کے دم میں واپس تک برابر قائم رہا۔ میرے جدا مجد حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تعزیت کیلئے جامعہ خیر المدارس تشریف لائے اور مغرب کے بعد دو ڈھائی گھنٹے فلسفہ موت پر بیان کیا۔ اس موقع پر میں نے دیکھا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد میں اسٹیج کی طرف رخ کر کے سارا بیان کھڑے ہو کر سنا، حالانکہ اس وقت انکی اپنی خطابت کا ڈنکا بجتا تھا اور عموماً ایک خطیب دوسرے خطیب کا بیان نہیں سنا کرتا، لیسکن مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان اس قدر علم ریز و حکمت خیز ہوا کرتا تھا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جیسا آسمانِ خطابت کا آفتاب و ماہتاب بھی مجمع عام میں بیٹھ کر ان کے حسنِ خطابت سے محفوظ ہوا کرتا تھا۔ میں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تو مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان سنتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میدانِ خطابت کے ایک اور شہسوار مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ پنڈال میں کھڑے ہو کر نہایت توجہ و انہماک کے ساتھ حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سماعت فرما رہے ہیں۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ ہمیشہ شفقت و محبت اور لطف و عنایت کا معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ ملک و بیرون ملک متعدد جلسوں اور اجتماعات میں ہم اکٹھے ہوئے اور میں نے انہیں سفر و حضر میں ہم عمروں کا بہترین رفیق اور اصغر پر انتہائی شفیق پایا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کے خاص موضوعات توحید و سنت، رد شرک و بدعات، تحفظِ ختم نبوت و رد قادیانیت، مناقبِ اصحابِ رسول و اہل بیت علیہم السلام اور علمائے دیوبند کی خدمات ہوا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنی خطابت کے ذریعے ہزاروں لوگوں کو شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور سے ان کے دلوں کو منور کیا۔ ان گنت لوگوں کو بدعات و رسومات کی گمراہیوں سے نکال کر ان کے دلوں میں سنت کی اہمیت قائم کی۔ لا تعداد لوگوں کے دلوں میں حضرات صحابہ کرام علیہم السلام اور اہل بیت علیہم السلام کی عظمت کے نقوش قائم کیے، بے شمار ذہنوں کو قادیانیوں کی دسیہ کاریوں اور دجل و تلہیس سے بچایا اور علمائے دیوبند کی کثیر الجہات و وسیع الاطراف دینی، ملی خدمات سے ایک عالم کو متعارف کروایا۔ عمر کے آخری حصے میں زیادہ تر ان کا موضوع مناقب و دفاع صحابہ علیہم السلام رہا۔

ایک زمانے تک مقتضائے حال کے مطابق ان کا موضوع خطابت تحفظِ ختم نبوت بھی رہا اور اس میں وہ عجیب و غریب اور حیران کن نکات بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحفیظ

مکی ﷺ اور ان کے رفقاءے کار نے لندن کے ویسٹمنسٹر میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے جملہ تاندین شریک ہوئے تھے۔ برطانیہ میں اس جیسی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس پھر کبھی منعقد نہیں ہو سکی۔ اس کانفرنس میں راقم اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ بھی شریک تھے۔ اس کانفرنس سے فراغت کے بعد ہم دونوں نیلچینم کے شہر برسلسز میں گئے۔ وہاں ختم نبوت سینٹر میں ایک جلسہ تھا، اس جلسے سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ نے ایک نکتہ بیان کیا جو میرے ذہن میں نقش ہو گیا اور میں نے اسے کئی مرتبہ بیان بھی کیا ہے، مولانا قاسمی صاحب ﷺ نے نکتہ یہ بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا میں تشریف لے گئے تو وہاں کے بچوں اور بچیوں نے آپ ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے یہ شعر پڑھے تھے:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا مادعا لله داع

بچیوں نے اس موقع پر ”طلع البدر“ کہا..... ”طلع الهلال“..... یا ”طلع القمر“ نہیں کہا..... حالانکہ تینوں کا معنی ایک ہے جب لفظ ”بدر“ کے انتخاب کی وجہ پر غور کیا تو یہ راز کھلا کہ اگرچہ ان تینوں الفاظ کا معنی چاند ہے لیکن بایں ہمہ ان میں باہم فرق ہے وہ یہ کہ ”ہلال“ پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں ”قمر“ دوسری سے تیرہویں رات کے چاند کو کہتے ہیں اور ”بدر“ چودھویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ ہلال بالکل چھوٹا ہوتا ہے، قمر اس سے بڑا ہوتا ہے لیکن اس کی روشنی کامل نہیں ہوتی بلکہ اس میں ابھی کمی ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی روشنی بڑھتی جاتی ہے مگر جب بدر آتا ہے تو چاند کی روشنی کامل ہو جاتی ہے، اس کے درجے مکمل ہو جاتے ہیں تو اس شعر میں لفظ ”البدر“ کا انتخاب کر کے مدینہ کی بچیوں نے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھا دیا کہ ایک آسمان

نبوت ہے اس پر حضرت آدم علیہ السلام ہلال بن کر طلوع ہوئے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام قبر بن کر چکے لیکن ان کی روشنی ابھی اس درجے کی نہیں تھی جس درجے کی روشنی درکار تھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بدر بن کر آئے تو جس طرح آسمان دنیا پر چاند کی روشنی کے سارے درجے بدر پر تام ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت کے سارے کمالات خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر مکمل ہو گئے ہیں۔ بدر کے بعد چاند کی روشنی کا کوئی درجہ نہیں ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آجانے کے بعد اب نبوت کا کوئی درجہ نہیں ہے۔ آج اگر کسی کو ختم نبوت کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا تو وہ اپنے دماغی خلل کا علاج کرائے ہمیں تو یہ مسئلہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا کے بچپوں نے سمجھا دیا تھا۔

الغرض حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے سمندِ خطابت کی جولان گاہ اگرچہ متعدد میدان تھے لیکن جس زمانے میں حالات کا تقاضا یہ تھا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے عالمانہ و خطیبانہ صلاحیتوں کو کام میں لایا جائے اس زمانے میں مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پر جوش اور ولولہ انگیز خطابت کے ذریعے امت کے اس اجماعی عقیدے کا خوب خوب تحفظ و دفاع کیا۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی و مسرت ہوئی ہے کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے صاحبزادے مولانا زاہد محمود قاسمی نے ”تحریک تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ“ کے نام سے ایک کتاب تالیف کی ہے جس میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے میدان میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو اجاگر کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کو قبول فرمائیں اور اس کتاب کو آنے والی نسلوں کے لیے مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(۲۲ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ / یکم نومبر ۲۰۱۸ء)



حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

حضرت مولانا ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری

(جانشین حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت کے ابوذر غفاری حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ تربیت پائی۔ وہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت کے امین اور علماء دیوبند کی غیرت کا نشان تھے اور مرکز اہل حق شیرانوالا دروازہ لاہور کے سپاہی اور اس کی ایک ایک اینٹ کے تقدس کا تحفظ کرنے والی تحریک کے سپاہی تھے۔

حضرت اقدس مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے ہرمحاذ پر جدوجہد کی۔ 1986ء میں شیخ الہند سیمینار میں شرکت کے لیے حضرت کے ساتھ ہندوستان کا سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولولہ انگیز خطابت نے دارالعلوم دیوبند کی اس جگہ پر جہاں 60 سال بیٹھ کر حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف پڑھائی اور جہاں 45 برس شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو حدیث یار منتقل فرمائی، اس نشست پر بیٹھ کر گفتگو کا حق اور سلیقہ مولانا نے ادا کر دیا اور یہی وہ ولولہ انگیز ادائیں تھیں جنہوں نے یورپ کے لوگوں کو بھی خطیب اسلام، خطیب یورپ و ایشیاء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ کی زلفِ خطابت کا اسیر بنا دیا۔

1985ء میں لندن کے ویمبلے ہال میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخی خطاب کیا۔ جس نے یورپ کے دینداروں کو اور یورپ میں ہی پیدا ہونے والے لوگوں کو پنجابی خطابت کا وہ رنگ دکھایا کہ وہ لوگ عیش عیش کیے بغیر نہ رہ سکے۔

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے اکابر پنجاب کے اس نوجوان خطیب کو ہر مسئلے میں، ہر مشاورت میں ساتھ رکھتے اور اس وقت تک تحفظِ ختمِ نبوت کا سٹیج مکمل نہ ہوتا جب تک کہ خطابت کی ابتداء خطیب یورپ و ایشیا حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے نہ کی جاتی۔

حضرت اقدس مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے تمام شیوخ اور اکابر کی جو تیاں سیدھی کر کے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں علماء دیوبند کا سپوت ثابت کیا۔ اخلاق و کردار اور خوش مزاجی اور خوش لباسی میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہ تھا اور ہم نے بہت سے مواقع پر اہلحدیث کے ممتاز عالم دین علامہ احسان الہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کے وہ گیت سنے جو بریلوی مکتبہ فکر کے نامور عالم دین مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر بھی جاری ہوتے تھے۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین صاحبزادہ مولانا زابد محمود قاسمی زید مجدہ کی شکل میں اپنے والد کا تسلسل نصیب فرمائے اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حسین احمد قاسمی جن کا نام ان کی پیدائش سے دو ماہ قبل لندن میں اس فقیر نے خود رکھا تھا یہ دعا دیتا ہے کہ یہ گلشن ہمیشہ آباد رہے۔ آمین



خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد

(جانشین حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کندیاں شریف)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَّمَ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط اَمَّا بَعْدُ!

اللہ جل مجدہ نے پاک و ہند کی پرتاثر مٹی سے چہار دانگ عالم کو زینت بخشی ہے۔ اس گلستان کے گل و لالہ کے رنگ و بو نے عرب و عجم کو بھی معطر اور ملون کر دیا ہے۔ کتاب و سنت کی خدمت کے ساتھ سلوک و احسان کی آبیاری اور تجدید بھی اسی خطہ ارضی کو نصیب ہوئی۔ اشاعت دین اور تحفظ دین کے لیے بھی اسی دیس کے اہل دل کا منتخب ہو جانا اور فہم و بصیرت سے مالا مال ہونا حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کا خاص فیضان ہے۔ ان مجملہ خصائص میں سے حق گوئی، سلاست بیاں اور خطابت میں سحر انگیزی جیسی بے مثال نعمتوں سے حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بعض مقرب لوگوں کو خصوصیت سے نوازا تھا۔ جس میں ہمارے محترم المقام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں۔

برو اللہ مضجعہ وجعل الجنة مثواہ۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے عرصہ بیت گیا لیکن ان کی شخصیت کی سحر آفرینی کی یاد آج بھی اسلامیان وطن کے سینوں میں محفوظ ہے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی مرحوم ایک بلند پایہ خطیب، نامور قومی رہنما اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ انہوں نے خطابت کے ذریعے اندرون و بیرون ملک عوام و خواص کے دلوں میں ایسی جودت جگائی کہ اس سے بلابالغہ ہزار ہا لوگوں کے عقائد صحیح ہوئے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ایک نڈر مجاہد، بے باک عالم دین اور جری انسان تھے۔ انہی اوصاف حمیدہ کی وجہ سے انہوں نے ہمیشہ اہل حق کے ہر پلیٹ فارم سے اسلامیان وطن کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مولانا کو قدرت نے یہ اعزاز بخشا کہ وہ ملک میں اٹھنے والی ہر تحریک میں صف اول میں رہتے تھے۔ مولانا مرحوم کو قدرت نے جہاں اور بہت خوبیوں سے نوازا تھا وہاں وہ ایک درد مند دل بھی اپنے پہلو میں رکھتے تھے اس لیے قومی مسئلہ پر ان کا دل پلٹ جاتا اور اس مسئلہ کے حل کے لیے جہاں وہ بے قرار ہو جاتے وہاں عملی میدان میں اترنے کے لیے بھی دیر نہ کرتے تھے۔ ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ سے بیعت تھے اور آخر میں آپ نے بیعت کا تعلق پیر طریقت قطب الاقطاب حضرت سید نفیس الحسینی شاہ قدس سرہ سے قائم کیا تھا۔

مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کنڈیاں سے دیرینہ اور محبت بھرا تعلق تھا۔ والد گرامی قبلہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ سے بہت ہی اخلاص کا دلی تعلق رکھتے تھے اور خانقاہ سراجیہ میں بھی کئی مرتبہ تشریف آوری ہوئی۔ قبلہ حضرت والد گرامی نور اللہ مرقدہ بھی مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو تحسین کی نظر سے دیکھتے تھے اور بارہا فیصل آباد میں مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پر دینی قیادت کے مختلف اجلاسوں میں شریک رہے۔ فقیر کو بھی خوب یاد ہے کہ جب فقیر سنہ 83-1982ء میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں زیر تعلیم تھا۔ بارہ ربیع الاول کے موقع پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس تھا جو جامعہ کے گیٹ نمبر 2 کے سامنے سے گزرتا تھا وہ جلوس جامعہ میں آگیا اور طالب علموں سے ہاتھ پائی ہوگئی۔ تعلیم کا وقت تھا، اکثر طلباء درس گاہوں میں تھے۔ اس واقعہ میں کافی طلباء زخمی ہوئے اور ہسپتال داخل

رہے۔ اس موقع پر خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ، حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی رحمۃ اللہ علیہ سے اظہارِ یکجہتی کے لیے تشریف لائے اور طلباء میں ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ ایسے لوگ اب خوابوں میں ہیں یا کتابوں میں۔

حق تعالیٰ سبحانہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی قدس سرہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور ان کے جملہ کام کو ان کے جانشین مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔



اہل حق کے قافلے کی ایک خوش نصیب ہستی

شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد حسن، جامعہ مدنیہ جدیدہ و جامعہ محمدیہ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل و کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَكٰفِیُّوْنَ ﴿۹﴾ (پ ۱۲ سورۃ الحجر: ۹)

اور عالم اسباب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی پاسداری کا یوں انتظام فرمایا کہ اہل حق کی ایک جماعت کو چن لیا ہے جو قیامت تک دین حق کے تمام شعبوں کی پاسداری کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔ ان شاء اللہ

اہل حق کے اسی مبارک قافلے کی ایک خوش نصیب ہستی ہمارے عظیم بزرگ اُستاد عالم اسلام کے عظیم خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے حق گوئی کے میدان میں عظیم سعادت سے نوازا تھا۔ بندے کو اللہ تعالیٰ نے جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں ختم نبوت اکیڈمی میں حضرت کے قدموں میں بیٹھ کر استفادہ حاصل کرنے کی بھی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے۔ میرے حضرت کے فرزند ارجمند ہمارے مخدوم حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو جنہوں نے بڑی ہمت اور محنت سے ختم نبوت کے موضوع پر حضرت کی جملہ نیک کاوشوں کا ایک گلدستہ ”تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی“ کے عنوان سے مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد جبار علی
محمد حسین علی
26 جری 2021ء

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے چند نمایاں پہلو

مولانا اللہ وسایا (ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے جاں نشین حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب اپنے والد گرامی قدر کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جدوجہد اور خدمات پر ”تحریک تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ“ کے نام سے کتاب شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے مجھے آں موصوف مرحوم کی شخصیت پر خامہ فرسائی کا حکم فرمایا ہے۔ تعمیل ارشاد میں عرض گزار ہوں کہ:

فقیر راقم کی خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مرحوم سے شناسائی و تعارف 1968ء کے آخر میں ہوا۔ اسی سال فقیر نے جامعہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور ضلع رحیم یار خان سے فراغت حاصل کی۔ ختم بخاری شریف کے موقع پر جامعہ کی طرف سے سہ روزہ تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تب شیخ الاسلام حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخوasti، جامعہ کے مہتمم و بانی، شیخ الحدیث اور جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر مرکز یہ تھے۔ اس موقع پر آپ نے دیوبندی مسلک کی تمام جماعتوں، اداروں، شخصیات، شیوخ حدیث، مشائخ عظام و نامور خطباء کرام کو مدعو کیا تھا۔ اس اجلاس میں پورے ملک سے مسلکی قیادت نے شرکت فرمائی۔ ان نامور حضرات میں ایک ہمارے ممدوح حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ اس اجلاس میں آپ نے معرکتہ الآراء خطاب فرمایا تھا۔ ایسے یاد پڑتا ہے کہ شعوری طور پر پہلی بار قریب سے آپ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ورنہ زمانہ طالب علمی میں ایوب خان مرحوم کے عہد اقتدار میں ملتان میں بھی حضرت مرحوم کی شعلہ نوائی کے نظارے کیے تھے۔ لیکن تعارفی ملاقات وزیارت وہی خانپور والی تھی۔

اس سال فراغت کے بعد فقیر نے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے عہد امارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت حاصل کی۔ تب اس زمانہ میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مرحوم تنظیم اہل سنت کے مرکزی ناظم عمومی تھے۔ دونوں جماعتوں کے صدر دفاتر ملتان میں تھے۔ تب ماہانہ اجلاسوں میں تشریف لانے پر آپ سے نیاز مندی حاصل ہو جاتی تھی۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ مجازی رحمۃ اللہ علیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ تھے۔ خطیب اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی برادرانہ نیاز مندی تھی اور خود خطیب اسلام کو حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ سے یہی تعلق خاطر تھا۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، امام اہل سنت مولانا سید نور الحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ ایسے حضرات کے ملتان میں اجلاس ہوتے تو مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک اجلاس ہوتے۔ یوں آپ سے شرف ملاقات حاصل ہو جاتا۔

یاد رہے کہ خطیب اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ایک کھلی طبیعت اور صاف ستھری دلہریز شخصیت تھے۔ آپ کا پورے ملک میں ایک وسیع حلقہ احباب تھا، لیکن جو حضرات آپ کے بہت قریبی سمجھے جاتے تھے ان میں مولانا سید منظور احمد شاہ مجازی، مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ (جھنگ صدر)، مولانا قاری حماد اللہ شفیق (رحیم یار خان)، مولانا قاری عبدالسلام (چشتیاں)، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی محمد شفیع (مظفر گڑھ)، مولانا محمد رمضان ملتانی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

اللہ رب العزت کی شان بے نیازی کہ اب پوری ٹیم سوائے دو حضرات مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ اور مولانا محمد اکرم طوفانی کے سب اللہ رب العزت کے حضور چپل دیئے۔ اس ٹیم میں فقیر راقم کو بھی شمولیت کا اعزاز حاصل تھا۔ خدا لگتی عرض ہے کہ

بلاشبہ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو دیگر خوبیوں سمیت دوست پروری بھی حق تعالیٰ نے نصیب فرمائی تھی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ قاسم العلوم ملتان سے فراغت کے بعد عملی زندگی کا آغاز تنظیم اہل سنت پاکستان کے پلیٹ فارم سے کیا۔ آپ نے جمعیت علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تحریک مدح صحابہ رضی اللہ عنہم سمیت مختلف جماعتوں میں خدمات سرانجام دیں۔ قدرت نے آپ کو وہ حساس دل عنایت کیا تھا کہ جس زمانہ میں جس پلیٹ فارم سے اہمیت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہوتی تھی قدرت وہاں کے لیے آپ کا انتخاب کرتی۔ آپ جہاں گئے نمایاں رہے۔ صف اول میں قائدین کے شانہ بشانہ وہ خدمات سرانجام دیں جو تاریخ میں ایک سنہری باب قرار دیا جاسکتا ہے۔

مولانا مرحوم بعض جماعتوں کے بانی بھی تھے۔ مثلاً سواد اعظم پاکستان، انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ وغیرہ غرض مولانا کی نصف صدی کی تبلیغی جدوجہد پر نظر دوڑائی جائے تو کوئی ایسی قومی تحریک نہیں جس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ آپ نے ہر خیر کے کام میں نمایاں حصہ ڈالا اور گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی مرحوم کی زندگی کے بعض ایسے شعبے ہیں جن میں فقیر چشم دید گواہ ہے۔ مثلاً یہ کہ فقیر نے دیکھا کہ ایک کتاب جو عظمت صحابہ پر تھی پڑھتے پڑھتے آپ پر گریہ کی کیفیت طاری ہوگئی۔ رورو کر اس سفر میں داڑھی تر کر لی۔ اس والہانہ گریہ وزاری سے منکشف ہوا کہ آپ کس طرح عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دل بے قرار رکھتے تھے۔

عقیدہ توحید و سنت تو آپ کے پسندیدہ موضوع تھے۔ ان پر تو آپ کو ایک اتھارٹی کا درجہ حاصل تھا۔ اسی طرح اکابر دیوبند کے دفاع میں آپ کو مشالی مقام حاصل تھا جو معاصر سے آپ کو نمایاں کرتا تھا۔ مولانا مرحوم ان خطباء میں سے تھے جن کی زندگی کی شاید کوئی تقریر پھینکی نہ ہو۔ آپ جس اسٹیج پر بھی تشریف لے گئے آپ کا

سب سے عمدہ بیان ہوتا تھا۔ یہ آپ پر قدرت کا وہ کرم تھا جس پر جتنا اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ آپ گفتگو شروع کرتے تو چند منٹوں میں مجمع آپ کی مٹھی میں ہوتا تھا۔ آپ اپنے معاصر میں خطابت کے حوالہ سے بھی نمایاں تھے۔ مثلاً دارالعلوم دیوبند میں آپ کی تقریر کو ایک مثالی خطاب قرار دیا جاسکتا ہے۔

مولانا مرحوم کے ساتھ فقیر کے ڈنمارک، سویڈن، ناروے، کینیڈا، برطانیہ، سعودی عرب کے سفر ہوئے۔ بلا مبالغہ مولانا کو ایک مونس، حباں نشار، بہی خواہ و سرپرست پایا۔ انہیں خوبیوں نے آپ کو ہر دل عزیز شخصیت بنا دیا تھا۔ آپ اسٹیج اور جیل کے بہادر تھے۔ اسٹیج پر مشکل سے مشکل وقت میں آپ کا ڈٹ جانا، جیل میں جا کر باہر کی دنیا کو بھول جانا، آپ کی بہادری و جرأت کے پہلو کو نمایاں کرتا تھا۔ مولانا کا خط بہت عمدہ تھا۔ تقریر کی طرح تحریر کے بھی دھنی تھے۔ خطبات قاسمی آپ کی قلمی کاوشوں کی زندہ جاوید مثال ہے۔ غرض مولانا کو حق تعالیٰ نے خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ آپ ایسے لوگ اب کتابوں میں ہیں یا خوابوں میں۔ رہے نام اللہ کا!



میرے محسن، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ
 تحریر: مولانا امداد الحسن نعمانی (چیئر مین ختم نبوت ایجوکیشن سینٹر، برمنگھم، یو۔ کے)
 سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت علمائے برطانیہ

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی خوبیوں اور کمالات سے نوازا تھا جس کا اس مختصر تحریر میں احاطہ کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ دھڑے کے بڑے پکے، دوستوں کے دوست اور تکلف سے کوسوں دور رہتے تھے۔ دینی خدمات کو عبادت سمجھ کر سرانجام دینا ان کا شیوہ تھا۔ اسی طرح چھوٹوں پر شفقت اور ان کو اونچا دیکھنا، آگے بڑھنے کے لیے ان کی تربیت کرنا ان کا ہی کمال تھا۔ دینی تحریکوں میں جرأت اور بہادری سے اپنا کردار ادا کرنا اور اسے انجام تک پہنچانا ان کی بہت بڑی خوبی تھی۔
 الحمد للہ! مجھے یہ شرف حاصل رہا ہے کہ زندگی کا بہت بڑا حصہ ان کی سرپرستی اور قیادت میں گزارا۔ ہر تحریک میں ان کی قیادت میں کام کرنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع عنایت فرمایا۔ تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا تحریک تحفظ ختم نبوت، کوئی ایسی تحریک نہیں جس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت نہ کی ہوں اور کئی مرتبہ جیل کی رفاقت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر آئی ہے۔

1984ء میں مولانا اسلم قریشی کے انواء کے بعد تحفظ ختم نبوت کی تحریک شروع ہوئی تو حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ پورے پنجاب کا تفصیلی دورہ کرنے کا اعلان کیا۔ اس سفر میں مجھے بھی ان کا ہم سفر رہنے کا موقع ملا۔ سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی جس کی مثال نہ اس سے پہلے ملتی ہے اور نہ آئندہ کوئی

اس کی مثال پیش کر سکتا ہے۔ اس ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کا پورا کریڈٹ خطیب یورپ و ایشیا حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ کو ہی جاتا ہے۔ سیالکوٹ کے بعد جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار، راولپنڈی کے مہتمم شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان قدس سرہ کی سرپرستی میں ختم نبوت کنونشن رکھا گیا۔ اس کے لیے بھی اسی جذبے سے تمام بڑے شہروں کا دورہ کیا۔

کنونشن سے ایک دن قبل جہلم میں پروگرام ہوتا۔ پروگرام میں شرکت کے لیے حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ہم لوگ وہاں پہنچے۔ پروگرام کے بعد راولپنڈی میں کنونشن میں شرکت کے لیے سفر کا آغاز کیا۔ دینے پہنچے تو تھانہ دینہ پولیس اسٹیشن آتا ہے۔ وہاں پولیس کی بھاری نفری نے ہمارا تعاقب کر کے ہمیں روک لیا اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو گرفتار کر لیا گیا اور رات ہی کو بہاولپور جیل میں بھیج دیا گیا۔ بندہ امداد الحسن نعمانی اور حضرت مولانا اللہ وسایا (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) ہم دونوں کو چھوڑ دیا گیا۔ ہم نے بہت شور کیا کہ ہمیں بھی حضرت کے ساتھ ہی گرفتار کرو۔ انسپکٹر نے ہمیں کہا کہ آپ لوگوں کی گرفتاری کے آرڈر نہیں، ہم آپ کو گرفتار نہیں کر سکتے۔ اس طرح حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو ہم سے جدا کر دیا گیا۔

حضرت مولانا کی مشاورت سے راقم نے ستمبر 1985ء میں برطانیہ مستقل رہائش اختیار کر لی۔ انہی ایام میں مرزا طاہر احمد پاکستان سے فرار ہو کر برطانیہ پہنچ گیا۔ چنانچہ اگست 1985ء میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ کے بعد برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ کام بھی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہوا کہ آپ نے برطانیہ میں اس کانفرنس کی پوری تیاری کرنی ہے، چنانچہ لندن سے لسیکر گلاسگو تک ملک کے کونے کونے اور ایک ایک شہر میں جا کر حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نے مسلمانوں کے دلوں میں ایسا عشق مصطفیٰ ﷺ کا رنگ بھر کر لوگوں کو کانفرنس کے لیے تیار کیا جس کی مثال برطانیہ کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔

بندہ یہاں بھی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ کا ہمسفر رہا۔ پھر لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ لندن کا ویملے ہال اپنی وسعت کے باوجود تنگ پڑ گیا۔ ویملے ہال کی گیلری میں لوگ کھڑے ہو گئے۔ بالآخر ہال کے دروازے بند کرنے پڑے۔ اس میں ولی کامل خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ، مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی ؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم العالیہ بھی ساتھ تھے مگر اس میں بنیادی کردار حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ کا ہی تھا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ نے اپنے برطانیہ کے آخری سفر میں مجھے فرمایا کہ اس ملک میں توحید و سنت اور تحفظِ ختم نبوت کے کام کے ساتھ ساتھ تحفظِ ناموس صحابہ ؓ پر بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ عظمت صحابہ ؓ کا نفرنس رکھیں، میں اور دیگر حضرات بھی اس کانفرنس میں شریک ہوں گے، چنانچہ مسیٰ نے عظمت صحابہ ؓ کا نفرنس رکھی مگر حضرت قاسمی صاحب ؒ کو پیارے ہو گئے۔ اب یہ کانفرنس سالانہ ہو رہی ہے اور یہ پودا بھی حضرت ہی کا لگا یا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی ان تمام دینی کاوشوں کو قبول فرما کر اپنی شان کے مطابق ان کو اس کا اجر عطاء فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطاء فرمائیں اور ہمیں ان کے توحید و سنت، عقیدہ تحفظِ ختم نبوت اور عظمت اصحاب رسول و اہل بیت ؓ، عظمت ازواجِ مطہرات ؓ کے مشن کو آنے والی نسلوں تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین



ختم نبوت اکیڈمی کی ضرورت واہمیت

صاحبزادہ خالد محمود قاسمی (خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

ختم نبوت اکیڈمی 1988ء سے 1998ء تک قائم رہی۔ پاکستان میں ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل علماء اور طلباء کے لیے ملک بھر میں اُبھرتے ہوئے باطل فتنوں کے خلاف کوئی بہترین تربیت گاہ ہونی چاہیے۔ جس میں علماء و طلباء کو کتاب و سنت کی روشنی میں ان باطل نظریات کے خلاف عملی اور معلوماتی تربیت دی جائے، کیونکہ دینی مدارس کے طلباء جب تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں اور انہیں عوام سے واسطہ پڑتا ہے تو انہیں مختلف غیر اسلامی نظریات رکھنے والی تحریکوں اور فتنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دورانِ تعلیم چونکہ انہیں ان مسائل سے تعلق نہیں ہوتا اس لیے وہ ان فتنوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کے لیے ان کا علاج اور استیصال مشکل ہو جاتا ہے اور وہ اس مشکل کا حل تلاش کرنے کے لیے مضطرب ہو جاتے ہیں اور انہیں کسی ایسے ادارے اور علمی و تحقیقی مرکز کی تلاش ہوتی ہے جو ان کی تشنگی کو بجھا سکے چنانچہ انہیں ضروریات کے پیش نظر جامعہ قاسمیہ فیصل آباد (پاکستان) میں ختم نبوت اکیڈمی کا آغاز کیا گیا جس میں ملک بھر کے علماء و طلباء کے لیے ایک جامع علمی تربیتی کورس شروع کیا گیا جس میں ملک کے ممتاز علماء اور اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں جو اپنے موضوع پر ملک میں منفرد حیثیت کے حامل تھے۔

الحمد للہ! ختم نبوت اکیڈمی کے اس تربیتی کورس کی خوشبو پورے ملک میں پھیل گئی اور ملک بھر کے علماء اور طلباء میں ختم نبوت اکیڈمی کے اس تربیتی کورس میں شرکت کا ولولہ اور شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ علماء اور طلباء پروانہ وار ۱۵ شعبان سے ۲۵ رمضان المبارک تک ختم نبوت اکیڈمی کے علمی کورس میں شریک ہو کر اپنی پیاس بجھاتے تھے۔

ختم نبوت اکیڈمی کے ماہر اساتذہ اور ملک کے ممتاز علماء کا لیکنچر:

ختم نبوت اکیڈمی میں علماء و طلباء کو تربیت دینے کے لیے ملک کے جو ممتاز علماء تشریف لائے ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱- حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲- مفکر اسلام حضرت مولانا علامہ خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ (پی ایچ ڈی، لندن)
- ۳- مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ
- ۴- حضرت مولانا عبدالحی جام پوری رحمۃ اللہ علیہ (فاضل دیوبند، فاضل دارالمبلغین، لکھنؤ)
- ۵- حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب
- ۶- حضرت مولانا حق نواز رحمۃ اللہ علیہ، جھنگ
- ۷- حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ، سمندری
- ۸- حضرت مولانا یوسف رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۹- شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل امین رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۰- حضرت مولانا علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ خیر پور میرس، سندھ
- ۱۱- حضرت مولانا مفتی محمد روایس صاحب (مفتی اعظم آزاد کشمیر)
- ۱۲- حضرت مولانا سید عبدالقادر آزاد رحمۃ اللہ علیہ (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)
- ۱۳- مولانا حکیم ظفر محمود رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۴- حضرت مولانا مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (رہنما عالمی تبلیغی جماعت)
- ۱۵- حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری (ناشین حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ)
- ۱۶- پیر طریقت حضرت مولانا عبدالرحمن قاسمی (خلیفہ مجاز حضرت پیر حافظ عنسلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ چکوال)



انٹرنیشنل ختم نبوت اکیڈمی کے متعلق ممتاز علماء کی آراء

رائے گرامی

شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ

(خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ محدث سہارنپوری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ
وَاطِّبَاعِهِ اَجْمَعِیْنَ وَبَعْدَهُ۔

ختم نبوت اکیڈمی جو کہ ایک مستقل ادارہ ہے۔ اس کی عمارت بھی مستقل ہونی چاہیے، چونکہ فی الحال تو یہ جامعہ قاسمیہ کی عمارت میں ہی چل رہا ہے۔ اب جبکہ اس طرح طلباء کی آمد شروع ہو گئی ہے تو اس کام کو مختلف انداز سے وسیع کرنا چاہیے۔ جس کے لیے اس کی مستقل عمارت ہونی انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آسان فرمادیں اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعاون کی توفیق دے۔ آمین

(حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر جامع مسجد گول میں ختم نبوت پبلک لائبریری اور ختم نبوت اسلامک ریسرچ سینٹر کا قیام عمل میں لایا گیا اور ان دونوں شعبوں کا سنگ بنیاد بھی حضرت مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا)

☆☆☆☆

رائے گرامی

محقق عصر حضرت مولانا علامہ خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ

پی ایچ ڈی، لندن۔ سرپرست اسلامک سنٹر مانچسٹر، یو۔ کے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط اَمَّا بَعْدُ!

جامعہ قاسمیہ فیصل آباد کی معروف دینی درسگاہ ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب اس کے بانی ہیں جن سے احقر کا عرصہ تیس سال سے قریبی دینی رابطہ ہے۔ مولانا موصوف کو تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ نظریات باطلہ کے رد و ابطال میں جو ذوق و شغف ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اسی احساس کے تحت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے ختم نبوت اکیڈمی کو قائم کیا ہے جس میں نوجوانوں کی ایک اچھی تعداد احقاق حق اور ابطال باطل کے جذبہ کے ہر سال جمع ہوتی ہے۔ اکیڈمی کو ختم نبوت سے موسوم کرنا اس لیے ہے کہ اس میں جملہ علوم نبوت کے گرد پہرہ دیا جاسکے۔

☆☆☆☆

رائے گرامی

حضرت مولانا حق نواز رحمۃ اللہ علیہ

مہتمم جامعہ محمودیہ، جھنگ

بندہ 2 مئی 1988ء کو جامعہ قاسمیہ میں خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے حکم پر ختم نبوت اکیڈمی کے زیر اہتمام طلباء کے تربیتی کورس میں حاضر ہوا۔ دو دن بندہ نے طلباء میں اپنی معروضات پیش کیں۔ دلی مسرت ہوئی کہ اس پر فتن دور میں حضرت قاسمی صاحب نے نوجوان نسل کے ایساں کو محفوظ رکھنے کا اہتمام فرمایا ہے جو کہ یقیناً مسلمان قوم پر ایک احسان عظیم ہے۔ مدرسہ کا ماحول، طلبہ کی اپنے کار سے لگن وغیرہ جیسے امور نے بہت متاثر کیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت قاسمی صاحب کی عمر میں برکت دے اور ان کے لگائے ہوئے پودے کو دن گئی رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ختم نبوت اکیڈمی کو ہر لحاظ سے مضبوط کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆☆☆☆

رائے گرامی

حضرت مولانا مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

رہنما عالمی تبلیغی جماعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی دعوت پر جامعہ قاسمیہ میں حاضر ہوا۔ یہ دیکھ کر کہ آدم سازی ہو رہی ہے بے حد خوشی ہوئی۔ رب کریم ختم نبوت اکیڈمی کو ایسی آدم سازی کی ہمت عطا فرمائے جیسے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں آدم سازی فرما کر پورے عالم میں تاقیامت اعلاء کلمۃ اللہ کا ساماں کر دیا۔

☆☆☆☆

رائے گرامی

حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری رحمۃ اللہ علیہ

خانوادہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری (قدس سرہ) کے چشم و چراغ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَّمَ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ اَمَّا بَعْدُ!

بندہ کو آج حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی انٹرنیشنل ختم نبوت اکیڈمی میں حاضری کے بعد یوں محسوس ہوا کہ جیسے دارالعلوم دیوبند کے کسی حصے میں پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس اکیڈمی کو رہتی دنیا تک دارالعلوم دیوبند کی جملہ نسبتوں اور عظمتوں کا امین بنا دے۔ آمین

☆☆☆☆

رائے گرامی

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهُ، اَمَّا بَعْدُ!

جامعہ قاسمیہ فیصل آباد کا ایک مشہور دینی ادارہ ہے جو ملک کے نامور اور مشہور خطیب مجاہد ملت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے زیر اہتمام ایک مدت سے دینی و تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مولانا موصوف نے تعلیم کے علاوہ علماء و طلباء کے تربیتی پروگرام کے لیے چند سالوں سے ختم نبوت اکیڈمی کے نام سے ایک تربیتی ادارہ بھی قائم کر رکھا ہے۔ جس میں وہ علماء کو فن خطابت کے ساتھ ساتھ مسئلہ ختم نبوت بھی سکھاتے ہیں۔ مولانا موصوف ”مسئلہ توحید“ کی اپنے مخصوص انداز میں خوب وضاحت کرتے ہیں۔ بندہ ناچیز کو بھی تین سال سے اس اکیڈمی میں حاضری کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور مسئلہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر موضوعات پر طلبہ کو تربیت دینے کا موقع ملتا ہے۔ طلبہ کی تعداد الحمد للہ سال بہ سال بڑھ رہی ہے اور طلبہ بڑے شوق و ذوق سے دلچسپی لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو قائم و دائم رکھے اور روز بروز ترقی نصیب فرمائے اور مولانا موصوف کے عزائم میں برکت عطا فرمائے اور اس ادارہ کو انٹرنیشنل (عالمی) ادارہ بنائیں تاکہ دنیا بھر کے لوگ اس چشمہ سے فیض یاب ہوں اور پورے عالم میں اس کا فیض جاری و ساری فرمادیں۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆

رائے گرامی

حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

مہتمم جامعہ عمر فاروق اسلامیہ، سمندری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

گزشتہ سال سے جامعہ قاسمیہ میں ختم نبوت اکیڈمی کے لیے حاضری ہو رہی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اکیڈمی ایک نہایت اہم اور بنیادی دینی خدمت میں مصروف

ہے۔ اکیڈمی کا قیام بہت علمی مقاصد رکھتا ہے اور طلبہ کو اسلام کے بارے میں معلومات کی فراہمی، حضرت خطیب پاکستان کے دیگر زندہ و جاوید کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے۔ ختم نبوت اکیڈمی نے فیصل آباد (پاکستان) میں ایک بہت ہی اہم دینی شعبہ کی کمی کو پورا کیا ہے۔

☆☆☆☆

رائے گرامی

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالرحمن قاسمی صاحب

خليفة مجاز حضرت پیر حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، چکوال

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا۔

آج مورخہ 14 مارچ 1990ء کو خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب سے جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد فیصل آباد میں ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے لیے یہ باعث افتخار ہے کہ حضرت قاسمی صاحب سے دیرینہ دینی تعلقات کا واسطہ ہے۔ حضرت مرشد عالم مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو انتہا درجہ کی عقیدت و محبت تھی۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا جامعہ قاسمیہ کے تبلیغی پروگراموں میں شرکت کی۔ اسی طرح خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب بھی مولانا غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر کئی مرتبہ دارالعلوم حنفیہ چکوال کے سالانہ جلسوں میں شرکت فرما چکے ہیں۔ طرفین میں یہ تعلق صرف دین کی بنیاد پر ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں مزید اخلاص نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین آج جامعہ قاسمیہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت اکیڈمی کا شعبہ دیکھنے کا موقع ملا۔ کثیر تعداد میں طلباء کرام ملک کے جید اور نامور علماء کی سرپرستی میں پڑھ رہے ہیں۔ اللہ

تعالیٰ امت مسلمہ کو ہر باطل فتنہ کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

☆☆☆☆

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحی جاپوری

نائب صدر مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

حَامِدًا وَّ مُسَلِّمًا وَّ مُصَلِّيًا۔

رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ میں فیصل آباد کی دینی و علمی درسگاہ جامعہ قاسمیہ میں حاضری کا موقع ملا۔ بجز اللہ اس دفعہ طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا توحیدی درس بہت مفید ہے اور طلباء کا علمی ذوق و شوق اور تعلیمی محنت جہاں ان کی ذات کے لیے ضروری ہے وہاں قوم کے لیے بھی مفید تر ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اکیڈمی کے طلباء کے لیے مکمل سہولیات کا معیاری انتظام کیا ہوا ہے۔ ان کے حسن انتظام اور ان کے جفاکش کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو دن گنی رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے۔ امید ہے کہ نوجوانوں کی یہ تربیت رنگ لائے گی اور علمی و عملی میدان میں ان کی فلاح و بہبود اور اسلام کی سر بلندی کا ذریعہ بنے گی۔

جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں ۱۵ شعبان المعظم سے ۲۵ رمضان المبارک تک طلباء کی ذہن سازی کے لیے ختم نبوت اکیڈمی کا شعبہ قائم ہوا۔ چالیس روزہ تربیتی پروگرام کے لحاظ سے یہ اکیڈمی ملک گیر شہرت حاصل کر گئی اور تمام اکابر بزرگان دین کی دعائیں شامل حال رہیں اور سرپرستی بھی حاصل رہی۔ جس میں خاص طور پر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد کا اسم گرامی نمایاں ہے۔

یہ اکیڈمی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی زندگی کے آخری سال تک جاری رہی۔ حضرت کی وفات کے بعد چالیس روز میں تخفیف کر کے ہفت روزہ کر دیا گیا ہے جس میں طلباء کو مختلف جید علماء کرام پڑھانے کے لیے تشریف لاتے ہیں۔ اس کام کے لیے ختم نبوت اسلامک ریسرچ سینٹر جامع مسجد گول فیصل آباد میں مستقل شعبہ قائم ہو چکا ہے۔ سال بھر تربیتی نشستوں کا اہتمام ہوتا ہے اور ختم نبوت اکیڈمی کورس بھی جاری ہیں اور اس کے علاوہ عصر حاضر کے مسائل پر مختلف سیمینار کا نفرنسز بھی منعقد کی جا رہی ہے جس میں ملک بھر سے اکابرین علماء تشریف لائے ہیں اور طلباء کی فکری رہنمائی کی جا رہی ہے۔



مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے بہت قریب سے دیکھا

مولانا محمد احمد لدھیانوی

ہمارے اکابر نے ہر عنوان پر تقریری اور تحریری انداز میں بڑی محنت کی ہے۔ عنوانوں کی نسبت سے اکابر کے نام آج بھی محفوظ ہیں۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ انہی اکابر کی نشانی تھے۔ میں نے آپ کو بہت قریب سے دیکھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ آپ کی محبت، اس کے ساتھ ساتھ اپنے مسلک اور مسلکی اکابر کے ساتھ جو محبت تھی وہ عشق کی حد تک تھی۔ کبھی اپنے اکابر اور مشن کے خلاف بات نہیں سن سکتے تھے۔ کسی مجلس یا کسی سرکاری میٹنگ میں اگر کسی نے مسلک کے خلاف بات کی تو فوراً گرفت کرتے اور بڑی جرأت کے ساتھ موقع پر خوبصورت جواب دیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ان اکابر میں سے ہیں جنہوں نے ہر عنوان پر محنت اور کاوش کی۔ آپ کی ابتداء توحید و سنت کا عنوان ہے۔ ملک بھر میں دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریروں نے ہمیں سیدھے راستے پر لگایا۔ توحید کا بیان اور شرک و بدعت کا رد، ان کی تقریروں کی بنیاد ہوا کرتا تھا۔ بیان کا ایسا انداز تھا کہ خود بھی بیان کرتے ہوئے مزے لے لے کر اور عشق میں ڈوب کر بیان کیا کرتے اور سامعین کو بھی ساتھ لیکر تصورات میں وہیں پہنچا دیا کرتے تھے اور سامعین بھی وجد میں آ کر آپ کے بیان سے محفوظ ہوتے تھے۔ توحید و سنت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک میں بھی آپ نے صف اول میں کردار ادا کیا اور قربانیاں دیں۔

چونکہ یہ کتاب ”تحریک تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ“ کے عنوان پر ہے اس پر ایک واقعہ جو میں نے قریب سے دیکھا۔

جب مئی 1974ء میں جناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو قادیانیوں نے حملہ کر کے زخمی کیا، میں اس وقت جامعہ اشرف المدارس فیصل آباد کا طالب علم تھا، یہ خبر فیصل آباد میں جب پہنچی تو مساجد میں اعلانات شروع ہو گئے۔ زخمی طلباء کی مدد کے لیے فیصل آباد کے مسلمان ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمد رحمۃ اللہ علیہ، تبلیغی جماعت کے رہنما حضرت مولانا مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ اور شہر کے دیگر علماء بڑی تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔ زخمی طلباء کو بڑے جلوس کے ساتھ جامع مسجد کچہری بازار میں لایا گیا۔ وہاں عوام کا جم غفیر تھا اور اس موقع پر مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخی تقریر کی۔ لوگوں کے جذبات اس قدر تھے کہ یوں لگتا تھا کہ حضرت فتاویٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حکم دیں گے علماء اور عوام ان کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ یہ جلسہ 1974ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز تھا۔ پھر ملک بھر میں مجلس عمل کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ملک بھر میں یہ تحریک پھیل گئی۔ میرا اعزاز اس تحریک میں یہ تھا کہ ہم نے جمعیت طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے تمام مسالک کی مساجد میں جا کر بڑے بڑے جلسے کیے۔ بالآخر میری پہلی گرفتاری ہوئی اور میں گرفتار ہو کر فیصل آباد کی جیل میں گیا۔

ہم نے تقریباً چالیس دن جیل میں گزارے۔ اس تحریک میں خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بڑی بڑی کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ گوجرانوالہ کے شیر انوالہ باغ میں کانفرنس کا اعلان ہوتا انتظامیہ نے شیر انوالہ باغ میں پانی چھوڑ دیا اور گیٹ کوتالے لگا دیئے اور اعلان کر دیا کہ شیر انوالہ باغ میں کوئی جلسہ نہیں ہوگا۔ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں کو لیکر شیر انوالہ باغ کا گیٹ توڑ کر اندر داخل ہو گئے اور پانی میں کھڑے ہو کر ختم نبوت

کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کیا۔ اس وقت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور عوام الناس کا جذبہ قابل دید اور قابل رشک تھا۔

17 فروری 1984ء سیالکوٹ میں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں جلسہ سے جب حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جذباتی انداز میں بیان کر رہے تھے تو علماء کے ساتھ ساتھ، میں نے حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور بالآخر محبت و عقیدت کی انتہا ہو گئی اور آپ نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنی پگڑی سر سے اتار کر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر رکھ دی۔



خطیب بے بدل میرے محسن

مولانا اکرم طوفانی

1952ء میں بندہ گھر سے بھاگا۔ ساتھ ایک اور دوست بھی تھتا۔ دونوں کا ارادہ تھا کہ کراچی جائیں مگر میرا ساتھی واپس چلا گیا اور میں نے ارادہ کر لیا کہ چلو قرآن پاک حفظ کرتے ہیں۔ مدرسہ کی تلاش میں حسن ابدال پہنچا..... وہاں سے نکل کر ایک بستی پہنچا..... بھوک زور کی لگی ہوئی تھی..... تقریباً گیارہ، بارہ بجے کے قریب بستی کی مسجد میں داخل ہوا..... تو وہاں ایک بزرگ بچوں کو سبق پڑھا رہے تھے..... میں نے سلام کیا اور عرض کی کہ بھوک لگی ہوئی ہے روٹی چاہیے..... انہوں نے ڈنڈا اٹھایا اور غصہ میں فرمانے لگے..... بھاگ جا یہاں کوئی تندور لگا ہوا ہے..... وہاں سے بھاگا تو پانی کا ایک چھوٹا سا کھالہ بہہ رہا تھا..... اس کے کنارے چل کر ایک اور بستی..... بل پور آ گیا..... وہاں ایک بزرگ ملے انہوں نے کھانا بھی کھلایا اور قرآن پاک حفظ کرنے کے لیے مسجد میں بٹھا دیا..... اور یہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا گاؤں تھا..... میں نے وہاں پڑھائی شروع کر دی..... کچھ دنوں بعد وہاں قریب ایک بستی میں پہلی دفعہ خطیب بے بدل کی تقریر سنی..... اور ملاقات ہوئی..... ان دنوں خطیب بے بدل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ دھوتی پہنا کرتے تھے۔ دبلے، پتلے جسم کے مالک تھے..... تقریر کے بعد ملاقات کا شرف حاصل ہوا..... اور تادم رخصتی من الدنیا یہ تعلق قائم رہا۔ ان علاقوں میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر آنا جانا ہوتا تھا..... بھوئی گاڑ، حسن ابدال، گڑھی افغان کے علاقوں میں جب بھی تشریف لاتے میں ملاقات کے لیے ضرور حاضر ہوتا تھا۔ دو تین سال یہ ملاقات رہی..... پھر میں نے درس نظامی کے لیے کتابیں شروع کر دیں..... اور 1964ء میں دورہ

حدیث کیا اور وفاق کا امتحان دیا..... درس نظامی سے فراغت کے بعد بندہ نے سرگودھا کے ساتھ چک 90 شمالی کی ایک مسجد میں خطابت شروع کر دی..... اور حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پرانا تعلق پھر سے تازہ ہو گیا..... اور سرگودھا میں مختلف مقامات پر مولانا رحمہ اللہ بیان کے لیے تشریف لاتے اور میں اس جگہ پر وقت سے پہلے حضرت کے استقبال اور زیارت کے لیے پہنچ جاتا۔

خطیب بے بدل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ایک عجیب طبیعت کے مالک تھے..... اکثر اوقات کپڑوں کا بہترین گرم سوٹ ہدیہ کر دیتے تھے..... مہمان نوازی..... اور سخاوت جیسی عظیم صفات بندہ نے غالباً کسی اور میں نہیں دیکھیں۔ خطیب بے بدل میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ جب آپ بھوئی گاڑ، جو اہل علم کا مرکز تھا (ٹیکسلا سے ہری پور کی طرف ایک مشہور گاؤں جو جدید علماء کا مسکن تھا) جب قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں آتے تھے تو اشتہارات پر آپ کا لقب یہی لکھا ہوتا تھا..... خطیب بے بدل..... نوجوان عالم دین..... وغیرہ القاب سے مقلب ہوتے تھے۔ اگرچہ عام طور پر بعد میں اشتہارات کے اوپر ان کا لقب خطیب یورپ و ایشیا ہوتا تھا لیکن سچی بات ہے کہ آپ خطیب بے بدل تھے..... طبیعت میں..... مذاق میں..... مسکراہٹ میں بھی بے بدل تھے..... ذرا سا جو آدمی ان کا شناسا ہوتا..... وہ شرک و بدعت کا دشمن اور توحید و سنت کا آشنا ہو جاتا تھا۔

1964ء سے لے کر 1974ء تک سرگودھا میں ان کے تقریباً سال کے اندر چار پانچ بیان ضرور ہوا کرتے تھے۔ ان بارہ چودہ برسوں میں آپ سے جب بھی کسی نے وقت مانگا تو اُسے میرے پاس بھیج دیتے تھے اور یہ ملاقات کا ایک مضبوط ذریعہ بن جاتا تھا۔

میں ایمانداری اور دیانتداری سے عرض کرتا ہوں کہ میں اس وقت جو بھی ہوں

..... اس کی بنیاد میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا خطیر حصہ ہے۔ میں نے چک 90 شمالی میں 1980ء سے پہلے دو تین مربع زمین ٹھیکے پر لے کر زمیندارہ شروع کر دیا۔ آپ ﷺ اچانک آتے اور میں ٹریکٹر کے ساتھ ہل چلا رہا ہوتا تھا۔ اس وقت موٹر سائیکل کا زمانہ تھا..... حضرت قاسمی صاحب ﷺ موٹر سائیکل پر سیدھا میرے پاس پہنچ کر مسکراتے اور فرماتے..... میں نے اپنی زندگی میں ایسا بے وقوف آدمی آج تک نہیں دیکھا..... جیسے اللہ تعالیٰ نے علم دین سے مزین کر کے دنیا میں ڈیوٹی لگائی ہو..... اور ایک آپ ہیں کہ چودہ سال دین پڑھنے پر لگائے اور ٹریکٹر پر جا بیٹھے..... یہ کام تو ایک جٹ آدمی بھی کرتا ہے۔ یہ 1983ء کا زمانہ تھا..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اسلم قریشی کو اغواء کر لیا گیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت قاسمی صاحب ﷺ کو حق گوئی اور بے باکی سے بیان کرنے کا جو ملکہ عطا کیا تھا وہ آپ کے دور میں آپ ہی کا مقدر تھا۔ مجھے ساتھ لیا اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں اسلم قریشی کی تلاش میں نکل پڑے۔

حضرت قاسمی صاحب ﷺ میرے کس قدر محسن تھے۔ آپ خود اس بات سے اندازہ لگائیں کہ میں انک کا رہنے والا اور خود انک کے باشندے بلکہ میرے قریبی رشتہ دار بھی مجھے نہیں جانتے اور اللہ کے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے بندہ ناچیز سے جو کام لیا اس کی مثال ممکن نہیں اور اس کی وجہ صرف اور صرف حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ ہیں۔ جو ہر آباد میں جلسہ تھا۔ خواجہ خوجگان مولانا خواجہ خان محمد ﷺ امیر مرکز یہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت قاسمی صاحب ﷺ نے ایک درخواست لکھی اور حضرت خواجہ صاحب ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضرت خواجہ صاحب ﷺ نے درخواست پر سرسری نظر ڈالی اور آرڈر لکھا کہ ”میں مولانا اکرم طوفانی کو سرگودھا میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا مبلغ مقرر کرتا ہوں“ اور نیچے دستخط کر دیئے اور یہ صرف اور صرف

پہلی میری درخواست تھی جو میرے محسن حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کی جس پر حضرت جی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حکم صادر فرمایا اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری امارت کی زندگی کسی بھی اور آدمی کی مبلغ کے لیے درخواست پر دستخط نہیں کیے۔ یہ شرف صرف اس بندہ عاجز کو مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے حاصل ہوا۔

اب بھی زندہ گواہ موجود ہیں، حضرت جی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہر جگہ ختم نبوت کا کام ایسا ہو جیسے سرگودھا میں ہو رہا ہے اور غالباً میں پہلا آدمی تھا جو جماعت میں حضرت کے حکم سے آیا۔ یہاں درمیان میں اور بھی کئی ایسے واقعات ہیں جن کو میں نظر انداز کر رہا ہوں۔ اس لیے کہ میرے لیے یہ تھوڑا انعام نہ تھا کہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے بطور مبلغ کے آرڈر حضرت قاسمی صاحب علیہ الرحمہ کی سفارش سے کیے۔

اِس سَعَادَتِ بَزُورِ بَاذُو نَمِیْسْتِ
تَانَهْ بَخْشِنْدَ خَدَائِے بَخْشِنْدَهْ

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور رہنمائی بندہ کو ہمیشہ حاصل رہی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز بندہ سے اپنے دین کے لیے جو کام لیا ان میں تین مساجد اور دو مدرسوں کا قیام ہے۔ یہ سب کچھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی سعی سے ہوا۔ کوئی نہایت ہی بد نصیب اور بد بخت ہوگا جو اس سے انکار کرے گا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت میں آنے کے بعد میرے تمام اعمال میں حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ برابر کے شریک بلکہ بنیاد ہی وہ ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ اس کا صلہ عطا فرمائے اور ہم جیسے نابلوں کو ان کی طرح ثابت قدمی، حق گوئی اور بے باکی نصیب فرمائے۔ آمین



مجاہد ختم نبوت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج

(سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ورلڈ)

خطیب یورپ و ایشیا حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ نے ہر باطل قوت کے خلاف آواز بلند فرمائی۔ ختم نبوت کے مبارک مشن کے لیے مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات عالمی سطح پر ہمیشہ یاد رہیں گی۔ انہوں نے یورپ میں ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ مرزا طاہر کا تعاقب کیا اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی تاسیس میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین مرتبہ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے اسلامی قوانین بنانے کی سفارشات میں اہم کردار ادا کیا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق علماء حقہ کے قافلے کے ساتھ تھا۔ انہوں نے دینی اسلامی نظریاتی سیاست کو اپنی زندگی کا زیور بنایا۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی منہج اور فکر کو اپنایا اور کبھی باطل کے آگے نہ جھکے نہ مرعوب ہوئے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ تمام اکابر کی نظر میں قابل قدر تھے۔ ہمارے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور چچا محترم شیخ التفسیر حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت تھی اور پیار کا رشتہ تھا۔ آپ ڈیرہ اسماعیل خان میں ہر سال دو مرتبہ عظیم الشان کانفرنسوں اور اجتماعات کی زینت بنتے تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں کانفرنسوں میں ان کی لاکار فہن خطابت کی جولانی میں ہم نے ان کے جلسوں میں نعرے لگائے۔ میں نے اپنے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ان کی تعریف میں یہ

جملہ سنا تھا کہ ”مولانا محمد ضیاء القاسمی اسلاف کی زبان اور ان کی فکر کے ترجمان ہیں“ یقیناً مولانا قاسمی صاحب عظیم خطیب، بے بدل مقرر اور حق گو مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ اہل حق کے وکیل تھے۔ خوبصورت وجاہت میں عظیم جرنیل تھے۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں بڑے بڑے عظیم الشان اجتماعات اور کانفرنسوں میں مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے خطابات ہوتے تھے۔ اس دور میں جب اکابرین دارالعلوم دیوبند ایک ہی اسٹیج پر ہوتے تھے اور سیاسی پلیٹ فارم بھی ایک تھا تو ان جلسوں میں شیر کی لکار، خطیب ہر دلعزیز حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وہ اپنی وجاہت، خوبصورتی اور جوانی میں جب کمر بند میں کارتوس اور خوبصورت پستول زیب تن فرما کر خطاب فرماتے تو اس کا اثر دل و دماغ میں اتر جاتا تھا۔ باطل قوتوں پر خوف طاری ہو جاتا تھا۔

ایک مرتبہ آئین شریعت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل خان میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا عبداللہ درخواسی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے۔ پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ (اکوڑہ خٹک)، مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ (چکوال)، مولانا عبدالطیف جہلمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ سمیت ملک بھر کے علماء کرام اور مشائخ عظام تشریف فرما تھے۔ جب اسٹیج پر میرے چچا محترم حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے نوجوان خطیب کا نام لے کر قافلہ حق کے ترجمان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت خطاب دی، تمام علماء کرام اور عوام پورا مجمع کھڑا ہو گیا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ منہج دیوبند کے امین تھے، وہ نڈر قائد تھے، ان کی فکر تھی کہ علماء دیوبند سیاسی اور نظریاتی طور پر ایک بیج پر اتحاد، یقین محکم، عمل پیہم کے جھنڈے کے نیچے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ العرب والعجم

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی فکر اور سیاست کو لے کر آگے بڑھیں۔ اس نظریے اور اتحاد امت کے لیے انہوں نے اکوڑہ خٹک اور ڈیرہ اسماعیل حنان کا خصوصی دورہ فرمایا اور اپنے مشن میں کامیاب بھی ہوئے۔ میں ان دنوں کویت سے پاکستان آیا ہوا تھا کہ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام آیا کہ میں مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ کو لیکر ڈیرہ اسماعیل خان آرہا ہوں۔ ہمارے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور چچا محترم مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کلاچی کے علماء کرام، معروف سیاسی اور دینی شخصیات حضرت مولانا قاضی عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاضی عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع کی اور اس پروگرام کے بارے میں آگاہ کیا۔ کلاچی میں پہلی ملاقات اور پھر ڈیرہ اسماعیل خان میں دونوں گروپوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور سید چراغ الدین شاہ صاحب اپنے ساتھ حضرت مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر ڈیرہ اسماعیل خان پہنچ گئے اور پھر مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے ڈیرہ اسماعیل خان میں عظیم الشان کانفرنس میں خطاب فرمایا۔ جس کی صدارت ہمارے والد محترم حضرت مولانا سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اور مقررین میں حضرت مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ (کلاچی والے) ان کے علاوہ مولانا سید چراغ الدین شاہ نے بھی خطاب کیا۔ یہ ایک تاریخی خطاب تھا۔ اس طرح قاضی عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر یہ کارواں کلاچی گیا اور وہاں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطاب میں لوگوں کو رلایا اور خود بھی روئے۔ ان میں ایک عظیم فکر تھی کہ علماء حق اتحاد کے جھنڈے کے نیچے ایک ہو کر باطل قوتوں کا مقابلہ کریں۔

میرے ساتھ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق والد محترم کی وجہ سے انتہائی شفقت اور پیار کا تھا۔ مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے خاندان سراج کورائل

فیملی قرار دیتے تھے۔ جب میں کویت میں خطیب تھا تو حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے ہمیشہ رابطہ میں رہا۔ یقیناً قافلہ حق کے سپہ سالار اور جرنیل اعلیٰ مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کی بہاروں میں تمام علماء حق اور عوام الناس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دعاؤں کا ثمرہ تھے۔ اپنی علالت اور شیخ زید ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں انہوں نے مجھے خدمت کا موقع دیا اور خصوصی دعائیں فرمائیں۔

الحمد للہ! حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے سیدی مرشدی مولانا عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر عالمی سطح پر ختم نبوت کے مشن کو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی تاسیس کے ساتھ قائم فرمایا۔ آج ہم ان کے روحانی بیٹے، اُن کے حقیقی جانشین حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب کے ان کے عظیم دوست اور ساتھی اور جماعت کے مؤسسین میں شیخ الحدیث امیر مرکزیہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ورلڈ مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب کی قیادت و امارت میں اپنے اسلاف کے اس ورثے اور مشن کو عالمی سطح پر چلا رہے ہیں۔ یقیناً انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی عالمی خدمات اپنے بزرگان اور اپنے مشائخ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔



خطیب گر.....خطیب یورپ و ایشیاء

حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی (جانشین حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ)
(امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان)

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ان عبقری شخصیات میں سے تھے، جنہیں خدا اور وہی صلاحیتیں عطاء کی گئی تھیں۔ خطابت بھی ایک وہی ملکہ ہے اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو اس ملکہ میں سے وافر حصہ نصیب ہوا تھا۔ آپ صرف خطیب ہی نہیں بلکہ خطیب گر تھے۔ آپ کے طرز خطابت اپنا کر سینکڑوں خطیبوں نے پوری دنیا میں نام کمایا اور آپ خود بھی اپنے انوکھے انداز بیان کی وجہ سے عام خطیب نہیں بلکہ ”خطیب یورپ و ایشیاء“ مشہور ہوئے۔

آپ کے خطبات توحید و سنت، تحفظ ختم نبوت، مدح صحابہ رضی اللہ عنہم و اہل بیت رضی اللہ عنہم اور رد شرک و بدعت جیسے تمام موضوعات پر مشتمل ہوتے تھے۔ آپ صرف خطیب ہی نہیں تھے بلکہ اپنے اندر دلیرانہ قیادت کا بھی ملکہ رکھتے تھے۔ دنیا بھر سے اٹھنے والی ہر دینی و مذہبی تحریک کا آغاز آپ کی ہی مسجد سے ہوا کرتا تھا۔ عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے مشن کو آپ نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا تھا۔

قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر نے جب اپریل 1984ء کا صدر ترقی امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوتے دیکھا تو اس کے لیے پاکستان میں رہنا مشکل ہو گیا، اس لیے وہ بھاگ کر لندن جا گزیں ہوئے تو والد گرامی قدر حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تعاقب کرنے کی ٹھان لی۔ یہ دونوں حضرات اس سے پہلے بھی یورپ کے متعدد دورے کر چکے تھے۔ ہر دو حضرات نے قادیانیوں کی پاکستان سے باہر منظم طور پر سرکوبی کرنے کے لیے عالمی سطح

کی جماعت بنانے کی نیت کر لی، تو ولی کامل، پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس جماعت کی صدارت قبول فرمائی۔

اس وقت سے لے کر تادم آخر حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے والد صاحب کا ہر موقع پر ساتھ نبھایا۔ ملک اور بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کرتے رہے اور جماعت کی پوری پوری سرپرستی فرمائی۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دیرینہ رفاقت اور تعلقات کی وجہ سے حضرت قاسمی صاحب قدس سرہ ہمارے ساتھ بہت شفقت کا برتاؤ کرتے اور مؤدت میں ہوتے تو ہماری چنیوٹ کی بولی میں مزاح بھی فرماتے۔

حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم اور علماء کی بڑی قدر دانی کرتے تھے۔ جامعہ قاسمیہ میں ختم نبوت اکیڈمی قائم کی اور وہاں سالانہ ختم نبوت کورس کرواتے۔ سالہا سال تک ہمارے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو بلوا کر ختم نبوت عقیدہ کے تحفظ کے موضوع پر لیکچر دلواتے۔ بہت جگہوں پر مجبان ختم نبوت سے ملاقات ہوتی تو وہ بتاتے کہ ہم نے ختم نبوت اکیڈمی فیصل آباد میں حضرت چنیوٹی سے ختم نبوت کورس کیا تھا۔

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ کا دسترخوان بھی بڑا مشہور تھا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد مجھے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کی صدارت کی ذمہ داری سونپی گئی اور فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج دامت برکاتہم العالیہ کو والد صاحب والا منصب جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ورلڈ نامزد کر دیا گیا جبکہ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب مدظلہ العالی کو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کا جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ جنہوں نے اپنے والد گرامی کے کام کو مزید آگے بڑھایا۔ جامع مسجد گول غلام محمد آباد میں فیصل آباد سے ملحق ایک عالی شان ختم نبوت اسلامک ریسرچ سینٹر قائم کیا۔ جہاں دیگر اجتماعات کے علاوہ سالانہ ختم نبوت

کورس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال مجھے بھی اُس کورس کے شرکاء کے سامنے مسئلہ ختم نبوت بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ تمام اداروں اور تحریکوں کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور ان کے تیار کردہ تمام گلشنوں کو قائم و دائم رکھنے کے لیے ان کے فرزند ان اور متعلقین کو مزید ہمت اور طاقت نصیب فرمائے۔ آمین

محمد الیاس چنیوٹی

امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

رئیس ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد، چنیوٹ

ومبر صوبائی اسمبلی پنجاب



اقلم خطابت: مولانا محمد ضياء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ طارق محمود (مدیر ماہنامہ لولاک ملتان، خطیب مسجد محمود فیصل آباد)

جگر کے خون سے رخ بے کساں نکھار گئے

عجب شان سے وہ زندگی گزار گئے

29 دسمبر کی شام راقم الحروف اپنے بچوں سمیت آبائی وطن ہری پور ہزارہ کے لیے روانہ ہوا۔ تاریکی کے دامن اور نیند کی آغوش میں ڈوبے گاؤں میں خالد زاد بھائی کے گھر پہنچے تو تاریخ بدل چکی تھی۔ پروگرام کے مطابق ہمیں اگلے روز ایبٹ آباد جانا تھا، یہاں پہنچنے پر بھائی نے تھوڑی دیر بعد مولانا محمد ضياء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کی خبر سنائی تو بے اختیار..... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ..... کے الفاظ نکل سکے۔ چند لمحوں کے لئے سکتہ طاری ہو گیا، میں نے دوسرے گھر سے اپنے بہنوئی حاجی محمد اسلم کو بلوایا جو ٹیلی ویژن پر خبریں سن کر فیصل آباد جانے کے لئے تیار تھے لیکن ہماری آمد کی اطلاع پا کر رک جانے پر مجبور تھے۔ میں نے ہوش و حواس کو مجتمع کیا اور چند ساعتوں میں لوٹنے کا فیصلہ کر لیا۔ میرا بیٹا شاہد محمود سارا راستہ گاڑی چلانے کے بعد دوبارہ ”عشق سفر“ کا متحمل نہ تھا۔ چھ بجے شام سے شروع ہونے والا خوشگوار سفر ختم ہوا تو دو بجے شب سوگوار سفر شروع ہو گیا۔ زندگی بذات خود ایک سفر ہے لیکن یہ زندگی کا عجیب سفر تھا کہ جاتے ہوئے خوشیاں ہم سفر تھیں تو آتے ہوئے آنسو ہم سفر بن گئے۔ غم و اندوہ کا سایہ ساتھ ہو تو گھٹنوں کا سفر صدیوں پر محیط ہو جاتا ہے۔ ہم سات بجے صبح اس شہر میں داخل ہوئے جہاں سے وقت شام نکلے تھے، لیکن اب کہ فضاء سوگوار اور ہر شے سونی سونی محسوس ہوتی تھی۔ ”بیت قاسمی“ پہنچے تو وہ گھر جو خوشیوں کا گہوارہ تھا، جن کے درو دیوار سے رونقیں ٹپکتی تھیں اب غم کدہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔

راقم نے احرار کے آنگن میں آنکھیں کھولیں تو ان اکابر ملت کو دیکھا جو تاریخ میں اب افسانہ ہیں۔ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ تک سبھی بزرگوں کو قریب سے دیکھا اور سنا۔ سیرت و کردار کے ان گل ہائے رنگارنگ نے اپنی یادوں کے ایسے حسین نقوش چھوڑے ہیں کہ وہ بھلانے سے بھی نہیں بھلائے جاسکتے۔ ان کی باتوں میں گلوں کی ایسی خوشبو تھی کہ ذہنوں کے درپچے ابھی تک معطر اور معنبر ہیں۔ میرے والد محترم مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں قید سے رہائی کے بعد 55-1954ء میں اردو، فارسی کالج اور طارق مسلم سکول جیسے تدریسی و تعلیمی ادارے کھولے۔ یہیں مولانا ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ والد صاحب سے ملنے کے لئے اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔ چہریرا بدن، تیکھے نقوش، بوٹا سا قد، عمدہ لباس، پشاوری طرز سے ملتی جلتی قرآنی ٹوپی، پاؤں میں ملتانی کھسہ، دونوں شانوں پر پھیلا یا ہوا ٹکونی رومال، خوشبو سے معطر یہ وہ شخصیت تھی جس کو میں نے بچپن میں پہلی دفعہ دیکھا۔ ان کی وہ تصویر میرے ذہن کی لوح پر آج تک محفوظ ہے۔ بچپن کی بے نیازی کے باعث یاد نہیں کہ کن موضوعات پر گفتگو ہوتی تھی، تاہم اتنا ضرور یاد ہے کہ مرحوم کی گفتگو میں بیباکی اور بلا کی خود اعتمادی اس بات کی غماز تھی کہ اس اٹھتے ہوئے عالم دین میں صلاحیتوں کا طوفان مچل رہا ہے۔ یہ مولانا محمد ضیاء القاسمی کی اٹھان کا ابتدائی زمانہ تھا، طوفان کے خوگر اور تحریکوں کے نشیب و فراز سے گزرنے والی شخصیت سے ان کے روابط اور تعلقات مولانا مرحوم کی نیاز مندی، معاونت مندی اور عقلمندی کا بین ثبوت تھے۔ مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے والد محترم سے اپنے ذاتی تعلقات ان کی وفات تک نہ صرف برقرار رکھے بلکہ گرمجوشی میں فرق بھی نہ آنے دیا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی غلام محمد آباد کی دلییزپ واقع مدنی مسجد میں خطیب تھے۔ قبل ازیں انہوں نے ”مائی دی جھگی“ میں کسی مسجد میں مشق سخن کا آغاز کیا تھا۔ مولانا

مرحوم موجودہ مرکزی جامع مسجد گول تب چٹیل میدان تھا میں نمودار ہوئے تو ان کی ہنگامہ خیز زندگی کا آغاز ہوا۔ ایک دوسرے فرقے کی مخالفت اور مزاحمت نے اپنی طاقت اور خطابت کے جوہر دکھانے کا موقع دیا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خطابت میں جرأت و شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک خطیب یا مقرر خود جری اور بہادر نہ ہو۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ بہادر انسان تھے۔ تندی بامخالف سے گھبرانے کی بجائے انہوں نے حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ انہوں نے مخصوص حالات کے پیش نظر مسلک دیوبند کی ترجمانی کا حق ادا کیا۔ ان کی جرأت مندی اور بے باکی نے انہیں حلقہ دیوبند میں سر بلند کیا۔ نتیجتاً مولانا مرحوم کو پذیرائی ملی۔ اس طرح دن بدن ان کے سننے والوں کے ساتھ ساتھ چاہنے والوں کا حلقہ ان کا اسیر ہوتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آواز کا حسن، زبان کی چاشنی اور بیان کا جادو عطا کیا تھا۔ دوران تقریر قرآن پڑھتے تو مولانا قاری لطف اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کرتے، جن کے وہ خوشہ چیں تھے۔ ان کے ہاں مجمع کی حاضری سینکڑوں سے ہزاروں تک جا پہنچی تھی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ان کی زباں و بیاں کے شیدائی جمعہ سے پہلے مرکزی جامع مسجد گول کے میدان میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ مولانا کے سامعین ان کے گرویدہ تھے۔

مجھے شیخوپورہ کے ایک کپڑے کے تاجر مولانا نذیر احمد نے کچھ مدت پہلے بتایا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی کی جوانی کا دور تھا، وہ ہمارے شہر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ سے خطاب کرنے تشریف لائے۔ ابھی ان کا زیادہ شہرہ نہ تھا، مجھے ان کا بیان سننے کا اتفاق ہوا۔ جب انہیں دعوت خطاب دی گئی مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی، میں اٹھا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ چلو ذرا نوخیز خطیب کا خطبہ سن لوں۔ ان کا کہنا تھا کہ خطبہ کی لذت نے مجھ پر ایسا جادو کیا کہ میں پوری تقریر میں اپنی حاجت بھولے بیٹھا رہا۔ حاجی خلیل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے مداحوں میں ہوتا

تھا۔ وہ اکثر مولانا مرحوم کی خطابت کے حوالہ سے راقم کو واقعات سنایا کرتے تھے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ماضی کی یادوں کے حوالہ سے بتایا کہ قصور میں مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ فقید المثال استقبال اور رات کا تاریخی بیان مجھے زندگی بھر نہ بھول سکے گا۔ اہل قصور مولانا کی وجد آفرین اور سحر انگیز خطابت سے تڑپ اٹھے۔ حافظ خلیل صاحب نے ایک مرتبہ راقم کو بتایا کہ وہ چودہ دن مسلسل مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں میں ان کے ساتھ ہم سفر رہے۔ وہ جہاں بولتے لوگ انہیں سنتے تو سر دھنتے، اب ان کی خطابت کا شہرہ تھا۔ رفتہ رفتہ مولانا مرحوم ملک گیر سطح کے خطیب بن گئے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا امتیازی وصف ان کا مخصوص انداز خطابت تھا، اگرچہ وہ عوامی مقرر تھے، تاہم خواص میں بولنے کا یکساں ملکہ حاصل تھا۔ مولانا مرحوم دینی، سیاسی، علمی، ادبی ہر طرح کی مجلس میں بولنے کا فن جانتے تھے۔ وہ بلاشبہ نباض خطیب تھے۔ سننے والوں کے دل کی بات کہتے اور یہی چیز ان کی خطابت کی مقبولیت اور محبوبیت کا باعث تھی۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

1970ء کے انتخابات ہوئے تو مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا۔ وہ انتخابات کی بازی تو نہ جیت سکے لیکن سیاسی میدان میں ان کی صلاحیتیں ابھر کر سامنے آئیں۔ جمعیت علماء اسلام میں ان کی شمولیت سے جماعت کو ولولہ تازہ ملا۔ انہوں نے جمعیت کو عوام سے متعارف کروانے میں فعال کردار ادا کیا۔ یہ مولانا کے مزاج اور طبیعت کا خاصہ تھا کہ وہ جس تحریک یا تنظیم میں شامل ہوتے اس میں پورے جوش و خروش، اخلاص اور تندہی سے حصہ لیتے۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام غوث

ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت کے باعث جمعیت علماء اسلام کا شمار ملک کی اہم سیاسی جماعتوں میں ہونے لگا۔ اس زمانہ میں لاہور میں آئین شریعت کانفرنس ہوئی تھی، یہ جمعیت کی تاریخ کا فقید المثال اجتماع تھا جس میں ملک بھر سے علماء کرام نے شرکت کی تھی۔ اس کانفرنس میں کی کامیابی کا سہرا مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے سر تھا جنہوں نے اسے کامیاب بنانے کیلئے ملک بھر میں طوفانی دورے کئے اور دن رات ایک کر دیا۔ جمعیت نظر بد کا شکار ہو کر دو دھڑوں میں تقسیم ہو گئی۔ یوں مولانا وادی سیاست میں کچھ مدت کی آبلہ پائی کے بعد لوٹ آئے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے جس دینی جماعت یا تنظیم سے تعاون کیا، دل و جان سے اپنی توانائیاں صرف کیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت پاکستان، سپاہ صحابہ پاکستان جیسی تنظیموں میں ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مولانا نے ہر دینی تحریک میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ ہر اول دستے کا کردار ادا فرمایا۔

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 1977ء میں چلی تو بعض دینی حلقوں نے ان کے بارے میں بدگمانی کا اظہار کیا، پھر انہی حلقوں نے دیکھا کہ مولانا نے کچھری بازار کی مرکزی جامع مسجد سے کفن پہن کر جلوس نکالا۔ فیصل آباد شہر کی سطح پر تحریک دم توڑ رہی تھی لیکن مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جرات مندانہ اقدام سے تحریک کو تقویت اور نیا جوش و خروش ملا۔ 1984ء میں تحریک بازیابی اسلام قریشی میں مولانا نے کلیدی کردار ادا کیا، راقم کو ان دنوں مولانا کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ بلاشبہ ”جذبہ“ کے انسان تھے، ڈونگا باغ سیالکوٹ میں آل پارٹیز اجتماع کی کامیابی کا تمام سہرا انہی کے سر تھا۔ اسی اجتماع میں حضرت الامیر خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اعتراف عظمت کے طور پر انہیں دستار عطاء فرمائی تھی، مولانا سمیع الحق کے شریعت بل کی تحریک میں مولانا نے بیماری کے باوجود حصہ لیا۔ کسی بھی دینی تحریک یا دینی مقصد میں انہوں نے بخل سے کام نہیں لیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ہونے کے باوجود اعلائے کلمۃ الحق کو

بلند کرتے رہے اور وقت کی حکومت پر تنقید کرتے رہے۔ حق کہنا اور حق بولنا ان کی فطرت میں شامل تھا۔ مولانا مرحوم بلاشبہ اکابر دیوبند کی روایات کے امین اور علمبردار تھے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ اوصاف و کمالات سے نواز ا تھا۔ مولانا دل کے غنی اور زبان کے دھنی تھے، مہمان نواز اس قدر تھے کہ آنے والے ہر چھوٹے بڑے کی خاطر تواضع کر کے خوشی محسوس کرتے۔ ان کا دسترخوان ان کے دل کی طرح وسیع تھا، مولانا مرحوم روایتی مولوی نہ تھے بلکہ روشن خیال، اعلیٰ ظرف اور متحمل مزاج تھے۔ چھوٹوں سے شفقت ان کی حوصلہ افزائی اور بڑوں کا ادب و احترام ان کی زندگی کا طرہ امتیاز رہا۔ ”خوش“ کا لفظ مولانا قاسمی مرحوم کی شخصیت سے بہت مطابقت رکھتا ہے۔ وہ خوش گفتار، خوش رفتار، خوش پوشاک، خوش خوراک، خوش مزاج اور خوش رواج تھے۔ اپنی قسمت کے حوالہ سے ایسے خوش قسمت تھے کہ زندگی میں 13 حج اور 70 بار عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ انہیں حرمین شریفین کی زیارت کا بار بار ملنے والا شرف عقیدہ توحید سے عشق اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے محبت و وارستگی کے صلہ کا انعام تھا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کامیاب مقرر تھے۔ تحریر کی دنیا میں آئے تو کامیاب محرر ثابت ہوئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ بہت پہلے انہوں نے چند عنوانات پر چھوٹے چھوٹے کتابچے شائع کئے جو بہت مقبول عام ہوئے۔ اس حوصلہ افزائی کے بعد انہوں نے ”خطبات قاسمی“ لکھنے کا بیڑا اٹھایا۔ دینی حلقوں میں ان کے خطبات کو جس قدر پذیرائی نصیب ہوئی وہ خود مولانا مرحوم کے وہم و گمان میں نہ تھی۔ مولانا چونکہ بنیادی طور پر خطیب تھے اس لئے ان کی تحریروں میں بھی خطابت کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ کچھ مدت پہلے سے مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قومی اخبار میں کالم نویسی بھی شروع کی تھی لیکن ان کی مصروفیات کے باعث قلمی کمند راستہ میں ہی ٹوٹ گئی۔ مولانا نے جن دینی، مذہبی، سیاسی رہنماؤں کے ساتھ وقت گزارا ان کے حالات و واقعات پر مشتمل کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے

تھے۔ اس بات کا اظہار انہوں نے ایک ملاقات میں کیا تھا اور مجھے اس کتاب کا عنوان تجویز کرنے کے لئے کہا تھا۔ مرحوم اس پر قلم اٹھاتے تو یقیناً ایک بیش بہا دستاویز ہوتی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلقات اور روابط کا سلسلہ مجھے وراثت میں ملا تھا۔ ایک نشست یا ایک مضمون میں ان کی یادوں اور باتوں کا دیوان سمیٹا نہیں جاسکتا۔ انہیں بہت قریب سے دیکھنے کے مواقع میسر آئے، ان سے راقم کی بڑی یادیں وابستہ ہیں، زندگی رہی تو ان خوبصورت یادوں کو قلمبند کرنے کی کوشش کروں گا۔ والد محترم کی وفات کے بعد مولانا ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ راقم سے بہت محبت اور شفقت کرنے لگے تھے۔ چنداں اختلاف کے باوجود مولانا مرحوم اور راقم کا رابطہ اور تعلق آخری دم تک برقرار رہا۔ مولانا ہر خوشی و غمی میں شریک ہوتے، ان کی درد مندی اور میری نیاز مندی میں ذرا فرق نہ آیا۔ کچھ مدت سے مولانا مرحوم کا معمول تھا کہ ہفتہ عشرہ بعد فون پر ہم کلامی کا شرف بخشتے۔ گرمیوں کے موسم میں اچانک ایک روز ان کا فون آیا کہ احمد کمال نظامی صاحب کے دفتر سے بول رہا ہوں، میں دوپہر کا کھانا تمہارے ساتھ کھانا چاہتا ہوں۔ میں نے چند دوستوں کو مدعو کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو کہنے لگے ایسے نہ کرنا، راز و نیاز میں مداخلت ہوگی۔ مولانا صاحب تشریف لائے اور ساڑھے تین گھنٹے کی نشست میں جی بھر کر باتیں ہوئیں، دوران ملاقات حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آگیا تو میں نے اپنے بچپن کے حوالہ سے مولانا ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے گرتے دھونے کا واقعہ سنایا، جب وہ ہمارے یہاں تشریف لائے تھے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ اشکبار ہو گیا، اس ملاقات کے اختتام پر مولانا مرحوم نے مجھے حیران کر دیا جب انہوں نے راقم سے مشورہ طلب کیا کہ وہ کس بزرگ کے ہاتھ پر بیعت ہوں؟ ان کا کہنا تھا کہ اب وہ بھرا میلہ چھوڑ کر باقی وقت یاد اللہ میں گزارنا چاہتے ہیں۔ میں نے مسکراتے ہوئے عرض کیا مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے خوش نصیب کو اب کونسا ہاتھ پسند آئے گا؟ حال ہی میں انہوں نے

قطب الاقطاب حضرت سید نفیس الحسینی شاہ نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاتھ پر بیعت کی، شاہ صاحب نے مولانا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری ملاقات اس حوالہ سے یادگار تھی کہ اس میں ہم دونوں کے سوا کوئی نہ تھا۔ یہ 1999ء کے برطانیہ سفر کے دوران جدہ ایئر پورٹ پر چار گھنٹے کا پڑاؤ تھا۔ روانگی سے قبل کراچی ایئر پورٹ کے لاؤنج میں اچانک آمنہ سامنا ہوا، مولانا کو دیکھ کر جتنی خوشی مجھے ہوئی اس سے کہیں زیادہ خوشی انہیں مجھے پا کر ہوئی۔ اکیلے سفر کرنا مولانا مرحوم کی بہت بڑی کمزوری تھی لیکن راستہ جدا جدا۔ ہر چند کوشش کے باوجود میں مولانا کو اپنے قریب لانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ جدہ ایئر پورٹ میں واقع چھوٹی مسجد میں ہم نے ڈیرہ جمایا۔ پھر راز و نیاز اور جی بھر کر باتیں ہوئیں۔ جدہ سے لندن تک کا سفر سب خوابی اور نیم خوابی میں بسر ہوا۔ صبح پتھر و کے بے وفا ایئر پورٹ پر ہماری راہیں جدا ہو گئیں، چونکہ پروگرام جدا جدا تھے۔

آخری ملاقات حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی قیادت میں مولانا کی عیادت تھی جو 24 نومبر بروز جمعہ المبارک کو دس بجے صبح ہوئی۔ مولانا چند روز پہلے شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آئے تھے۔ مولانا قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے تینوں بیٹے صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی، صاحبزادہ خالد محمود قاسمی، صاحبزادہ طاہر محمود قاسمی نے مہمانوں کی خاطر مدارت شروع کر دی۔ حضرت اقدس کی دعا سے مجلس برخاست ہوئی۔ میری نظریں مسلسل مولانا مرحوم کے چہرے پر تھیں، نہ جانے وہم تھا یا خیال، مجھے یہ محسوس ہوا جیسے مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہوں:

کوئی دم کا مہمان ہوں اے اہل محفل
چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں



تحریک ختم نبوت 1984ء اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: مولانا اسماعیل شجاع آبادی

2001ء اہل حق کے لیے عام الحزن سے کم نہیں۔ کئی ایک حضرات جو اپنے اپنے فن کے امام و مقتدی تھے کی رحلت کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔

ابھی شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت سے پیدا ہونے والی صورت حال سے سنبھلنے نہ پائے تھے کہ استاذ المناظرین، فاضل اجل، عالم بے بدل حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑی رحمۃ اللہ علیہ جو فن مناظرہ میں عدیم النظیر تھے کی وفات کا سانحہ پیش آ گیا۔ ابھی اس پر آنسو خشک نہیں ہوئے تھے کہ مجاہد ملت مولانا محمد لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ جو ایک صاحب طرز خطیب اور واعظ مقرر تھے۔ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے بعد مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے خطابت یتیم ہو گئی۔ موصوف صرف خطیب ہی نہیں بلکہ خطیب گر تھے۔ ان کی صحبت سے کئی ایک حضرات خطیب بنے اور آپ کو فن خطابت میں وافر حصہ ملا تھا۔ خود فرماتے تھے کہ خطابت کسی نہیں وہی چیز ہے جو عطیہ خداوندی ہے۔ اللہ پاک جسے چاہتے ہیں عطاء فرمادیتے ہیں۔ اس کے برعکس تقریر ایک ایسا فن ہے جو محنت اور مشق سے حاصل ہوتا ہے۔ تقریر جس قدر، محنت اور شوق و ذوق سے کی جائے گی۔ اسی قدر اس میں نکھار پیدا ہوتا جائے گا۔ جس قدر دلائل، استدلال اور ترتیب و ربط پیدا ہوگا۔ اسی قدر تقریر میں جو بن پیدا ہوتا چلا جائے گا۔ خطیب کو تقریر کا ملکہ تو ہوتا ہے مگر ہر مقرر میں خطابت کا جو ہر موجود ہونا ضروری نہیں۔

آپ خطیب گر تھے، ان کی خطابت میں سحر کی کیفیت محسوس ہوتی تھی ان میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود تھی کہ ایک ہی وقت میں ہنساتے تھے اور رلاتے بھی تھے۔

تشبیہات..... استعارات..... واقعات اشعار اس قدر مربوط اور جڑے ہوتے تھے کہ کوئی لفظ بھی بے موقع اور بے سلیقہ نہیں ہوتا تھا۔

ان کی تقریر سے خطابت کے کئی اہم اوصاف کی تعلیم ملتی تھی۔ کہاں تقریر میں تلاطم ہونا چاہیے اور کہاں ٹھہراؤ ضروری ہے۔ کہاں قوت استدلال کی ضرورت ہے اور کہاں لطافت ہونی چاہیے، جلال کہاں ہو اور جمال کہاں ہو۔ مزاح کہاں ہو اور سنجیدگی کہاں۔ ان کی تقریر جہاں عوام کے قلوب و اذہان کو جلا بخشتی تھی وہاں خطباء و مقررین کے لیے توحید، رسالت، عظمت اصحاب رسول، رد بدعات اور رد قادیانیت پر سیر حاصل گفتگو فرماتے تھے۔

۱۔ تحریک تحفظ ختم نبوت 1984ء میں قائدانہ کردار:

تحریک تحفظ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے بلکہ خطابت کے اسرار و رموز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنماؤں مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھے۔ مناظرانہ طرز استدلال مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ (فاتح قادیان) کی صحبت سے حاصل کیا۔ اپنی خطابت کے آغاز سے تازیت عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کو حرز جان بنائے رکھا۔ تحریک ختم نبوت 1984ء میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ ملک بھر کا طوفانی دورہ کر کے تحریک کو کامیاب کرنے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ 1984ء میں قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیالکوٹ کی عظیم کانفرنس میں ان کی دستار بندی کی جو گویا ان کی عظیم خدمات کا اعتراف تھا اسی تحریک کے دوران گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ گرفتاری کے بعد بہاولپور کی جیل میں قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔

بندہ ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بہاولپور میں تبلیغی

خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ انہیں قریب سے دیکھنے اور خدمت کی سعادت کا موقع ملا۔ یہ ان کی خطابت کے عروج کا دور تھا جہاں اور مجازاً سنبھالے رکھے وہاں قادیانیت کے خلاف بھرپور کردار ادا کیا۔

۲۔ احباب کے رنج و غم:

عموماً یہ ہوتا ہے کہ شادی و خوشی میں تو ہر کوئی شریک ہو جاتا ہے جب کوئی مشکل وقت آئے تو بہت سے احباب ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت مولانا میں یہ خوبی تھی کہ شادی میں بے شک شرکت نہ کریں لیکن غمی میں ضرور شرکت فرماتے تھے۔ بندہ کا مولانا سے کوئی گہرا تعلق نہیں لیکن جب بھی کسی عزیز کی وفات کی خبر پڑھی فوراً تعزیت نامہ ارسال کیا۔ بندہ کا جواں سال بیٹا عزیز ی حسن معاویہ چودہ سال کی عمر میں دسمبر 1992ء میں فوت ہوا تو بذات خود تین مرتبہ لاہور تعزیت کے لیے تشریف لائے اگرچہ سوئے قسمت کہ تینوں مرتبہ بندہ سے ملاقات نہ ہو سکی لیکن تعزیتی پیغام چھوڑ گئے۔ بندہ کے چچا زاد بھائی میاں عبدالرحمن مرحوم (والد مولانا قاسم رحمانی) فوت ہوئے، ہفت روزہ لولاک میں خبر چھپی۔ سب سے پہلا تعزیت نامہ حضرت قاسمی صاحب کا موصول ہوا۔ ایک اور چچا زاد بھائی صوفی محمد رمضان مرحوم (والد محمد اسحاق نعت خواں) کا انتقال ہوا۔ اس خبر پر بھی پہلا تعزیتی خط مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا موصول ہوا جس میں انہوں نے ڈھارس بندھوائی۔

۳۔ چھوٹوں کی حوصلہ افزائی کرنا:

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ چھوٹوں کو بڑا بناتے اور خوب حوصلہ افزائی فرماتے اور داد دیتے۔ 1997ء میں ایک بد بخت یوسف کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو بندہ نے عالمی مجلس تحفظ نبوت کی قیادت کے حکم پر کذاب کے خلاف کیس کیا۔ کیس مختلف مراحل سے ہوتے ہوئے جب سیشن کورٹ

میں سماعت ہوئی تو سیشن کورٹ جج لاہور جناب میاں محمد جہانگیر نے کذاب کے خلاف جاندار اور شاندار فیصلہ تحریر کیا۔ کذاب کو سزائے موت، ۲۵ سال قید بامشقت اور دو لاکھ جرمانہ کی سزا سنائی۔ یہ فیصلہ جو نہی اخبارات کی زینت بنا مولانا مرحوم مبارکباد دینے کے لیے دو تین مرتبہ دفتر لاہور تشریف لائے اور بہت ہی حوصلہ افزائی فرمائی، نیز اس فیصلہ کو بندہ کی مغفرت کا باعث قرار دیا۔ جب بھی لاہور تشریف لاتے ٹیلی فون کر کے بلا لیتے یا کم از کم خیر و عافیت ہی معلوم کر لیتے۔

جَزَاكَ اللهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ



امام الخطباء اور امام السلاطین

مولانا سید عبدالنجیر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)،
جانشین امام السلاطین حضرت مولانا ڈاکٹر سید عبدالقادر آزاد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے والد گرامی قدر حضرت مولانا سید عبدالقادر آزاد رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھائیوں جیسا تھا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا دونوں حضرات کو متعدد اسلامی محاذوں پر اکٹھے دیکھا۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ امام کعبہ الشیخ عبد اللہ ابن سبیل رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو میرے والد حضرت مولانا سید عبدالقادر آزاد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے مل کر امام کعبہ کا پاکستان میں استقبال کیا۔ 1976ء میں امام کعبہ نے فیصل آباد کی تاریخی جامع مسجد گول کا بھی سنگ بنیاد رکھا اور لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد میں ایک نماز کی امامت فرمائی۔ اسی طرح سعودی عرب کے بادشاہ شاہ خالد بھی پاکستان تشریف لائے تو حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید عبدالقادر آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں سعودی عرب کے بادشاہ شاہ خالد کے پیچھے نماز ادا کی۔

1985ء میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی دعوت پر میرے والد محترم حضرت مولانا سید عبدالقادر آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس ویمنبلے ہال لندن میں شرکت کی۔ اسی طرح مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنے کے لیے پاکستان کی وزارت خارجہ کی خصوصی اجازت سے ان دونوں حضرات نے برطانیہ کے تمام بڑے شہروں اور جرمنی، ہالینڈ، فرانس، ناروے، بارسلونا، کینیڈا اور امریکہ کا سفر بھی ایک ساتھ کیا اور وہاں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے حق میں دنیا بھر میں رائے عامہ

کو بیدار کیا۔ اسی طرح عراق، اردن، مصر کے بھی دورے ایک ساتھ کیے۔
 خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد کی خصوصی دعوت پر حج کی سعادت بھی حاصل
 کی۔ ایک مجلس میں دونوں حضرات کو باہم گفتگو کرتے ہوئے میں نے خود سنا کہ دونوں
 حضرات اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار تھے کہ مسجد نبوی شریف جو کہ اس زمانہ میں عشاء کی
 نماز کے بعد بند ہو جایا کرتی تھی، ان شاہی مہمانوں کے لیے رات کو کھولی گئی اور انہوں
 نے جی بھر کر روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت عقیدت و احترام سے حاضری دی اور ریاض
 الجنہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب دعائیں مانگیں اور اس پر کہا کرتے تھے کہ

”اِس سَعَادَتِ بَزُوْرٍ بَزُوْرٍ نِیْسَتِ“

فیصل آباد میں انٹرنیشنل ختم نبوت اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا۔ جامعہ قاسمیہ
 فیصل آباد میں شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے چالیس روزہ کورس میں حضرت
 مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ کی دعوت پر میرے والد محترم حضرت مولانا سید عبد القادر
 آزاد ؒ تشریف لے جاتے اور اکیڈمی میں طلباء کو اسلام کے مختلف موضوعات پر
 پڑھایا کرتے تھے۔

29 دسمبر 2000ء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ کے جنازہ میں حضرت
 مولانا سید عبد القادر آزاد ؒ نے شرکت کی۔ برادر مکرم صاحبزادہ مولانا زاہد محمود قاسمی
 نے تحریک تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ کی اس سلسلے میں گراں پایاں
 خدمات پر جو کتاب ترتیب دی ہے۔ اس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو
 ہوں جس طرح ہمارے ان بڑوں نے مل کر پاکستان، اسلام اور تحفظ ختم نبوت کیلئے کام
 کیا ہے اللہ رب العزت ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کام کرنے کی توفیق
 عطاء فرمائے۔ آمین



حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ..... ایک بلند پایہ

خطیب، ہر دعزیز شخصیت اور گہری سوچ کے مالک

حضرت مولانا محمد امجد خان (جانشین حضرت مولانا اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ)

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ نے تبلیغ، ملی اور تحریری میدان میں جو خدمات سرانجام دیں۔ اس پر لکھا جا رہا ہے اور بہت لکھا جائے گا لیکن ان کی خدمات کا حق ادا نہیں ہو سکے گا۔ خطابت بھی اللہ جل شانہ کی خاص عطاء ہوتی ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے نوازتا ہے۔ اشاعت دین کا کام جہاں تدریس، تحریر کے ذریعے ہوتا رہا اور ہو رہا ہے، وہاں خطابت کا میدان بھی اشاعت دین کے حوالے سے اہم ہے۔ خطابت کے ساتھ ساتھ موقع شناسی، فہم و بصیرت اور ماحول کو مد نظر رکھ کر گفتگو کرنا اللہ کریم کی عطاء ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو ان تمام خصوصیات سے خوب نوازا تھا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ خطیب، ہر دعزیز شخصیت اور گہری سوچ کے مالک تھے۔ حضرت قاسمی رحمۃ اللہ علیہ میدان خطابت کے شہسوار تھے۔ اسی میدان میں عوام کے دلوں پر راج کیا۔ ایشیاء اور یورپ میں آپ کی خطابت کے ڈنکے بجتے رہے۔ عقیدہ توحید، شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، شان اہل بیت و صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص موضوعات ہوا کرتے تھے۔ آپ کا انداز خطابت لا تعداد لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنا۔

شیخ العرب والعم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور پھر اپنے پیر و مرشد اور اکابر کے مشن کے داعی بن گئے۔ زندگی کے آخری حصے میں ولی

کامل حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے ساتھ جڑ گئے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے والد ماجد خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ کا آپس میں گہرا تعلق رہا۔ اسی تعلق کی وجہ سے حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ہمیشہ شفقتوں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس پر بھی اجر عطاء فرمائیں۔ آمین

خطیب یورپ و ایشیا حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے مشن کو میرے فاضل بھائی جانشین امام الخطباء حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی (زید مجاہد) آگے بڑھا رہے ہیں اور حضرت کی تصانیف کی اشاعت کروا کر اہم فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اب نئی تصنیف ”تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ“ بہت اہم کارنامہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کی دینی، ملی، تحریکی خدمات کو مقبول فرمائے اور صاحبزادہ مولانا زاہد محمود قاسمی کی اس کوشش اور تالیف کو قبولیت عامہ عطاء فرمائے۔ آمین



اب ڈھونڈ انہیں چراغِ رُخِ زیبا لے کر

مولانا محمد شاہ نواز فاروقی

(بانی و مہتمم دارالعلوم فاروقیہ، سیکرٹری جنرل مرکزی علماء کونسل پاکستان)

ڈھونڈتے پھرتے رہو گے بستیاں در بستیاں
روز کب پیدا ہوا کرتی ہیں ایسی ہستیاں

اس کائناتِ رنگ و بو میں کچھ خوش نصیب نفوس ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا وجود مسعود زمین پر حق جل مجدہ کی بہت بڑی نعمت ہوتا ہے۔ لوگ ان کی زندگی میں ان سے مختلف حوالوں سے فیض یاب ہوتے رہتے ہیں اور جب وہ اس دنیا فانی سے رحلت فرما جاتے ہیں تو بعد والوں کے لیے ان مٹتے نقوش اور ایسی روشن یادیں چھوڑ جاتے ہیں جو ہمیشہ مشعلِ راہ ثابت ہوتی ہیں۔ خطیب العصر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا شمار بھی انہیں خوش نصیب شخصیات میں ہوتا ہے۔ لامحالہ آپ ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ جن سے اپنے، بیگانے، دوست و دشمن اور عوام و خواص سبھی بخوبی واقف تھے۔ آپ کی شخصیت ہمہ گیر اور خدمات ہمہ جہت تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ وسعتِ مطالعہ، ذہانت و فطانت اور فکر و تدبیر میں بے مثال تھے۔ ظاہر و باطن میں یکساں اور متانت و سنجیدگی میں لاثانی تھے۔ آپ کے کلام و طعام، صورت و سیرت، نشست و برخاست اور ہر ہر ادا سے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایات اسلاف کی خوشبو مہکتی تھی۔ آپ نڈر و بے باک، معاملہ فہم اور زیرک قائد تھے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ شہرہ آفاق ”خطبات قاسمی“ کے مصنف اور دینی و مذہبی جماعتوں کے سرپرست و محسن تھے۔ شہنشاہِ افہام و تفہیم اور ماہرِ درس و تدریس

بھی تھے۔ شریعت و طریقت کے جامع اور صاحب ذوق و عمل بھی تھے۔ صاحب استقامت و حمیت اور انتہائی خوددار و بے لوث بھی تھے۔ مذاکرات و ٹیبل ٹاک کے بادشاہ اور صاحب فکر و نظر بھی تھے۔ الغرض حضرت قاسمیؒ صاحب بہت ساری خوبیوں اور صفات کے جامع تھے، مگر آپ کی دو صفات سب سے نمایاں اور واضح تھیں جو آپ کی امتیازی شناخت اور پہچان کا سبب بنیں۔

ان میں ایک تو آپ کی گوہر شناسی اور تربیت و رہنمائی کی کاملیت اور دوسری آپ کی بے مثال خطابت۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ نے زندگی بھر باصلاحیت افراد کو پہچان کر ان کی حوصلہ افزائی و تربیت کی اور چھوٹوں کو بڑا بنایا۔ علماء کو ان کے مقام حقیقی اور فرض منصبی سے روشناس کرایا۔ علماء کو باوقار طریقے سے زندگی گزارنے اور محنت و دعوت کے عملی میدانوں میں اترنے اور حالات کا سامنا کرنے کا گر اور سلیقہ سکھایا۔ مسلکِ حقہ کو ماضی قریب اور عصر حاضر میں بہت سارے قابل علماء، ذی استعداد خطباء اور دینی جماعتوں کو بہت سے باصلاحیت افراد کی دست یابی میسر آنے میں حضرت قاسمی صاحبؒ کی دلچسپی اور محنت کو کوئی بھی صاحب عدل و انصاف فراموش نہیں کر سکتا۔

قوم کی زلف پریشاں کو سنوارا تو نے
ڈوب کر کشتی ملت کو ابھارا تو نے

اور رہی آپ کی تقریر و خطابت تو اس کے تو کہنے ہی کیا؟

جہاں بڑے بڑے زباں وروں کی متاع سخن کی انتہا ہوتی تھی۔ وہاں سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کی خطابت کی ابتداء ہوتی تھی۔ حضرت قاسمی صاحبؒ اور خطابت ہم نشین اور لازم و ملزوم تھے۔ لوگ خطاب سننے کیلئے سینکڑوں میل کا سفر معمولی سمجھ کر طے کر جاتے تھے۔ سامعین حضرت قاسمی صاحبؒ کے گرد

ایسے جمع ہوتے جیسے شمع کے گرد پروانے! آپ کے خطبہ کا آغاز ہی مجمع پر سناٹا طاری کر دیتا تھا۔ گلے کی حلاوت اور زبان کا طرز تکلم و مترنم ہمیشہ ان کے غلام رہے۔
واہ ! اے شہنشاہ خطابت! کیا خوب انداز خطابت تھا۔

تری زباں کے پھول تھے درہائے آبدار
ترے بیاں پہ فن خطابت کو ناز تھا
دل و دماغ ترے قدرت کا معجزہ
سینہ ترا مدینہ سوز و گداز تھا

برصغیر پاک و ہند میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بجنوری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کو جو مقبولیت اور عروج حاصل ہوا اس کی مثال نہیں ملتی۔ راقم ایک مرتبہ استاذ الحدیث جامعہ نصرت العلوم، ابن امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالقدوس خان قارن دامت برکاتہم العالیہ کے دولت کدہ پر محدث عرب و عجم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کے قدم مبارک دبارہا تھا۔ اسی اثناء میں حضرت قارن صاحب مدظلہ العالی نے حضرت امام اہلسنت رحمہ اللہ سے استفسار کیا کہ حضرت آپ کو کونسا خطیب زیادہ پسند ہے اور آپ کس خطیب کو زیادہ شوق سے سنتے تھے تو امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے خطیب یورپ و ایشیاء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھر پور محبت کے ساتھ نام نامی اسم گرامی ذکر فرمایا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نچھند خدائے بخشندہ

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ کو دنیا بھر کے اردو اور پنجابی زبان کے نامور مترنم خطباء و مقررین فن خطابت میں اپنا امام اور آئیڈیل قرار دینا اپنے لیے

باعث فخر سمجھتے ہیں..... کیونکہ ارسطو نے ایک خطیب کے جو اوصاف بیان کیے اور علامہ ابن رشد نے ان کی جو تلخیص مرتب کی..... اس گئے گزرے دور میں حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کی عملی تصویر تھے..... آپ نہ صرف خود ایک تجربہ کار اور منجھے ہوئے خطیب تھے بلکہ بے مثال خطیب گری بھی تھے..... جنہوں نے دنیا بھر میں رہنے والے علماء حق کو شعورِ خطابت اور توحید و سنت کی روشنی بخشی۔

آتی ہی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو

گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

زیر نظر کتاب ”تحریک تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحفظ ختم نبوت کے لیے روشن خدمات کے تذکروں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے بارگاہِ عز و شرف میں قبول فرما کر افادۂ عام اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

آمین بجاہ النبی الکریم



مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور امیر العلماء مولانا عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ

مفتی حفظ الرحمن بنوری

(رئیس دارالافتاء مرکزی علماء کونسل - مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود فیصل آباد)

میرے والد محترم امیر العلماء حضرت مولانا عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ میں اساتذہ سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر فرمایا خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و ستم قید و بند مقاطعہ ہر قسم کی آزمائشوں کے باوجود اسلام پہنچانے میں حق ادا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے جانے کے بعد آپ کی امت کو اللہ تعالیٰ نے بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ دین اسلام اور ختم نبوت کی حفاظت کے لیے امت میں ایسے رجال پیدا فرمائے جنہوں نے اسلام کی اس شمع کو روشن رکھا انہی شخصیات میں ایک شخصیت خطیب یورپ و ایشیا حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ کی تھی جنہوں نے تحریک ختم نبوت و تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا مجھے اس بات پر فخر ہے کہ الحمد للہ! میرے والد محترم حضرت مولانا عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جگری دوست تھے اور میرے والد نے اس دوستی اور تعلق کو آخر دم تک نبھایا۔ میرے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دست و بازو بن کر نہ صرف ساتھ دیا بلکہ تحریک ختم نبوت و تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے ساتھ ہمیشہ کھڑے رہے اور ملک کے کونے کونے میں اس پیغام ختم نبوت کو پہنچانے میں مکمل تعاون کیا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں یورپ و ایشیا اور دیگر ممالک کے اسفار کیے اور حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی غیر موجودگی میں جامعہ قاسمیہ کی تمام ذمہ داریاں میرے والد محترم کے ناتواں کندھوں پر ڈالیں۔

میرے والد محترم نے ان ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا اور اپنے کندھوں پر ڈالی گئی ان تمام ذمہ داریوں کو بخوشی قبول بھی کیا۔

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ کی تمام دینی، ملی، سیاسی، سماجی اور قومی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان خصوصاً حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو ان کی ختم نبوت اور نظام مصطفیٰ ﷺ کی اس شمع کو روشن رکھنے کی کوشش میں ثابت قدم فرمائے اور ان کے اس مقدس مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم



تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

احمد کمال نظامی (بیورو چیف روزنامہ نوائے وقت فیصل آباد)

تاریخ کی کتب نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے بھری پڑی ہیں۔ ہر جھوٹے دعویٰ دار کا انجام عبرتناک ہوا۔ جھوٹے دعویداروں میں زیادہ تعداد عرب سے تعلق رکھنے والوں کی ہے جن میں مسیلمہ کذاب نے بہت شہرت پائی۔ برصغیر میں مرزا غلام قادیانی کو انگریز راج نے دریافت کیا۔ مرزا غلام قادیانی نے شہرت ایک مناظرہ باز کے طور پر پائی اگر سچ جانے تو فرنگی نے انتخاب ہی مختلف مناظروں میں کامیابی کے بعد کیا تھا لہذا جب مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور مشائخ عظام نے اہل ایمان کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی تحریک کا آغاز کر دیا۔ ان مشائخ عظام میں حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست تھے اور پھر رفتہ رفتہ جو سپاہ مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کرنے میدان درس و تبلیغ میں اتری۔ اس میں بتدریج اضافہ ہی ہوتا رہا جبکہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی تھی اس جماعت کا منشور ہی رد قادیانیت قرار پایا، جیسا کہ قارئین بخوبی آگاہ ہیں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ، شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ، ماسٹر تاج الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سمیت دیگر اکابر نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔

اصل حیات وہ ہے جو غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں عطاء ہوئی ہو۔ یوں تو عہد فرنگی میں ہی مرزا غلام قادیانی کے خلاف تحریک چل چکی تھی، لیکن قیام پاکستان

کے بعد جو 1953ء میں تحریک ختم نبوت چلی اس کے نتیجے میں لاہور میں تحریک پر قابو پانے کے لیے حکومت کو مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔ اس مارشل لائی دور میں جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی اور مولانا عبدالستار نیازی مرحوم کو فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم جاری کیا، لیکن اس حکم پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ میرے والد محترم بشیر نظامی مرحوم بھی گرفتار ہونے والوں میں شامل تھے۔ انہیں شاہی قلعہ لاہور میں نظر بند رکھا گیا تھا۔

اگر تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام اور فریادیاں رسول ﷺ نے جام شہادت نوش کیا۔ جیلیں، ہتھکڑیاں اور پاؤں میں زنجیریں ان کے عشق رسول ﷺ کے راستے کی دیوار بن سکیں۔ 1934ء میں جب فرنگی اور اس کے ہمنا اپنے زمانہ عروج سے گذر رہے تھے تو عاشقان رسول ﷺ نے تمام تر پابندیوں اور رکاوٹوں کی فصیلوں کو عبور کرتے ہوئے قادیان میں پہلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں اس دور کے جید علماء کرام اور مشائخ عظام نے قوم سے خطاب کیا۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم، جیسا شعلہ بیاں مقرر جو اپنی خطابت میں دلائل کے دریا بہانے میں علم و عرفان کا ایسا سمندر تھے جن کا آج تک کوئی ثانی پیدا نہیں ہو سکا۔ انہوں نے بھی خطاب کیا۔ یوں 1934ء میں قادیان میں جس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی اُس میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور مشائخ نے شرکت کی۔

قیام پاکستان تک یہ کانفرنس اپنے شیڈول کے مطابق انعقاد پذیر ہوتی رہی۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے دریائے چناب کے پار چنیوٹ میں ایک نیا شہر آباد کیا جسے (ربوہ) کا نام دیا گیا۔ پنجاب کے آخری گورنر فرانس موڈی نے قادیانیوں کو چودہ سو ایکڑ سے زیادہ زمین دی، اسی زمین پر (ربوہ) کی بستی آباد کی گئی اور قادیان ثانی کا نام دے کر اپنے سالانہ جلسہ کے موقع پر ”ظلی حج“ کرانے کی ابتداء کی تو اہل ایمان نے چنیوٹ میں اس کے مقابلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے آل

پاکستان سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا احیاء کیا یہ وہی (ربوہ) کی بستی تھی جہاں قادیانیوں نے پہاڑوں کی اوٹ میں اپنی جنت اور دوزخ کا قبرستان بنایا۔ تب سے لے کر اب تک ہر سال تحفظ ختم نبوت کانفرنس باقاعدگی سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔

وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے قادیانیوں کو قومی اسمبلی کی منظور ہونے والی قرارداد کے مطابق غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اسی طرح صدر پاکستان جناب ضیاء الحق مرحوم نے امتناع و تادیبیت آرڈیننس کے نفاذ اور (ربوہ) کو کھلا شہر قرار دے کر قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی۔ فیصل آباد میں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اشرف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ بشیر احمد مرحوم بھی ختم نبوت کے ہر اول دستے میں شامل ہوتے تھے۔ میرے والد جناب بشیر نظامی مرحوم سے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی دوستی تھی، کبھی کبھار ان سے ملاقات کے لیے جی ٹی ایس چوک میں واقع ہمارے دفتر میں تشریف لاتے تھے۔ تحفظ ختم نبوت کی وجہ سے یہ تعلق داری میرے والد مرحوم کے انتقال تک جاری رہی۔ میں حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اشرف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، مولوی فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ، شیخ بشیر احمد مرحوم کی تحفظ ختم نبوت کے لیے خدمات کو ہمیشہ قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد میں حصہ لے کر اپنی آخرت کی منزلیں آسان کر لیں۔



پاسبانِ ختمِ نبوت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد طیب قاسمی

تاریخِ اسلام جن لوگوں کی خدمات سے روشن ہے، لازم نہیں کہ ان کی نسبت مال و دولت کے اعتبار سے کسی اونچے اور اعلیٰ خاندان سے ہو بلکہ جن لوگوں نے تاریخ کے صفحات پر اپنے نقوش چھوڑے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد کو وقت کے حاکمانہ وقار نے کبھی نظر التفات سے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا، مگر تاریخ شاہد ہے کہ جھونپڑیوں میں پرورش پانے والوں نے جب محلات پر کمندیں ڈالیں تو شاہی تاج ان کے قدم چومنے لگا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اس راز سے کون آشنا تھا کہ ایک ماں جس بچے کو جنم دے رہی ہے وہ مستقبل کی پیشانی کا جھومر ہے اور خطابت میں وہ وقت کا عظیم خطیب ہوگا۔

امام الخطباء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک ایسے گھرانے میں جنم لیا جو دنیا میں رشد و ہدایت کا محور رہا ہے۔ جب کلی پھول بن کر اپنی پتیاں بکھیرتی ہے تو باغ کے گل بوٹے ہی اس کی مہک سے معطر نہیں ہوتے بلکہ نسیمِ سحر بھی اپنی جھولیاں بھر کر اڑوس پڑوس میں اپنا رنگ جماتی پھرتی ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ رب العزت نے آواز میں ایسی مٹھاس اور رعب عطا کیا تھا کہ جب عشقِ توحید میں ڈوب کر تقریر فرماتے تھے تو توحید پرستوں کا ایک جم غفیر آپ کے شانہ بشانہ نظر آتا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، محافظ ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخوستی رحمۃ اللہ علیہ، محدث العصر حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ خواجگان

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سمیت اپنے وقت کے ممتاز اور اکابر علماء کے ساتھ ہر محاذ پر اسلام کی خدمت کی۔ متعدد تحریکوں میں مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف مجاہدانہ بلکہ قائدانہ کردار ادا کیا۔ تحریک ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، تحریک مدح صحابہ رضی اللہ عنہم میں مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا کردار ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے نصف صدی اسلام کی پاسبانی، توحید و سنت کی دعوت، شرک و بدعت اور غیر اسلامی رسومات کی تیخ کئی، ناموس صاحب رضی اللہ عنہ، اہل بیت رضی اللہ عنہم، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی عزت و عظمت کی حفاظت جیسے فرائض بڑے ہی کٹھن حالات میں ادا کیے۔ بقول حفیظ جالندھری:

یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

مخدوم و مربی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ضرورت تھی کہ تبلیغ دین کیلئے ان کی مساعی جمیلہ اور کارناموں کو کتابی شکل میں جمع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں جانشین امام الخطباء استاذ مکرم حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ”تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ“ کے نام سے ایک کتاب شائع کرنے کے لیے اپنی رائے کا اظہار فرمایا اور اس سلسلے میں مختلف کتب خانوں کی طرف رجوع کی ذمہ داری بھی میرے ناتواں کندھوں پر ڈال دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب مدظلہ کا مجھ پر اعتماد اور یہ ذمہ داری مجھے سونپنا میرے لیے اعزاز اور فخر کی بات ہے۔

اس کتاب کو جمع کرنے میں حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب مدظلہ اور قطب الاقطاب ہمارے پیر و مرشد حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت پیر جی خالد محمود قاسمی صاحب دامت برکاتہم

العالیہ کی رہنمائی اور سرپرستی ہر لمحہ مجھے حاصل رہی۔ حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب کے حکم پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے بہت شفقت فرماتے ہوئے اس کتاب کے لیے میری بھرپور رہنمائی فرمائی اور خوب دعاؤں سے نوازا۔ ایک ہفتہ تک ملتان دفتر میں قیام کے بعد گوجرانوالہ میں مرکزی علماء کونسل کے سیکرٹری جنرل اور دارالعلوم فاروقیہ گوجرانوالہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد شاہ نواز فاروقی صاحب کے پاس پہنچا۔ یادگار اسلاف حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب بھی برطانیہ سے مسلسل رابطہ میں تھے۔ نماز ظہر مرکز شیرانوالہ باغ میں ادا کی اور حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب سے ملاقات میں اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو حضرت نے اگلے دن صبح الشریعہ اکیڈمی کا وقت دے دیا۔ اگلے دن صبح حضرت نے اپنی قیمتی مصروفیات سے وقت نکال کر پورا ایک دن اس کتاب کو دیکھا اور رہنمائی کے ساتھ اصلاح بھی فرمائی۔

جس کے بعد تقریباً ساڑھے تین سو صفحات کی کمپوز شدہ کتاب کو لے کر ایک بار پھر حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی خدمت میں مرکز عالمی مجلس ختم نبوت چناب نگر حاضر ہوا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اس کتاب کو دیکھ کر میری کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی۔ دو دن چناب نگر میں قیام کے دوران اکابر کی رہنمائی اور نشاں دہی کے مطابق اس کتاب کو ترتیب دیا گیا۔

اسی طرح ”تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ“ کے نام سے معنون اس کتاب کے سلسلہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ورلڈ کے امیر فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، خطیب برطانیہ حضرت مولانا امداد الحسن نعمانی جانشین سفیر ختم نبوت حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی،

متکلم اسلام حضرت مولانا محمد شاہ نواز فاروقی صاحب کی دعائیں بھی مجھے حاصل ہیں۔
 حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نور اللہ مرقدہ کے پریس سیکرٹری میرے انتہائی
 قابل احترام بزرگ جناب محمد ارشد قاسمی صاحب سے بھی رابطہ ہوا تو انہوں نے بھی اس
 حوالے سے مواد تحریر کیا۔ میں اپنا مکمل مواد لیکر جناب ارشد قاسمی صاحب کی خدمت
 میں حاضر ہوا۔ نماز عشاء کے بعد ہم بیٹھے اور رات دیر تک اس کتاب کے حوالے سے
 مشاورت ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے محمد ارشد قاسمی صاحب کو جنہوں
 نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس کتاب کو مکمل کرنے میں میری مدد کی۔ تقریباً
 ایک ماہ کے بعد جناب ارشد قاسمی صاحب نے حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی
 صاحب اور مجھے اپنے گھر کھانے کی دعوت پر بلایا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد
 ارشد صاحب نے اس کتاب کے حوالے جو مواد ان کے پاس تھا وہ انہوں نے مولانا
 زاہد محمود قاسمی صاحب کے حوالے کر دیا۔ اس کتاب کی تکمیل میں جہاں دیگر حضرات کا
 تعاون رہا۔ ارشد قاسمی صاحب کا ذکر نہ کرنا میں سمجھتا ہوں نا انصافی ہوگی۔

حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی دامت برکاتہم العالیہ اور پیر طریقت
 پیر جی خالد محمود قاسمی صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور امام الخطباء
 حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانے کی مزید ہمت و توفیق عطاء
 فرمائے اور گلشن قاسمی کو ہمیشہ آباد و شاد رکھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس
 نے اس مقدس کام کیلئے مجھے ہمت و طاقت عطاء فرمائی اور مشکور ہوں اپنے اس تذہ کا
 جن کی خدمت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قابل بنایا۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ
 وہ ہماری اس کاوش اور جدوجہد کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمارے لیے نجات
 اخروی کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم



محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چند یادگار لمحات

مولانا محمد ضیاء القاسمی

امیر مرکز یہ مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کی وفات سے ایک عالم اداس ہے۔ علماء، طلباء کے لیے تو یہ حادثہ اور بھی المناک ہے۔ درس حدیث کے لیے طلباء کشاں کشاں کراچی کا سفر کرتے تھے اور حدیث کے جواہر پاروں سے اپنی جھولیاں بھرتے تھے۔

دارالعلوم دیوبند جو ایشیاء کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے۔ تقسیم کے بعد طلباء کا وہاں جانا ناممکن ہو گیا تھا تو پاکستان میں جن علماء نے اس حلا کو پر کیا مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ان میں سرفہرست تھی۔ مولانا بنوری بے مثال فقیہ اور علوم اسلامیہ کے یکتائے روزگار عالم ہی نہ تھے بلکہ اسلامی اور دینی تحریکوں میں ایک خاص مقام اور مجاہدانہ طرز عمل رکھتے تھے۔

مجھے مولانا بنوری کی ذات گرامی سے ایک نیاز مندانہ تعلق تھا اور حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک عزیز کی طرح ہمیشہ شفقت فرماتے تھے۔ دور ایوبی میں اچانک یہ خبر آئی نصاب تعلیم سے خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی کو خارج کیا جا رہا ہے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ حساس اور اسلامی درد سے سرشار علمائے کرام اس خبر سے بے حد پریشان اور آزرده خاطر ہوئے۔ میں ان دنوں تنظیم اہل سنت کا ناظم اعلیٰ تھا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری قدس سرہ نے مجھے فوراً بلا لیا اور اس مسئلہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مجھے حکم دیا کہ اس مسئلہ پر پوری سنی جماعتوں کا ایک ملک گیر کنونشن بلا لیا جائے اور اس کے لیے تمام ترمذہ داریاں میرے سپرد کر دی گئیں میں نے اپنی کوششوں کا اللہ کا نام لے کر آغاز کر دیا اور ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں کے اکابر سے رابطہ قائم کیا۔

الحمد للہ! مجھے ہر مقام پر کامیابی حاصل ہوئی اور ملک کے تمام اکابر نے اس

کنونشن میں شمولیت کا وعدہ فرمایا۔ اس سلسلہ میں محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی رابطہ قائم ہوا۔ مجھے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر اس قدر مسرت ہوئی کہ یوں محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دستِ غیب سے ایک ایسے رہنما کے پاس بھیج دیا ہے جو اس مسئلہ میں ہمارے لیے روشنی کا مینار ثابت ہوں گے۔

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت پر جوش لہجہ میں فرمایا کہ میں اگرچہ درس و تدریس کا آدمی ہوں مگر خلفائے راشدین کی عزت و ناموس کے لیے میری جان بھی کام آجائے تو میرے لیے سعادتِ عظمیٰ ہوگی۔ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور مجھے دعاؤں اور ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ اس کنونشن میں نہ صرف شرکت کا وعدہ فرمایا بلکہ اس کی کامیابی کے لیے بہت جدوجہد فرمائی۔ مولانا کے خلوص کا نتیجہ تھا کہ ملتان میں یہ کنونشن ہوا۔ اس میں ملک بھر سے جید علمائے کرام تشریف لائے اور حکومت وقت اس کنونشن سے اس قدر خائف ہوئی کہ اسے اس مسئلہ کو اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکی اور نصابِ تعلیم میں آفتابِ نبوت کے درخشندہ ستارے پوری تابانی سے چمکتے رہے۔ مولانا بنوری کے نامہ اعمال میں یہ نیکی ان کی عاقبت کے لیے ایک عظیم سرمایہ ثابت ہوگی۔

محدث بنوری درس و تدریس کے ساتھ ملک کی تمام دینی تحریکوں میں حصہ لیتے بلکہ بعض تحریکیں تو مولانا کی قیادت میں پروان چڑھی ہیں۔ محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی علمی اور فاضلانہ صلاحیتوں کی ایک جھلک مجھے راولپنڈی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جب مفتی اعظم فلسطین جناب امین الحسینی پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ سید اصغر علی شاہ جو پٹنڈی میں مشہور ٹرانسپورٹر ہیں۔ انہوں نے مفتی اعظم فلسطین کو شام کا کھانا دیا۔ کھانے میں شہر کی ممتاز شخصیتوں کے علاوہ جید علمائے کرام بھی مدعو تھے۔ میرا حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ٹھہرنا ہوا تھا۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ تمہیں بھی اس کھانے میں میرے ساتھ چلنا ہے۔ کھانے پر پہنچے تو وہاں عجیب چہل پہل تھی۔ سید اصغر علی شاہ

صاحب مفتی اعظم فلسطین کو ایک سپاسنامہ پیش کرنا چاہتے تھے۔ ان کی خواہش تھی کوئی عالم دین ان کے اردو سپاسنامے کو عربی کے حسین گلدستے میں تبدیل کر دے۔ آخر یہ ذمہ داری حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھالی۔

تقریب کا آغاز ہوا چاہتا تھا کہ اچانک ایک جانب سے حسین و جمیل چہرے والی مسکراتی ہوئی ایک شخصیت نمودار ہوئی جن کو دیکھتے ہی تمام سامعین اٹھ کھڑے ہوئے اور مفتی اعظم لپک کر آنے والے سے بغلگیر ہو گئے اور دیر تک اھلا وسہلا کے خوش آمدیدی نعروں سے فضا گونجتی رہی۔ یہ شخصیت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ آپ تشریف فرما ہوئے تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ستاروں میں چاند روشن ہو۔ علم و تقویٰ کا نور چہرے پر جھلک رہا تھا۔ یوں دل چاہتا تھا کہ روئے انور دیکھتے چلے جائیں۔ یہ چہرے کے انوارات یونہی میسر نہیں آجاتے اس میں سحر خیزی اور اتباع رسولؐ کی مسلسل ریاضت رنگ بھرتی ہے۔ علم و تقویٰ کی روشنی اس خوش نصیب کو ملتی ہے جس کے شب و روز محبت خدا اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزرتے ہیں۔ صرف میں ہی نہیں بلکہ مجلس کی نگاہیں محدث بنوری کے رخ انور پر مرکوز تھیں۔ سید اصغر علی شاہ مفتی اعظم فلسطین کی خدمت میں سپاسنامہ پڑھا اور از خود ہی کہا کہ میں حضرت شیخ بنوری سے عرض کرتا ہوں کہ میری معروضات کو مفتی اعظم کی خدمت میں پیش فرما کر ہم سب کے دل کی دھڑکنوں کی ترجمانی فرمائیں۔

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اٹھے تو آپ نے سید اصغر علی شاہ کی ترجمانی تو کیا پورے پاکستان کی ترجمانی فرمائی۔ عربی ایسی فصاحت اور بلاغت سے بولی کہ مفتی اعظم بھی عیش عیش کراٹھے۔ محدث بنوری نے عالم اسلام کے مسائل اور انکے حل پر ایسے فاضلانہ انداز میں تبصرہ فرمایا کہ مفتی اعظم آبدیدہ ہو گئے۔ تقریر کیا تھی علم و عرفان کا ایک سمندر تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ عرب کا ایک عظیم خطیب عالم اسلام کے مسائل کو دردمند دل کی گہرائیوں سے پیش کر رہا ہے اور اس کا دل عالم اسلام کیلئے ہر وقت مضطرب ہے میں نے دیکھا کہ

جونہی محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر ختم کی تو مفتی اعظم کھڑے ہو گئے اور انہوں نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ محدث بنوری ایک ایسی نعمت ہیں جو خداوند قدوس کسی خوش نصیب قوم کو عطاء کرتے ہیں۔ پاکستانی قوم کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ انکے ہاں محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم شخصیت موجود ہے جو اسلام اور مسلمانوں کیلئے جی رہے ہیں۔ پھر مفتی اعظم فلسطین اور حضرت بنوری گھل مل گئے اور مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں اور ہم ان سے محفوظ ہوتے رہے۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی باتوں کی لذت اب بھی محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ملاقاتوں میں ایک ایسی ہی ملاقات ملک کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ایک سالانہ جلسہ کے موقع پر ہوئی تھی۔ آپ اس سالانہ اجلاس میں شرکت کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں نے رات کے اجلاس میں تقریر کی تو شاید حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے میری تقریر سن لی۔ صبح زیارت کے لیے حاضر ہوا تو دیر تک دعائیں دیتے رہے اور فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ بیرون ممالک تبلیغ کے لیے مبلغین کا ایک گروپ تیار کروں جسے صرف اور صرف تبلیغ اسلام ہی سے واسطہ ہو ان کے تمام مسائل کی ذمہ داری ایک ادارہ کے سپرد کر دی جائے۔ بہت دیر تک اسلام کی مظلومیت اور الحاد و زندقہ کے جارحانہ حملوں کے تذکرے فرماتے رہے اور دین کی تبلیغ کے لیے ایک منظم جدوجہد پر زور دیتے رہے۔ آپ کی باتیں ایک مشفق مربی کی طرح دل کی گہرائیوں میں اترتی جا رہی تھیں۔ دل بار بار سوچتا تھا کہ یا اللہ! جن بزرگوں کی یادگار یہ لوگ ہیں وہ کس قدر بلند و بالا ہوں گے۔ ان کے تلامذہ کا تقویٰ اور اسلام کے لیے شہافتگی کا یہ عالم ہے تو وہ یقیناً کہیں ارفع و اعلیٰ ہوں گے؟ تبلیغ کیا ہے مبلغ کسے کہتے ہیں اور اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ایک مرتبہ جوش کے عالم میں فرمایا کہ طبعاً نازک طبیعت رکھتا ہوں لیکن اسلام کے لیے سب مصائب

اور تکالیف جھیلنے کو تیار ہوں۔ آئیے! مل کر اسلامی تحریک کو زندہ کریں اور دنیا کو بتادیں کہ اسلام ہی نظامِ رحمت ہے اسی میں انسانیت کی بھلائی ہے۔

محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی ان باتوں سے اخلاص ٹپکتا تھا۔ حضرت کی رس بھری باتوں سے میں ہی نہیں پوری مجلس مسحور ہو رہی تھی۔ آخر میں فرمایا کہ میرے ساتھ برابر رابطہ رکھنا۔ میں نے بار بار ارادہ کیا کہ حضرت سے رابطہ قائم کروں اور ان کی ہدایات کے مطابق دینی کام کروں مگر مصروفیات اس قدر شدید ہوتی گئیں کہ باوجود خواہش کے رابطہ قائم نہ ہو سکا اور میں محرومی ہی کا شکار رہا۔ کتنے خزانے تھے جو وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ کتنی آبشاریں تھیں جو اس علمی ندی سے نکل کر بنجر زمینوں کو سیراب کر رہی تھیں۔ کتنے چشمے تھے جو اس علم و عمل کے مرہون منت تھے۔

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کیا گئے ایک عالم سونا ہو گیا۔ مسندِ درسِ حدیث ادا اس ہو گئی۔ دارالحدیث کے درود یوار پر حسرت کا عالم طاری ہے۔ طلباء اور علماء ایک مرکزِ علم و تقویٰ سے محروم ہو گئے۔ موت تو ہر ایک کو آنی ہے مگر اس طرح کی نادر روزگار شخصیتیں خود ہی نہیں جاتیں اپنے ساتھ بہت سے خزانے لے جاتی ہیں۔ علم، تقویٰ، فقہانیت، ثقافت، عشقِ خدا و رسول اور اپنے اکابر سے والہانہ عقیدت کا مرقع اگر کسی کو ایک ذات میں دیکھنا ہو تو محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس کی کامل تصویر تھے۔ زندگی کے آخری ایام میں محدث بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ ختم نبوت کے حل کے لیے شبانہ روز جو جدوجہد فرمائی اور ملت اسلامیہ کو ایک پلیٹ فارم پر جس طرح جمع کیا یقیناً محدث بے مثل حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو اس سے راحت پہنچے گی اور مدتوں تاریخ میں محدث بنوری کا نام ایک عظیم عاشقِ رسول اور فدائے اسلام کے نام سے یاد رہے گا۔

خدا بخشنے بڑی تھیں خوبیاں اس مرنے والے میں!

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، یکم جنوری 1978ء)

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے تین دور

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی

میں جب مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے تعلق اور رفاقت کو پیش نظر رکھ کر ان کی زندگی پر غور کرتا ہوں تو مولانا تاج محمود کی زندگی کے تین ادوار نہایت نمایاں طور پر میرے سامنے آئے ہیں۔

۱۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ محبوب العلماء مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ میرا دینی تعلیم کا ابتدائی دور تھا۔ میری عمر کوئی چودہ، پندرہ برس کے لگ بھگ ہوگی جب میں نے مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد کچہری بازار میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ لیا۔ مجھے اس وقت نہ تو اس بات کا شعور تھا کہ خطیب کون ہوتا ہے اور نہ ہی اس بات کا علم تھا کہ لیڈر کسے کہتے ہیں۔ میرے والد صاحب چونکہ ایک جید عالم دین تھے ان کی وفات کے بعد میری والدہ نے ان کی خواہش کے پیش نظر مجھے ایک دینی ادارہ میں داخل کرادیا اور یہیں سے مجھے اہل علم میں رائج تمام اصطلاحوں کا علم شروع ہوا۔ ایک دن مسجد کی دیواروں پر ایک اشتہار چسپاں کیا گیا جسے لوگ ایک ہجوم کی شکل میں پڑھ رہے تھے اور ہر کوئی اشتہار پڑھنے کے بعد ایک خاص خوشی محسوس کرتا اور اس کی آنکھوں سے ایک خاص قسم کی مسرت جھلکتی۔ میں نے بھی دیکھا دیکھی اس پوسٹر کو پڑھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ فلاں تاریخ دھوبی گھاٹ کے وسیع میدان میں ایک جلسہ ہوگا جس میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تقریر فرمائیں گے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام پڑھ کر مجھ پر تو کوئی خاص کیفیت طاری

نہیں ہوئی مگر میرے ساتھ دوسرے اشتہار دیکھنے والے جھوم اٹھتے اور ایک دوسرے سے کہتے کہ بھی مزا آگیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لارہے ہیں اس روز تمام پروگرام چھوڑ کر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سننے کے لیے ضرور چلنا ہے۔

میں نے ڈرتے ڈرتے ایک بزرگ سے پوچھا کہ بابا جی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں جن پر تمام اشتہار دیکھنے اور پڑھنے والے فریفتہ معلوم ہوتے ہیں! میرے اس سوال پر اس بزرگ نے میری لاعلمی کو بھانپ لیا اور شفقت سے کہا کہ بیٹا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے بہت بڑے خطیب اور لیڈر ہیں۔ اس بزرگ نے میرے لیے ایک اور ابہام پیدا کر دیا کہ پہلے تو شاہ صاحب کا علم نہیں تھا۔ اب اس نے خطیب اور لیڈر کہہ کر اور پریشان کر دیا..... اور میں کھسیانا سا ہو کر چل پڑا اور اپنے طالب علم ساتھیوں کے پاس جا بیٹھا۔ ان کا موضوع سخن بھی شاہ صاحب تھے مگر ان کی زبان میری سمجھ کے مطابق تھی مجھے ان کی گفتگو سے اندازہ ہوا کہ شاہ صاحب بہت اعلیٰ اور خوبصورت تقریر فرماتے ہیں اور جب وہ قرآن پڑھتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نازل ہو رہا ہے اور لوگ اس کی تاثیر میں ڈوبے جا رہے ہیں۔ اب میں سمجھا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خطیب اور لیڈر جو کہا گیا تھا اس کا یہی مطلب تھا کہ شاہ صاحب اونچے درجے کے مقرر اور رہنما ہیں۔ شہر بھر میں شاہ جی کی تقریر کا چرچا تھا پورے مدرسہ کی طالب علم برادری بھی پورے ذوق کے ساتھ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جلسہ میں شریک ہونے کے لیے مستعد سراپا اشتیاق تھی۔ ان حالات میں میری رگوں میں بھی خون تیزی سے دوڑنے لگا اور میں ذہن میں کئی خاکے بناتا ہوا جلسے میں جانے کے لیے بے تاب ہو گیا۔

ابتدائی تعارف:

مقررہ تاریخ پر مغرب کے بعد جلسہ گاہ میں طلباء کے ساتھ چلا گیا جوں جوں وقت گزرتا گیا دھوبی گھاٹ گراؤنڈ اپنی وسعتوں کے باوجود سمٹی گئی۔ اچانک منتظمین

نے اسٹیج پر قبضہ کر لیا اور ایک بزرگ شخص نے اعلان کیا کہ حضرات حضرت شاہ صاحب تشریف لاکچکے ہیں اور تھوڑی دیر بعد اسٹیج پر تشریف لے آئیں گے۔ اب میں جلسہ کا باقاعدہ آغاز کرتا ہوں اور صدارت کے لیے فلاں صاحب کا نام پیش کرتا ہوں ایک صاحب نے اٹھ کر تائید کی اور اس طرح صدر گرامی قدر کرسی صدارت پر تشریف لے آئے۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ وہ کون بزرگ تھے۔ صدارت کی رسمی کاروائی کے بعد اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ اب میں مولانا تاج محمود سے عرض کروں گا کہ وہ تلاوت قرآن مجید فرمائیں۔

یہ پہلا دن اور پہلا موقع تھا کہ میں نے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا نام سنا اور ان کی پاٹ دار آواز میں احراری طرز پر تلاوت قرآن مجید سنی! احراری علماء اور مقررین کا طرز تقریر بھی دنیا بھر سے نرالا تھا اور طرز تلاوت بھی اچھوتا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سادگی سے مگر پر وقار لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت اس انداز سے فرمائی کہ میرے دل پر ایک خاص اثر ہوا اور میں اس لہجے پر فریفتہ ہو گیا۔ مولانا کی تلاوت اور بعض تقریروں کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ آپ کی تقریر سے تو میری دنیا ہی پلٹ گئی اور میں اس روز شاہ جی کا اسیرِ خطابت ہو کر رہ گیا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اس جلسے کے بعد پھر کبھی کبھار جامع مسجد میں حضرت مولانا مفتی محمد یونس قدس سرہ کے ہمراہ تشریف لاتے یا کبھی کبھار حضرت مولانا حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ان کی زیارت ہوتی۔ ہم طالب علم جب کبھی بیمار ہوتے تو ہمیں حضرت مولانا حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سے دوائی لینا ہوتی تھی۔ جب کبھی وہاں جانا ہوتا اسے حسن اتفاق کہیے کہ وہاں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بھی ہو جاتی وہ بھی کسی کام سے آیا کرتے ہوں گے کیونکہ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرجع عوام و خواص تھے۔ میں جب بھی مولانا کو دیکھتا تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جلسہ میں تلاوت کی وجہ سے انہیں ضرور سلام عرض کرتا اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ بھی

ایک طالب علم کی حیثیت سے شفقت فرماتے اور ڈھیروں دعائیں دیتے۔ میں طلباء کے ساتھ عصر کے بعد کمپنی باغ میں فٹ بال کھیلنے جاتا تو کچھری سے گزرتے ہوئے ایک کھوکھے پر نظر پڑتی تو طلباء آپس میں کہتے کہ یہ کھوکھا مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ مجھے نہیں معلوم مولانا کا اس کھوکھے میں کاروبار کا کونسا سلسلہ تھا لیکن طلباء سے یہی سنتا تھا کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا معاش اسی مختصر سے کھوکھا میں کاروبار سے وابستہ ہے۔ پھر ایک دن دیکھا کہ وہ کھوکھا بھی نہیں تھا۔ ایک طالب علم نے کہا کہ قلندر آدمی ہے گورنمنٹ سے کوئی بات ہوگئی ہوگی۔ اس لیے بے چارے کا کھوکھا یہاں سے اٹھو یا گیا ہے غرضیکہ یہ دور میرا تو بالکل ہی معمولی سوجھ بوجھ اور بچپن کا دور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ بھی ریلوے مسجد کے امام و خطیب اور اپنے فکر معاش کے مسائل کے لیے تھوڑا بہت کوئی تجارت کا کام کر لیا کرتے ہوں گے! شہر میں اس وقت جس عالم دین کو سب سے بڑا سمجھا جاتا تھا وہ حضرت مولانا مفتی محمد یونس رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تھی۔ انہی کا وعظ اور انہی کا فتویٰ پورے شہر کے لیے مستند و معتبر سمجھا جاتا تھا۔

درویش و قلندر:

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ ایک درویش صفت عالم تھے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی زندگی بہت ہی غربت اور افلاس میں گزاری۔ ان کا ابتدائی دور اسی غربت و افلاس کی غمازی کرتا ہے اس لیے اس زندگی کے تمام گوشے نظروں سے اوجھل رہے اور حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو میرا ذہن مولانا تاج محمود کے نام سے یاد رکھ سکا اور یہی آواز تھی جو میرے ذہن میں دھوبی گھاٹ کے جلسہ میں نقش ہو کر رہ گئی۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اس دور میں اگر مولانا کے سوا کسی اور تاریخی صفت کے حامل ہوتے تو ضرور ان کا تذکرہ اسی لقب اور صفت سے کیا جاتا اور میں مولانا کے ابتدائی دور کو اسی عنوان سے یاد رکھتا البتہ یہ مجھے بعد میں پتا چلا کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دینے والا مرد قلندر حضرت مولانا

عبداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ تھا جو مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے بہترین رفیق اور دکھ سکھ کے ساتھی تھے۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا چولی دامن کا ساتھ تھا اور یہی دو بزرگ فیصل آباد میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی رفقاء میں شامل تھے۔

تحریک ختم نبوت ۵۳ء میں مولانا تاج محمود کا کردار:

1953ء پاکستان کی تاریخ میں اہم ترین سال تھا۔ میں نے ان دنوں اپنے اساتذہ کے حج پر جانے کی وجہ سے ایک سال کے لیے جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں حصول تعلیم کے لیے داخلہ لے لیا تھا۔ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف سب سے بڑی تحریک 1953ء میں چلی۔ اس تحریک میں احرار کے نامور اور صف اول کے بہادر خطباء نے اپنی خطابت اور بہادری سے جان ڈال دی تھی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس تحریک کے روح رواں تھے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اس تحریک میں تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے ایک تاریخی کردار ادا کیا تھا۔ اس تحریک میں نوجوانوں نے جان کی بازی لگا کر ناموس رسالت کے پرچم کو بلند کیا تھا۔ یہ تحریک پنجاب کے شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی پھیل گئی اور اس نے گہرے اثرات مرتب کیے۔ بریلوی مکتب فکر کے مولانا ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ شیعہ مکتب فکر کے علامہ کفایت حسین اور اہل حدیث مکتب فکر کے مولانا داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل اس تحریک کے نمایاں کردار اور قابل فخر قائدین تھے۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ، ماسٹر تاج دین انصاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام اثر خان رحمۃ اللہ علیہ مظفر علی شمسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تحریک کو ایک ولولہ تازہ اور جذبہ قربانی اور ایثار عطاء کیا۔ ان اکابر نے تحریک کے رنگ کو پاکستان کے مسلمانوں کے رگ وریشے میں اتار دیا۔ ان تمام رہنماؤں کو تحریک کے آغاز میں ہی گرفتار کر لیا گیا لیکن ان

کی گرفتاری سے تحریک دہائی نہیں جاسکی بلکہ قدرت نے ایک ایسی متبادل قیادت پیدا کر دی جن کی مساعی جمیلہ اور عظیم قربانیوں سے تحریک جوان ہوتی چلی گئی۔

فیصل آباد میں جس شخصیت نے اس تحریک کو جاری رکھنے میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا وہ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تھی۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال تحریک تحفظ ختم نبوت کا مرکز تھا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی رحمۃ اللہ علیہ گرفتار ہو چکے تھے۔ میں ایک طالب علم کی حیثیت سے اس تحریک میں حصہ لے رہا تھا اور الحمد للہ! اپنی طالب علمانہ بساط کے مطابق عوام میں جو جذبہ ابھارا جاسکتا تھا اس میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ ایک دن جی میں آیا کہ اپنے شہر میں جا کر وہاں تحریک کے نشیب و فراز کا جائزہ لینا چاہیے۔ میں اسی جذبے سے فیصل آباد آیا تو معلوم ہوا کہ تحریک زوروں پر ہے اور اس کے قائدین مولانا عبید اللہ احرار اور دوسرے بزرگ قید ہو چکے ہیں اور اب اس کی کامیابی کا دار و مدار حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے جو نہایت حُسن تدبیر سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان نہایت جوش و خروش سے گرفتاریاں پیش کر رہے ہیں۔

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد کچہری بازار کو تحریک کا مرکز بنا لیا تھا اور یہیں رضا کاروں کا ہجوم رہتا تھا اور ظہر کے بعد جلسہ ہوتا تھا اس میں شہری بڑی کثرت سے شریک ہوتے تھے اور حضرت مولانا ان کو خطاب فرماتے اور پھر رضا کاروں کا ایک دستہ گرفتاری کے لیے بازار میں نکلتا اور اس طرح بلاناغہ گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر حالات میں شدت پیدا ہوئی۔ شہر میں پولیس نے تشدد کیا اور رضا کاروں نے بھی پولیس کے حملوں کا جواب دیا۔

مولانا کی گرفتاری کے لیے کوششیں:

ان حالات کی کشیدگی کی وجہ سے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا اور مولانا تاج

محمود ؒ کی گرفتاری کے لیے وارنٹ جاری کر دیے گئے مگر مقامی ایکشن کمیٹی نے فیصلہ کر لیا کہ مولانا تاج محمود ؒ کی گرفتاری نہیں ہونے دی جائے گی۔ اس کے لیے ہر ممکن تدبیر کی گئی جس سے مولانا کو گرفتاری سے بچایا جاسکتا تھا، چنانچہ پولیس اپنے تمام وسائل کے باوجود مولانا کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔ مولانا تاج محمود ؒ اچانک نمودار ہوتے اور اجتماع کو خطاب کر کے واپس اپنے طے کردہ راستوں سے تشریف لے جاتے اور رضا کار کر فیواٹھانے کے وقفہ میں پھر نکل آتے اور جلوس نکل جاتا۔ پورے ملک میں تشدد، ظلم اور پولیس کی چیرہ دستیوں سے تحریک کے زور کو توڑ دیا گیا مگر مولانا تاج محمود ؒ کی کاوشوں اور ایمان پرور تقریروں اور مسئلہ ختم نبوت پر جانثارانہ جذبے کی وجہ سے فیصل آباد میں تحریک کو نہ دبایا جاسکا۔ یہ صوبائی حکومت کے لیے بھی اور مرکزی حکومت کے لیے بھی ایک بہت بڑا چیلنج بن گیا۔ خود نوکر شاہی بھی اس چیلنج کی لپیٹ میں آگئی اور اس نے اپنی تمام تر مشینری مولانا تاج محمود ؒ کی گرفتاری پر لگا دی۔ اس طرح اب پورے ملک کی توجہ فیصل آباد پر تھی اور صوبائی حکومت اور مقامی افسر شاہی کی توجہ مولانا تاج محمود ؒ کی ذات پر مرکوز تھی! گویا پاکستان بھر میں ایک نیا نام جسے محبت عقیدت سے سنا جاتا تھا وہ مولانا تاج محمود ؒ کا تھا اور یہیں سے مولانا تاج محمود ؒ کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے یعنی مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود ؒ۔

مولانا تاج محمود ؒ فیصل آباد کے عوام و خواص کے ہیرو تھے۔ رہنما تھے اور تحریک ختم نبوت کے قائد تھے۔ اس طرح آپ فیصل آباد کے عوام کے دلوں کی دھڑکن اور آنکھ کا تارا بن گئے اور حکومت کے لیے بھی مولانا تاج محمود ؒ آنکھ کا شہتیر ثابت ہوئے تھے۔

گرفتاری:

مولانا تاج محمود ؒ جب تک باہر رہے تحریک کو زندہ رکھنا نہ تو تحریک مٹ

سکی اور نہ ہی دب سکی۔ پولیس عاجز آگئی، آخر پولیس نے اپنے تمام حربے استعمال کیے اور کسی مجبر کے ذریعے معلوم کر ہی لیا کہ مولانا کس مقام پر قیام پذیر ہیں جو نہی پولیس کو خبر ہوئی، مولانا کی قیام گاہ پر چھاپہ مار کر آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور گرفتاری کے بعد شہر میں مختلف افواہوں نے جنم لیا۔ ایک افواہ تھی کہ گرفتاری کے بعد مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو گولی ماری گئی ہے، ایک اور افواہ تھی کہ مولانا کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ہے۔ ایک افواہ تھی مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو قلعہ لاہور میں ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان افواہوں میں صداقت تھی یا نہیں لیکن افواہوں کی وجہ سے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ عوام و خواص کی عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز بن گئے اور فیصل آباد کے شہریوں میں مولانا کی شخصیت نمایاں ہوئی اور اب مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ صرف مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نہیں تھے بلکہ فیصل آباد کے دینی حلقوں کے لیے مرکز عقیدت و محبت تھے اور گرفتاری نے ان کی عزت و توقیر میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ افواہیں چھٹی گئیں اور حقائق سامنے آتے گئے اور اس طرح مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے خیر و عافیت اور زندہ و سلامت ہونے کی خبروں سے دلوں میں یک گوئہ سکون و اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ مجھے بھی ان دنوں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے بے پناہ عقیدت اور والہانہ لگاؤ ہو گیا اور میں جن خطباء، مقررین اور رہنماؤں کو دل سے چاہتا تھا مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ بھی ان میں شامل تھے۔

رہائی اور استقبال:

تقریباً سال کے لگ بھگ عرصہ ہو گیا ایک دن شہر میں یہ خبر آنا فانا شہرت پا گئی کہ تمام اسیران ختم نبوت رہا ہو گئے ہیں اور پھر خبر ملی کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ بھی رہا ہو گئے ہیں اس سے خوشی کی لہر دوڑنا اور دلوں میں اپنے بزرگوں کی رہائی سے مسرتیں پیدا ہونا ایک فطری امر تھا، چنانچہ رہائی کے بعد مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ جب جامع مسجد کچہری بازار پہنچے تو آپ کے استقبالیہ نعرے لگانے والے طلباء میں میرا اول نمبر تھا اور مجھے اس

بات کی دلی خوشی تھی کہ میں ایک عاشق رسول ﷺ اور پروانہ شمع رسالت ﷺ کا خیر مقدم کر رہا ہوں۔

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا تاج محمود ؒ کی قائدانہ صلاحیتیں ابھریں اور آپ ہر طبقے میں مقبول ہوئے یہیں سے آپ کی زندگی کا ایک مدبر اور دردمند اور مجاہد رہنما کی حیثیت سے آغاز ہوتا ہے۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ملی اور دینی رہنما جس قدر عظیم بہادر اور بے باک سپوت ہوتے ہیں اسی قدر مفلس اور نادار بھی ہوتے ہیں۔

گھریلو حالات:

حضرت مولانا تاج محمود ؒ جن دنوں گرفتار ہوئے۔ ان دنوں ایک مقامی سکول میں استاد تھے اور وہاں سے ملنے والی تنخواہ ہی ان کے بال بچوں کے گزارا وقت کا باعث تھی۔ حکومت نے گرفتار کر لیا اور سکول کی انتظامیہ نے آپ کی گرفتاری کے بعد آپ کی تنخواہ بند کر دی۔ اس طرح وہ مرد درویش خود بھی اور اس کے گھر کے تمام افراد بھی ایک کڑی آزمائش اور سخت امتحان میں مبتلا ہو گئے۔ مسلمان قوم نے ہمیشہ اپنے رہنماؤں کو زندہ باد کے نعروں کی دولت سے نوازا ہے۔ کبھی ان کی معاشی حالت کو سنوارنے یا انہیں زندہ رہنے کے لیے کسی فنڈ کا انتظام نہیں کیا بلکہ اپنے رہنما کی مفلسی اور بے بسی کو مزے لے لے کر بیان کیا، لیکن یہ کبھی نہیں سوچا کہ وہ بھی اس معاشرے کا فرد ہیں۔ ان کے بھی بچے ہیں ان کی بھی معاشی ضرورتیں ہیں۔ انہیں بھی دو وقت کی روٹی چاہیے ان کی اس آزمائش کے دور میں کوئی دال روٹی کا انتظام کر دیا جائے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں!

بلکہ اگر انہیں دو وقت کھانا کھاتے بھی دیکھا تو اس کا بھی تنقیدی جائزہ لیا گیا اور طرح طرح کے بے ہودہ اور لچر قیافوں سے خیالی محلات تعمیر کر لیے اور اپنے رہنما کو آسودگی اور اطمینان دینے کی بجائے اس کی آزمائش اور امتحان کی تلخیوں میں اور بھی

اضافہ کر دیا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی باعزت اور غیور رہنماؤں میں سے تھے جنہوں نے مسئلہ ختم نبوت کے لیے سب کچھ لٹا دیا اور ان کے بچوں کو فاقوں سے گزرنا پڑا مسگر مجال ہے کہ آپ نے اس کا شکوہ کیا ہو یا کسی قصر شاہی پر صدادی ہو۔ ایسے غیور رہنماؤں کے فقر کو ہی اقبال کے فلسفہ میں فقر غیور کہا گیا ہے اور مولانا تاج محمود اس پر فخر کرتے تھے اور کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے کہ میری قوم تو یہ چاہتی ہے کہ اس کے رہنما تختہ دار پر لٹک جائیں..... اور جب قوم کی اسی خواہش پر اس کے محبوب رہنما تختہ دار پر لٹکتے ہیں..... تو یہ قوم آخری سانس تک ان کا احتسابی تعاقب جاری رکھتی ہے..... اور اس کے تختہ دار پر لٹک کر جان دینے کے بعد بھی یہی کہتی ہے کہ جب اس کے گلے میں پھندا ڈالا گیا تھا تو اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا..... گویا کہ یہ قوم اس غریب شہید کے کردار اور عظمت کو دیکھنے کی بجائے اس کے رنگ کے اتار چڑھاؤ کا جائزہ لیتی رہتی ہے..... اور اس کے غیر اختیاری اتار چڑھاؤ کو بھی..... اس کی بزدلی کی علامت بنانے کی کوشش کرتی رہی۔

علمائے ربانی کے قافلے کو کچھ اسی صورت حال سے پوری زندگی دوچار ہونا پڑا مگر آفرین ہے کہ انہوں نے اف کیا ہو، بلکہ روکھی سوکھی کھا کر ملک و ملت کے لیے وہ عظیم کارنامے سرانجام دیئے ہیں جنہیں تاریخ اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر اپنے دامن میں محفوظ رکھے گی!

بنا کر دند خوش رسے بخاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

عزم نو!:

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس عسرت اور تنگدستی کے دور کو بھی شکر اور صبر سے برداشت کیا اور اپنی مفلوک الحال زندگی کو پھر نئے سرے سے ترتیب دینے کا منصوبہ بنایا چنانچہ آپ نے ایک پرائیویٹ ادارہ اردو، فارسی کالج کے نام سے شروع کیا جس

میں میٹرک اور ایف اے یا ادیب فاضل اور ادیب عالم کے کورسز کروائے جباتے تھے۔ اس سے مولانا کا مقصد ایک ایسا طبقہ تیار کرنا تھا جو دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی روح اور اسپرٹ کا بھی حامل ہو! اور خاص طور پر قادیانیت کے دجل و فریب سے بھی اس ادارے کے ذریعے نوجوان نسل کو آگاہ کرنا تھا مگر ان مقاصد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے مولانا کے معاش کا بھی تھوڑا بہت انتظام کر دیا۔ یہ صرف انعام ربانی ہوتا، مولانا کے مقاصد میں یہ بات شامل نہیں تھی۔ میں ان دنوں دورہ حدیث سے ف نارغ ہو کر فیصل آباد آچکا تھا اس طرح مولانا سے نیاز مندی کا شرف تو پہلے بھی حاصل ہوتا۔ اب شرعی مسائل میں اگر کوئی نشیب و فراز پیدا ہوئے تو مجھے بھی مولانا کی خدمت میں بیٹھ کر استفادے کا موقع ملتا۔ اس طرح مجاہد تحریک تحفظ ختم نبوت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی عظمتوں کے کئی راز کھلے اور مجھے دن بہ دن مولانا کی صلاحیتوں اور بالخصوص آپ کے مرکزی تکتہ اتحاد بین المسلمین اور مسئلہ تحفظ ختم نبوت سے بے پناہ تعلق کا جذبہ سامنے آیا۔

مساعی اتحاد!:

فیصل آباد شہر بد قسمتی سے دیوبندی، بریلوی اور چند سالوں سے شیعہ سنی مسائل کا اکھاڑا بنا ہوا ہے۔ 1953ء کی تحریک میں بریلوی مکتب فکر کے عظیم خطیب صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ صاحب نے بے مثال قربانی دی اور دوسرے رہنماؤں کے ساتھ ساتھ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ اس وقت بھی بعض مرزائی نواز، فرقہ پرست راہبوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت میں نہ صرف حصہ نہیں لیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کی جدوجہد اور تحریک تحفظ ختم نبوت کو سبوتاژ کرنے کے لیے گھٹاؤنا کردار ادا کیا مگر صاحبزادہ صاحب کی پختہ فکری اور اصابت رائے نے ان راہبوں کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی اور پرچم ختم نبوت کو بلند رکھنے میں اپنے ایمان اور حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا عظیم ثبوت دیا۔ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت بھی ان اختلافات کی نزاکت سے بے خبر نہ تھی۔ آپ نے اس فراست اور تدبیر سے اتحاد بین المسلمین کا بیڑا اٹھایا کہ چند مٹھی بھر راہزنوں کی شریکوں کو خاک میں ملا دیا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اتحاد کی فضاء قائم رکھنے کے لیے بھرپور جدوجہد جاری رکھی۔ اس طرح فیصل آباد کی فضاء آتش کدہ نہ بننے دی بلکہ جب بھی کسی اختلافی مسئلہ نے سراٹھایا تو مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن تدبیر سے حل کر دیا۔ کسی مکتب فکر کے رہنما پر کوئی مصیبت آتی تو مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نہایت خندہ پیشانی سے اعانت فرمائی۔

جامعہ رضویہ جو بریلوی مکتب فکر کا فیصل آباد میں مرکز ہے۔ مولانا تاج محمود ہمیشہ آڑے وقت میں اس کے کام آتے۔ صاحبزادہ فضل رسول صاحب اپنے مسائل کے حل کے لیے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دیتے اور مولانا بھی ان کو اپنی شفقتوں سے نوازتے اور ہر طرح ان کی سرپرستی فرماتے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے خود حکام ضلع سے گفتگو فرماتے اور انہیں دلائل سے اور اپنی دل موہ لینے والی گفتگو سے قائل کر لیتے۔ اس طرح صاحبزادہ فضل رسول صاحب کے لیے مولانا کا وجود ٹھنڈی ہوا کا کام دیتا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ ایسا طرز عمل کسی کی ذاتی خوشنودی کے لیے اختیار نہ کرتے بلکہ مولانا کے منشور کا یہ حصہ تھا۔ مولانا دیوبندی، بریلوی جھگڑے کو پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ہر ممکن تدبیر سے اس کو ختم کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے تھے۔ مجھ سے بعض اوقات فرماتے تھے کہ آپ کی تقریریں بعض اوقات شہر کی فضاء میں تلخی گھول دیتی ہیں۔ آپ کو تقریر میں تلخ نوائی نہیں کرنی چاہیے۔

میں جب اپنا موقف ان کے سامنے رکھتا تو بڑے سکون سے اس کو سنتے تھے اور فریق مخالف کی جن زیادتیوں کی وجہ سے تلخی پیدا ہو جاتی تھی جب میں دلائل سے اس کا تذکرہ کرتا تو پھر قائل ہو جاتے تھے کہ ٹھیک ہے آپ نے جو کچھ کیا وہ جواب کے طور

پر ہے مگر پھر بھی میرا زور تو آپ پر ہی چلتا ہے اس لیے میں آپ کو اسی استحقاق کی وجہ سے ذرا زور دے کر کہتا ہوں کہ جوانی کا روائی سے پہلے مجھ سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ اس مسئلے کا حل تلاش کر لیا جائے تاکہ اس طرح شہر میں فرقہ وارانہ تلخی کی فضاء پیدا نہ ہو۔
داعی اتحاد:

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا نکتہ یہ تھا کہ اس قسم کی فرقہ وارانہ گفتگوؤں سے قادیانی فائدہ اٹھاتے ہیں اور قادیانیوں کو کبھی سراٹھانے کا موقعہ نہیں دینا چاہیے۔ جس طرح مصر کے صدر جمال ناصر نے کہا تھا کہ اگر سمندر میں دو مچھلیاں لڑتی دکھائی دیں تو میں کہوں گا اس میں انگریز کا ہاتھ ہے۔ اسی طرح مولانا تاج محمود صاحب بھی فرماتے تھے کہ جہاں مسلمانوں کے دو فرقے آپس میں الجھیں گے ان میں قادیانیوں کی سازش کا فرما ہوتی ہے۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام مکاتب فکر کا اتحاد بہت سے نادر الوقوع واقعات ظہور پذیر کر سکتا ہے۔ تمام علماء کو آپس کے اختلافی مسائل مل بیٹھ کر میز پر حل کرنا چاہئیں یہ ان کا اپنا نقطہ نظر تھا اس میں اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے مگر مولانا کی نیت میں خلوص اور ارادے میں اتحاد بین المسلمین کا داعیہ کار فرما تھا یہی وجہ تھی کہ چنیوٹ کانفرنسوں میں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ تمام مکاتب فکر کو دعوت دیتے تھے اور تمام مکاتب فکر مولانا تاج محمود کے اس احساس اور درد کو محسوس کرتے ہوئے چنیوٹ کانفرنس میں شریک ہوتے تھے۔ چنیوٹ کانفرنس قادیانیوں کے سروں پر جاں نثارانِ ختم نبوت کی لٹکائی ہوئی ایک تلوار ہے جس کے خوف سے قادیانی ہزاروں غنڈا گردیوں اور جارحانہ سرگرمیوں سے باز رہتے ہیں۔ صاحبزادہ افتخار الحسن کو دنیا جانتی ہے کہ وہ بریلوی جماعت کے آتش فشاں خطیب ہیں۔ مجھے جس طرح دیوبندی مکتب فکر کے احباب کی پورے ملک میں عقیدت و محبت حاصل ہے اسی طرح صاحبزادہ صاحب کو بھی ملک بھر کے بریلوی حضرات عقیدت و محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

ایک ناقابل فراموش واقعہ:

ایک مرتبہ اتفاق سے میں کراچی جا رہا تھا اور صاحبزادہ صاحب بھی اسی ٹرین سے کسی شہر میں تقریر کے لیے جا رہے تھے۔ نہ صاحبزادہ صاحب نے میرے ساتھ کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے ان کے ساتھ بریلوی خطیب سمجھ کر کوئی بات کی۔ ہمارا یہ سفر اسی طرح خاموشی میں اجنبیوں کی طرح گزرا۔ کسی گفتگو میں صاحبزادہ صاحب نے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا تذکرہ کر دیا۔ بس پھر کیا تھا مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی دل میں گرہ باندھ لی۔ کسی موقع پر مجھے اور صاحبزادہ صاحب کو اپنے ہاں کھانے پر جمع فرما کر بہت ہی پیاری تقریر فرمائی اور پیاری دعوت کھلائی اور ساتھ ہی اس خاموش سفر کا تذکرہ فرما کر ہمارا معانقہ کرا دیا اور اس پر بہت مسرور ہوئے۔ اس دن سے آج تک مسلک میں شدید اختلاف کے باوجود صاحبزادہ اور مجھ میں کبھی ملاقاتوں میں بے رنجی نہیں ہوئی بلکہ مسئلہ ختم نبوت اور مدح صحابہ رضی اللہ عنہم کے موضوع پر صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ صاحب اور میں نے اکٹھے مل کر کام کیا اور اس طرح ہمیشہ ملاقاتوں میں مل بیٹھنے کا موقع ملتا رہتا ہے اور میں بجا طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا سہرا مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مسائل کا اختلاف ایک اٹل حقیقت ہے مگر اس طرح بے رنجی اور بے اعتنائی سے تو ان کا حل نہیں نکالا جاسکتا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ ٹوٹے ہوئے افراد کو جوڑتے تھے۔

ان کے پاس افراد کے لیے ختم نبوت کے مقدس نام کی لڑی تھی جس میں وہ ان دانوں کو پرو کر تسبیح بناتے رہتے تھے۔ یہ انہی کا حصہ تھا اور قدرت نے ان کو یہ درد بڑی فیاضی سے عطا فرمایا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتحاد بین المسلمین کا یہ نکتہ اگر تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کے دلوں میں پیدا ہو جائے تو فرقہ وارانہ تلخی کی فضاء کو آج بھی کم کیا جاسکتا ہے لیکن خلوص اور ایثار شرط ہے۔ آدمی مخلص اور ایثار پیشہ ہو تو کیا نہیں ہو سکتا۔

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو بعض مجالس اور اجتماعات میں تاج العلماء کا خطاب دیا گیا مگر میں نے دیکھا کہ وہ بعض اوقات اپنے سے کہیں چھوٹے رضا کار کے دروازے پر بھی اتحاد کی فضاء کو برقرار رکھنے کے لیے چل کر گئے۔ اس میں انہوں نے اپنے مقام اور منصب کی بھی پرواہ نہیں کی اور تاج العلماء ہوتے ہوئے بھی شرافت و محبت کا چراغ لے کر انتشار اور فراق کے اندھیروں کو ختم کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ بعض اوقات ان کا یہ طرز عمل ضرورت سے زیادہ ہی اتحاد کے نکلنے کی طرف ہو جاتا تو میں عرض کرتا کہ حضرت آپ تو اس کے لیے فکر مند ہیں دوسرا بھی تو اس کا احساس کرے۔ دوسرا آپ کی بات بھی نہیں سنتا، الٹا مذاق اڑاتا ہے ایسے میں تو آپ ایسا نہ فرمایا کریں۔ مسکرا کر فرمایا کرتے تھے کہ! اتحاد تو میری دعوت ہے، اس کے لیے مجھے ہی حریص ہونا چاہیے۔ دوسرے کو تو اس سے غرض نہیں ہے۔ اس لیے مجھے اس کے ہر طرح کے طرز عمل کا خندہ پیشانی سے جواب دینا چاہیے گویا کہ جو مرضی طوفان آجائے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے اتحاد بین المسلمین کی کشتی نہ ڈگمگائی۔ وہ طوفان میں اس کو مزے لے لے کر آگے بڑھاتے تھے۔ یہی ان کا عزم اور یہی ان کی زندگی کا میٹھا طرز عمل تھا۔ جس نے ان کے مخالفین کے دلوں میں بھی ان کے لیے چاشنی پیدا کر رکھی تھی۔

خدا بخشنے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

قادینیت کا تعاقب:

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں آسمان کے نیچے خدا کی زمین پر اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے دشمن اور مبغوض قادیانی تھے۔ 1953ء کی تحریک کے بعد مولانا کی تمام توجہ اور محنت قادیانی فتنہ کے استیصال پر صرف ہوتی تھی۔ مجلس احرار کے ناطے سے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رشتے سے مولانا کا یہ عقیدہ تھا کہ مرزائی اسلام

کے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ اسلام کے بھی دشمن ہیں اور ملت اسلامیہ اور پاکستان کے بھی دشمن ہیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنگت اور تربیت نے مولانا کے اس عقیدے میں اور بھی قوت پیدا کر دی تھی۔ آپ بڑی لگن اور دھن کے ساتھ قادیانیوں کے تعاقب میں لگے رہتے۔ آپ کا خطبہ اسی موضوع پر ہوتا اور ملک بھر میں کسی جلسہ اور کانفرنس میں شریک ہوتے تو سارا زورِ خطابت اسی نکتے پر مرکوز رہتا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں اس لیے ملت اسلامیہ کو ان کی فسکر کرنی چاہیے اور ربوہ (موجودہ نام چناب نگر) جو پاکستان میں دوسرا اسرائیل ہے اس کو حسٹ سے اکھاڑنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرنا چاہیے۔ 1953ء کی تحریک کے داغ آپ کے سینہ پر تازہ تھے اور ان زخموں کی ٹیس سے کسی وقت بے چین ہو جاتے اور بہت زیادہ مضطرب ہو جاتے۔ قادیانیوں کی دجل و فریب کی سرگرمیاں دیکھ کر اور انہیں ملک کی کلیدی آسامیوں پر فائز دیکھ کر بہت آزرده خاطر ہو جاتے اور اگر بس چلتا تو تنہا اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے مصروف ہو جاتے اور اس فتنہ کی جڑیں اکھاڑ پھینکتے۔

لولاک کا اجراء:

اسی مقصد کے حصول کے لیے آپ نے فیصل آباد سے ایک ہفت روزہ ”لولاک“ کا اجراء کیا۔ اب ان کی خطابت نے صحافت کا ترنگ بھی اختیار کر لیا گویا زبان اور قلم دونوں کی توانائیاں مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی فتنہ کے استیصال پر صرف ہونے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جن خطیبانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا انہیں بھی اور جن صحافت اور قلم کی خوبیوں سے بہرہ ور فرمایا تھا انہیں بھی قادیانیوں کے خلاف بھرپور طریقے سے استعمال فرمایا۔

لولاک کا جماعتی ترجمان بننا:

آپ کی انہی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر ایک مرتبہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد

علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو آمادہ کیا جائے کہ ”لولاک“ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا جماعتی ترجمان بنا دیا جائے۔ اس طرح مولانا کی بے پناہ صلاحیتوں سے جماعت کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ بھی مل جائے گا اور مولانا کی آواز قومی اور جماعتی آواز بن جائے گی! مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ مردم شناس واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی جوہری صفات کو بھانپ کر فوراً مولانا سے بھرپور دینی فائدہ اٹھانے کا فیصلہ فرمایا۔

میں ملتان کے سفر سے واپس آیا تو حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچایا۔ مولانا تاج محمود صاحب نے نہایت مسرت سے فرمایا کہ یہ پرچا تو پہلے ہی مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف ہے تاہم مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اگر اس سے بھی زیادہ کوئی کام ”لولاک“ سے لینا چاہتے ہیں تو چشمِ مارو شن دلِ ماشاد۔ جماعت ختم نبوت ”لولاک“ پرچے سے کیا تقاضے رکھتی ہے اور مجھے ان کی توقعات پر کیسے پورا اترنا ہے اس کے لیے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عزت بخشی کہ آپ ہمارے لیے جو متفقہ فارمولہ طے کر لیں گے میں اس کو منظور کر لوں گا۔ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سے مذاکرات کر کے میں نے مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ تک مولانا کے جذبات اور موقف کو پہنچایا۔ مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ساتھ فیصل آباد تشریف لا کر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سے مذاکرات فرمائے اور اس طرح ”لولاک“ مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان بن گیا۔ اس طرح مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پوری جماعت کی آواز بن گئی اور ”لولاک“ نے قادیانی قصرِ خلافت پر اس زور کے حملے کیے کہ قصرِ خلافت کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں۔

طلبہ پر ربوہ میں حملہ اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخ ساز کردار:

چناب نگر (ربوہ) قادیانیوں کا گڑھ ہے۔ ریلوے سٹیشن بھی ہے۔ پنڈی اور

پشاور سے آنے والی چناب ایکسپریس یہیں سے گزرتی ہے۔ نشتر کالج کے طلباء کا ایک گروہ سیر و تفریح کے بعد چناب ایکسپریس پر آ رہا تھا کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے طلباء پر ایک جارحانہ حملہ کر کے اُن کو زرد و کوب کیا اور اس حملے میں کئی طالب علم شدید زخمی ہو گئے۔ مسلمان طلباء پر حملہ کی اطلاع مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو فیصل آباد میں ہو گئی۔ آپ اپنے رفقاء سمیت، جن میں مشہور سماجی رہنما مولوی فقیر محمد بھی تھے، اسٹیشن پر پہنچ گئے اور ان طلباء کی مرہم پٹی کرائی گئی اور ان کی ہر طرح خدمت تو وضع کی گئی۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سراپا احتجاج بن گئے۔ انہوں نے جامع مسجد کچہری بازار میں ایک احتجاجی جلسہ کیا اور پورے ملک کے رہنماؤں کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور اس طرح حکمرانوں کو اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لینے کی طرف توجہ دلائی اور قادیانیوں کو الٹی میٹم دے دیا کہ اب تم خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتے، اب تمہارا سورج غروب ہو کر رہے گا اور مسلمان طلباء کا خون تمہاری جھوٹی نبوت کو تہس نہس کر کے رکھ دے گا۔

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو اپنی خطابت اور قلم کے زور سے پورے ملک میں تحریک تحفظ ختم نبوت کا سماں دے دیا اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی محنت اور انتھک جدوجہد سے 1974ء کی تحریک معرض وجود میں آئی۔ اگر دیانت داری سے 1974ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کا جائزہ لیا جائے اور تعصب اور جماعتی تنگ نظریوں سے کام نہ لیا جائے تو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس تحریک کی اٹھان اور اساس میں صرف اور صرف مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی بنیادی کردار تھا۔ طلباء کا واقعہ چونکہ چنیوٹ کے قریب ربوہ میں پیش آیا تھا اور ربوہ فیصل آباد کے قریب ہے۔ اس لیے اس واقعہ کا ابتدائی نوٹس لے کر اس کو طوفان بنانے میں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی جدوجہد اور قائدانہ کوششوں کا دخل تھا۔

تاریخ نے یہ ستم ہمیشہ دہرایا ہے کہ بنیاد اور اساس کے بنیادی پتھروں کو بھلا دیا گیا اور اس پر خوبصورت تعمیر ہونے والی عمارت کو ہی تاریخی درجہ دے دیا گیا۔ مجلس عمل 1974ء کی جدوجہد اور مسلمانوں کی تمام جماعتوں کا تعاون بھی اس تحریک میں قابلِ تعریف و صد تحسین ہے مگر تحریک کے بنیادی قائد اور مؤسس اول مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس لیے تاریخ میں ان کا نام بھی سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ قادیانی جماعت کو اقلیت قرار دینے میں جہاں پورے ملک کی دینی جماعتیں اور ان کے قائدین زبردست خراجِ تحسین کے مستحق ہیں اسی طرح انفرادی طور پر آغا شورش کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اور ملتان نشتر کالج کے طلباء کو بھی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قوم ان مجاہدوں اور فدائیانِ ختم نبوت کو سلام پیش کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا کی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا تھا۔

فیصل آباد کے شہریوں کے دلوں میں قادیانیوں کے خلاف جو زبردست نفرت پائی جاتی ہے اس میں مردِ قلندر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی شب و روز کی محنت اور قادیانیوں کے خلاف فیصل آباد کو مرکز بنا دینے کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ ختم نبوت کے اس قدر شیدائی اور فدائی تھے کہ آپ کے لب و لہجہ، خلوت و جلوت، تقریر و تحریر سے اسی مسئلہ ختم نبوت کی خوشبو مہکتی تھی۔ اگر کسی وقت موج میں ہوتے تو فرمایا کرتے تھے کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا کہ میرا دامن تو خالی ہے بس میرے دامن میں تو تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خدمت کا سرمایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ..... اسی سرمایہ کی برکت سے رحمتوں کے دروازے کھول دیں گے!

مسئلہ ختم نبوت سے والہانہ لگاؤ مولانا کی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ تھا اور وہ اسے اپنی آخرت کا ذخیرہ سمجھتے تھے۔ کچھ عرصے سے آپ کے دل کے مریض تھے۔ آپ ایک

طویل عرصہ تک بسترِ علالت پر رہے۔ بیماری میں ایسی ساعتیں بھی آئیں کہ احباب آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ نے کرم نوازی فرمائی اور آپ رولِ بصحت ہو گئے۔ آپ نے اس بیماری کے بعد اپنی سرگرمیاں محدود کر دی تھیں مگر فتدایا بیوں کا تعاقب پھر بھی بہادری سے جاری رکھا۔ میں نے بارہا عرض بھی کیا کہ آپ کے دل کے مریض ہیں آپ تقریر میں اس قدر جذباتی نہ ہوا کریں۔ اس طرح آپ کے دل کی بیماری کو خطرہ لاحق ہو جائے گا مگر آپ مسکرا کر فرمادیتے..... چھوڑو جی..... ایک دل ہی تو ہے ہم فقیروں کے پاس یہ بھی اگر اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر نشانہ نہ کیا تو کیا کمایا! ہونے دو جو ہوتا ہے۔ ہم محمد الرسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ مرتے دم تک جہاد جاری رکھیں گے اور یہ صرف زبان تک محدود نہیں رکھا بلکہ کر کے دکھایا۔

مولانا اسلم قریشی کا انغواء:

مولانا تاج محمود کی زندگی آخری دنوں مولانا اسلم قریشی کے انغواء کا واقعہ ہوا۔ سیالکوٹ کے شہری چیخ اٹھے مگر وہاں کے ایس پی اور ڈی آئی جی نے سنی ان سنی کر دی اور قادیانی و ڈیروں کی شہ پر کوئی نوٹس نہ لیا۔ مولانا تاج محمود ﷺ سے رہا نہ گیا اور مجھے خصوصی طور پر بلا کر فرمایا کہ میں تو بیماری اور بڑھاپے کی وجہ سے پریشان اور آزرده خاطر ہوں۔ آپ جائیں اور سیالکوٹ کے مسلمانوں کو غیرت دلائیں کہ دن دیہاڑے ختم نبوت کے ڈاکو تمہاری غیرت کو پامال کر گئے اور آپ کی پیشانی پر بل تک نہیں پڑے۔ میں مولانا تاج محمود ﷺ کے حکم پر سیالکوٹ پہنچا۔ مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کرنے کی کوشش کی مگر افسر شاہی نے زبردست مزاحمت کی۔ مجھے ضلع بدر کرنے کی کوشش کی۔ ایک ہفتہ کی محنت کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ان کی رپورٹ میں نے واپسی پر مولانا تاج محمود ﷺ کو پیش کی تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا، ایسا نہیں ہو سکتا میں اپنے بھائی کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا اور فرمایا کہ سیالکوٹ کی

دوبارہ تاریخ مقرر کر دیں میں خود ساتھ چلوں گا اور میں خود نو کر شاہی کی فتدیا نیوں سے ملی بھگت اور گٹھ جوڑ کو خاک میں ملا کر چھوڑوں گا۔ یہی ہوا اور تحفظ ختم نبوت کا یہ بوڑھا جرنیل خود اس بیماری کے عالم میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا احتساب کرنے کے لیے سیالکوٹ چل پڑا۔

الحمد للہ! مولانا تاج محمود ؒ کے سیالکوٹ تشریف لے جانے کی وجہ سے وہاں کے دوستوں کے حوصلے بلند ہوئے اور افسر شاہی کی آنکھیں کھل گئیں اور ان کی زبان نے بھی اسلم قریشی کی جلد برآمدگی کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ مولانا تاج محمود ؒ جس حالت میں بھی ہوتے تھے ان کا مقصد حیاتِ مسئلہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کے مکروہ پودے کا بیج جڑ سے اکھاڑنا ہوتا تھا۔ سیالکوٹ سے واپسی پر میرے ساتھ علیحدگی میں مشورہ فرمایا اور فرمانے لگے کہ اس تحریک کو اب زندہ رکھنا ہے میں تو مریض ہوں میں امانت آپ کے سپرد کرتا ہوں یہ کہہ کر بچوں کی طرح رو پڑے اور بہت دیر تک ایک عجیب کیفیت طاری رہی۔ میں نے عرض کیا کہ مولانا میں تو پہلے بھی آپ کا ایک رضا کار ہوں اب بھی ان شاء اللہ آپ کی توقعات پر پورا اتروں گا۔ آپ کی سرپرستی اور رہنمائی مجھے حاصل رہی تو ان شاء اللہ یہ تحریک زندہ رہے گی اور آپ کا خلوص ضرور جیتے گا۔ قادیانی اور ان کے سرپرست ہمیشہ کی طرح ذلیل و خوار ہوں گے۔

مجلس عمل کی تشکیل:

مولانا میرا جواب سن کر خوش ہوئے اور ساتھ ہی فرمانے لگے چلتے چلتے گوجرانوالہ کے دوستوں سے بھی ملتے جائیں۔ اب ہم تنہا اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتے بلکہ ماضی کی طرح اب بھی مجلس عمل تشکیل دے دی جائے اور وہی اس مسئلہ کے لیے جدوجہد کرے۔ ان شاء اللہ اس طرح یہ جدوجہد بھی پھر اپنے ثمرات حاصل کر کے رہے گی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پہلے بھی اونچا ہے اور وہ تاحشر اونچا ہی رہے گا۔

1983ء کی مجلسِ عمل کی تشکیل میں بھی حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا عمل دخل ہے اور انہوں نے ہی اس تاریخی مجلسِ عمل کی بنیاد رکھی اور اس کی میٹنگوں میں شامل ہو کر اپنے جذبہ تحفظِ ختمِ نبوت سے مجلسِ عمل کے رہنماؤں میں نئی روح پھونک دی۔ اس طرح ملک میں قادیانیوں کے خلاف ایک تحریک شروع ہو گئی اور اس کے نتیجے میں قادیانی دجالوں کو وہ تاریخی شکست ہوئی ہے کہ ماضی کی تمام تحریکوں کے بھی ثمرات سامنے آگئے اور قادیانی خدا کے عذاب میں مبتلا ہو گئے اور حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اس تحریک کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے کے لیے اپنے رب کے حضور پہنچ گئے۔

فَاذْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٥٩﴾ وَاذْخُلِي جَنَّتِي ﴿٦٠﴾ (سورۃ الفجر: ۲۹، ۳۰)

محبوب العلماء مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ:

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اپنی گونا گوں صفات کی وجہ سے مرجع عوام و خواص بن گئے تھے۔ یہ محبوبیت انہیں ختمِ نبوت کی خدمت کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائی تھی۔ علماء ہوں یا صلحاء، زاہد ہوں یا صوفی، سیاسی ہوں یا مذہبی، ملی ہوں یا سماجی، تاجر ہوں یا ملازم، افسر ہوں یا وزیر، فقیر ہوں یا شہنشاہ مسیس نے مولانا کے معمولی سے کمرے میں سب کو نہایت ادب سے بیٹھے ہوئے دیکھا اور مولانا کے خیالات کو اس طرح سنتے تھے جس طرح کوئی عاشق اپنے محبوب کی گفتگو کو ہمہ تن گوش ہو کر سنتا ہے۔

اندازِ گفتگو:

مولانا کی گفتگو اس قدر شیریں اور دل نشیں ہوتی تھی دل چاہتا تھا کہ مولانا بولتے جائیں اور ہم ان کی گفتگو سے، قلب و جگر کو، مولانا کے قند پاروں سے لذت آشنا کرتے رہیں۔ میں نے مجلسِ احرار کے تقریباً صفِ اوّل کے تمام رہنماؤں کو دیکھا اور سنا ہے۔ شاہ جی تو سٹیج اور مجلس کے بھی میرِ سخن تھے۔ ان کی گفتگو شہد سے میٹھی اور برف سے ٹھنڈی ہوا کرتی تھی۔ شاہ جی کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان

احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ مجلسی گفتگو کے بادشاہ تھے۔ مجلس میں ہی رلا دیتے تھے اور ہنسا دیتے تھے۔ قاضی صاحب کی مجلس کے بعد مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس اس قدر میٹھی اور شگفتہ ہوتی تھی کہ مجلس کا ہر شخص اسی بات کا آرزو مند رہتا کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ بولتے چلے جائیں اور ہم ان کی گفتگو کی لذتوں سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔ مجلس میں علمی لطائف بھی ہوتے، سیاسیات پر تبصرہ بھی ہوتا، علماء کے علم و عرفان کی باتیں بھی ہوتیں اور بھلے شاہ اور مشہور پنجابی شاعر مولوی عبدالستار اور مولوی غلام رسول کی پنجابی شاعری پر تبصرے بھی ہوتے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے تو اکثر ہوتے اور مجلس احرار کے رہنما تو مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا محبوب موضوع ہوا کرتے تھے۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے متاثر تھے اکثر فرمایا کرتے تھے اس مرد درویش نے مجھ جیسے کئی نوجوانوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں داخل کر دیا۔ اس مرد درویش نے خود بھی زندگی فقر و فاقہ میں گزار دی اور ہمیں بھی فقر و فاقہ ورثے میں دے گیا۔

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ:

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی فیصل آباد تشریف لاتے تو آپ کا اکثر قیام یا تو مولانا عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہوتا اور یا مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام پذیر ہوتے۔ یہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی ان خدمات کا صلہ تھا جو انہوں نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو زندہ رکھنے کے لیے شروع کر رکھی تھیں۔ میں نے طالب علمی کے دور میں ایک مرتبہ سنا کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ میں اور میرے کئی طالب علم ساتھی دوڑے دوڑے شوق سے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش پر پہنچے تو یہ دیکھ کر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے کمرے کا فرش دھلا کر ننگے فرش پر لیٹے ہوئے ہیں اور عشاق اور پر دونوں کا

ایک ہجوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارد گرد جمع ہے۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت عرض کیا کہ ”پیرا یہاں پر بستر تو بچھانے دو“ فرمایا نہیں ہرگز نہیں جو سکون ٹھنڈے فرش کا ہے وہ کنو اب و ریشم میں نہیں ہے۔ میں نے اس پر اس وقت تو غور نہیں کیا مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ شاہ جی بھی اپنے فداکاروں کی دینی قربانیوں پر بے حد فدا ہوا کرتے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بے پناہ عزت و شفقت دیتے تھے۔

میرے نقطہ نظر سے یہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مقام محبوبیت تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلین کی خدمت کے صلے میں عطاء فرمایا۔ اس طرح میں نے خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور ماسٹر تاج دین انصاری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ اور آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت کرتے دیکھا۔ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ توکل کی بات ہے کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں خدمات کو سراہتے تھے اور تمام اہم امور میں مولانا سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ تو جب بھی فیصل آباد تشریف لاتے تو ان کی مرکزی قیام گاہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا گھر ہوا کرتا تھا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی وجہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ بظاہر تو آپ شوریٰ کے رکن تھے مگر آپ کو ہمیشہ جماعت کے مبلغین نے اپنا قائد تسلیم کیا اور مولانا کی تجاویز ہی جماعت کی سرکاری پالیسی قرار پاتی رہیں۔

جماعت کے موجودہ امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ ملک کے ممتاز روحانی پیشوا ہیں۔ ہزاروں لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سلوک کی منزلیں طے کرتے ہیں مگر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو یہ عزت و شرف حاصل رہا ہے کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد بھی جب فیصل آباد تشریف لاتے تو وہ بھی مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے مکان

پر ضرور تشریف لے جاتے۔ ان تمام واقعات کو عرض کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ صرف مولانا تاج محمود نہیں رہ گئے تھے بلکہ انہیں ملک کے رہنماؤں اور مشائخ میں محبوبیت کا مقام حاصل ہو گیا تھا۔

محبت مروت:

میں اکثر تبلیغی سفر پر شہر سے باہر رہتا ہوں۔ میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے مولانا سے تاخیر سے ملتا تو میری غیر حاضری کی شکایت فرماتے اور مجھے بہت اصرار سے فرماتے کہ سفر کم کر کے دین کے دوسرے شعبوں کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ میں ان کی محبت کا جواب محبت ہی سے دیتا مگر پھر جب میں ایک طویل عرصہ کے لیے گم ہو جاتا تو پھر ملاقات میں فرماتے کہ میں تو آپ کو عالمی سطح پر کام کرتے دیکھنا چاہتا ہوں اور اس طرح پھر دیر تک بٹھائے رکھتے اور اپنے زریں خیالات اور قیمتی مشوروں سے سرفراز فرماتے۔ جب کبھی اداسی ہوتی تو مولانا کی شگفتہ گفتگو سننے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ اس طرح پھر دن کا اکثر حصہ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ ہی کی خدمت میں گزر جاتا۔

علماء کی نظر میں:

مولانا محمد صدیق (اہل حدیث)، صاحبزادہ فضل رسول (جامعہ رضویہ)، مولانا سلطان احمد داؤدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالرحیم اشرف رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام امور میں ان کے زریں مشوروں سے استفادہ کرتے۔ حضرت مولانا مفتی زین العابدین تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مولانا تاج محمود کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی بات کی فکر نہیں ہے۔ یہ ہمارے ترجمان اور معتمد ترین رفیق ہیں ان کے تمام فیصلے ہمارے لیے عزیز ترین متاع ہیں۔ مقام محبوبیت یہاں تک حاصل تھا کہ جو لوگ یا علماء و صوفیا حسلوت میں مولانا کی مخالفت بھی کرتے تھے وہ بھی مولانا کے اس ٹوٹے پھوٹے کمرے میں گردنیں جھکائے

بیٹھے ہوا کرتے تھے اور اپنے مسائل میں مولانا سے رہنمائی کی درخواست کرتے تھے۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر بلند حوصلہ اور وسیع ظرف عطاء فرمایا تھا کہ اس کے باوجود کہ آنے والے کے خیالات و نظریات سے آپ واقف ہوتے مگر آپ پھر بھی اس کا مسئلہ حل کرانے کے لیے جدوجہد فرماتے۔

تاثیر دلائل: صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے ملاقات اور گستاخ صحابہ کیلئے تعزیری آرڈیننس:

ملک کے بعض حصوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف شریکینہ عناصر نے گستاخی کی۔ اس سلسلہ میں علماء کا ایک وفد جنرل ضیاء الحق صدر مملکت سے ملاقات کے لیے ترتیب دیا گیا تو سب نے متفقہ طور پر گفتگو کے لیے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب کیا۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح مدلل اور جاندار گفتگو کی کہ صدر مملکت مجو حیرت ہو کر رہ گئے اور مولانا کی گفتگو کے خود نوٹس لیتے رہے اور آخر میں صدر مملکت نے مولانا کی اس مربوط، مدلل اور دل میں اترنے والی گفتگو پر مولانا کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مولانا کی گفتگو سے میری سوچ کے کئی درتے کھل گئے۔

اس پر حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ نے علماء کرام کے دلی خیالات اور جذبات کی ترجمانی فرما کر ہمارے دل جیت لیے ہیں۔ اس گفتگو میں قصیدہ خوانی نہیں تھی بلکہ اس میں دلائل و براہین سے علمائے اہل سنت کے موقف کو بیان کیا تھا۔ اسی کے نتیجے میں صدر مملکت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر دشنام طرازی کرنے والے کے لیے تعزیری آرڈیننس جاری کیا تھا اور اس جرم کی سزا تین سال قید بامشقت رکھی تھی۔ چالیس علمائے کرام کے اس وفد کی ترجمانی مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت باوقار انداز میں فرما کر اپنی محبوبانہ قدریں علمائے کرام کی نظروں میں اجاگر کر دیں۔

مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی انہی مذہبی اور ملی خدمات کی وجہ سے آپ کو بہت چاہتے تھے اور دارالعلوم تعلیم القرآن کے سالانہ اجتماعات کے مرکزی مقررین میں آپ کا اسم گرامی ہوتا اور حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی شمولیت پر بے حد اصرار فرمایا کرتے تھے۔

حرف آخر:

غرض کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر محبوب العلماء مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ تک میں نے آپ کی زندگی کے تین دور دیکھے ہیں۔ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات لکھنے والوں کے لیے تو مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے بے شمار عنوان ہیں جن پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے اور آخر یہ کہہ کر رخصت ہونا پڑے گا کہ

دامانِ ننگ و گلِ حسن تو

یہ کہنا تو درست نہیں کہ مولانا بے وقت یا اپنے وقت سے پہلے چلے گئے مگر یہ کہنا بالکل حقیقت ہے کہ مولانا ہمیں ایسے وقت میں تنہا چھوڑ کر عالم جاوداں کو چلے گئے ہیں جب مولانا کی مجھ جیسے لاتعداد رضا کاروں کو بڑی ضرورت تھی!

بڑا کہلانا تو بہت آسان بات ہے مگر بڑا بننے کے لیے جن اوصاف مجیدہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ دور دور تک معدوم ہیں۔ مولانا خود بڑا نہیں بنتے تھے بلکہ ہمارے شعور نے ان کو بڑا سمجھا۔ جس دھوبی گھاٹ کے وسیع میدان میں مجھے مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا اولین شرف حاصل ہوا تھا اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سوز بھری تلاوت سے میرے دل پر نقش چھوڑے تھے اسی دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں میں نے مولانا کے جنازہ کو کندھا دیا۔

رہے نام اللہ کا



ختم نبوت

مولانا محمد ضیاء القاسمی

نَحْمُدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَمَا
كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ (پ ۲۲ سورة الاحزاب: ۴۰)
”نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن
آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ
تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔“

مسئلہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدہ پر پوری امت کا
اتفاق ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نبوت ختم ہو چکی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس عقیدہ کے اثبات کے لیے قرآن و حدیث میں
سینکڑوں دلائل و براہین موجود ہیں اور ہر آیت اور حدیث برہان قاطع اور بیان شافع
ہے جس سے دلوں کو سرور اور ایمان کو تازگی ملتی ہے مگر براہوں نفسانی خواہشات اور دین
سے بے زار افراد کی افتاد طبع کا کہ انہوں نے واضح اور مستحکم عقیدہ کو بھی اپنے اغراض
اور ناپاک مقاصد کی بھینٹ چڑھا دیا۔ (اعاذنا اللہ)

میرے نزدیک مسئلہ ختم نبوت پر دلائل قائم کرنا اور انہیں براہین کی بنیاد پر
بیان کرنا ایک بدیہی مسئلہ کو نظری بنانے کے مترادف ہے جس طرح آسمان آسمان ہے
اور سورج سورج ہے۔ چاند چاند ہے ان پر دلائل قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی
طرح یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ پر نبوت اور

رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ آپ کی ختم نبوت کی صفت اتنی واضح اور غیر مبہم ہے کہ اس پر دلائل قائم کرنا تحصیلِ لاحاصل ہے۔

- حضور اکرم ﷺ کا وجود کامل
- حضور اکرم ﷺ کا دور کامل
- حضور اکرم ﷺ کا دین کامل
- صرف کامل ہی نہیں بلکہ اکمل

آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر تمام نعمتیں مکمل اور فضائل و درجاتِ نبوت مکمل کر دیے گئے۔ اس لیے آپ کو خاتم الانبیاء ﷺ اور خاتم النبیین ﷺ ماننا اور عقیدہ رکھنا یہ ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ اس کو دلائل سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپ خاتم الانبیاء ﷺ ہیں اور اب آپ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا خواہ وہ تشریحی ہو..... یا غیر تشریحی..... ظلی ہو..... یا بروزی..... ہر قسم کا مدعی نبوت کافر ہوگا اور اس کو ماننے والے مرتد اور کافر قرار دیئے جائیں گے! اس لیے میں اس وقت آپ حضرات کے سامنے بطور دلائل نہیں بلکہ تبرکاً چند آیات مبارکہ بیان کروں گا جن میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اور ان آیات سے آپ کی ختم نبوت پر عجیب انداز سے روشنی پڑتی ہے اور اس سے مسیرِ مقصود آپ حضرات کے ایمان کو تازگی اور روحانی بالیدگی عطاء کرنا ہے تاکہ آپ کے قلوب قرآنی آیات اور حضور اکرم ﷺ کے نبوی ارشادات کی روشنی سے منور ہو جائیں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ

وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ (سورة الاحزاب: ۴۰)

اس آیت میں..... {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ} سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ امت کا رشتہ نبوت کا ہے..... ابوت کا نہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی آپ کے فرزند ان حقیقی کو ایک ایک کر کے اپنے ہاں بلا لیا اور سب کی وفات آپ کی مبارک زندگی ہی میں ہو گئی تاکہ

دنیا کے اصول کے مطابق والد کی رحلت کے بعد کسی فرزند کو بھی منصب نبوت کا دعویٰ کرنے کا موقع نہ دیا جائے! اب جب کہ آپ کے فرزند ان حقیقی دنیا سے رخصت ہو گئے تو {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ}..... کا حقیقی مفہوم بھی واضح ہو گیا اور تاج ختم نبوت کا تحفظ بھی ہو گیا..... گویا کہ یہ بتلا دیا گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اب باپ بیٹے کا رشتہ نہیں ہوگا بلکہ نبی اور امتی کا رشتہ ہوگا..... جو امتی جہاں ہوگا..... اس کے نبی..... صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے!

جو شخص جس مقام پر یہ کہے گا کہ میں امتی اسی مقام پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نبی ہوں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک برابر چلتا رہے گا..... وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ..... حضرت آدم علیہ السلام سے اس دم تک تمام انبیاء کی نبوت کا سلسلہ جاری تھا مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا اور ختم نبوت کا تاج آپ کے سر پر رکھ کر آپ کو خاتم النبیین قرار دے دیا گیا!

یوں سمجھ لیجیے!

آسمان پر تارا چمکا پھر چاند نکلا

پھر ستاروں کا بے شمار سیلاب بہہ نکلا

ستارے اور چاند پوری رات چمکتے رہے مگر زمین روشنی کے لیے بے تاب رہی..... صبح ہوئی سورج چمکا تو چاند اور تارے رخصت ہو گئے..... اور اب سورج کا راج ہو گیا..... طلوع آفتاب نے تمام ستاروں کو اور قمر منیر کو رخصت کر دیا اور اب اس کے بعد کسی روشنی کی ضرورت نہیں رہی! اسی طرح سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو گئے اور اب تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا آفتاب اس طرح سے چمکا کہ کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی بلکہ جہاں جہاں خدا کی خدائی ہوگی وہیں محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصطفائی ہوگی!

جس کا اللہ.....خدا ہوگا..... اس کا محمد ﷺ..... مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔
 اللہ تعالیٰ چونکہ ہر چیز کا علم رکھتے ہیں اس لیے اس کا یہ اعلان اس کی حکمت
 بالغہ کے ہزاروں موتی اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے! جہاں جہاں نبوت کے دعوے
 ہوں گے؟

اس کو ان کا علم بھی!

جو مدعی اپنے دلائل رکھتا ہے۔ اس کو ان کا بھی علم!
 گویا کہ یہ بتایا گیا کہ ختم نبوت کا اعلان ویسے ہی نہیں کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ
 نے ہر چیز کو جانتے بوجھتے کیا ہے۔ سبحان اللہ!
 ذرا یہ انداز بھی دیکھیں! جب اللہ تعالیٰ کے خزانے میں محمد ﷺ کے وجود کو
 اکملیت حاصل ہے۔ ان کے وجود جیسا کوئی وجود ہی نہیں ہے تو ختم نبوت جیسا اعزازی
 تاج اسی رسول کے سر سجتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانے میں ایک ہی ہو اور دریکتا ہو!
 خدا الوہیت میں یکتا..... محمد ﷺ نبوت میں یکتا۔ نبوت جیسی عظیم نعمت
 رکھنے کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا..... پھر بنی آدم میں نوح علیہ السلام کا دل.....
 یعقوب علیہ السلام کا دل..... یوسف علیہ السلام کا دل..... سلیمان علیہ السلام کا دل..... اسماعیل علیہ السلام
 کا دل..... عیسیٰ علیہ السلام کا دل بنایا اور اس میں نبوت کو رکھا۔

ختم نبوت چونکہ نبوت سے ایک اور اعلیٰ اور اونچی نعمت ہے اس کے لیے ایک
 ایسے وجود کا ہونا ضروری تھا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیقات کا شاہکار بھی ہو اور ختم نبوت کے
 بوجھ کو برداشت کرنے والا اور ہر اعتبار سے کامل ہو۔ اس لیے اس مقام کے لیے صرف
 وجود محمد ﷺ کو منتخب کیا گیا اور ختم نبوت جیسی نعمت کا حامل..... قلب محمد ﷺ اور
 وجود محمد ﷺ قرار پایا..... نہ ان کے وجود جیسا کوئی وجود قیامت تک پیدا ہوگا اور
 نہ ہی نبوت اور ختم نبوت کی نعمت ان کے سوا کسی اور کو عطاء کی جائے گی۔ آپ ﷺ کو

خاتم النبیین اسی لیے بنایا گیا۔

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٣٠﴾ (سورة الاحزاب: ٣٠)

آپ حضرات نے پہلی آیت کریمہ کا مطلب اور مفہوم سمجھ لیا۔ اب میں آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید کی ایک دوسری آیت کریمہ پیش کرتا ہوں جس سے سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت کا مسئلہ روز روشن کی طرح آشکار ہوگا۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَارْتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ

رَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (پ ٦ سورة المائدة: ٣)

”آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی

اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی فضیلت و عظمت کو بیان فرماتے

ہوئے امت کو تین اعزاز عطاء فرمائے!

اعزاز اول.....تمہارا دین کامل کر دیا!

اعزاز ثانی.....تم پر اپنی نعمت کامل کر دی!

اعزاز ثالث.....تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا!

اعزاز اول:

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جس قدر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے وہ اپنی اپنی امتوں کے لیے دینی احکامات اور انعامات لاتے رہے مگر ہر نبی کے بعد ایک دوسرے نبی اور دوسرے انعامات و احکامات کی ضرورت رہتی۔ یہ سلسلہ نبوت و انعامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک برابر چلتا رہا مگر سرکارِ دو عالم ﷺ چونکہ آخری نبی تھے اور آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملنی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے دین کو کامل اور مکمل کر کے امت محمدیہ کو بشارت دی کہ تم وہ خوش قسمت امت ہو کہ میں نے دین کا معاملہ

جو ابھی تک نشوونما پاتا آ رہا تھا اس کا وجود اب ہمیشہ کے لیے مکمل اور کامل کر دیا۔ آج کے بعد دین کا کوئی شعبہ غیر مکمل نہیں سمجھا جائے گا جس دین کی عمارت کا نقشہ آدم علیہ السلام سے بنا شروع ہوا اس کی عمارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ختم ہوگئی..... اب جیسے دین کامل ہے اسی طرح اس دین کو لانے والا نبی بھی کامل ہے۔ جس طرح اب اس دین کے بعد کسی اور دین کی ضرورت نہیں ہے..... اسی طرح اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اور رسول کی ضرورت نہیں!

امام المفسرین حضرت العلامة ابن کثیر اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

”هَذِهِ أَكْبَرُ نِعْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ حَيْثُ اكْتَمَلَ تَعَالَى لَهُمْ دِينُهُمْ فَلَا يَحْتَاجُونَ إِلَى دِينٍ غَيْرٍ وَلَا إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِهِ صَلُّوا صَلَوَاتِ اللَّهِ وَسَلَامَهُ عَلَيْهِ. وَلِهَذَا جَعَلَهُ اللَّهُ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَبَعَثَهُ إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ. (ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲)

ترجمہ: ”یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کے لیے دین کو کامل فرما دیا! لہذا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کسی دین کی محتاج ہے اور نہ کسی نبی کی! اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا اور تمام جن و بشر کی طرف مبعوث فرمایا۔“

دین بھی..... مکمل نبوت بھی..... مکمل

جو لوگ تکمیلِ نبوت کے بعد چور دروازے نکال کر نبی بنتے ہیں وہ بھی اسلام کے دشمن اور جو لوگ دین کامل کی مضبوط دیواروں کو نقب لگا کر بدعات کو دین میں داخل کرتے ہیں، وہ بھی اسلام کے دشمن۔

دونوں طبقے اسلام کے خیر خواہ نہیں..... ایک نبوت کا چور اور دوسرا دین کا چور..... دین اور نبوت مکمل ہو چکے..... اب نہ تو کسی کو نبی بنانے دیا جائے گا، اور نہ ہی کسی کو نبی کے دین میں پیوند کاری کرنے دی جائے گی۔

نماز، اذان، تکبیر، جنازہ ان کی شکلیں اور ان کے خاکے نبوت کی طرف سے امت کو مکمل طور پر مل چکے ہیں۔ اب جو بھی کوئی ان میں نئے نئے خاکے بنانے کی کوشش کرے گا وہ نبوت سے براہ راست مقابلے کا ارتکاب کرے گا جس کی سزا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہنم ہے۔

((مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

(مسلم، کتاب الاقضية، ۲/۸۷، بخاری، ۱/۴۷۴، رقم: ۲۶۹۷)

”بدعات پسند طبقوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔“

اعزاز ثانی:

امت پر تمام نعمتیں مکمل کر دی گئیں۔ تہجد کی نعمت مکمل..... فرائض کی نعمت مکمل..... زکوٰۃ و صدقات کی نعمت مکمل..... وضو و تیمم کی نعمت مکمل..... حج کی نعمت مکمل..... عیدین کی نعمت مکمل..... رمضان و قرآن کی نعمت مکمل..... اور اسی طرح محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کی نعمت مکمل!

مسلمان کے لیے سب سے بڑی نعمت حضور اکرم ﷺ کا وجود گرامی! اور وجود بھی ایسا جس کو ختم نبوت کے موتیوں سے سجایا گیا ہو! اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس لیے مجھے کہنے دیں:

جس امت کو حضور اکرم ﷺ جیسا پیغمبر ملا ہو..... جس امت کو حضور اکرم ﷺ جیسا رہبر ملا ہو..... جس امت کو حضور اکرم ﷺ جیسا مقتدا ملا ہو..... جس امت کو

حضور اکرم ﷺ جیسا مصطفیٰ ملا ہو..... جس امت کو حضور اکرم ﷺ جیسا شافع ملا ہو..... اس امت کو اس نعمت عظمیٰ کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے..... جس کو حضور اکرم ﷺ مل گئے اس کو دونوں جہاں کے سردار مل گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور اکرم ﷺ دیئے..... اور..... حضور اکرم ﷺ نے ہمیں خدا دیا..... اس لیے اب خدا کے بعد خدا کوئی نہیں اور حضور اکرم ﷺ کے بعد مصطفیٰ کوئی نہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... لَا نَبِيَّ بَعْدِي

اعزاز ثالث:

وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا = (سورة المائدة: ۳)

”اور اسلام تمہارا دین ہے! خدا کا پسندیدہ دین۔ خدا کا محبوب دین اسلام ہے۔“

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔ (پ ۳ سورة آل عمران: ۱۹)

اس آیت کریمہ نے امت محمدیہ کو ایسے اعزازات کی بشارت دی ہے کہ پوری امت کے لیے یہ آیت مسرتوں کا سامان لیے ہوئے ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ امت محمدی کا دین کامل..... امت محمدی پر نعمتیں کامل..... امت محمدی کا اسلام کامل..... اب کوئی نبوت کا دعویٰ کرنے والا بتلائے کہ دین تو مکمل ہو چکا اس کی تو ہمیں ضرورت نہیں تم بتاؤ کس مشن پر آئے ہو! نعمت مکمل ہو چکی ہے۔ ہمارا دامن نعمتوں سے مالا مال ہے تم بتلاؤ کس مرض کی دوا ہو!

اسلام کو بطور دین امت کے لیے پسند کر لیا گیا ہے اور اسلام سرکار دو عالم ﷺ نے امت کے رگ وریشے میں راسخ کر دیا ہے۔ مدعی کذاب بتائے کہ وہ کیا پروگرام لے کر آیا ہے۔ کذاب مدعی نبوت کو چاہیے کہ وہ ڈوب مرے اس سبے

گلشن میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے!
ختم نبوت کانفرنس کا نظارہ:

ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے بھی عالم ارواح میں ختم نبوت کانفرنس منعقد فرمائی تھی۔ اس میں انبیاء کرام ﷺ کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ کسی غیر نبی کو اس کانفرنس میں شرکت کی اجازت نہیں تھی! خطاب خداوند قدوس کا تھا اور سامعین انبیاء کرام ﷺ تھے اور موضوع سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کا تھا۔ چنانچہ قرآن مجید اس ختم نبوت کانفرنس کی کارروائی کو اس طرح بیان فرماتا ہے کہ

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكُمْ
وَوَعَدْتُمْ أَنْ تَقُولُوا مَا لَمْ آتِ بِكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ۔ (پ ۳ سورۃ آل عمران: ۸۱)

”جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام ﷺ سے عہد لیا کہ جب تم کو کتاب اور حکمت دوں! اور پھر ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو تمہاری آسمانی کتابوں کی تصدیق کرے! (یعنی محمد ﷺ) تم سب ان پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو!“

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد میثاق صرف انبیاء ﷺ سے تھا جو نبی ہوگا وہ اس عہد میں شریک ہوگا اور جو نبی نہیں ہو اس کا اس عہد و میثاق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوگا۔

ذرا دیکھیے تو اس کانفرنس میں شریک ہونے والے کون کون آرہے ہیں۔ وہ دیکھو چشم بصیرت سے دیکھو۔ تصورات کی دنیا میں دیکھو۔ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے۔
حضرت آدم علیہ السلام..... حضرت نوح علیہ السلام..... حضرت شعیب علیہ السلام..... حضرت صالح علیہ السلام..... حضرت داؤد علیہ السلام..... حضرت زکریا علیہ السلام..... حضرت سلیمان علیہ السلام.....

حضرت ابراہیم علیہ السلام..... حضرت یعقوب علیہ السلام..... حضرت یوسف علیہ السلام..... حضرت موسیٰ علیہ السلام..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لارہے ہیں۔

ذرا آنکھیں بند کر کے دیکھیں کوئی ان میں قادیانی دجال تو نہیں ہے اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو نبی ہوگا وہ عالم ارواح کے عہد و میثاق میں شریک ہوگا اور جو اس عہد میں شریک نہیں تھا وہ دجال تو ہو سکتا ہے مگر نبی ہو نہیں سکتا۔ سبحان اللہ!

نبی ہونے کے لیے ضروری تھا کہ وہ عالم میثاق میں شامل ہو..... نہ مسیلمہ کذاب اس میثاق میں شریک ہوا..... اور نہ ہی اس کی نبوت کا سوال پیدا ہوا۔

لَمَّا آتَيْنَاكُمْ مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ

”کتاب و حکمت انبیاء کو دی جائے گی مگر۔“

ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

ثُمَّ..... جَاءَكُمْ رَسُولٌ

”پھر آئے گا تمہارے ہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔“

لفظ ثُمَّ نے ختم نبوت کا ڈنکا بجادیا کیونکہ عربی محاورات میں ثم اس مقام پر

آتا ہے جہاں آنے والے کا سب سے آخر میں آنا بیان کرنا مقصود ہو۔

ثُمَّ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْقَوْمِ ثُمَّ..... عُمَرُ

”میرے پاس قوم آئی اور سب کے بعد عمر آیا۔“

اس آیت کریمہ میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ..... اے انبیاء کرام علیہم السلام

..... تم سب کے بعد..... ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ..... پھر تمہارے پاس

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے!..... یعنی آپ سب کے آخر میں سب کے بعد

تشریف لائے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات گرامی کو تمام انبیاء کرام ﷺ کے بعد مبعوث فرمانا تھا..... اس لیے ان کو خبردار کیا گیا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت سب کے بعد ہوگی اور آپ خاتم الانبیاء ہوں گے!
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ۔

جو کچھ تمہارے پاس ہوگا۔ محمد رسول اللہ ﷺ اس کی تصدیق کریں گے۔
 لفظ ثَم..... سرکارِ دو عالم ﷺ کے آخر الزماں ہونے کی دلیل ہے
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ..... ختم نبوت کی واضح دلیل ہے۔
 حضور اکرم ﷺ سب انبیاء کرام ﷺ کے مصدق ہوں گے!
 معلوم ہوا کہ جس نبی کے مصدق حضور اکرم ﷺ ہوں گے وہی نبی ہوگا اور جس کی تصدیق کا سرٹیفکیٹ آپ نے نہیں دیا وہ دجال تو ہو سکتا ہے، نبی نہیں ہو سکتا!
 سب انبیاء علیہم السلام حضور اکرم ﷺ کے تصدیق شدہ ہیں۔ میلہ کذاب اور اس کے پیروکار کوئی تصدیق شدہ کاپی دکھائیں۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ (پ ۱ سورۃ البقرہ: ۲۴)

تصدیق کا منظر یوں ہو سکتا ہے! حضور اکرم ﷺ مصدق ہوں گے:

آپ کون؟	سیدنا آدم علیہ السلام	تصدیق کی جاتی ہے
آپ کون؟	سیدنا نوح علیہ السلام	تصدیق کی جاتی ہے
آپ کون؟	سیدنا شعیب علیہ السلام	تصدیق کی جاتی ہے
آپ کون؟	سیدنا زکریا علیہ السلام	تصدیق کی جاتی ہے
آپ کون؟	سیدنا سلیمان علیہ السلام	تصدیق کی جاتی ہے
آپ کون؟	سیدنا موسیٰ علیہ السلام	تصدیق کی جاتی ہے

آپ کون؟ سیدنا یعقوب علیہ السلام تصدیق کی جاتی ہے
 آپ کون؟ سیدنا یوسف علیہ السلام تصدیق کی جاتی ہے
 آپ کون؟ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تصدیق کی جاتی ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تصدیق فرمادیں گے تو ان کی نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصدقہ ہوگی اور نبی وہی ہوگا جس کی تصدیق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔

مسئلہ کذاب چونکہ جعلی ہے اور اس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے اس لیے اس کی تصدیق کا منظر کچھ یوں بن جائے گا کہ

((ثَلَاثُونَ كَذَابُونَ دَجَالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ
 وَأَنَّا حَاتَمُ النَّبِيِّينَ)) (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۲۶۲)

جن جھوٹے اور دجال صفت لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کر کے منصب نبوت پر ڈاکا مارنے کی ناکام کوشش کی ہے ان میں مرزا غلام احمد دیانی کا نام سرفہرست ہے۔ اس کو ان دجالوں کی فہرست میں رکھا جائے گا۔ جن کو زبان نبوت سے دجال و کذاب کا لقب ملا ہے!

وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
 جس نبوت میں نہیں شوکت و حشمت کا پیام

معلوم ہوا کہ نبی وہ ہوگا..... جس کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تصدیق شدہ شناختی کارڈ ہوگا۔ سبحان اللہ!

نہ مرزا قادیان کے پاس مصدقہ شناختی کارڈ ہوگا اور نہ اس کو نبی مانا جائے گا۔

دکھاؤ مصدقہ شناختی کارڈ

اس آیت کریمہ میں تحفظِ ختم نبوت کا نفرنس کی عظیم الشان جھلکیاں موجود ہیں

جو انبیاء کرام ﷺ کے بیٹاق میں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ شرف صرف اور صرف سرکارِ دو عالم ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ نبی بھی ہیں اور رسول بھی..... خاتم الانبیاء بھی ہیں اور خاتم الرسل بھی..... آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے! آپ حضرات کے سامنے اس وقت تک میں نے قرآن مجید کی تین آیات پیش کی ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلہ کو نہایت ہی بلاغت و فصاحت سے بیان کر رہی ہیں۔ اب آپ حضرات کے سامنے چوتھی آیت کریمہ پیش کر رہا ہوں جو اس مسئلہ کو اور بھی واضح کرتے ہوئے ایمان کو جلا اور تازگی بخشتی ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پ ۹ سورة الاعراف: ۱۵۸)

”آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف

اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین میں ہے۔“

اس آیت میں الناس کو خطاب ہے۔ روئے زمین پر جو بھی انسان زادہ ہوگا۔ روئے سخن اسی کی طرف ہے جو الناس ہوگا وہ نبی کا امتی ہوگا، جو نبی کا امتی ہوگا وہ آپ کی غلامی کرے گا اور جو غلامی نہیں کرے گا وہ الناس نہیں ہوگا۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (سورة الاعراف: ۱۵۸)

جہاں جہاں انسان بستے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ ان سب کے لیے نبی ہیں جو انسان اب روئے زمین پر ہے یا قیامت تک ہوگا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ ان سب کے نبی ہیں۔

اس آیت میں لفظ جَمِيعًا اس قدر کامل اور مکمل ہے جس کے ہوتے ہوئے سرکارِ دو عالم ﷺ کی عمومیت اور تمام مخلوقات پر آپ کی سرداری اور بالاتری ثابت

ہوئی ہے۔ سبحان اللہ!

بھئیَعَا تمام انسانوں کے نبی
بھئیَعَا تمام جنات کے نبی
بھئیَعَا تمام ملائکہ کے نبی
بھئیَعَا تمام زمینوں کے نبی
بھئیَعَا تمام آسمانوں کے نبی
بھئیَعَا تمام نبیوں کے نبی
بھئیَعَا قیامت تک تمام مخلوقات کے نبی

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ تمام کائنات کے نبی ہیں۔

جو کائنات میں ہوگا اس کے نبی محمد ﷺ
جو زمین پر ہوگا اس کے نبی محمد ﷺ
جو آسمانوں پر ہوگا اس کے نبی محمد ﷺ
جو خدا کی مخلوق میں ہوگا اس کے نبی محمد ﷺ

پھر بتایا جائے کہ مرزا قادیان کس کے لیے آیا ہے..... انسانوں میں تو نبی کی
اب گنجائش نہیں..... زمینوں میں تو نبی کی اب گنجائش نہیں..... آسمانوں میں تو نبی کی اب
گنجائش نہیں..... تو پھر کہنے دیجیے کہ مرزا قادیان ایک ایسی بدبودار اور متعفن لاش ہے
جس کے لیے اب صرف اور صرف غلاظت ڈالنے والے سٹور کے سوا کوئی مقام نہیں۔
اب آیت کریمہ..... الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط..... کہہ
کر بھی یہ بتایا گیا ہے جس ذاتِ باری تعالیٰ کی جہاں جہاں حکمرانی ہے وہیں وہیں محمد
رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا آفتاب چمکے گا۔

مکدی مکاواں

جہناں چیزاں دا اللہ رب اے
 انہاں چیزاں دا محمد رسول اے
 ”جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ رب ہے، ان چیزوں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول ہیں۔“ سبحان اللہ!

نبوت کے جھوٹے مدعیو..... یا تو خدا کی خدائی سے نکلو..... یا پھر میرے
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کرو..... ماشاء اللہ۔ سبحان اللہ!
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((أَنَا رَسُولٌ مِّنْ أَذْرِكُتْ حَيًّا وَمَنْ يُؤَلِّدُ بَعْدِي))

(الطبقات الکبریٰ ج ۱، ص ۱۹۱)

”میں ان لوگوں کے لیے بھی نبی ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں
 اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔“

ختم نبوت ایک عجیب انداز سے:

آپ قرآن مجید کے اس اعلان پر بھی توجہ فرماتے جائیے کہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ..... وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ (پ ۲۷ سورۃ القمر: ۱)

”قیامت قریب ہے..... اور چاند پھٹ گیا۔“

قیامت قریب ہے..... اس اعلان خداوندی پر بار بار غور فرمائیں تو معلوم
 ہوگا کہ قیامت قریب ہونے کا اعلان یونہی نہیں فرمادیا گیا بلکہ اس میں یہ بتلانا مقصود
 ہے کہ جس پروگرام کو لے کر آدم علیہ السلام آئے

نوح علیہ السلام آئے کسی نے مانا کسی نہیں مانا

شعیب علیہ السلام آئے کسی نے مانا کسی نہیں مانا

سلیمان علیہ السلام آئے کسی نے مانا کسی نہیں مانا

کسی نے مانا کسی نہیں مانا	ابراہیم علیہ السلام آئے
کسی نے مانا کسی نہیں مانا	یعقوب علیہ السلام آئے
کسی نے مانا کسی نہیں مانا	یوسف علیہ السلام آئے
کسی نے مانا کسی نہیں مانا	موسیٰ علیہ السلام آئے
کسی نے مانا کسی نہیں مانا	عیسیٰ علیہ السلام آئے
اس کو عظمتیں ملیں رفعتیں ملیں	جس نے مانا
اس کو ذلت ملی اور رسوائی ملی	جس نے نہیں مانا
عزت ملی	ماننے والوں کو
نہایت و نابود کر دیا	نہ ماننے والوں کو

خبردار اب معاملہ یہ نہیں ہوگا کہ ماننے والوں کو چھوڑ دیا جائے اور نہ ماننے والوں کو ذلت و رسوائی دی جائے گی بلکہ اب معاملہ یہ ہوگا کہ میں نظام کائنات ہی کو ختم کروں گا، کیونکہ جب تم میرے محمد ﷺ کو نہیں مانو گے تو میں پوری کائنات کا نظام ہی درہم برہم کر دوں گا۔ وہ ہوں گے تو نظام کائنات میں بہاریں ہوں گی۔

وہ نہیں ہوں گے تو قیامت برپا کر دی جائے گی..... (اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ.....) قیامت کا آنا اس بات کی بین دلیل ہے کہ خاتم النبیین کے بعد اب کسی دنیا کے نظام کو برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں..... جس طرح قیامت کے بعد نظام کائنات ختم۔

اسی طرح سرکارِ دو عالم ﷺ کے بعد نظام نبوت بھی ختم

وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔

جس طرح آخری مقرر کے بعد جلسہ اور کانفرنس لپیٹ لی جاتی ہے.....
سائبان اتار لیے..... دریاں اٹھالی گئیں..... لاؤڈ سپیکر اور سٹیج اٹھالیے گئے.....
اسی طرح آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کائنات کا تمام

سامان لپیٹ لیا جائے گا۔ چاند، ستارے رخصت ہو جائیں گے۔ آفتاب اپنی درخشندگی سمیت چلا جائے گا..... رہے گا تو بس نام اللہ کا

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا - (پ۔ ۳۰ سورۃ الزلزال: ۱)
 الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ
 يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ (سورۃ القارعة: ۳۱-۳۲)
 بس بس میرے محمد کی تو کائنات تھی۔
 وہ نہیں تو کائنات نہیں۔

یہ آیت کریمہ ختم نبوت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ غور و منکر اور عشق رسالت کی چاشنی اور دولت سے مالا مال فرمائے۔ سبحان اللہ!
 قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ۔

(بخاری، کتاب الرقاق، ج ۲، ص ۴۹۰)

حضور اکرم ﷺ نے (انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر) فرمایا کہ میں اور قیامت دونوں اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔
 ایک اور نرالا انداز:

قرآن حکیم کے سمندر میں ذرا غوطہ لگایے تو ایک اور موتیوں سے بھری ہوئی آیت شریفہ آپ کو ملے گی۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
 عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ (پ۔ ۱۰ سورۃ التوبہ: ۹)

”وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا اور سچے دین کے ساتھ۔ تاکہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر۔“

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا مقصد بعثت یوں

بیان فرمایا ہے کہ

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ -

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ادیان پر غلبہ دیا جائے گا۔“

تمام ملتوں پر غلبہ تبھی ہو سکتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تمام

ادیان موجود ہوں۔

دین آدم علیہ السلام سے لے کر..... دین عیسیٰ علیہ السلام تک..... تمام دینوں پر غلبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ہوگا..... سب دین موجود ہیں مگر دوسرے دین کی آمد آمد..... سب انبیاء اپنا اپنا دین لایا ہے تو ارشاد ہوا کہ اب جس قدر دین آنے تھے آچکے..... بس اب صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا سکہ چلے گا۔

غلبہ دین محمدی..... تبھی ہوگا کہ سب دین آپ کے آنے سے قبل اپنی روشنی پھیلا چکے ہوں۔ اب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین..... تمام ادیان پر غالب! جیسے ان کے دین کے بعد کوئی دین نہیں..... اسی طرح ان کی نبوت کے بعد کوئی نبی نہیں..... دین باقی دینوں پر غالب..... نبی نبیوں پر غالب..... دین بھی کامل..... نبی بھی کامل۔

مسیلمہ کذاب کے نام لیواؤں میں سکت ہو تو بتائیں کہ دین غالب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم غالب تو آچکے اب تم یہ بجھا ہوا چراغ کا ہے کو اٹھائے پھرتے ہو۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط (سورة الفتح: ۲۸)

سِرَاجًا مُنِيرًا:

ذرا دیکھیے تو قرآن مجید ایک اور انوکھے انداز سے ختم نبوت کے مسئلہ کو بیان

فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٥٦﴾ وَدَاعِيًا

إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَبِسِرِّ اجْتِمَاعٍ مُنِيرًا ﴿٥٧﴾ (سورة الاحزاب: ۴۵ تا ۴۶)

”ہم نے آپ کو بھیجا ہے۔ شاہد بنا کر، مبشر بنا کر، داعی الی اللہ

بنا کر، سراجاً منیراً بنا کر۔“

سراج منیر کے مفہوم کو اگر اردو زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جائے تو آفتاب ماہتاب کے لفظوں سے تعبیر کیا جاسکتا ہے یا روشن چراغ کی تعبیر بھی ہو سکتی ہے مگر آپ کی رسالت کی عمومیت کے پیش نظر آفتاب ماہتاب تعبیر زیادہ موزوں اور مناسب ہے!

مسئلہ حل ہو گیا

تو اندھیرا گیا	آسمانوں کا آفتاب آیا
تو ظلمتیں گئیں	آسمانوں کا آفتاب آیا
تو سویرا ہو گیا	آسمانوں کا آفتاب آیا
تو چاند رخصت ہو گیا	آسمانوں کا آفتاب آیا
تو ستارے بستر باندھ گئے	آسمانوں کا آفتاب آیا

لیکن قربان جاؤں سراجاً منیرا کے!

محمد ﷺ کی نبوت کا آفتاب آیا تو..... کفر کا اندھیرا گیا

اور توحید و سنت حق و صداقت کا..... سویرا آیا

محمد ﷺ کی نبوت کا آفتاب آیا تو..... تمام روشنیوں پر چھا گیا

نبی رخصت ہو گئے..... اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت کا سکہ رائج ہو گیا۔

پاکستانی کے پاس پاکستان کا سکہ ہوگا، امریکی کے پاس امریکی سکہ ہوگا،

حجازی کے پاس حجاز کا سکہ ہوگا، مصری کے پاس مصر کا سکہ ہوگا۔ اسی طرح

محمدی کے پاس محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا سکہ ہوگا۔
 جس طرح جعلی سکہ رکھنے والا ہر ملک میں مجرم ہوگا
 اسی طرح جعلی نبوت کا سکہ رکھنے والا خدا کے حضور مجرم ہوگا
 سورج کے بعد کسی روشنی کی ضرورت نہیں..... اور..... حضور اکرم ﷺ کے
 بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

دن ہوندیاں جیہڑا دیوا بالے اونہوں احمق کہیے
 محمدؐ نون چھڈ جیہڑا غیراں نون منے اوہاناں کی لینے
 دن کی روشنی میں جو چراغ جلاتا پھرے اس کو بیوقوف کہائے گا اور
 حضور اکرم ﷺ کی نبوت کاملہ کی موجودگی میں جو کسی اور نبوت کو چلائے اس سے بڑا
 احمق کرۂ ارضی پر کوئی نہیں ہو سکتا!
عالمین کا نبی:

چلتے چلتے ان آیات پر نظر ڈالتے جائیں:
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء: ۱)
 ”سرکارِ دو عالم ﷺ دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔“
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ۔ (پ ۲۲ سورۃ سبأ: ۲۸)
 ”سرکارِ دو عالم ﷺ کی رسالت تمام کائنات کے انسانوں کے
 لیے کافی ہے۔“
 تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ
 نَذِيرًا۔ (پ ۱۸ سورۃ الفرقان: ۱)
 ”سرکارِ دو عالم ﷺ دونوں جہانوں کے لیے نذیر ہیں۔“
 ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں اور جس جس کا خدا خدا ہے

.....وہیں وہیں..... اس اس کا نبی مصطفیٰ ﷺ ہے..... اللہ تعالیٰ کے بعد کوئی اور خدا نہیں اور حضور اکرم ﷺ کے بعد نبی کوئی نہیں! سبحان اللہ قرآن نے ختم نبوت کے مسئلے کو روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا۔ جس کے دل میں ذرا برابر ایمان و حیا کی روشنی ہوگی۔ وہ فوراً سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کو حرزِ جاں بنائے گا اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر و مرتد سمجھے گا۔

ختم نبوت کی عجیب مثال:

آپ حضرات کے سامنے میں نے قرآن مجید کی دس آیات بینات پیش کی ہیں جو سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کے لیے برہانِ قاطع اور روشن دلیل ہیں۔ اب میں تبرکاً چند احادیث مبارکہ کا تذکرہ کرتا ہوں جن میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی زبان سے ختم نبوت کا مسئلہ بیان فرمایا ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ اپنی ختم نبوت کی مثال ایک عجیب انداز سے بیان فرماتے ہیں کہ

((إِنَّ مَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَلَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ..... قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ)) (بخاری شریف، ج ۱، ص ۶۲۷، رقم: ۳۵۳۴)

”میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا ہو اور اس کو آراستہ پیراستہ کیا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو اور لوگ اس کے پاس چکر لگاتے اور خوش ہوتے ہوں اور کہتے ہوں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (کہ تعمیر مکمل ہو جاتی) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پس وہ آخری

اینٹ میں ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔“
 نبوت کا محل مکمل ہو چکا ہے..... حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد
 اس کی تکمیل کا آخری مرحلہ بھی ختم ہو گیا۔

محل میں جو مقام خالی تھا۔ وہ مقام ختم نبوت سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔
 اب نہ دروازے کی ضرورت..... اور نہ ہی روشن دان کی..... اب
 نہ چھت کی ضرورت ہے..... اور نہ ہی فرش کی۔

مرزا قادیانی اگر پسند کریں گے تو انہیں باہر کسی کوڑا کرکٹ کے سٹور میں
 پھینکا جاسکتا ہے۔ مسیلمہ کڈا اب کا وجود ہی غلاظت ہے۔ اس لیے قصر نبوت کے قریب
 اس کی گنجائش ہی نہیں۔

فضیلتوں کے تاج:

آپ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی سماعت فرمایا اور ختم نبوت کے
 محل کی ایک عجیب تمثیل سماعت فرمائی۔ اب آئیے! ذرا آپ کو خاتم النبیین ﷺ کے
 سر مبارک پر فضیلتوں کے چھ تاج دکھاؤں..... جن سے آپ محسوس فرمائیں گے کہ نہ
 رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کے سر پر فضیلتوں کے چھ تاج ہوں گے اور نہ ہی کوئی
 نبوت کا دعویٰ کر سکے گا۔ چنانچہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ

((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ
 وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ - وَأَحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي
 الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً
 وَخْتَمَ بِي النَّبِيُّونَ))

(مسلم شریف، کتاب المساجد ومواقع الصلاة، ج ۱، ص ۲۴۱، رقم: ۱۱۶۷)

مجھے تمام انبیاء کرام ﷺ پر چھ وجہ سے فضیلت دی گئی ہے..... ایک یہ کہ مجھے

کلمات جامعہ عطاء فرمائے گئے..... دوسرے یہ کہ رعب کے ذریعہ سے مدد فرمائی گئی
..... تیسرے میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا..... چوتھے یہ کہ میرے لیے تمام
زمین کو نماز پڑھنے کی جگہ اور بذریعہ تیمم پاک کرنے والی بنایا گیا..... پانچویں مجھے تمام
خلقت کی طرف بھیجا گیا..... چھٹے میرے بعد سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا گیا۔
تاج ختم نبوت:

حضور اکرم ﷺ کے سر پر تاج ایسے سجتے ہیں جیسے چاند کے ساتھ تارے
مگر تاج ختم نبوت اس طرح سج رہا ہے جیسے: **سِرَّ اجَّامُنِيرًا..... سبحان الله!**
میرے حضور اکرم ﷺ بشارتوں کی بھی معراج..... اور.....
میرے نبی ﷺ فضیلتوں کی بھی معراج!

خدا سے تو کم ہیں اور سب سے زیادہ
دو عالم سے اعلیٰ ہمارے محمد ﷺ
اس حدیث کو اگر پھیلا کر بیان کیا جائے تو اس سے پورا مجمع معطر ہو جائے
..... ایک اور مقام پر سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ
((اَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَّةِ))

(ابن ماجہ، ص ۴۳۴، رقم: ۴۰۷۷)

”میں سب انبیاء ﷺ سے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں سے آخری۔“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ

((إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ أَدَمَ

لَمُنْجَلٍ فِي طِينَتِهِ)) (مشکوٰۃ شریف، ج ۲، ص ۵۱۳)

”تحقیق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین اس وقت بھی لکھا ہوا

تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے۔“

أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ۔

ایک اور مقام پر سرکارِ دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ
 ((أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا
 فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ۔)) (مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۵۱۴)
 ”میں تمام رسولوں کا قائد ہوں لیکن فخر نہیں کرتا، اور میں تمام انبیاء ﷺ
 کا ختم کرنے والا ہوں مگر فخر نہیں کرتا، اور میں پہلا شفاعت کرنے
 والا، اور مقبول شفاعت ہوں، اور کوئی فخر نہیں کرتا۔“

ان احادیث سے ان مسائل کی روشنی پھیلی..... حضور اکرم ﷺ آخری نبی
 اور امت محمدی آخری امت..... حضور اکرم ﷺ تخلیق آدم سے بھی پہلے خاتم النبیین
 بنا دیئے گئے تھے..... حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قیامت میں شفاعت کا
 تاج بھی آپ کے سر پر رکھا جائے گا۔

معلوم ہوا کہ تاج ختم نبوت بھی حضور اکرم ﷺ کے سر پر ہوگا..... اور تاج
 شفاعت بھی حضور اکرم ﷺ کے سر پر ہوگا۔ سبحان اللہ العظیم!

میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن و حدیث کا ایک عظیم ذخیرہ عقیدہ ختم
 نبوت کے اثبات اور ایقان کے لیے پیش کر دیا ہے۔ اس کی روشنی میں اپنا یہ عقیدہ
 بنائیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا
 دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہوگا اور کذاب ہوگا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات گرامی کے بعد
 ہمیں کسی ظلی یا بردوزی نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا خدا ہماری مشکل کشائی کے لیے
 کافی ہے اور ہمارے محمد مصطفیٰ ﷺ ہماری پیشوائی کے لیے کافی ہیں۔



اقبال اور مسئلہ ختم نبوت..... قادیانیت اقبال کی نظر میں

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَيَكُونُ
فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ دَجَالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ
اللَّهُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۲۶۴)

عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا مگر میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

اس وقت پوری دنیا میں سرمائے، طاقت اور باطل حکومتوں کی سرپرستی کی بنیاد پر قادیانی فتنے نے سراٹھا رکھا ہے۔ انہی مادی وسائل اور پروپیگنڈے کی وجہ سے انہوں نے قدم جمانے کے لیے پوری دنیا میں دجل و تلبیس کے جال ہم رنگ بچھا رکھے ہیں، مگر علمائے حق نے ہر میدان میں، ہر ملک میں ان کا علمی انداز میں مقابلہ کیا ہے۔ قرآن و سنت کے دلائل سے قادیانیت کا کفر طشت از بام کر دیا ہے۔ ان کا کوئی دھوکا..... کوئی فریب کار گرنہیں رہنے دیا۔ وہ جس رنگ میں بھی میدان میں آئے علماء کرام نے ان کے دجل اور تلبیس کو غیر مؤثر بنا دیا۔

قادیانیت کے کفر پر پوری امت متفق ہے۔ قرآن و حدیث سے محدثین، مفسرین، علماء، فقہاء نے جھوٹی نبوت کے دعویدار قادیانیوں کی ہر دلیل کو خاک میں ملا دیا مگر اس کے باوجود انہوں نے طرح طرح کے بہانوں اور حیلہ سازیوں سے باہر کی دنیا سے اپنا اسلام منوانے کی کوشش کی مگر علمائے حق کی ایمان افروز جدوجہد نے ان

کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ رابطہ عالم اسلامی، جامعہ ازہر، عالم عرب اور عالم اسلام نے مل کر متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اسی طرح مسلمان عدالتوں نے قادیانیوں کے کفر پر فیصلے صادر فرمائے۔ جس کے نتیجے میں قادیانیت کا زہر یلا سانپ موت و حیات کی کش مکش میں مبتلا ہو گیا۔ قرآن و حدیث، فقہائے امت اور اجماع امت کے فیصلوں کے بعد اب کوئی گنجائش تو باقی نہیں رہ جاتی کہ قادیانیوں کے کفر اور ان کے مذموم عزائم کو مزید آشکارا کیا جائے مگر ایک طبقہ قرآن و حدیث پیش کرنے پر منہ چڑاتا ہے لیکن انہیں جب شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بات سمجھائی جائے تو پوری توجہ سے بات سنتا ہے۔ اس لیے آج کی تقریر کا عنوان ”قادیانیت اقبال کی نظر میں“ قرار پایا۔ تاکہ مسئلے کا کوئی معلوماتی پہلو باقی نہ رہ جائے اور خطیب بلا تکلف ان دلائل کو بیان کر کے قادیانیوں کا مضبوط تعاقب کر سکے۔

اقبال اور ختم نبوت:

پس خدا برما شریعت ختم
بر رسول ما رسالت ختم

گہری توجہ فرمائیے! خداوند قدوس نے ہم پر شریعت کو ختم کر دیا۔ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ختم کر دیا۔ اس شعر میں کوئی ابہام علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے باقی نہیں چھوڑا۔ جس سے مسئلہ غبار آلودہ ہوتا ہو!..... بڑی صفائی سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول پیدا نہیں ہوگا۔

رونق ازما محفل ایام را
او رسل را ختم ما اقوام را

سبحان اللہ..... علامہ اقبال کہتے ہیں کہ امت محمدیہ کی وجہ سے زمانے کی محفلوں کی رونق ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ (سورۃ آل عمران: ۱۱۰)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ نبوت و رسالت کو بند کر دیا یعنی آپ کے بعد اب کوئی نیا رسول نہیں آسکتا اور امت محمدیہ نے تمام امتوں کا باب بند کر کے آحسنی امت ہونے کا شرف حاصل کر لیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی..... کیونکہ امتیں نبی کی نسبت سے بنتی ہیں۔

نوح علیہ السلام کی امت..... شعیب علیہ السلام کی امت..... ہود علیہ السلام کی امت..... صالح علیہ السلام کی امت..... داؤد علیہ السلام کی امت..... زکریا علیہ السلام کی امت..... یحییٰ علیہ السلام کی امت..... ابراہیم علیہ السلام کی امت..... اسماعیل علیہ السلام کی امت..... یعقوب علیہ السلام کی امت..... یوسف علیہ السلام کی امت..... سلیمان علیہ السلام کی امت..... موسیٰ علیہ السلام کی امت..... عیسیٰ علیہ السلام کی امت..... اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔

اب دیکھیے!..... آگے خاموشی ہوگی، کیوں..... اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور آپ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔ اسی بات کو علامہ اقبالؒ نے شاعرانہ انداز میں بیان کیا ہے!

خدمت ساقی گری باما گذاشت

داد مارا آخرین جامے که داشت

..... سبحان اللہ.....

ساقی گری کی خدمت ہمارے سپرد فرمائی اور آخری جام اپنے خزانے کا ہمیں عطا فرما کر اپنے چشمہ شیریں کا ساقی ہمیں بنا دیا۔

ساقی گری..... او ساقی نہیں ہم تو ساقی گر ہیں۔ ساقی تو ہزاروں ہوں گے

.....مگر جن کی نگاہوں کی مستی اور جبینوں پر سجدوں کے نقوش ساقی بناتے ہیں وہ سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یونیورسٹی اور تربیت گاہ کے فیض یافتہ ہیں۔

لانی بعدی احسان خدا ست
پردہ ناموس دین مصطفیٰ ست

اقبال کہتے ہیں کہ خداوند قدوس نے ہم پر جو احسانات کیے ہیں۔ ان بے شمار
احسانات میں ایک عظیم احسان یہ بھی ہے کہ لانی بعدی کا تاج ہمارے آقا حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر رکھ کر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کو تحفظ دے
دیا..... سبحان اللہ!

اگر ایک ایک شعر کی گرہیں کھولنا شروع کر دوں تو یہ دفتر اس کے لیے کافی نہیں
ہوگا۔ آپ خود فرصت کے اوقات میں کسی صاحب ذوق، صاحب علم کی بزم میں بیٹھ کر
اقبالیات کا مطالعہ افہام و تفہیم سے کیجیے۔ آپ پر ان شاء اللہ عظمت نبوت اور ختم نبوت
کے رموز کھلتے جائیں گے۔

قوم را سر مایہ قوت ازد
حفظ سر وحدت ملت ازد
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست
حق اسلام را شیرازہ بست

اور اس کے بعد عجیب قلندرانہ نعرہ بلند کرتے ہیں:

دل زغیر اللہ مسلمان بر کند
نعرہ لا قوم بعدی مے زند

(مثنوی اسرار رموز، اقبال)

”مسلمان کے دل سے غیر اللہ تعالیٰ کو نکال باہر کیا، لا قوم بعدی کا

اس کی زبان پر جاری کر دیا۔“
 ایک اور انداز سے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی:

وہ دانائے سبل ختم رسل مولائے کل جس نے
 غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
 مجھے شرم آتی ہے کہ میں اقبال کے اردو شعروں کی تشریح کروں یا اس کا
 مطلب بیان کروں مگر علم و نظر کے دائرے اس قدر تنگ ہو گئے اور فکری و نظری افلاس
 اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اردو اشعار کے موتی بھی غوطہ زن ہو کر سامعین کے دامن میں
 ڈالنے پڑتے ہیں۔
 ختم رسل..... تو اپنا مفہوم واضح رکھتا ہے۔ اس کی تشریح کی مزید ضرورت
 نہیں ہے مگر

غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
 غبارِ راہ..... جس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک آئے وادیِ سینا کو بھی
 پیچھے چھوڑ گیا..... کیوں؟..... یہ مصطفیٰ کے قدم ہیں..... یہ جس سرزمین پر آئیں گے
 اسے عظمتوں کی امین بنا دیں گے۔ وادیِ سینا اس پر رشک کرے گی۔

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ۔ (سورۃ البلد: ۱، ۲)
 مجھے مکہ مکرمہ کی گلیوں کی قسم

بیوت اللہ ہے	کیوں اس لیے کہ یہاں
حرم کعبہ ہے	کیوں اس لیے کہ یہاں
حطیم کعبہ ہے	کیوں اس لیے کہ یہاں
مقام ابراہیم ہے	کیوں اس لیے کہ یہاں
حجر اسود ہے	کیوں اس لیے کہ یہاں

نہیں نہیں..... اس لیے مکہ مکرمہ کی قسم نہیں اٹھائی بلکہ اس لیے مکہ مکرمہ کی قسم اٹھائی گئی ہے کہ یہاں میرے محبوب ﷺ کے قدم لگے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ مکہ مکرمہ کی گلیوں کو میرے مصطفیٰ ﷺ کے قدموں کو چومنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور اسی فلسفے کو اقبال نے اس رنگ میں بیان کیا کہ

غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا

اس مقام پر اپنے رب کے کرم سے اپنے مولیٰ کی عطاء سے اپنے منعم حقیقی کی عنایات سے اپنے مالک کی نصرت سے بہت کچھ عرض کر سکتا ہوں مگر وسعتِ دل تو بہت ہے وسعتِ صحرا کم ہے۔ آپ خود غوطہ لگائیں اور بحرِ ذخار سے موتی نکال کر اپنا دامن بھر لیجیے پھر دیکھیے کس طرح آپ کا ایمان حلاوتِ عشق رسالت سے سرشار ہوتا ہے۔
ختم نبوت پر ایمان کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا:

اقبال ختم نبوت کی تعبیر و تشریح اور منکرین کے عقائد کا موازنہ کرتے ہوئے

رقطراز ہیں کہ

”رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لیے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے کہ نہیں؟ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے دو راہیں ہیں یا وہ اعلان کریں کہ وہ ایک الگ امت ہیں یا ختم نبوت کی تاویل میں چھوڑ کر اسے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کریں۔“ (حرفِ اقبال)

اسلام کے غدار:

محمد ﷺ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس کا انکار کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔

مرزا غلام قادیانی کا فر تھا:

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا، حالانکہ جیسا کہ طبری لکھتا ہے:

”وہ حضور اکرم ﷺ کی نبوت کا قائل تھا اور اس کی اذان میں حضور اکرم ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی جاتی تھی۔“ (انوار اقبال)

قادیانی اور مسئلہ جہاد:

اقبال کہتے ہیں کہ

وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام
اسلام اور جہاد لازم و ملزوم ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

الْجِهَادُ مَا ضِلَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔
”جہاد قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔“

قادیانیوں نے جس طرح اسلام کی بیخ کنی کرنے کے لیے دوسرے کئی مسائل کی روح کو ختم کیا۔ اسی طرح انہوں نے کافروں سے جہاد کرنا بھی منسوخ کر دیا، چنانچہ مرزا غلام قادیانی نے اعلان کیا کہ

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لیے حرام ہے جنگ اور قتال

(درئین مرزا قادیانی)

جہاد ایک ایسا جذبہ ہے جس نے کروڑوں سرکشوں کی گردنیں خدا کے حضور جھکا دیں اور اربوں باغیوں کو اسلام کی آغوشِ رحمت میں داخل کر دیا مگر براہِ جہاد قادیانی

فتنے کا انہوں نے اسلام کی عظیم طاقت جہاد کو منسوخ کر کے مسلمانوں کو مفلوج کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ جس کے نتیجے میں دنیائے کفر نے قادیانی فتنے کا ساتھ دے کر اسے مضبوط کرنے کی ہر ممکن کوشش کی علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے اس دجل پر بھی ضرب کاری لگاتے ہوئے فرمایا کہ

وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں شوکت و حشمت کا پیام

قادیانی حکومت انگریز کے ایجنٹ ہیں:

مسلمان کی مذہبی افکار کی تاریخ میں اچھوتوں نے جو کار نمایاں سرانجام دیا وہ یہی ہے کہ تعلیماتِ اطاعتِ انگریز کے ذریعے ہندوستان کی موجودہ غلامی کے لیے وحی مہیا کر دی جائے۔

مرزا قادیانی کے اس عقیدہٴ اطاعتِ انگریز پر یوں اظہارِ خیال فرماتے ہیں کہ
فتنہٴ ملتِ بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے
بھلا اقتدار پرست اور حکومت کی دہلیز پر جبہ سائی کرنے والے نبی کیسے
ہو سکتے ہیں جب کہ انبیاء کرام صلی اللہ علیہم و آلہم و سلم کی پوری تاریخ باطل حکمرانوں کے خلاف جہاد میں
صرف ہوئی:

ابراہیم <small>علیہ السلام</small> کا مقابلہ	نمرود سے
موسیٰ <small>علیہ السلام</small> کا مقابلہ	فرعون مصر سے
سرکارِ دو عالم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا مقابلہ	قریش کے جابر حکمرانوں سے
ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز		
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی		

قادیانی جہاں ہیں جتنے ہیں جس قدر ہیں جیسے کیسے ہیں یہ تمام کے تمام اپنے اپنے مقام پر موجود باطل حکومتوں کی چوکھٹ پر جبہ سائی کرنے والے ہیں مسلمانوں کے خلاف جس قدر تحریکیں برپا ہوں گی، قادیانی ان کی صف اول میں ہوں گے۔

پوری اسلامی دنیا کا اسرائیل کے خلاف بائیکاٹ ہے مگر قادیانی آج بھی اسرائیل کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہیں۔ اس لیے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی

کانشتر قادیانی نبوت پر چلا کر اس کے ناسور کو کھول دیا..... تاکہ بہتا رہے اور اس کی بدبو کی وجہ سے کوئی اس کے قریب نہ پھٹکنے پائے۔

قادیانی نبوت کے الہام پر ضرب اقبال:

ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت

وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے

غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

(ضرب کلیم)

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وحدت فکر..... صرف ختم نبوت سے ہے اور قادیانی الہام نے ختم نبوت کا انکار کر کے مرزائے قادیانی کا الہام ایجاد کیا ہے چونکہ قادیانی الحاد نے امت محمدیہ کے افکار وحدت کو پارا پارا کر دیا ہے لہذا قادیانی دجال کا الہام الہام نہیں ہے بلکہ الحاد ہے۔

اقبال کے نام نہاد شیدائی جواب دیں:

آج جو لوگ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ہزاروں روپیہ بٹورتے ہیں اور اقبال کا نام لیتے ہیں ان کی زبانیں علامہ اقبال کا نام لیتے نہیں تھکتیں۔ کبھی انہوں نے

مجلس اقبال میں ان مسائل پر بھی مقالے پڑھے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ قادیانی امت اور ان کے سربراہ دجال کا تذکرہ کیا آپ لوگ صرف اپنی توندیں بڑھانے کے لیے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیتے ہو تم بھی گفتار کے غازی تو بنے..... کردار کے غازی بن نہ سکے۔

آپ جیسے لوگوں کے لیے مرحوم نے کہا تھا کہ
 دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
 سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا
 محکوم کے الہام سے اللہ بچائے..... جو حکمرانوں کا محکوم ہوگا..... جو اقتدار پرستوں کا محکوم ہوگا..... جو تاجداروں کا محکوم ہوگا..... جو زمینداروں کا محکوم ہوگا..... جو جاگیرداروں کا محکوم ہوگا..... وہ..... کیا رہنمائی کرے گا..... وہ کیا رہبری کرے گا۔
 اس کا الہام خوئے محکومی رکھے گا
 اس کا الہام بوئے محکومی رکھے گا
 نبوت کے لیے..... شوکت..... دبدبہ..... عظمت..... رفعت..... غیرت
 بہادری..... جرأت کردار اور باطل کی آنکھ سے آنکھ ملا کر بات کرنے کی پوری قوت اور ہمت کا ہونا ضروری ہے۔

جس قادیانی اور اس کی امت نے عمر بھر انگریزوں کی کاسہ لپسی کی ہو۔
 تحصیلداروں کے بوٹ پالش کیے ہو۔
 ڈپٹی کمشنروں کی خانہ بوسی کی ہو۔
 انگریز اربابوں کے جوتے سیدھے کیے ہوں۔
 اسے نبوت تو بہت دور کی بات ہے کسی باغیرت مسلمان کی ہوا بھی نہیں لگی۔
 میراثی..... اور میدان میں ڈٹ جائے یہ نہیں ہو سکتا

قادیانی..... اور باطل کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جائے یہ ہو نہیں سکتا؟

پنجابی نبوت:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پنجاب کی نبوت کا نظریہ بیان کرتے ہوئے ارشاد

فرمایا کہ

پنجاب کے اربابِ نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والو! تمہیں زیادہ فرنگی نبوت پسند ہے تم ضرورت
سے زیادہ پڑھ گئے ہو۔ تمہیں بہت تکلیف ہے کہ فتادیانیوں کو مولوی لوگ کیوں
کافر کہتے ہیں۔ تمہیں قرآن و حدیث کے سینکڑوں دلائل سے سمجھایا گیا کہ فتادیانی،
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ تم نے علماء کی بات سنی ان سنی کر دی۔
تمہیں بتایا گیا کہ قادیانی خدا اور رسول خدا کے دشمن ہیں۔ تم نے پیشانی پر بل ڈال
لیے۔ تمہیں کہا گیا کہ قادیانی اسلام کے پورے ڈھانچے کو اپنے خیالات فاسدہ کے
تاج کرنا چاہتے ہیں۔ تم نے اس کو بھی کوئی اہمیت نہ دی لیکن جب تمہیں بتایا کہ قادیانی
تمہیں بھی مسلمان نہیں سمجھتے اور مرزا غلام قادیانی کی نبوت کو جو نہ مانے وہ اسے مسلمان
نہیں سمجھتے، پھر تمہیں اشتعال آیا۔

تم نے اسلام کی قدر نہ کی..... اللہ تعالیٰ اور رسول کی قدر نہ کی..... دین کی
قدر نہ کی..... تم نے اپنی توہین کو کفر سمجھا اور جب تمہیں معلوم ہوا تو قادیانیوں کو غیر مسلم
قرار دینے کی قرارداد منظور کی۔

لطیفہ! جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں مرزائیوں کے خلیفہ پر جرح کرتے
ہوئے مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ جو لوگ مرزا غلام قادیانی کو نبی نہیں مانتے
..... تم انہیں مسلمان سمجھتے ہو؟..... جواب میں خلیفہ قادیانی نے کہا کہ..... جو مرزا

قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔ اس پر پوری اسمبلی کے ارکان نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد منظور کر لی۔

علامہ اقبال نے اسی حقیقت کو اس طرح بیان کیا تھا..... کاش اقبال کے شیدائیوں پر ہی غور کر لیا ہوتا۔

پنجاب کے اربابِ نبوت کی شریعت کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر اگر قادیانیوں کے نزدیک مسلم پارینہ کافر ہے..... تو..... مسلمانوں کے نزدیک قادیانی کمینہ بھی کافر ہے۔

علماء، خطباء، مقررین کو یہ اقبال کا شعر اقبال کے شیدائیوں کے سامنے پیش کرنا چاہیے کہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قادیانی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔
قادیانیوں کا علاج عصائے کلیم:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام قادیانی کی ملت اسلامیہ سے غداری اور انگریزوں سے وفاداری کو اس انداز سے بیان فرمایا کہ

عصر من پیغمبر ہم آفرید
آں کہ در قرآن جز خود را ندید
ازوئے ار وحدت قومے دو نیم
کس حرفش نیست جز چوپ کلیم
”میرے نزدیک زمانے میں ایک (نام نہاد) پیغمبر نے جنم لیا ہے
جسے قرآن میں اپنے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ اس کے وجود نامسعود
سے قومی وحدت دولت ہوگئی ہے۔ اس کا علاج عصائے کلیمی ہی
سے کیا جاسکتا ہے۔“

- ☆ اقبال کے ہاں قادیانیوں کے لیے کوئی رواداری نہیں ہے۔
- ☆ اقبال کے ہاں قادیانی ضربِ کلیسی کے مستحق ہیں۔
- ☆ نام نہاد دانشوروں کے اپنے ایمان ناقص ہیں۔
- ☆ کس حربہ پیش نیست جز چوبِ کلیم۔
- ☆ کیا دانشوروں کو اس مصرعہ کا مفہوم معلوم نہیں ہے۔
- ☆ اقبالیات کے تاجر اپنے ایمان کی مرمت کرائیں۔

قادیانی اسلام کے خدار ہیں:

21 جون 1936ء کو علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک نجی خط میں پنڈت جواہر لال نہرو کو یہ لکھ کر قادیانیوں کی مذہبی حیثیت اور اساسی قسمت کا یوں فیصلہ کر دیا کہ میرے ذہن میں اس سے متعلق کوئی ابہام نہیں کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے خدار ہیں۔ (اقبال کا خط نہرو کے نام)

اقبال کا حکومت وقت کو مشورہ:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے ناپاک وجود کی سڑاند کو بروقت محسوس کرتے ہوئے حکومت وقت کو مشورہ دیا تھا جو مشورہ آج کی مسلمان حکومتوں کے لیے بھی سرمہٴ بصیرت کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

”میں سمجھتا ہوں کہ قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کر کے اختیار کی ہے۔ خود حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی اقدام کرے اور اس کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب ان کی علیحدگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔“ (حرف اقبال)

میں نے آپ کے سامنے شاعر مشرق علامہ اقبال کے قادیانیوں کے متعلق نظم و نثر میں افکار و نظریات کو پیش کر دیا ہے۔ اب آپ حضرات علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس گلہ دستہ کی خوشبو گلی گلی، نگر نگر پھیلائیں تاکہ نام نہاد رواداری کا ڈھنڈورا پیٹنے والے لوگ اور نہ سہی تو براستہ اقبال ہی ختم نبوت کے مسئلہ کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

آپ حضرات کو یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ علامہ اقبال مرحوم کے ان پاکیزہ خیالات کا کریڈٹ دیوبند کے شیخ الحدیث نابغہ روزگار حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری قدس سرہ کی ذات گرامی کو جاتا ہے، جن کی علمی اور روحانی مجلسوں سے استفادہ کر کے علامہ اقبال مرحوم نے اپنے خیالات میں یہ حسن پیدا کیا تھا۔

حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس قدر متاثر تھے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ میری رہنمائی فرمائیں تو ہم مل کر ملت اسلامیہ کی عظیم خدمت کر سکتے ہیں، لیکن افسوس وقت نے دونوں کا ساتھ نہ دیا اور وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ حضرت علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ آج دنیا میں موجود نہیں لیکن جس اخلاص سے انہوں نے قادیانیت کا تعاقب اور محاسبہ شروع کیا تھا آج ان کے خلوص کی برکت سے پوری دنیا میں قادیانیت دم توڑ رہی ہے اور دنیا کی نظر میں قادیانیوں سے بڑھ کر..... ننگ ملت..... ننگ دیں..... ننگ وطن..... کوئی فتنہ نہیں ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا یہ گروہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔



تحریک ختم نبوت اور مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

یوم فتح مبارکہ:

یوم فتح مبارکہ چنیوٹ کا چھٹا سالانہ جلسہ بتاریخ 26، 27، 28 فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں پہلی رات مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، حکیم عبدالرحیم اشرف مدیر ہفت روزہ المنیر، دوسری رات سید عنایت اللہ شاہ بخاری گجرات، مولانا تاج محمود لائل پوری بشرط صحت اور تیسری رات شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان اور خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی خطاب فرمائیں گے۔
(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 23 فروری 1968ء)

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری:

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو 5 جولائی 1969ء کی شام کو لائل پور پولیس نے ان کی رہائش گاہ غلام محمد آباد سے مغربی پاکستان پبلک میٹننس آرڈر آرڈیننس کی دفعہ 13 کے تحت گرفتار کر لیا۔ آپ کی گرفتاری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائل پور کے حکم سے عمل میں لائی گئی۔ معلوم ہوا کہ گزشتہ ہفتے مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ پر ضلع لائل پور میں تقریر کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ مبینہ طور پر مولانا کے خلاف الزام عائد کیا گیا کہ انہوں نے نماز جمعہ سے پہلے مرکزی جامع مسجد عنسلام محمد آباد میں تقریر کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر کی خلاف ورزی کی ہے لیکن مولانا کی طرف سے یہ بتایا گیا کہ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی ہے اور نہ ہی وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل بھی ان پر متعدد بار اس قسم کی پابندیاں عائد کی جاتی رہی ہیں لیکن وہ ان کے باوجود نماز جمعہ اور اس کا اردو عربی خطبہ دیتے رہے ہیں لیکن ان کے خلاف کبھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی، البتہ ایک دفعہ ان کی زبان بندی کے حکم

میں نماز جمعہ کے خطبہ پر بھی پابندی عائد کی گئی تھی جس کی انہوں نے پابندی کی تھی۔
 بہر حال یہ معاملہ اب عدالت میں جانے والا ہے اور عدالت ہی اس کا فیصلہ
 کرنے کی مجاز ہے کہ آیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں۔
 ہمیں افسوس ہے کہ یہ غلطی یا غلط فہمی جس طرف سے بھی ہوئی ہے ایسے حالات میں ہوئی
 جب کہ علمائے کرام ضلعی انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کے متمنی ہیں۔
 (بشکریہ ہفت روزہ لولاک 11 جولائی 1969ء، ادارہ)



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی ضمانت نہیں ہو سکی:

ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی درخواست ضمانت علاتہ
 مجسٹریٹ کی عدالت سے 8 جولائی کو مسترد ہو گئی تھی۔ 8 جولائی ہی کو سیشن جج کی عدالت
 میں درخواست ضمانت دائر کر دی گئی جس کی اگلے روز سماعت ہوئی۔ سیشن جج صاحب
 نے 12 جولائی کے لیے نوٹس جاری کیا۔ 12 جولائی کو باقاعدہ سماعت ہوئی۔ مولانا کی
 طرف سے راجا شیر محمد بار ایٹ لاء اور چوہدری سراج الدین ناگرا ایڈووکیٹ پیش
 ہوئے۔ موصوف نے دلائل سننے کے بعد درخواست مسترد کر دی۔ 14 جولائی کو لاہور ہائی
 کورٹ میں ضمانت کیلئے درخواست دی گئی ہے جس کی سماعت 16 جولائی کو ہو رہی ہے۔
 دریں اثناء 15 جولائی کو مولانا کی عدالت میں پیشی تھی۔ بے شمار لوگ احاطہ
 کچھری میں مولانا کی زیارت کے لیے پہنچے ہوئے تھے۔ مولانا کو سید امیر علی شاہ
 مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے اگلی پیشی کے لیے
 22 جولائی کی تاریخ مقرر کی۔ جب مولانا کو مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا تو بہت بڑا
 ہجوم جمع ہو گیا، جن میں مولانا محمد علی جالندھری، مفتی زین العابدین، مولانا عبد الرحیم
 اشعر، مولانا تاج محمود، مولانا مجاہد الحسینی، مولانا عبد العظیم جالندھری، مولانا فضل امین،

مولانا عبدالرحمن، چوہدری محمد اقبال، مسٹر حنیف رضا اور مسٹر یعقوب اختر کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک 18 جولائی 1969ء)

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رٹ درخواست سماعت:

ممتاز عالم دین اور نامور خطیب مولانا محمد ضیاء القاسمی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے 5 جولائی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ مولانا کی ضمانت کی درخواستیں علاقہ مجسٹریٹ اور سیشن جج نے مسترد کر دی تھیں مولانا کو جس آرڈر کے تحت گرفتار کیا گیا ہے اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ جس کی سماعت کے لیے 28 جولائی کی تاریخ پیشی مقرر ہوئی ہے۔ سماعت ڈویژن بیٹج کرے گا جو جسٹس مولوی مشتاق حسین اور جسٹس مشتاق احمد منیر پر مشتمل ہوگا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک 24 جولائی 1969ء)

☆☆☆☆

تنظیم اہل سنت پاکستان کے قائدین کی جامعہ قاسمیہ آمد:

تنظیم اہل سنت پاکستان کے صدر حضرت مولانا علامہ دوست محمد قریشی اور مولانا سید عبدالقادر آزاد کے علاوہ دوسرے اکابر گزشتہ روز جامعہ قاسمیہ لائل پور تشریف لائے۔ تنظیم کے قائدین نے جامعہ قاسمیہ کے اساتذہ اور شہر کے دوسرے کارکنوں سے ملاقاتیں کیں اور مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری سے پیدا شدہ صورت حال سے آگاہی حاصل کی۔ حضرت مولانا علامہ دوست محمد قریشی نے جامعہ قاسمیہ کے طلباء اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ صبر اور حوصلہ مندی سے رہیں۔ اشتعال اور بے حوصلگی سے کلی طور پر پرہیز کریں۔ ملک اپنا ہے، حکومت اپنی ہے، افسران بھی اپنے ہی ہیں۔ پیدا ہونے والی غلط فہمیاں ان شاء اللہ جلد دور ہو جائیں گی۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک 24 جولائی 1969ء)

☆☆☆☆

رہائی کے بعد پہلی مرتبہ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی دفتر ختم نبوت ملتان آمد: مولانا محمد ضیاء القاسمی رہائی کے بعد پہلی مرتبہ بذریعہ ہوائی جہاز ملتان تشریف لائے۔ امیر مرکزیہ کی طرف سے حضرت مولانا محمد شریف جالندھری اور مولانا منظور احمد شاہ نے ہوائی اڈے پر آپ کا استقبال کیا۔ اسی روز امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے حضرت قاسمی صاحب کے اعزاز میں ایک پر تکلف ظہرانہ دیا، جس میں جامعہ خیر المدارس اور قاسم العلوم کے اکابر کے علاوہ شہسور کے دوسرے معززین بھی شریک ہوئے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 14۔ اگست 1969ء)



مولانا محمد علی جالندھری کی طرف سے دعوت ظہرانہ:

ملک میں مارشل لا حکومت ہے۔ زبان و بیان پر پابندیاں ہیں۔ خاص کر ان علماء کرام کے لیے جو ملک میں اعلائے کلمۃ اللہ بیان کرتے ہیں۔ آئے روز حکومتی پابندیوں اور ناروا سلوک کا شکار رہتے ہیں۔ جب سے ملک میں مرزائیوں کی سرگرمیاں حد سے بڑھیں تو آپ نے ملک گیر سطح پر ان کا محاسبہ شروع کیا تو آپ بھی ان پابندیوں کا شکار ہو کر رہ گئے۔ ابھی گزشتہ دنوں ہی ایک مقدمہ میں رہا ہو کر جب ملتان پہنچے تو جماعت ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد شریف جالندھری اور مولانا منظور احمد شاہ نے ملتان ایئر پورٹ پر آپ کا والہانہ استقبال کیا، اسی روز یادگار اسلاف مولانا محمد علی جالندھری نے آپ کے اعزاز میں مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے دفتر میں ایک پر تکلف دعوت ظہرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں جمعیت علماء اسلام، جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ، تنظیم اہل سنت، مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامعہ خیر المدارس اور مدرسہ جامعہ قاسم العلوم کے اکابرین نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا محمد علی جالندھری نے آپ کی دینی خدمات پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ یہ نوجوان عالم دین

جو منفرد انداز خطابت کا ایک حسین چہرہ و مرتع ہیں نے ملک میں ختم نبوت کے تحفظ اور اللہ تعالیٰ کی توحید نبی اکرم ﷺ کی سنت اور عظمت اصحاب رسول ﷺ کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ہماری ان شاء اللہ ساری زندگی سرپرستی مولانا محمد ضیاء القاسمی کے ساتھ ہے۔ ہمارے اکابر کی روشن تاریخ کو اس نوجوان نے پھر سے روشن کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے مولانا محمد ضیاء القاسمی اسی طرح ملک میں توحید و سنت اور تحفظ ختم نبوت کا پرچم بلند رکھیں گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ ”لولاک“، 14- اگست 1969ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت:

یہ اعلان اخبارات میں شائع ہو چکا ہے کہ ملک کے مشہور عالم دین اور مقبول خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اشاعت اسلام اور حفاظت دین کے لیے اپنی تمام تر خدمات مجلس تحفظ ختم نبوت کے سپرد کر دی ہیں اور مجلس میں باقاعدہ شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تقسیم سے پہلے جس طرح آزادی وطن کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ بے پناہ مصائب جھیل کر اور قربانیاں دے کر ملک کو آزادی سے ہمکنار کیا۔ اسی طرح آزادی کے بعد ان کی ساری توجہ فتنہ ارتداد کے استیصال پر مرکوز رہی۔ انہوں نے ملک کے سیاسی بکھیڑوں سے اپنے آپ کو الگ کر لیا تھا اور عقیدہ ختم نبوت، عصمت انبیاء علیہم السلام، ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم، تعظیم اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، تقدیس ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی حفاظت کو اپنا نصب العین بنا لیا تھا اور آخری دم تک اسی نصب العین کے لیے کوشاں رہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری حفاظت دین اور اشاعت اسلام کے فریضہ میں شریک رہے۔ حضرت قاضی صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے

ہو گئے اور مولانا محمد علی جالندھری اپنے بڑھاپے کے باوجود اس محاذ پر بڑی جواں ہمتی سے علم اٹھائے ہوئے ہیں۔ اب ملک کے نامور خطیب اور عالم دین مولانا محمد ضیاء القاسمی جیسے جواں سال اور جواں ہمت خطیب نے بھی حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے اس علم کو سر بلند رکھنے کے لیے اپنے آپ کو مجلس تحفظِ ختم نبوت کا حصہ بنا لیا ہے۔
(بشکریہ ہفت روزہ ”لولاک“، 5 ستمبر 1969ء)

☆☆☆☆

ملک کے ممتاز خطباء میں منفرد اندازِ خطابت:

(تحریر: ارشد قاسمی)

آپ کی عمر مبارک ابھی پچیس سال کے قریب ہی ہوگی کہ آپ کو مدارس عربیہ کے ذمہ داران اور مساجد کے خطیب حضرات کی طرف سے دینی پروگراموں میں خطابت کی دعوت موصول ہونا شروع ہو گئی۔ آپ ان پروگراموں میں نہ صرف تشریف لے جاتے بلکہ جن مساجد اور جن مدارس عربیہ میں ایک مرتبہ آپ کی تقریر ہو جاتی تو وہ مساجد اور مدارس زندگی بھر کے لیے آپ کے حسین اندازِ خطابت کے اسیر ہو جاتے۔ ان کے متعلقین پھر اپنے مہتمم حضرات اور علماء کرام سے گزارش کرتے کہ سالانہ جلسہ ہوگا مگر خطاب مولانا محمد ضیاء القاسمی کا ہوگا۔ حیران ہیں کہ اس دور میں جب ذرائع آمد و رفت محدود، سڑکیں خستہ حال، دریاؤں پر ایک پل تو دوسرا پل تین چار سو میل دور ہوتا تھا، ذاتی سواری کا تصور بھی نہیں، کہیں سائیکل پر جا رہے ہیں، کہیں تانگے پر سوار ہیں، پرائیویٹ ٹوٹی پھوٹی پبلک ٹرانسپورٹ پر ساری زندگی سواری کی، جہاں ریل جاتی وہاں اس پر سفر کرتے تھے، کار پر سفر تو 1985ء کے بعد شروع ہوا۔ گھر سے ایک ہفتے کے لیے کپڑوں کا بیگ اٹھا لیتے تھے، بعض اوقات جمعۃ المبارک کا خطبہ فیصل آباد میں ارشاد فرماتے اور پھر جمعرات کو ہی گھر واپس پلٹتے تھے یا جمعۃ المبارک کی صبح گھر

تشریف لاتے تھے۔ اپنی مسجد سے اس قدر محبت اور تعلق تھا کہ جمعہ کے دن کا وقت کسی کو بھی نہ دیتے۔ جیب میں کوئی خاص رقم بھی موجود نہیں ہوتی تھی۔ جس نے جو دیا لے لیا اگر کسی نے کچھ نہ دیا تو پھر بھی کوئی بات نہیں۔

ساری زندگی نہ کسی سے کھانے پر جھگڑا کیا، نہ کرایہ پر۔ بس ایک ہی مقصد، ایک ہی مشن اور ایک ہی آرزو رہی کہ یا اللہ میری اس محنت کو قبول فرمائے۔ میری اس تڑپ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت دے دے۔ میری اس اخلاص بھری گفتگو کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر امت کے ان مسلمانوں کے دلوں میں اتار دے جو ہندوستان سے اٹھ کر آئے ہیں۔

آپ اللہ تعالیٰ کی توحید اس انداز سے بیان فرماتے کہ شرک کے پجاری اپنے ہاں زلزلہ محسوس کرتے۔ تھانے اور کچھریوں کے چکر لگاتے کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی کو ہمارے ہاں تقریر کرنے نہ دیں۔ درخواستوں پر درخواستیں مگر آپ ان پابندیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توحید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت، عظمتِ اصحاب رضی اللہ عنہم و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن، آئمہ کرام کی فقہت، برصغیر میں شاہ اسماعیل شہید اور خاص کر علماء دیوبند کے حسین و تابناک و روشن کردار کو اس انداز اور اس جرأت سے بیان فرماتے کہ آپ کی ہر تقریر نظریاتی اور اساسی ہوتی۔ نہ موبائل کا دور، نہ جدید ذرائع آمد و رفت میسر تھا۔ ایک مرتبہ گھر سے روانہ ہوتے تو پھر اگلے ہفتے ہی گھر والوں کو اطلاع ملتی کہ واپسی ہو گئی ہے۔ کبھی کبھار ٹرانسپورٹ نہ ملتی، وقت بے وقت جلسہ گاہ میں پہنچتے تو جو میزبان ہوتے وہ اپنی ٹرانسپورٹ، وقت گزر جانے کے بعد اڈے سے واپس چلے جاتے اور آپ دیر سے پہنچتے تو پھر دشمنوں کے علاقوں میں بے یار و مددگار محض اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر پیدل ہی رات کے اندھیرے میں یا کسی راہ گیر کے سائیکل پر کئی کئی میل کا سفر طے کر کے جلسہ گاہ میں پہنچتے۔



بتیس سال کی عمر مگر کس قدر ملک بھر کے تبلیغی دورے:

آپ کس قدر مصروف خطیب تھے کہ اس عمر میں بہت کم خطباء کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ ابھی آپ کی عمر بتیس سال کے قریب ہی تھی کہ آپ کا شمار ملک کے ممتاز خطباء کی فہرست میں بہت نمایاں تھا۔ 1969ء کے ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر میں آپ کے دینی پروگراموں کی تفصیل کچھ اس طرح تھی۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

یہ صرف ایک دو مہینے کی بات نہیں، آپ کی ڈائری سال کے پہلے ہی مہینہ میں سال بھر کی مکمل ہو چکی ہوتی تھی۔ اکثر اوقات مدارس عربیہ اور مساجد کے ذمہ دار حضرات کو آپ کی تقریر کے لیے ڈیڑھ ڈیڑھ سال تک کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ ہفت روزہ لولاک کے ایک شمارہ میں آپ کے دو ماہ کی تفصیل مجاہد حستم نبوت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کی ہے اُسے دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان دو مہینوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں ہے جس دن آپ کی فراغت ہو۔ یہ صرف چند سالوں کی بات نہیں ہے بلکہ ساری زندگی اور زندگی کے آخری سال 2000ء میں بھی آپ کی مصروفیات کا یہی عالم تھا کہ ایک دن بھی فراغت کا میسر نہیں آیا۔ آپ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی عملی تفسیر تھے!

میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
بندہ حر کے لیے نہیں ہے جہان میں فراغ

اور

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اُسے چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

لولاک کے شمارہ میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی کانفرنسوں کے شیڈول کی ایک جھلک

(ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد، ۲۶ ستمبر ۱۹۶۹)

26 ستمبر 1969ء	سرگرد ہا جمعیۃ کانفرنس	27- ستمبر	حاصل پور منڈی
28 ستمبر	ماچھی گوٹھ ضلع رحیم یار خان	29- ستمبر	صادق آباد
30 ستمبر	ملتان شہر	یکم اکتوبر	شورکوٹ شہر
2- اکتوبر	لاٹل پور پیشی	3- اکتوبر	جمعہ لاٹل پور
4- اکتوبر	منظر گڑھ	5- اکتوبر	بہاولنگر شہر
4- اکتوبر	راولپنڈی سالانہ جلسہ تعلیم القرآن	5- اکتوبر	جلسہ قاسم العلوم ملتان
6- اکتوبر	پیشی لاٹل پور	7- اکتوبر	لاہور
8- اکتوبر	جھنگ پیشی۔ رات کمالیہ جلسہ	9- اکتوبر	چک نمبر ۲۱۳ لاٹل پور
10- اکتوبر	جمعہ لاٹل پور	11- اکتوبر	بہاولپور ختم نبوت کانفرنس
12- اکتوبر	اوج شریف ضلع بہاولپور	13- اکتوبر	ممتاز آباد ملتان
16، 17- اکتوبر	لاٹل پور	18- اکتوبر	منڈی چشتیاں
19- اکتوبر	ہارون آباد	20- اکتوبر	سرائے سدھو ضلع ملتان
21- اکتوبر	بورے والا ضلع ملتان	22- اکتوبر	چنوں موم ضلع سیالکوٹ
23، 24- اکتوبر	لاٹل پور	25، 26- اکتوبر	ڈگری ضلع تھرپاکر صوبہ سندھ
27، 28- اکتوبر	صوبہ سندھ	29- اکتوبر	جیٹھا بھٹہ ضلع رحیم یار خان
30- اکتوبر	عبدالحکیم والا	31- اکتوبر	لاٹل پور

☆☆☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کا تاریخی خطاب:

9، 10 نومبر کو ضلع ملتان کے باغ لانگے خان کے وسیع میدان میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے دوسرے روز کی آخری اس نشست کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت

کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری فرما رہے تھے۔ کانفرنس سے مولانا عبد الرحیم اشعر، مولانا عبد الرحمن میانوی، مولانا محمد لقمان علی پوری نے بھی خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں آخری تقریر مشہور عالم دین اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نامور خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی ہوئی۔ انہوں نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے کہا کہ یہ مطالبہ کوئی نیا نہیں بلکہ جب سے یہ ملک معرض وجود میں آیا ہے اس وقت سے یہ مطالبہ ہے اور یہ اس وقت تک رہے گا جب تک ان غیر مسلموں کو قانون میں غیر مسلم نہیں کہا جائے گا۔ اس مطالبہ کی خاطر لاہور میں کالج کے نوجوانوں، کارخانوں کے مزدوروں، تاجروں اور علماء نے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ مغربی پاکستان کی جیلیں بھر گئیں۔ ان مصائب اور تشدد کے باوجود ختم نبوت کے یہ پروانے ڈٹے رہے۔ تاحدنگاہ مجمع پر سکوت طاری ہوا۔ حضرت قاسمی صاحب کی تقریر نے ہزاروں کے مجمع پر سکوت طاری کر دیا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لیے صدیقی خلافت کی ضرورت ہے۔ بائیس سال ہو گئے جو بھی برسر اقتدار آیا اس نے اپنا پیٹ بھرا اور چلا گیا۔ حکمران اسلامی آئین نافذ کرنے سے گریز اس لیے کرتے ہیں کہ ان کی عیش و عشرت ختم ہو جاتی ہے۔ اسلام تو ہر ایک کو جائز حق دیتا ہے۔ حکمرانو! اگر تم اس ملک کی بقاء چاہتے ہو تو ختم نبوت کے ڈاکوؤں کا محاسبہ کرو۔ مجمع کا سکوت ٹوٹ چکا تھا۔ باغ لانگے خان کا وسیع میدان تاج و تخت ختم نبوت..... زندہ باد..... مولانا محمد ضیاء القاسمی..... زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

مولانا محمد ضیاء قاسمی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے عوام کو مخاطب کر کے کہا ووٹ دیتے وقت برادری کے چکر میں پڑنے کی بجائے ایسے نمائندوں کو ووٹ دیں جو وعدہ کریں کہ ہم اسلامی آئین کے نفاذ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کوشش

کریں گے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے لسانی جھگڑے ختم کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ اس وقت ملک میں اس قسم کے جھگڑے کھڑے کر کے ملک کو انتشار کے حوالے کرنا چاہتے ہیں ان کا سخت محاسبہ کیا جائے۔ اسلام ہی ایسا دین ہے جو ہم کو بچہتی کا سبق دیتا ہے۔ پاکستان کے مسلمان اسلام سے محبت کرتے ہیں۔ ساری دنیا کو متفق کرنے کا پروگرام سوائے اسلام کے اور کسی ازم میں نہیں جو لوگ اسلام کے سوا دوسری ازموں کے علمبردار ہیں وہ قابلِ مذمت ہیں۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 14 نومبر 1969ء)



مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ صدر کے دفتر کا افتتاح:

جھنگ صدر 27 نومبر کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد علی جالندھری اور خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا جھنگ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری لائل پور سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گاڑی پر ہی اکٹھے تشریف لائے۔ پھولوں کی پیتیاں نچھاور کی گئیں اور پھولوں کے بار پہنار کر قارئین کو خوش آمدید کہا گیا۔

حضرت امیر مرکزیہ اور مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ہزاروں شیدائیانِ ختم نبوت کی موجودگی میں مقامی جماعت کے دفتر کا افتتاح کیا۔ جب مجلس کا پرچم لہرایا گیا تو فضاء نعروں سے گونج اٹھی۔ پرچم کشائی سے پہلے دفتر سے متصل جامع مسجد چوڑیاں میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اسلامیانِ جھنگ سے جامع مسجد کچھچ بھر گئی تھی۔ جلسہ سے حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ، مولانا تاج محمود، مولانا منظور احمد شاہ، مولانا محمد یاسین صدر جمعیتہ علمائے اسلام اور دوسرے علماء و زعماء نے بھی خطاب کیا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 5 دسمبر 1969ء)



تین روزہ تحفظِ ختم نبوت کانفرنس چینیوٹ میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب:
 آل پاکستان تحفظِ ختم نبوت کانفرنس 27، 28، 29 دسمبر کو تین روز تک منعقد
 رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ مجلس تحفظِ ختم نبوت کی اٹھارویں سالانہ
 کانفرنس تھی۔ یہ کانفرنس پورے ملک میں اپنی مثال آپ تھی۔ جس میں ناموس
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے تمام مکاتبِ فکر کے مشائخ، علماء، خطباء اور
 رہنما شریک رہے۔ اس کانفرنس میں مقررین نے مسئلہ ختم نبوت، مسئلہ جہاد، اتحاد بین
 المسلمین، آزادی کشمیر اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر عوام سے خطابات کیے۔
 خصوصاً منکرین ختم نبوت کی غیر اسلامی اور ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی تنقید کرتے
 ہوئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

کانفرنس سے حضرت مولانا محمد علی جالندھری، فاتح قادیان مولانا محمد حیات،
 مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالرحمن میانوی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا تاج
 محمود، ابجدیث رہنما مولانا محمد صدیق لائل پوری، مولانا حیدر زمان، بریلوی مسلک کے
 رہنما صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، مولانا بشیر احمد اختر، مولانا اللہ وسایا، مولانا حبیب اللہ
 فاضل جالندھری، مولانا اشرف ہمدانی، مولانا سید نیاز احمد شاہ، ڈاکٹر محمد علی، سردار عبد
 القیوم خان، خواجہ قمر الدین سیالوی (سجادہ نشین سیال شریف)، مولانا محمد شریف
 بہاولپوری، قاضی اللہ یار، مولانا عبدالرحیم، شیعہ رہنما علامہ مظفر علی شمسی، ڈاکٹر محمد
 اسماعیل، برگڈیٹر (ر) گلزار احمد اور دوسرے علماء نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کے تمام
 اجلاسوں میں تحریک آزادی کے مشہور شعراء جناب جانبا ز مرزا، سید امین گیلانی اور
 سائیں محمد حیات نے اپنے انقلابی کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 9 جنوری 1970ء)



حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی طرف سے اہم اعلان:

میں نے ہر ماہ اسلامی تاریخ کے حساب سے پہلا ہفتہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگراموں کے لیے اور اسلامی مہینہ کا آخری ہفتہ جمعیت علمائے اسلام کی انتخابی مہم کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔ پہلے ہفتہ کی تاریخوں کے لیے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان حضرت مولانا محمد علی جالندھری سے رجوع کیا جائے اور آخری ہفتہ کی تاریخوں کے لیے حضرت مولانا مفتی محمود سے ملتان رابطہ کیا جائے۔

(محمد ضیاء القاسمی جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد لائل پور)، (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 30 جنوری 1970ء)

☆☆☆☆

مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان اجلاس میں شرکت:

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں مجلس کا ایک اہم اجلاس مورخہ 8 فروری 1970ء زیر صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی سمیت دیگر اکابر جن میں مولانا عبدالرحمن میانوی، مولانا تاج محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا قاضی عبداللطیف اختر، مولانا سید محمد اشرف ہمدانی، مولانا محمد لقمان علی پوری، سید منظور احمد شاہ کروڑی، مولانا غلام مصطفیٰ احمد پوری، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا صوفی اللہ وسایا، مولانا غلام محمد بہاولپوری نے شرکت کی۔ مجلس کے رہنماؤں نے اعلان کیا کہ آنے والے انتخابات میں اگر کسی حلقہ سے کوئی منکر ختم نبوت کھڑا ہوا تو مجلس تحفظ ختم نبوت اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ مجلس نے عوام سے یہ اپیل بھی کی کہ وہ دین دار اور اہل حق کو ووٹ دے کر انہیں کامیاب بنائیں تاکہ ملک سے انگریز کے خودکاشتہ پودے کا استیصال کیا جاسکے اور ملک کا آئین قرآن و سنت کے مطابق بننے کی کوئی صورت پیدا ہو۔

مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس خواہش کا زبردست اظہار کیا ہے کہ ملک کی دینی جماعتیں جو دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکتبہ فکر کی نمائندہ ہیں انہیں آپس میں مل کر باہمی اتحاد و اتفاق سے یہ ایکشن لڑنا چاہیے تاکہ ملک کے دین دار لوگوں کو علمائے کرام کے باہمی اختلافات سے جو رنج اور کرب ہے وہ ختم ہو جائے اور عوام کھل کر اپنے دینی رہنماؤں کو انتخابات میں کامیاب بنا سکیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے کارکنوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ملک بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں اور جہاں کہیں وہ انتخابات میں حصہ لیں اس کی اطلاع مرکزی دفتر کو فوری طور پر ارسال کر دیں تاکہ بروقت ان کے مقابلہ کی تدابیر اختیار کی جاسکیں۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 13 فروری 1970ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی مولانا لال حسین اختر کی نماز جنازہ میں شرکت:

اسلام کے عظیم سپہ سالار اور مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا لال حسین اختر امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مورخہ 10 جون 1973ء کے دن لاہور میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ

آپ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، ولی کامل مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے براہ راست تربیت یافتہ تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 11 جون 1973ء دہلی دروازہ لاہور میں ولی کامل اور تبلیغی جماعت کے رہنما مولانا مفتی زین العابدین نے پڑھائی جبکہ دوسری مرتبہ نماز جنازہ ولی کامل مولانا عبید اللہ انور نے پڑھائی، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو بارہا مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں کام کرنے کا موقع ملا اور

جماعت تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت اور جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر کام کرتے ہوئے مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمیشہ دعائیں لیں۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ کے موقع پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اسلام اپنے ایک عظیم جرنیل سے محروم ہو گیا ہے۔ برصغیر کے بے مثال مناظر، عالمگیر شہرت کے مبلغ اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے صدر مجاہد اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر کی وفات ہمیں سوگوار ہی نہیں بلکہ یتیم کر گئی ہے، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی تبلیغ اسلام خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں گزری۔ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر بنے۔ انہوں نے تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرونی دنیا کے کونے کونے میں جا کر پیغام تحفظ ختم نبوت پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا لال حسین اختر مرحوم کے درجات بلند فرمائیں اور ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائیں۔ آمین

(بشکریہ ہفت روزہ ”لولاک“ 10 جون 1973ء)



حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش اور قلعہ قاسم باغ ملتان میں تاریخی خطاب:

عوام الناس کی طرح ملک کے ممتاز علماء کرام، سیاسی قائدین اور مشائخ عظام بھی آپ کے حسین خطابت کے شائق تھے، جن میں جماعت ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور قادر الکلام پنجابی زبان کے خطیب مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے ایک مرتبہ آپ کے ہاں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میں آپ کی قلعہ قاسم باغ ملتان تقریر کرانا چاہتا ہوں وقت دیا جائے۔ آپ نے اپنی ڈائری آپ کے سامنے کر دی

اور عرض کیا کہ جس دن فرمائیں گے میں ملتان کے لیے حاضر ہو جاؤں گا، جب ڈائری دیکھی گئی تو چھ ماہ تک مکمل ہو چکی تھی۔ آپ نے عرض کیا کہ جن دنوں میرا پروگرام سندھ کے دورے کا ہے میں گزرتے ہوئے جمعہ کے روز ملتان پہنچ جاؤں گا آپ اس روز عشاء کے بعد جلسہ رکھ لیں، مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے قلعہ قاسم باغ میں جلسہ کا انتظام کیا۔ جلسے کے دن جب مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا تو مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کرسی صدارت کو اٹھا کر آپ کے سامنے آگئے اور فرمانے لگے کہ میں نے سامنے سے اپنے بیٹے کو تقریر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ تقریر سننے میں اگر خطیب کا چہرہ نظر نہ آئے تو پھر مجھے جلسہ کروانے کا کیا فائدہ۔ یہ تھی آپ کی خطابت کہ عوام ہی نہیں علماء کرام بھی آپ کی خطابت کے دلدادہ اور شیدائی تھے۔ یہ مقبولیت صرف ایک سال کی یا چند سالوں کی نہ تھی زندگی بھر رہی۔ یوں حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ ڈھائی گھنٹے تک قلعہ کہنہ قاسم باغ کے اس تاریخی مقام پر آپ کی تقریر آپ کے سامنے بیٹھ کر سماعت کرتے رہے۔

آپ نے توحید و سنت پر تقریر فرمائی وہ اس قدر لاجواب تقریر تھی کہ آپ سے ایک مرتبہ گزارش کی کہ زندگی میں آپ کی نظر میں جو اچھے خطابات ہیں ان میں سے کون سے اہم ہیں۔ فرمایا کہ مجھے ابھی تک قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان، موچی دروازہ لاہور اور گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی تقاریر بہت یاد ہیں۔ ان تقاریر میں میں نے عقیدہ توحید، شرک کی مذمت، شان رسالت و ختم نبوت، سنت کی اہمیت، ہندوانہ رسم و رواج کی اسلام میں ممانعت اور برصغیر میں علماء دیوبند کے روشن کردار کو عوام الناس کے حسب غنیر کے سامنے واضح کر کے رکھ دیا تھا اور فرمایا کہ ان مقامات پر سامعین کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ (تحریر: ارشد قاسمی)

آزاد کشمیر اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کی حمایت:

مورخہ 27 مئی 1973ء کو دوپہر ایک بجے مجلس تحفظِ ختمِ نبوت لائل پور کے زیر اہتمام محفل ہوٹل چنیوٹ بازار میں لائل پور کی سیاسی، سماجی اور دینی جماعتوں کے اکابر اور پریس کے نمائندگان کا ایک اجتماع ہوا۔ اس اجتماع میں ہفت روزہ ”لولاک“ کے ایڈیٹر حضرت مولانا تاج محمود، ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، جمعیت علمائے پاکستان کے صاحبزادہ افتخار الحسن، مجلس احرار اسلام کے سربراہ مولانا عبید اللہ احرار، جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد یوسف انور، جمعیت علمائے اسلام کے مولانا محمد اکرم، انجمن اصلاح نوجوانان کے مولوی فقیر محمد، مسلم کانفرنس کے حکیم شاہ محمد، مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے صوفی منظور الحق اور مولانا اللہ وسایا، کلاتھ یونین چنیوٹ بازار کے شیخ محمد بشیر، ہوٹل یونین کے جناب اقبال فیروز، ادارہ ”لولاک“ کے چوہدری محمد اقبال کے علاوہ لائل پور کے مقامی اور قومی اخبارات کے نمائندگان شریک اجلاس تھے اور محفل ہوٹل کا ہال حاضرین سے کچھ کھچ بھرا ہوا تھا۔ آزاد کشمیر کے حالات سے بھی لوگوں کے دل غمزدہ اور افسردہ تھے۔

مجاہد ختمِ نبوت مولانا تاج محمود نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آزاد کشمیر اسمبلی نے گزشتہ ماہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کی، یہ قرارداد پاکستان کے مستقل دستور اور پاکستان کے سات کروڑ جسمہور مسلمانوں کی آرزوؤں اور مطالبہ کے عین مطابق تھی۔ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے مفکر اسلام اور مؤسس پاکستان علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور اب اس مطالبے کو پوری دنیائے اسلام کی تائید حاصل ہے۔ آزاد کشمیر اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے بعد خان عبدالقیوم خان، خورشید حسن میر اور صدر کے مشیر اطلاعات یوسف بیچ مرزا نیت نوازی اور جمہوریت کشی کا خطرناک ڈراما اس وقت کھیل رہے ہیں جب

اپوزیشن کے بعض انتہائی ذمہ دار لوگ حکومت پر یہ الزام عائد کر رہے ہیں کہ وہ ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ ہم ذوالفقار علی بھٹو کو بروقت اس امر کی نشاندہی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ خان قیوم خان، خورشید حسن میر اور یوسف بچ کی مکروہ تشلیٹ نے آزاد کشمیر میں جمہوریت کشی اور مرزائیت نوازی کے جس ڈرامے کا آغاز کیا ہے اس کا آخری سین خان عبدالقیوم خان کا زوال نہیں بلکہ خود ذوالفقار علی بھٹو کا زوال ہے۔ صدر مملکت کو یہ امر ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ جو عناصر غیر جمہوری ہتھکنڈوں سے اقتدار پر قابض ہونا چاہتے ہیں خان عبدالقیوم خان ان کے خیالی اور متوقع سربراہ مملکت ہیں۔ جن احمدیوں کی حمایت میں خان عبدالقیوم خان اور بعض دوسرے ذمہ دار لوگ حد سے تجاوز کر رہے ہیں صدر مملکت کو ان کے عقائد، عزائم اور اشتعال انگیز سرگرمیوں پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنی تقریر میں کہا کہ آزاد کشمیر اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی منظور کی گئی قرارداد کے بعد احمدیوں نے اشتعال انگیزیاں شروع کر دی ہیں چنانچہ میر پور میں جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو احمدیوں نے صدر آزاد کشمیر کے سیاسی مخالفوں سے مل کر وہاں فساد کرایا تاکہ امن وامان کے تہہ وبالا ہو جانے اور زبردست خون خرابہ کے بہانے صدر آزاد کشمیر کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے لیکن انہیں اس میں کامیابی نہ ہو سکی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد کی منظوری کے بعد کوٹلی آزاد کشمیر میں مرزائیوں نے دس ہزار روپے خرچ کر کے ایک اور ہنگامہ کرایا۔ مرزائی غنڈے عین ہنگامہ بپا کرتے ہوئے گرفتار کر لیے گئے اور اس ہنگامے سے بھی ان کا اصل مقصد پورا نہ ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اب وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان نے بھی احمدیوں کی خواہش کے مطابق آزاد کشمیر کے منتخب

صدر مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان سے غیر آئینی اور غیر جمہوری طور پر استعفیٰ طلب کر لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت احمدی، صدر آزاد کشمیر سے سخت ناراض اور برہم ہیں اور وزیر داخلہ نے انہیں کی خواہش اور رضا جوئی کے پیش نظر ان سے استعفیٰ طلب کیا ہے اور استعفیٰ نہ دینے کی صورت میں دوسرے طریقے استعمال کرنے کی دھمکی دی ہے۔ وزیر داخلہ کے اس اقدام سے پاکستان کے جمہور مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ عوام وزیر داخلہ کے اس فعل کو جمہوریت کے قتل کے علاوہ مرزائیت نوازی اور اسلام دشمنی کی ذلیل ترین کوشش تصور کرتے ہوئے ان سے استعفیٰ ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں اور یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ حکومت، سرحد و بلوچستان کے بعد اب آزاد کشمیر میں بھی آمرانہ اور غیر جمہوری اقدامات روارکھ کر آہستہ آہستہ پورے پاکستان میں جمہوریت کا گلا گھونٹ دینا چاہتی ہے۔ اجلاس سے جن دوسرے زعماء نے خطاب کیا ان میں جمعیت علمائے پاکستان کے صاحبزادہ افتخار الحسن جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد یوسف انور، مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوفی منظور الحق اور مولانا اللہ وسایا نے اپنی اپنی تقریروں میں کہا کہ آزاد کشمیر اسمبلی کی طرف سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد احمدیوں نے مسلسل دھمکیوں کا سلسلہ اشتعال انگیز اور خوفناک مضمرات پر مشتمل ہے۔ احمدیوں کی طرف سے خون خرابے، بغاوت، ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈالنے کی دھمکیوں پر ہمارا خیال تھا کہ حکومت جو براہ راست ان دھمکیوں اور بغاوت کی زد میں ہے، کوئی اقدام کرے گی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت دوست و دشمن کی تمیز کے شعور سے بالکل بے بہرہ ہو چکی ہے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 27 مئی 1973ء)



تحریک ختم نبوت 1974ء

(تحریر: ارشد قاسمی)

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جب کوئی قوم اور گروہ زمین میں زیادہ طاقت پکڑے اور اپنے اختیارات کے بل بوتے پر، اپنی دولت کے زعم میں، اپنی افرادی قوت کی کثرت کے باعث..... تو اسے اس دنیا میں ہی تباہ و برباد اور ذلیل و رسوا کر دیا جاتا ہے۔ اس کے تمام تر دنیاوی وسائل اور حکومتی عہدے بھی اس کے کسی کام نہیں آتے۔ اسی طاقت اور گھمنڈ کے نشے میں چناب نگر کے مرزائیوں نے ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج، ملتان کے طلباء کو 29 مئی 1974ء شدید زخمی کیا۔ ان طلباء کا قصور کیا تھا۔ صرف کہ وہ ختم نبوت کے پروانے تھے..... ختم نبوت زندہ باد کہتے تھے..... یہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے سچے اور جاں نثار عاشق تھے..... یہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہتے تھے۔

☆☆☆☆

مولانا تاج محمود کا بروقت فیصلہ:

ریلوے اسٹیشن فیصل آباد پر جید عالم دین، مجاہد اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی مولانا تاج محمود نے ان طلباء کو اس حال میں وصول کیا کہ اکثر طلباء شدید زخمی حالت میں تھے۔ ان کو بہت بے دردی سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ طلباء کی فوری طور پر مرہم پٹی کروائی گئی اور ضروری علاج و معالجے کے بعد انہیں ملتان روانہ کر دیا گیا۔ مولانا تاج محمود نے طلباء کرام پر اس کھلی جارحیت، غنڈا گردی اور دہشت گردی کے واقعہ کو ہضم نہ کرنے دیا۔ فوری طور پر علماء شہر کو اطلاع کی کہ اس واقعہ کے خلاف نمازِ عشاء کے بعد جامع مسجد کچہری بازار میں احتجاجی جلسہ ہوگا۔ رات کے احتجاجی جلسہ سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے جارحانہ انداز میں خطاب کرتے

ہوئے اس واقعہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ہم ان طلبہ کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ ہر حال میں قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلا کر رہیں گے۔ حکومت سانحہ ربوہ کی اعلیٰ عدالتی تحقیقات کرائے اور مجرموں کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر ان کی غنڈا گردی کا خاتمہ کیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر ریاست کے اندر ریاست کے تصور کو ختم کیا جائے۔ اجلاس کے بعد علمائے کرام، سیاستدانوں اور عوام کی بڑی تعداد نے جامع مسجد سے کچھری بازار کے آخری حصہ پر حبیب بینک کی بلڈنگ تک زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ شرکاء نے مرزائیوں کی غنڈا گردی کے خلاف شدید نعرے لگائے۔ مفتی شہر حضرت مولانا مفتی زین العابدین کی دعاء کے بعد جلوس منتشر کر دیا گیا۔ (بشکر یہ ہفت روزہ لولاک، 29 مئی 1974ء)



جلسوں اور جلوسوں کا دائرہ پھیلتا چلا گیا:

مرزائیوں کی غنڈا گردی کے خلاف آپ نے نہ صرف اپنی جامع مسجد گول غلام محمد آباد میں مرزائیوں کے خلاف احتجاجی تقاریر کیں بلکہ آپ نے شہر بھر کی مساجد جامع مسجد جناح کالونی، جامع مسجد دھوبی گھاٹ، جامع مسجد کچھری بازار، جامع مسجد کارخانہ بازار میں تسلسل کے ساتھ عوام الناس کو مسئلہ کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ آپ کی احتجاجی تقاریر اس قدر مؤثر تھیں کہ مرزائیوں کے خلاف عوامی سطح پر ہر روز جلوس اور جلسے شروع ہو گئے۔ آپ کے ساتھ علماء شہر جن میں مولانا اشرف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا امداد الحسن نعمانی، جماعت اسلامی کے طفیل احمد ضیاء قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے دن رات مرزائیت کے عزائم سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا، ان تقاریر کا اثر فوری طور پر یہ ہوا کہ شہر بھر میں مرزائیوں کے خلاف نفرت آمیز مظاہرے شروع ہو گئے مگر حکومت کی کوئی کارروائی بھی مسلمانوں کو مسئلہ ختم نبوت بیان کرنے سے نہ

روک سکی۔ تمام کاروباری مراکز احتجاج کے طور پر بند رہے اور تاجر، طلباء، مزدور اور دیگر شہری سڑکوں پر نکل آئے اور غنڈا گردی کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔



احتجاج کا سلسلہ جاری رہا:

آپ اس وقت جمعیت علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری تھے۔ آپ نے اس واقعہ کی فوری طور پر اطلاع اپنے امیر بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزاری ایم این اے اور راولپنڈی میں مولانا عبدالکیم ایم این اے کو دی۔ آپ نے نہ صرف اس واقعہ کی اطلاع اپنی جماعت کے دیگر احباب کو دی بلکہ اس واقعہ کے بارے میں احتجاجی قراردادیں، صدر، وزیر اعظم، گورنر، وزیر اعلیٰ، وزیر داخلہ، چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری وغیرہ کو ارسال کی گئیں۔ ان قراردادوں میں اس واقعہ کی مذمت، ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے اور مسلمانوں کے شدید جذبات سے آگاہ کیا۔ دوسری طرف آپ نے اپنی تقریروں میں اس واقعہ کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (ربوہ) کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ احتجاجی تقریریں اس قدر جارحانہ اور پر جوش تھیں کہ سارا مجمع آپ کی تقریر کے دوران ختم نبوت زندہ باد، مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد کے نعروں سے گونجتا رہا۔ فیصل آباد کے علماء کرام کے فوری احتجاج سے مرزائیت کے خلاف پورے پاکستان میں احتجاج کی لہر دوڑ گئی۔ اس مسئلہ کے مستقل حل کے لیے حکومت پاکستان پر دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا۔ پاکستان میں تمام جماعتوں نے اس مسئلہ کے حل کے لیے ”کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت“ کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا۔ آپ کی جماعت جمعیت علماء اسلام نے اس تحریک میں مرزائیت کے خلاف جو تاریخ ساز کردار ادا کیا وہ ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔



قومی اسمبلی کے ممبران سے ملاقاتیں:

مرزائیت کا مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر بحث آیا۔ آپ نے اس مسئلہ کے حل کے لیے اور مسلمانوں کے جذبات سے ارکان قومی اسمبلی کو آگاہ کرنے کے لیے علماء کرام کے ایک وفد کے ساتھ ملاقاتیں کیں۔ آپ کے ساتھ اس وفد میں مولانا سید اشرف ہمدانی، مولانا احسان اللہ فاروقی شہید، مولانا امداد الحسن نعمانی، مفتی عبدالرحمان ظفر شامل تھے۔ اس وفد نے قومی اسمبلی کے ممبران پر واضح کیا کہ مرزائیت اسلام کا کوئی فرقہ نہیں۔ اس کی تاریخ محض اتنی ہے کہ انگریز حکومت نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے اس کی تشکیل اور گروہ کی مکمل سرپرستی کی۔ جس نے انگریز حکومت کی سرکاری مراعات کے بل بوتے پر برصغیر میں قادیانیت کا پرچار کیا۔ لوگوں کو مراعات کا لالچ دیا، ان کے ایمان کو خریدنے کے لیے سرکاری خزانوں کے منہ کھول دیئے گئے۔ مرزائیوں کی اس بڑھتی ہوئی جارحیت کے خاتمے کے لیے اس وقت آپ پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے کہ آپ اس مسئلہ کو حل کرانے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کے حق دار بن جائیں۔

ملاقاتوں کے اثرات:

ارکان قومی اسمبلی سے آپ کے وفد کی ملاقاتوں کے بہت ہی مثبت اور اچھے نتائج مرتب ہوئے۔ جس رکن اسمبلی سے بھی وفد ملا۔ اسی رکن نے آپ کو یقین دلایا کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ ہمیں بھی شفاعت رسول اکرم ﷺ کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کسی اور کو۔ ہم ان شاء اللہ نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے عنوان پر آپ کے ساتھ ہیں۔ قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کو حل کرانے کے لیے اپنی جدوجہد اور کوشش جاری رکھیں گے۔ اسلام آباد میں مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالحکیم، مولانا عبدالباقی کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھ کر قومی اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی سے آگاہی حاصل کرتے رہے

اور اپنے وفد کی ارکانِ اسمبلی سے ملاقاتوں کی تفصیل سے انہیں آگاہ کرتے رہے۔



مرزا ناصر احمد کی طرف سے مقالہ:

مرزائی سربراہ مرزا ناصر احمد نے ایک مقالہ محضر نامہ کے نام سے تیار کیا۔ اس مقالہ کو اس نے خود قومی اسمبلی کے اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔ اس نے اس مقالہ میں ارکانِ قومی اسمبلی کی توجہ دلائی کہ

- ۱: کوئی اسمبلی اور عدالت کسی فرقے کے ایمان اور کفر کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔
- ۲: آزادی اظہار رائے کی دنیا کے ہر آئین میں اجازت موجود ہے۔
- ۳: ہم ایک مسلمان فرقہ ہیں۔
- ۴: ختم نبوت اور حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر ہمارا ایمان ہے۔
- ۵: مسلمانوں کے فرقے خود ایک دوسروں کو کافر کہتے ہیں۔
- ۶: ملک اور بیرون ملک ہمارے عقیدت مندوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہے۔

آخر میں مرزا ناصر احمد نے کہا کہ اگر قومی اسمبلی نے ہمارے خلاف فیصلہ دیا تو ہم اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔



مولانا غلام غوث ہزاروی کا تاریخی جواب:

مولانا غلام غوث ہزاروی نے مرزا ناصر احمد کے اس محضر نامہ کا جواب لکھنا شروع کیا اور اس کو مکمل کر کے ارکانِ قومی اسمبلی میں تقسیم کیا اور مولانا عبدالحکیم نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں اسے پڑھ کر سنایا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے مرزائیوں کے دونوں گروہوں (لاہوری اور قادیانی) کے لیے علیحدہ علیحدہ جواب لکھا۔ اس کے علاوہ

مولانا غلام غوث ہزاروی نے پاکستان کے اٹارنی جنرل مسٹر یجی بختیار کو ۲۲۲ سوالات لکھ کر دیئے کہ ان کا جواب مرزا ناصر احمد سے طلب کریں۔ حالانکہ دوسرے ارکان میں سے کسی نے ایک یا دو سوال کیے، کسی نے پانچ سوال کیے، تو کسی نے ایک یا کسی نے ایک بھی سوال نہ کیا۔ اسی طرح مولانا غلام غوث ہزاروی نے اپنے وفد کے ہمراہ اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے اس مسئلہ کے حل کے لیے مذاکرات کیے۔ اور نہیں آمادہ کیا کہ وہ اس مسئلہ کو مستقل بنیادوں پر حل کریں۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ سابق سینئر ماہنامہ الحق فروری 1981ء کے شمارے میں اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی کے سامنے آیا تو پوری حزب اختلاف نے متفقہ طور پر ملت اسلامیہ کا موقف کے نام سے بیان مرتب کیا جسے مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے کئی نشستوں میں پڑھ کر سنایا۔ جس کا آدھا حصہ ہمارے فاضل دوست مولانا تقی عثمانی نے قلم بند کیا اور آدھے حصے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو دی۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہے کہ حزب اختلاف کی طرف سے پیش کیے جانے والے اس بیان پر دستخط نہیں کر سکتے تھے کہ ان کا مزاج ہی اسے قبول نہیں کرتا تھا مگر انہوں نے سکوت و لا تعلق بھی اختیار نہیں کی بلکہ مرزا ناصر احمد کے محضر نامہ کے جواب میں ۲۶۰ صفحات پر مشتمل ایک طویل، مدلل اور محققانہ مقالہ قلم بند کر کے شائع کیا اور پھر اسے ارکان اسمبلی میں تقسیم کیا۔ یہ کام آٹھ دس دن میں ہی کرنے کا تھا۔ ہمارے ساتھ تو پوری ایک ٹیم اور جماعت تھی۔ جس نے کتابت و طباعت کا یہ معرکہ سر کیا مگر مولانا مرحوم نے بالکل اکیلے ہی یہ ہفت خواں سر کیا۔ کتنے مصائب جھیلے ہونگے۔ پروف بھی خود ہی دیکھا۔ پریس کے چکر بھی اس زار و نحیف بوڑھے سپاہی نے اکیلے ہی کاٹے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران نماز جمعہ کے عنوانات:

تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران ہفتہ کے چھ دن آپ سفر میں رہتے ملک بھر میں احتجاجی جلسوں، کانفرنسوں سے خطاب کرتے اور اسلام آباد میں ارکان اسمبلی سے مسلسل رابطہ میں رہتے۔ دوسری طرف جمعۃ المبارک کے روز جامع مسجد گول غلام محمد آباد میں خطبہ جمعہ میں جھوٹے مدعیان نبوت کے عنوان پر تفصیلی خطبات کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ نے کبھی بھی بغیر مطالعہ کے خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرمایا۔ ان عنوانات پر آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں سامعین کو آگاہ کیا۔ سامعین بھی ایک نہیں بلکہ جامع مسجد میں ان کی تعداد ہر دور میں ہزاروں ہوتی تھی۔ یہ وہ دور تھا جس دور میں آپ کی خطابت کا سورج نصف النہار پر تھا۔ جوانی کی پوری توانائیاں تھیں۔ آپ کی آواز، آپ کا انداز اور آپ کی خطابت کا ہمیشہ سے ہی ایک زمانہ معترف چلا آ رہا ہے۔



جامع مسجد میں اظہار تشکر:

قومی اسمبلی نے 7 ستمبر 1974ء کو متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اور یوں 90 سالہ پرانا مسئلہ حل کر کے دنیا بھر کی امت مسلمہ کے دل جیت لیے۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے آپ نے اپنی مسجد میں ایک جمعہ کو یوم تشکر منایا جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبدالحکیم ایم این اے، چوہدری غلام نبی ایم این اے اور پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر شمیم احمد خان کے علاوہ آپ نے مفصل، مدلل خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے تفصیل کے ساتھ قومی اسمبلی میں مرزا ناصر کی طرف سے کیے گئے سوالات اور پھر ان سوالات کے جوابات جو حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے دیئے تھے ان سے عوام الناس کو آگاہ فرمایا۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان نے جو مرزائیوں کے حوالے سے تاریخ ساز قدم اٹھایا ہے اس پر

موجودہ قومی اسمبلی اور حکومت پاکستان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے دلوں میں زندہ و تابندہ رہیں گے۔ علماء اسلام نے مرزائیوں کے حوالے سے جو تاریخ ساز قربانیاں پیش کیں یہ سب اس کا نتیجہ ہے۔ اس پر پوری قوم کو سجدہ شکر ادا کرنا چاہیے۔ ان شاء اللہ پاکستان کے علماء کرام زندہ ہیں ہم اس ملک میں کسی صورت میں کسی بھی اسلام دشمن گروہ کو خلاف اسلام سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیں گے۔ مولانا عبدالحکیم امین اے نے کہا کہ مرزائیوں کے مرزانا ناصر احمد نے سمجھ لیا تھا کہ شاید کوئی مسلمان اس کے سوالات کا جواب نہ دے سکے گا مگر اسے کیا معلوم کہ اسی قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود اور مجاہد اسلام اور علماء حق کے ترجمان مولانا غلام غوث ہزاروی موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنے بڑھاپے اور پیرانہ سالی کے باوجود مرزانا ناصر احمد کو قومی اسمبلی میں اس طرح لا جواب کیا کہ نہ صرف مرزانا ناصر احمد قومی اسمبلی میں ان سوالوں کے جواب نہ دے سکے بلکہ قیامت تک کوئی مرزائی بھی ان سوالوں کے جواب نہیں دے سکے گا۔

ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی شمیم احمد خان نے کہا کہ لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کو غیر اسلامی کہتے ہیں مگر قائد عوام وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے مرزائیوں کا مسئلہ حل کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ہماری حکومت بھی اسلام کی اتنی ہی شیدائی ہے جتنا کوئی اور ہے۔ ہم نے بھی شفاعت محمدی ﷺ لینی ہے۔ ان شاء اللہ اسی ایک مسئلہ کی بدولت ہماری نجات ہو جانی ہے۔ انہوں نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا قاسمی ایک جدوجہد کا نام ہے جس انداز سے اور جس جرأت سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں اس کا میں ہی نہیں میرے تمام ساتھی ان کے معتقد ہیں۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا صد شکر ہے کہ علماء کرام اور عوام کی محنت رنگ لائی ہے۔ پاکستان کی موجودہ حکومت ہماری تحسین کی مستحق ہے جس نے مسلمانوں کے مطالبہ پر ختم نبوت کے باغیوں کو نہ

صرف کافر قرار دیا ہے بلکہ ان کی ہر قسم کی تبلیغ پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ اب ہم حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ جس طرح حکومت نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اسی طرح مرزائیوں کو تمام اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے بھی قانوناً منع کیا جائے۔ اگر اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے مرزائیوں کو نہ روکا گیا تو پھر ملک میں دوبارہ یہ مسئلہ سر اٹھا سکتا ہے۔ گول جامع مسجد میں ہزاروں افراد نے ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کیے۔



امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں جلسہ:

25- اگست 1977ء بعد نماز ظہر جامع مسجد کچہری بازار میں مجلس تحفظ ختم نبوت لائل پور کی طرف سے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں عظیم الشان تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور ہفتہ وار ”لولاک“ کے ایڈیٹر مولانا تاج محمود نے کی۔ جلسہ میں مولانا تاج محمود، مفتی زین العابدین، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا اللہ وسایا نے بھی تقریریں کی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے خطیبانہ انداز میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک وقت تھا کہ جب ملتان میں شرک و بدعت، گمراہی اور جہالت کا دور تھا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لینا جرم تھا۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ ملتان کے ناخداؤں نے تقریر کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حکام بالا کو درخواستیں دیں اور اعلان کر دیا کہ اگر بخاری نے تقریر کی تو قتل کر دیئے جائیں گے۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے ساتھی سخت پریشان ہوئے۔ انہوں نے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ

سے درخواست کی کہ آپ تقریر کا پروگرام فی الحال منسوخ کر دیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو قتل کر دیں۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر وہ مجھے قتل کرنے کا شوق پورا کرنا چاہتے ہیں تو میں مقتل میں جانے کا شوق پورا کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ یزید کی سنت زندہ کرنا چاہتے ہیں تو میں اپنے ابا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سنت کو زندہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے وقت مقررہ پر جا کر تقریر کی۔ آپ کا لُحْنِ داؤدی اور ایمان پر ور خطاب سن کر کسی کو ہوش نہ رہا۔ جو جان لینے آئے تھے وہ محافظ جان بن گئے۔ جو دشمن تھے وہ جاں نثار بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو وہ کامیابی بخشی جو اپنی مثال آپ تھی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ امیر شریعت عظمت کا ایک پہاڑ تھے۔ وہ خطابت کے عظیم شہنشاہ، بہادری و جرأت کا نشان تھے۔ حضرت قاسمی صاحب نے اپنی گرجدار آواز میں کہا کہ جب تک خطابت، بہادری و جرأت موجود ہے، بخاری زندہ و تابندہ رہے گا۔ اس پر مجمع نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ محساری..... زندہ باد..... کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی محنتوں اور کوششوں سے 1953ء میں مختلف مکاتب فکر نے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کیا۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد، 30۔ اگست 1977ء)



رحیم یار خان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے زیر اہتمام 2۔ اکتوبر 1977ء کو عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں شہباز خطابت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام ربانی، خطیب ختم نبوت حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ، مولانا قاضی عزیز الرحمن، مولانا قاری حماد اللہ شفیق، مجاہد ملت مولانا رشید احمد لدھیانوی،

حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا عبدالحق احراری نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں قائدین کی تقریر سماعت کرنے کے لیے سینکڑوں لوگ دور دراز سے قافلوں کی صورت میں ٹرالیوں پر اور پیدل سفر کر کے آئے تھے۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی امت مسلمہ شکر ادا کرے وہ کم ہے کہ اس ذات باری تعالیٰ نے امت مسلمہ میں پیدا ہونے والے فتنہ قادیانت کو ہماری زندگی میں ہی نیست و نابود کر دیا ہے۔ اب مرزائی نہ صرف پاکستان میں سرکاری طور پر کافر ہو چکے ہیں بلکہ پاکستان کے عوام کی نظروں میں بھی اپنا مقام کھو چکے ہیں۔ ان شاء اللہ علماء کرام کی محنت رنگ لائی ہے۔ مرزائیوں کے کفر کے لیے جن اکابر علماء کرام نے تاریخ ساز جدوجہد کی ہے وہ ہماری تحسین کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں دی ہیں، تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء میں کئی ہزار افراد نے شہادت حاصل کی۔ ہزاروں قید ہوئے، ہم ان قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ ہماری اطلاع ہے کہ اب مرزائی پاکستان کی بجائے دنیا کے دوسرے ممالک میں اپنی سرگرمیوں کا آغاز کر رہے ہیں، ان شاء اللہ ہم بھی دنیا بھر میں ان کے جھوٹے نبی اور گمراہ کن عزائم کو خاک میں ملا کر چھوڑیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ختم نبوت کا کام کوئی معمولی کام نہیں ہے یہ وہ عظیم کام ہے جس میں ختم نبوت کا کام کرنے والا براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ یہ سعادت صرف خوش نصیب افراد کے ہی حصے میں آتی ہے۔ محبت رسول کا تقاضا ہے کہ ہم خوشنودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان باطل گروہوں کا مقابلہ کریں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ہوتے ہوئے ایک جھوٹی نبوت کا پرچار کیا۔

آپ نے فرمایا کہ رحیم یار خان میری عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز ہے۔ اسی شہر کے ایک قصبہ دین پور شریف میں دنیائے اسلام کے نامور جرنیل مولانا عبید اللہ

سندھی ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ یہ وہ عظیم جرنیل ہیں جنہوں نے وقت کے عظیم انقلابی رہنما شیخ الہند مولانا محمود حسن ﷺ اسیر مالٹا کی قیادت میں انگریزوں کے خلاف عظیم جدوجہد کی۔ برصغیر سے ہجرت کی۔ افغانستان، روس کے ممالک میں انگریزوں کے خلاف تحریک کا آغاز کیا مگر افسوس کہ اپنوں کی غداری کے باعث یہ تحریک کامیاب نہ ہو سکی۔ تاریخ کہتی ہے کہ انگریزوں کے خلاف 1857ء کے بعد یہ سب سے بڑی آزادی کی تحریک تھی۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد 30/اکتوبر 1977ء)



محدث بنوری مولانا یوسف بنوری ﷺ کی یاد میں تعزیتی جلسہ سے خطاب:

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام 29- اکتوبر 1977ء مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری ﷺ کی وفات حسرت آیات کے سلسلہ میں ایک تعزیتی جلسہ عام ہوا۔ جلسہ کی صدارت مجلس عمل ملتان کے صدر حکیم سید انور علی شاہ نے کی۔ ایچ سیکرٹری کے فرائض مولانا سید منظور احمد شاہ نے سرانجام دیئے جبکہ جلسہ سے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا تاج محمود، تنظیم اہل سنت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد ضیاء القاسمی، اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا علی غضنفر کراروی، مولانا ابوالحسن قاسمی، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا عبدالقادر قاسمی اور دوسرے مقررین نے خطاب کیا جبکہ جناب احمد بخش چشتی اور سعید ضیاء نے نعتیں پڑھیں۔

آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علوم شریعت کا ایک درخشاں آفتاب غروب کیا ہوا کہ چار سو علم و عرفان کی محفل سونی ہو گئی۔ مولانا یوسف بنوری کی وفات سے عالم اسلام سے علوم و معارف اسلامیہ کی رعنائی گم ہو گئی ہے۔ مولانا بنوری علم کا

پہاڑ تھے۔ آپ ﷺ کی ذات علامہ انور شاہ کشمیری ﷺ کے علوم کی تصویر تھی۔ بڑے بڑے جید علماء آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے تھے۔ مجھے فخر ہے کہ میں بھی انہی کے قافلے کا ایک سپاہی ہوں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ان کی نوازشوں کی مرہون منت ہے۔ ان کے جانے سے مسند حدیث، منبر رسول، امارت مجلس تحفظ ختم نبوت اور مشاورتی کونسل کی عظمت کے مینار ایک دم سے زمین پر آگرے ہیں۔ ہمارے علماء نے ہر دور میں مشعل اسلام کو فروزاں کیا۔ مولانا محمد یوسف بنوری ﷺ نے تحفظ ختم نبوت کے اس درخت کو بار آور کیا جس کی جڑیں علامہ انور شاہ کشمیری ﷺ نے لگائیں اور جس کو چالیس سال تک امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ﷺ نے اپنے خون سے سیرچا۔ آپ نے مقام مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ کر کے سارے عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ آج اس قافلہ کا ایک حدی خواں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود نظام مصطفیٰ ﷺ کے لیے پورے ملک میں ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں سرگرم عمل ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد، 11 نومبر 1977ء)



بہاولنگر میں دعوت استقبالیہ سے خطاب:

29 جنوری 1978ء صبح دس بجے مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے کارکنوں کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بہاولنگر سے متعلقہ علماء کرام جن میں ضلعی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت قاری عبدالغفور، ناظم مجلس مولانا محمد یوسف، مولانا بشیر احمد شاد، مولانا نیاز احمد کے علاوہ معززین شہر نے شرکت کی۔ آپ نے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی جماعت کی کامیابی کے لیے اس کے کارکنوں کی تربیت بے حد ضروری ہوتی ہے۔ میری آپ سب کارکنوں سے گزارش ہے کہ آپ جس طرح محنت اور خلوص کے ساتھ جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں

اسی طرح اپنی ذہنی تربیت کے لیے علماء کرام کی مجالس میں بھی شریک ہوا کریں، جب تک آپ کی کامل ذہنی تربیت نہیں ہوگی اس وقت تک آپ احسن انداز میں باطل گروہوں کی سرکوبی نہیں کر سکیں گے۔ انسان علم ہی سے ممتاز ہوتا ہے، علم کی جس قدر گہرائی ہوگی آپ اسی قدر زیادہ مستعدی اور جانفشانی کے ساتھ دین اسلام کا مشن جاری و ساری رکھ سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ تنظیم اہل سنت پاکستان میں اصحاب رسول کے عظیم مشن کی وارث جماعت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بدولت ہی دنیا بھر میں اسلام کی قدیم روشن ہوئی ہیں۔ ان پاکباز انسانوں کی عزت و ناموس ہم نے ہر حال میں بیان کرنی ہے۔ جس طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم تاریخ ہے اسی طرح تنظیم اہل سنت پاکستان کی تاریخ بھی قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ پاکستان بھر میں جو بھی تنظیمی کارکن ہیں میرے سمیت وہ سب مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ چلیں گے۔ (بشکر یہ ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد، فروری 1978ء)



چنیوٹ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں ولولہ انگیز خطاب:

سنچ پر مسلک اہل حدیث کے بزرگ مولانا محمد صدیق، ختم نبوت کے رہنما مولانا تاج محمود، شیعہ جماعت کے رہنما مظفر شمسی، بریلوی مسلک کے صاحبزادہ افتخار الحسن سمیت دوسرے اکابر تشریف فرما ہیں۔ اسی دوران آپ نعروں کی گونج میں تشریف لائے۔ آپ نے ختم نبوت کی اہمیت کے ساتھ ساتھ ملک میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، عظمت خلفائے راشدین و اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خاص کر اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طہارت کے حوالے سے لاجواب خطاب فرمایا۔ فرمایا ملک میں ایک سوچی سمجھی سازش کے ذریعے سے فرقہ وارانہ فضا پیدا کی جا رہی ہے۔ قومی وحدت کو اگر نقصان ہوا تو اس کا شکار صرف ایک گروہ یا ایک طبقہ نہیں ہو

گا بلکہ سب ہی کا نقصان ہوگا اور ملک میں بدامنی ملک و قوم کے لیے زہر قاتل ہوگی۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ملک میں فرقہ وارانہ سرگرمیوں کو ہوا دینے والے عناصر پر کڑی نظر رکھے۔ ہم ملک میں کسی مرزائی نواز کو ملک میں بدامنی پھیلانے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 28 دسمبر 1979ء جمعۃ المبارک،)



گلشن اقبال کراچی میں جلسہ:

تنظیم اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہ کرے۔ حضور اکرم ﷺ کے دور میں جھوٹے اور کذاب نبیوں نے سراٹھایا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ محافظ ختم نبوت بن کر میدان میں نکلے اور جھوٹے نبیوں کا قلع قمع کر دیا۔ مولانا قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے سرپرست مولانا مفتی احمد الرحمن کی زیر صدارت گلشن اقبال کراچی میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں کہا۔ اس جلسہ میں شیخ الحدیث مولانا مصباح اللہ مہمان خصوصی تھے۔ قبل ازیں جب مولانا قاسمی بذریعہ طیارہ کراچی پہنچے تو کراچی ایئر پورٹ پر مجاہد تحریک نظام مصطفیٰ مولانا محمد زکریا اور تنظیم اہل سنت کراچی کے عہدیداران مولانا عبدالہادی، مولانا فیض احمد، مولانا چراغ الاسلام، صاحبزادہ محمود القادری اور بہت سے علماء نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر رحیم یار خان کی ممتاز شخصیت مولانا قاری حماد اللہ شفیق اور مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے سرپرست مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ بھی موجود تھے۔ مولانا موصوف وہاں مولانا محمد زکریا صاحب کے ہمراہ مدرسہ انوار العلوم فیڈرل بی ایریا تشریف لے گئے اور وہاں قیام کیا۔

مولانا قاسمی نے کراچی قیام کے دوران جامعہ اسلامیہ کلفٹن، محمود آباد، گلشن

اقبال، کورنگی اور فیڈرل بی ایریا میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ ان کانفرنسوں سے حضرت مولانا قاسمی کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا زرولی حنان صدر تنظیم اہل سنت کراچی مولانا مفتی محی الدین، مولانا محمد زکریا، صاحبزادہ محمود القادری نے بھی خطاب کیا۔ حضرت قاسمی صاحب نے کراچی قیام کے دوران جامعہ فاروقیہ کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مدرسہ عربیہ بنوری ٹاؤن میں مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب اور دیگر بہت سے علماء کرام سے ملاقاتیں کیں نیز مولانا محمد ضیاء القاسمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا عبدالعزیز شاداوردوسرے ساتھیوں سے ملاقات کر کے غیر مسلموں کی طرف سے شائع ہونے والے کتا بچے اور ان کے ایک بورڈ کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 21 مارچ 1980ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا دورہ برطانیہ:

پاکستان کے ممتاز عالم دین اور نامور خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی برطانیہ کے مسلمانوں کے شدید اصرار پر برطانیہ تشریف لائے۔ آپ نے پورے انگلینڈ کا دورہ فرمایا۔ لندن، برمنگھم، مانچسٹر، گلاسگو، بری، بلیک برن، شیلفیلڈ، گلاسٹر، برنلے، ڈیوزبری اور مختلف شہروں میں ساٹھ کانفرنسوں اور اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے صداقت اسلام اور اسلام کی عالمگیر حقانیت پر تاریخی تقاریر فرمائیں۔ ایک غیر مسلم نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور متعدد تنظیموں نے مولانا کو استقبالیے دیئے۔ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ آج بھی مسلمان اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کریں تو ایک ناقابلِ تسخیر قوت بن کر ابھر سکتے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کو قوت ایمانی پیدا کرنی

چاہیے اور توحید و رسالت کو وحدت فکر اور وحدت عمل کے اعتبار سے اپنانا چاہیے تاکہ بیت المقدس اور عالم اسلام کے اہم مسائل حل ہو سکیں۔ توحید و سنت اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی عظمت آپ کی تقریروں کا مرکز و موضوع رہے۔ مولانا کی آمد سے مسلمانان برطانیہ میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تقریر سننے کے لیے ہزاروں لوگ دور دراز کا سفر کر کے کوچوں اور کاروں کے ذریعے کانفرنسوں میں پہنچتے تھے۔

مولانا اب برطانیہ کا دورہ ختم کر کے حج بیت اللہ کے لیے روانہ ہو جائیں گے اور وہاں سے متحدہ عرب امارات کا تبلیغی دورہ کر کے ان شاء اللہ وطن پہنچیں گے۔ اس دورے میں آپ کے ساتھ مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا منظور الحق، مولانا محمد موسیٰ قاسمی اور مولانا محمد اقبال رگونی نے بھی خطاب فرمایا۔ اہل برطانیہ کو مولانا کا یہ تاریخی دورہ ہمیشہ یاد رہے گا۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 23 ستمبر 1980ء)



یورپ سے واپسی پر مولانا محمد ضیاء القاسمی کے اعزاز میں استقبالیہ:

ربوہ (نمائندہ لولاک) 29 نومبر بروز ہفتہ جامع مسجد محمدیہ ختم نبوت ریلوے اسٹیشن ربوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے تنظیم اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے کامیاب دورہ برطانیہ اور بلاد عربیہ اسلامیہ سے واپسی پر ایک عظیم الشان استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں چنیوٹ، فیصل آباد، ربوہ اور اس کے گرد و نواح کے معزز مسلمانوں، علماء کرام اور مجلس کے جیالے کارکنوں نے شرکت کی۔ قابل ذکر شخصیتوں میں چنیوٹ بادشاہی مسجد کے خطیب حضرت مولانا محمد حسین بلدیہ چنیوٹ کے کونسلر الحاج مقبول حسین، مولانا محمد یعقوب، مولانا قاری محمد حنیف چنیوٹی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری چوہدری

ظہور احمد، حاجی فیروز دین، جھنگ کی ممتاز شخصیت حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ، فیصل آباد سنہری مسجد ماڈل ٹاؤن کے خطیب مولانا عبدالرحمن، مولانا محمد اسحاق، حاجی محمد اکرم بیگ، مولوی محمد سلیم، ربوہ کے تعلیمی اداروں، ٹیلی فون، ڈاک، بجلی، ریلوے اور پولیس کے محکموں سے بھی اہم ذمہ داروں نے شرکت کی۔ خصوصاً ربوہ ٹاؤن کمیٹی کے کونسلر حاجی محمد رمضان، چوہدری محمد شفیع، سید عبدالمتین شاہ، چوہدری ارشاد احمد، عمر سید خان، مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ زون کے مبلغین مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی، حضرت مولانا احمد یار، قاری شبیر احمد عثمانی، قاری منیر احمد قابل ذکر ہیں۔ مجلس مرکزیہ کی نمائندگی حضرت مولانا محمد شریف جالندھری نے فرمائی۔ پریس رپورٹرز بھی کثیر تعداد میں پہنچے ہوئے تھے۔

بعد نماز عصر تقریباً ساڑھے چار بجے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی بذریعہ کار ربوہ ریلوے اسٹیشن پہنچے تو حضرت مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی، قاری شبیر احمد عثمانی اور دیگر بے شمار دوستوں نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، مجلس تحفظ ختم نبوت زندہ باد، شہدائے ختم نبوت زندہ باد، مولانا محمد ضیاء القاسمی..... زندہ باد..... کے فلک شگاف اور ایمان افروز نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ بعد ازاں تقریب شروع ہوئی۔ قاری شبیر احمد عثمانی کی تلاوت قرآن پاک کے بعد خطیب ربوہ مولانا اللہ وسایا نے خیر مقدمی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی حال ہی میں یورپ، سعودی عرب اور دوسری عرب ریاستوں کا تبلیغی دورہ کر کے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے وہاں جو تقریریں کیں وہ انتہائی کامیاب تقریریں تھیں جن کے گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔ مولانا اللہ وسایا نے دوران تقریر مجلس تحفظ ختم نبوت کی ربوہ اور ملک و بیرون ملک تبلیغی سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور آئندہ کے پروگرام سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں شاہی مسجد چینیوٹ کے

خطیب حضرت مولانا حافظ محمد حسین نے مسئلہ ختم نبوت کی علمی اہمیت پر روشنی ڈالی اور انہوں نے مسئلہ ختم نبوت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے مولانا ضیاء القاسمی کی خدمات کو سراہا۔ مولانا محمد حسین کے بعد نعروں کی گونج میں مولانا محمد ضیاء القاسمی خطاب کے لیے تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے دورہ یورپ کے مختصر تاثرات پیش کیے بعد ازاں انہوں نے کہا کہ میں مشکور ہوں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے مجھے اتنا بڑا اعزاز بخشا اور یہاں (ربوہ) میں استقبالیہ کا اہتمام کیا اور میں تمام دوستوں کا بھی ممنون ہوں جو یہاں دور دراز علاقوں سے تشریف لائے اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ انہوں نے کہا مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کے مقابلے میں جو خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کی عملی تصویر یوں تو یورپ اور بلاد اسلامیہ میں دیکھنے میں آئی ہے لیکن مجلس کا سب سے بڑا کارنامہ ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر یہ عظیم الشان مسجد اور وہ علاقہ ہے جو مسلم کالونی کے نام سے ربوہ میں مخصوص ہو چکا ہے جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کا بہت بڑا مرکز زیر تعمیر ہے جو مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم کامیابی ہے، دراصل یہ نتیجہ ہے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں کے خلوص، ان کی انتھک جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کا اور پھر یہ ثمرہ ہے ان ہزاروں شمع ختم نبوت کے پروانوں کا جنہوں نے اپنی قیمتی جان شمع ختم نبوت پر نچھاور کر دی۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 8 دسمبر 1980ء)



بہاولپور میں عظیم الشان ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

8 جنوری 1981ء جامع مسجد الصادق بہاولپور میں ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت بہاولپور کے ممتاز عالم دین مولانا غلام مصطفیٰ نے

کی۔ کانفرنس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا سید منظور احمد شاہ حجازی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل، مولانا یار محمد عابد کے علاوہ مہمان خصوصی خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ جنرل سیکرٹری تنظیم اہل سنت پاکستان نے خطاب کیا، جبکہ جناب احمد بخش چشتی نے اپنی ایمان پر و نعتوں سے سامعین کو محفوظ کیا۔ جامع مسجد الصادق کا وسیع و عریض ہال سامعین سے کچھ کھینچ بھرا ہوا تھا۔ مولانا محمد یوسف (ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف)، مولانا محمد یوسف (خطیب غلہ منڈی بہاولپور) کے علاوہ ضلع بھر کے علماء کرام سٹیج پر رونق افروز تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے رہنما الحاج سیف الرحمن، جناب الحاج ذکرا اللہ، جناب عمر دین، صوفی محمد اشفاق، صوفی غلام یلین، جناب محمد سلیم، جناب محمد اکرم نے کانفرنس کے وسیع انتظامات کیے تھے۔ اشتہارات اور اعلانات کے ذریعے کانفرنس کی خوب تشہیر کی گئی تھی جس کی وجہ سے سخت سردی کے باوجود بھرپور اجتماع اور حاضری ہو گئی۔ عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس شروع ہو کر رات کے ایک بجے تک جاری رہی۔ سامعین بڑے ذوق و شوق سے آخر تک علماء کرام کے خطابات بڑی دلجمعی سے سنتے رہے۔

اوج شریف کے خطیب مولانا یار محمد عابد نے اپنے مختصر خطاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بڑا جامع خطاب کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف خاص ختم نبوت پر تقریر کی۔ آپ نے اپنے بیان میں منکرین ختم نبوت کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں پر کڑی تنقید کی اور توقع ظاہر کی کہ پاکستان کی اسلامی حکومت ان کا نوٹس لے کر تاجدار ختم نبوت کے حضور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر کے شفاعت کی مستحق بنے گی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا سید منظور احمد شاہ حجازی نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندرون و بیرون ملک کارگزاری کی رپورٹ پیش کی، جسے سن کر سامعین نے بھرپور خوشی

وانبساط کا اظہار کیا۔ موصوف کے ایک ایک جملہ پر سامعین فلک شگاف نعروں سے خیر مقدم کرتے رہے۔ مجلس کے مرکزی بزرگ رہنما مولانا محمد شریف جالندھری نے اپنے خطاب میں اتفاق و اتحاد امت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اسلامیان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ خدا اور مصطفیٰ ﷺ کے دشمنوں کے مقابلہ میں بُدیاناً مَرَّ صَوْصُ بن جائیں۔ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ اختلافات کو چھوڑ کر حضور اکرم ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر اتحاد امت کا بھرپور مظاہرہ کریں۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی تنظیم اہل سنت پاکستان کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ڈیڑھ گھنٹہ کے خطاب میں حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے مضمون پر مفصل خطاب کیا۔ مولانا قاسمی نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں فرمایا کہ ہم اس وقت کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتے ہیں جب کہ ہم اپنی نئی زندگی سے نظام حکومت تک کو حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے تابع کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے بلکہ پوری قوم اور ملت کی وحدت کا مسئلہ ہے جس کی حفاظت ہر مسلمان کا دینی اور قومی فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کی واحد جماعت ہے جو اس عقیدے کی حفاظت کیلئے ملک اور بیرون ملک سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین جہاں بھی اور جس وقت بھی حکم دیں گے میں ہر طرح خدمت کیلئے تیار ہوں۔ مولانا اللہ وسایا کی دعا کے بعد رات ایک بجے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 2 فروری 1981ء)



مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں تعزیتی جلسہ:

بزم قاسمی سرگودھا کے زیر اہتمام جامع مسجد بلاک نمبر 1 سرگودھا میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں زیر صدارت مولانا عبدالقیوم تعزیتی

جلسہ ہوا۔ مہمانِ خصوصی خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا اللہ وسایا تھے۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تحریک تحفظِ ختمِ نبوت کے سالار اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرتِ آیاتِ ملک و ملت کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلاءِ مدتوں پُر نہ ہوگا۔ حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ملک و ملت کی فلاح و بہبود، عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ، حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دفاع کے لیے جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کو ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حکیم شریف الدین رحمۃ اللہ علیہ، جناب خان محمد کتر رحمۃ اللہ علیہ کا اس دنیا سے جانا اہلِ اسلام کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ان اکابر نے جو مبارک مشن چھوڑا ہے، میں اعلان کرتا ہوں کہ عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ اور عظمتِ اصحابِ رسول کے پرچم کو بلند رکھیں گے۔ جلسہ میں مولانا قاری جمیل الرحمن صدیقی، قاری شہاب الدین اور دوسرے علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 3- اپریل 1981ء)



دفترِ مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کراچی میں آمد:

کراچی دفتر سے آمدہ اطلاع کے مطابق خطیبِ اہل سنت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی آج صبح دفترِ مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کراچی جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ، پرانی نمائش میں تشریف لائے۔ جہاں جماعت کے مبلغ مولانا عاشق الہی اور مولانا محمد سعید نے ان کا خیر مقدم کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ عبدالرحمن یعقوب باوا بھی تشریف لے آئے اور حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو کراچی میں مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کی سرگرمیوں سے آگاہ

کیا اور جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ حضرت قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مولانا حماد اللہ شفیق رحیم یار خان بھی تشریف لائے تھے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 20 نومبر 1981ء)



جامع مسجد گول چوک سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

رپورٹ: محمد ظفر اقبال مبلغ ضلع سرگودھا

سرگودھا شہر میں عرصہ دراز کے تعطل کے بعد دو روزہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس شہر کی وسیع و عریض جامع مسجد گول چوک میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے ایک ہفتہ پہلے ہی اشتہارات شائع کیے گئے۔ کئی ہفتے کی مسلسل بارشیں بھی اثر انداز ہوتی رہیں تاہم مجموعی حیثیت سے کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔ سردی کی وجہ سے پہلے دن مسجد کے وسیع ہال میں کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا جو سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ پہلے دن کی نشست کا آغاز بروز بدھ کو بعد نماز عشاء جناب ملک محمد اسلم (رئیس اعظم سرگودھا) کی صدارت میں ہوا۔ اس نشست سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری، تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ الحاج بلند اختر نظامی صاحب، سابق ایم این اے مولانا عبدالکحیم، مولانا اللہ وسایا، مولانا سید ممتاز الحسن شاہ، مولانا عبدالحفیظ، مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور زون کے مبلغ مولانا کریم بخش علی پوری، خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان، قاری محمد صدیق، حافظ محمد رمضان، ملک کے مشہور و معروف نعت خواں جناب صوفی احمد بخش چشتی و دیگر علماء نے خطابات کیے۔

کانفرنس کے دوسرے روز پہلے دن کی نسبت سامعین کی حاضری کئی گنا زیادہ تھی۔ دوسرے دن کی نشست کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے فرمائی۔ اس نشست سے تنظیم اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، صاحبزادہ مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا سید فضل الرحمن

احرارِ سلانوالی، مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے بھی تقریریں کیں۔
 حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب لاجواب شروع ہوا تو مسجد کا وسیع
 وعریض صحن سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ خطیب پاکستان نے امیر شریعت سید عطاء
 اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، خطیب پاکستان
 حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے دیگر رفقاء کرام کی مسئلہ ختم
 نبوت کے سلسلہ میں خدمات، مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام، 1953، 1974ء کی
 تحریک تحفظ ختم نبوت، قومی اسمبلی میں حق کی فتح اور 1973ء کے آئین میں منکرین
 ختم نبوت کو کافر قرار دلوانے میں کامیابی، بعد ازاں عبوری آئین اور 1973ء کے
 آئین میں منکرین ختم نبوت سے متعلق ترمیم کی تیئخ پر مدلل اظہار فرمایا۔ انہوں نے
 اپنی تقریر میں آپس کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے کہا دشمن طاقتیں پاکستان کو کمزور
 کرنے کیلئے دن رات کوششیں کر رہی ہیں اور قادیانی ہندوستان اور اسرائیل کے ایجنٹ
 بن چکے ہیں۔ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی آئین اور قانون شکن سرگرمیاں ناقابل
 برداشت ہوتی جا رہی ہیں۔ حکومت اور اعلیٰ افسران نے اسلام اور آئین پاکستان کی رو
 سے کافر قرار دیئے گئے قادیانیوں کو لگام نہ دی تو حالات ہمارے کنٹرول میں نہیں رہیں
 گے۔ عاشقانِ رسول تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی جانیں ہتھیلیوں پر لے کر پھر رہے
 ہیں۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے ولولہ انگیز اور جوشِ خطابت نے مجمع کے سکوت کو
 توڑ دیا اور سرگودھا کی فضاء ختم نبوت زندہ باد کے فلکِ شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔
 کانفرنس کے آخر میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد نے اختتامی کلمات ارشاد
 فرماتے ہوئے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو خود دادِ تحسین سے نوازا اور حضرت امیر مرکزیہ
 کی دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (بشکر یہ ہفت روزہ لولاک، 30-اپریل 1982ء)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد:

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسلام آباد میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے عزت مآب جناب احمد ظفر گیلانی (سفیر عراق)، تنظیم اہلسنت اور سوادِ اعظم اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مرکزی جامع مسجد اسلام آباد کے خطیب مولانا محمد عبداللہ، حضرت مولانا لقمان علی پوری اور مولانا سید اشرف ہمدانی نے تقریریں کیں۔

عزت مآب جناب احمد ظفر گیلانی (سفیر عراق) نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس مقدس اجتماع میں شرکت میرے لیے باعثِ سعادت ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا اساسی اور بنیادی مسئلہ ہے جسے ایک منٹ کے لیے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ منکرین ختم نبوت کے بارے میں جو پاکستان کے علماء اور عوام کے جذبات ہیں واحساسات ہیں وہی جذبات واحساسات ہمارے عراق کے مجاہد صدر جناب صدام حسین اور وہاں کے عوام کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو اس وقت اتفاق واتحاد کی اشد ضرورت ہے کیوں کہ جھوٹے فتنے اپنے گمراہ کن ہتھکنڈوں سے امت مسلمہ میں انتشار ڈالنا چاہتے ہیں۔ جناب سفیر عراق نے عربی زبان میں خطاب فرمایا اور ترجمانی کے فرائض مولانا محمد عبداللہ نے انجام دیئے۔

آخری تقریر تنظیم اہلسنت اور سوادِ اعظم اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی تھی۔ انہوں نے خطبہ مسنونہ میں قرآن مجید کی آیت مبارکہ..... وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ..... تلاوت فرمانے کے بعد اس کی نہایت شیریں دل پذیر اور اچھوتے انداز میں تفسیر بیان کی اور کہا کہ ذاتی مرضی کوئی چیز نہیں ہے۔ اصل چیز آقائے نامدار تاجدار ختم نبوت ﷺ کا حکم ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں کسی شخص کی ذاتی مرضی نہ چلے بلکہ یہاں میرے، آپ کے اور سب کے

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم چلے۔ ان کی ناموس کا تحفظ ہو، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہو۔ انہوں نے کہا کہ آج مولوی کی عزت محفوظ ہے، وکیل کی عزت محفوظ ہے، پولیس افسران کی عزتیں محفوظ ہیں۔ ہائے افسوس! کہ دن دیہاڑے جس کی عزت پر حملے کیے جاتے ہیں یا ان کی عزت پر ڈاکا ڈالا جاتا ہے وہ کالی کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن ہنوز یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوا۔ ہماری حکومت اور ہمارے سربراہ مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق حاجی بھی ہیں اور نمازی بھی ہیں۔ روزہ بھی رکھتے ہیں۔ عمرے بھی کر آئے ہیں، غلاف کعبہ پکڑ کر روتے ہیں اور اسلام کے نفاذ کے لیے کوششیں بھی کر رہے ہیں لیکن بات صاف ہے۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ کٹ مروں جب تک خواجہ بیثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

(مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ)

ہم نفاذ اسلام کے مخالف نہیں بلکہ خوش ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سرزمین میں جلد از جلد اسلام کا بول بالا فرمائے لیکن یہ اپنے اپنے ذوق محبت اور عقیدت کی بات ہے۔ جب تک عقیدہ ختم نبوت کا آئینی تحفظ نہیں ہوتا اور جب تک جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں سنت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر عمل نہیں کیا جاتا تو ہمارے خیال میں اس وقت تک ملک میں مکمل اسلام نافذ نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایک حکمران خواجہ ناظم الدین گزرا ہے۔ انتہائی نیک اور پرہیزگار تھا لیکن اسی کے دور حکومت میں سب سے زیادہ عقیدہ ختم نبوت کو نقصان پہنچانے کی

کوشش کی گئی اور دس ہزار شمع ختم نبوت کے پروانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کیے گئے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ ختم نبوت حقیقت ہے، ختم نبوت صداقت ہے۔ نشہ اقتدار میں بدست حکمران کتنی ہی بڑی طاقت کیوں نہ ہو اگر وہ صداقت سے ٹکرانے کی کوشش کرتے ہیں تو صداقت اور زیادہ ابھر کر سامنے آتی ہے اور طاقت مٹ جاتی ہے۔ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ مسئلہ ختم نبوت کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر جہاں بھی حکم کریں میں اور میرے رفقاء لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوں گے۔
(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 18 جون 1982ء)



تحریک ختم نبوت 1983ء

(تحریر: ارشد قاسمی)

تحریک ختم نبوت 1983ء کا جب بھی نام آئے گا تو اس تحریک میں جس شخصیت، جس عالم دین اور جس کردار نے پوری تحریک کو ایک ولولہ، ایک نیا انداز اور اس تحریک کی کامیابی کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ بلاشبہ وہ کردار اور نام نامی میرے شیخ میرے پیارے اور میرے مرشد حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا سرفہرست ہوگا، جنہوں نے اس تحریک میں وہ روشن کردار ادا کیا کہ اکابر علماء دیوبند کے شاندار، جرأت مند اور تاریخ ساز کردار کو پھر سے دنیا میں اس انداز سے اجاگر فرما دیا کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی پکاراٹھے کہ تحریک تحفظ ختم نبوت میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی جرأت مند کردار اپنے عظیم اکابر کی تابناک تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔ اس تحریک میں آپ ہی پاکستان میں واحد رہنما ہیں جنہیں حکومت وقت نے گرفتار کر کے پہلے بہاولپور جیل میں رکھا اور دوسری مرتبہ گرفتار کر کے فیصل آباد جیل میں نظر بند کر دیا، جبکہ آپ کے خلاف مقدمات بھی قائم کیے گئے، آپ کی ولولہ انگیز اور پرتاثر خطابت تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران ملک کے کونے کونے میں اپنے مرشد شیخ العرب والعم السید مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی جرات و بصیرت اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی لکار کی طرح قادیانیت کے اصل روپ سے عوام و خواص کو آگاہ کرتے رہے۔

سیالکوٹ کے موضع ”معراج کے“ میں 17 فروری 1983ء کو مجلس ختم نبوت کے ایک مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو جمعۃ المبارک کا خطبہ دینے کے لیے جاتے ہوئے راستے میں اغوا کر لیا گیا۔ ان کے اس اغوا پر سیالکوٹ کی مقامی جماعت نے اپنے طور پر بہت کوشش کی کہ مولانا اسلم قریشی کو بازیاب کرایا جائے مگر جب ہر طرف سے ناکامی

ہوئی تو پہلے سیالکوٹ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی اور بعد ازاں ملک بھر میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مرکزی مجلس عمل پاکستان میں آپ نے ایڈیشنل جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے وہ تاریخ ساز کردار ادا فرمایا کہ پوری تحریک آپ کے بھرپور کردار سے ملک بھر میں ایک عوامی تحریک کی شکل اختیار کر گئی۔

فروری 1983ء سے دسمبر 1983ء تقریباً دس ماہ جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے اپنی سطح پر کوششیں کرتی رہی، مگر جب دیکھا کہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کی کوئی صورت بنتی نظر نہیں آ رہی، تو انہوں نے ملک کی دیگر دینی جماعتوں کے قائدین سے اس سلسلہ میں مشاورت کی اور باہمی مشاورت سے تمام جماعتوں کے قائدین پر مشتمل ایک مجلس عمل تشکیل دی گئی، جو مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے اپنی کوششیں زیادہ مستعدی کے ساتھ سرانجام دے گی۔



اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ:

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے جامع مسجد گول غلام محمد آباد میں نماز جمعہ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے اقدامات کیے جائیں، مرزائی نہ صرف امت مسلمہ کے غدار ہیں بلکہ وہ پاکستان کے بھی وفادار نہیں ہیں، ان کی طرف سے آئے روز مسلمان مبلغین کے خلاف دھمکیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری رہتا ہے، جب مسلمان احتجاج کرتے ہیں تو پھر حکومت نوٹس لیتی ہے، حکومت کو چاہیے کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مکمل نظر رکھے، ربوہ پریس پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور انہیں شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا جائے، ان کی عبادت گاہ کو مساجد

کہنے پر پابندی عائد کی جائے، پاکستان کے قانون کے مطابق یہ کافر ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کا اسلام کے ساتھ دور دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، جب یہ گروہ پاکستان کے آئین کے مطابق کافر ہے تو پھر مسلمانوں کی اسلامی اصطلاحات کو بھی استعمال نہیں کر سکتے، حکومت فوری طور پر مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے اقدامات اٹھائے تاکہ مسلمانوں کے اندر جو بے چینی، تشویش اور مرزائیوں کے خلاف اشتعال پھیل رہا ہے وہ ختم ہو سکے۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران سے گزارش کی کہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے آپ ہمیں جو بھی حکم دیں گے ہم جان و مال کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ (خطبہ جمعۃ المبارک 18 مارچ 1983ء)



سیالکوٹ کنونشن:

17 مارچ 1983ء کو سیالکوٹ میں آپ کی طرف سے ڈویژنل کنونشن کا اعلان کیا گیا تھا، یہ کنونشن جامع مسجد فاروقیہ میں طے ہوا تھا۔ مولانا انذر قاسمی اس کنونشن کے میزبان بننے والے تھے لیکن سیالکوٹ پولیس نے مسجد فاروقیہ پر مبینہ طور پر اتنا دباؤ ڈالا کہ مسجد کی انتظامیہ نے مسجد کو تالا لگا دیا تھا اور باہر ایک بورڈ آویزاں کر دیا تھا جس پر لکھا تھا کہ ”آج اس مسجد میں کوئی جلسہ یا کنونشن نہیں ہوگا“

حضرت مولانا تاج محمود، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا اشرف ہمدانی، شبان اہلسنت فیصل آباد کے دس نوجوانوں کے ساتھ جو اپنے سالار حاجی محمد اکرم بیگ تیل والے کے ہمراہ وفد کے ساتھ سیالکوٹ پہنچے تھے۔ پولیس نے گاڑیاں روک کر انہیں کہا کہ مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا زاہد الرشیدی اور مولانا امداد الحسن نعمانی ان چاروں علماء کے سیالکوٹ میں داخلے پر پابندی لگ چکی ہے۔ یہ تعمیل کر دیں اور واپس تشریف لے جائیں۔ پولیس کو کہا گیا کہ ابھی گوجرانوالہ کا

قافلہ پہنچنے والا ہے ہم لوگوں کو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں پہنچنے دیجیے۔ وہاں وضو وغیرہ کریں گے اور نماز کا وقت ہو رہا ہے پھر آپ سے پابندیوں کے موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر دفتر پہنچے تو دفتر کو بھی تالا لگا ہوا پایا۔ ملک منظور الہی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو فون کیا گیا کہ وہ دفتر کی چابی بھجوائیں تاکہ ہم لوگ تھوڑی دیر بیٹھ کر مشورہ کر لیں۔ مولانا تاج محمود، حاجی محمد اکرم، حافظ ناصر احمد کو ساتھ لے کر ایس پی سیالکوٹ طلعت محمود کو ملے اور جو صورتحال درپیش تھی اس پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مولانا تاج محمود نے ایس پی پر واضح کیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت یا کوئی دینی جماعت سیالکوٹ میں کوئی ایجنڈیشن نہیں کرنا چاہتی البتہ اسے حق پہنچتا ہے کہ آکر اپنی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے گمشدہ مبلغ مولانا اسلم قریشی کے متعلق حالات کی تفصیلات معلوم کرے۔ تفتیش کے متعلق معلومات حاصل کرے کہ وہ کس مرحلہ میں ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہاں کی انتظامیہ سے مطالبہ کریں کہ تفتیش ان کی ایف آئی آر کے مطابق نہیں ہو رہی۔ تفتیش اس رخ پر کی جائے جو رخ ابتدائی رپورٹ لکھوانے والے ملک منظور الہی نے اپنی رپورٹ میں متعین کر دیا ہے، ہماری رپورٹ میں درج نہیں ہے کہ مولانا اسلم قریشی کو مرزانیوں نے سازش کر کے اغواء کیا ہے، اس میں شک نہیں کہ کچھ مرزانیوں کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے لیکن جس طرح نہیں شامل کیا گیا ہے وہ لفظ تفتیش کی توہین ہے۔ ارکان وفد ڈی آئی جی میجر مشتاق احمد اور ڈی سی سیالکوٹ سے بھی ملے اور اس سے عرض کیا کہ مدعی پارٹی اور انتظامیہ کا الجھاؤ مناسب نہیں ہے۔ آپ پابندیاں واپس لے لیں ان پابندیوں اور مسجد کوتالا بندی سے مسکن ہے آپ کا کوئی تعلق نہ ہو مگر یہ پولیس کی بدنامی کا باعث ہوں گی۔ ڈپٹی کمشنر نے مولانا تاج محمود کے کہنے پر پابندیاں واپس لے لیں انتظامیہ کے تیور ٹھیک ہوتے ہی مسجد کمیٹی نے بھی مسجد کھول دی اور اس میں گوجرانوالہ، فیصل آباد، ڈسکہ، پسرور،

نارووال، شکر گڑھ، گجرات اور سیالکوٹ سے آئے لوگ داخل ہو گئے اور کنونشن کی باقاعدہ کارروائی مولانا عبدالرحمن کی صدارت میں شروع ہو گئی۔ اجلاس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا تاج محمود، مولانا زاہد الراشدی، حافظ محمد صادق، علامہ محمد احمد، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا اشرف ہمدانی نے خطاب کیا۔ تمام مقررین نے کہا کہ سیالکوٹ کی پولیس مولانا اسلم قریشی کے اغواء کا معرہ ایک ماہ گزر جانے تک بھی حل نہیں کر سکی۔ دوسری بات جو سب لوگ محسوس کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ مقامی پولیس کی تفتیش کا رخ مسلمانوں کی طرف ہے حالانکہ تفتیش کا رخ مرزائیوں کی طرف ہونا چاہیے۔ آپ (مولانا محمد ضیاء القاسمی) نے اپنی تقریر میں ڈی آئی جی کے اس بیان کی تردید کی کہ کوئی دینی جماعت باہر سے آکر سیالکوٹ میں کوئی ایجنسی ٹیشن کرنا چاہتی ہے آپ نے آئی جی پنجاب خان لئیق احمد خان اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا کہ اب اس تفتیش کو مقامی پولیس کی بجائے خالصتاً کرائمز برانچ کے سپرد کر دیا جائے اور کرائمز برانچ کے نیک شہرت افسروں پر مشتمل ٹیم کو یہاں بھیجا جائے۔



مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کی آئی جی پنجاب سے ملاقات:

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے قائدین نے 27 مارچ 1983ء بروز جمعرات کو انسپٹر جنرل پولیس پنجاب خان لئیق احمد خان سے ملاقات کی۔ وفد میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا تاج محمود، ملک منظور الہی، پیر بشیر احمد سیالکوٹ، محمد صہیب (مولانا محمد اسلم قریشی کا نابالغ بیٹا) اور مولانا اسلم قریشی کے ایک بھائی شامل تھے۔ وفد نے آئی جی پنجاب سے درخواست کی کہ سوا مہینہ گزر جانے کے باوجود سیالکوٹ کی پولیس مولانا اسلم قریشی کا کوئی سراغ نہیں لگا سکی۔ جس سے ملک بھر میں مسلمانوں کی بے چینی اور تشویش بہت زیادہ بڑھ رہی

ہے۔ آپ ذاتی طور پر دلچسپی لے کر اس معمرہ کو حل کروائیں۔ مسلمانوں کا غم و غصہ یقیناً کوئی ایسی صورت اختیار کرے گا جس کو کنٹرول کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہوگی۔ آئی جی نے ساری صورتحال کی وفد کے سامنے وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ پیچھے سے آمدہ رپورٹ کے مطابق اس مسئلہ کے تمام امکانات پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے جس پر وفد نے جناب آئی جی کو یقین دلایا کہ درج شدہ ایف آئی آر کے مطابق ملک منظور الہی نے مرزائیوں پر مولانا اسلم قریشی کو گم کرنے کا شبہ لکھوایا تھا اور مولانا اسلم قریشی موصوف کی ویسے بھی صرف قادیانیوں سے دشمنی تھی چونکہ اس کے ہاتھوں ایم ایم احمد زخمی ہوا تھا اور حال ہی میں ”معراج کے“ گاؤں میں دو سنی لڑکیاں مرزائی بسائی گئیں تھیں۔ وہاں مولانا اسلم قریشی نے مرزائیوں کے خلاف سخت تقریر بھی کی تھی لیکن مقامی پولیس نے مرزائیوں سے تفتیش ہمارے اطمینان کے مطابق نہیں کی ہے جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ آئی جی پنجاب نے وفد کو یقین دلایا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کی تفتیش کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا جائے گا اور اس سلسلہ میں آپ کو مطمئن کیا جائے گا۔



ولی کامل مولانا عبید اللہ انور سمیت علماء لاہور سے ملاقاتیں:

آپ کی قیادت میں علماء کا ایک وفد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے اور اس سلسلے میں ملک کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں کا آل پاکستان کنونشن منعقد کرانے کے پروگرام کو آخری شکل دینے کے لیے لاہور پہنچ گیا۔ وفد کے دیگر ارکان میں صاحبزادہ مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا حسین احمد، عبدالستار قادری شامل تھے، وفد نے لاہور میں پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا عبید اللہ انور، مولانا محمد اجمل قادری، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا سید حامد میاں، شیخ الحدیث مولانا محمد مالک

کاندھلوی اور دیگر علماء کرام سے مولانا اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ آپ دیر تک مولانا عبید اللہ انور کے پاس بیٹھے رہے، انہوں نے فرمایا کہ آپ جو بھی ہمیں حکم فرمائیں گے ہم حاضر ہیں، ان شاء اللہ ہمارے تمام ساتھی، کارکن اور جمعیت کے ذمہ داران مسئلہ ختم نبوت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، مارچ 1983ء)

☆☆☆☆

مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے:

آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے کیونکہ مولانا اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی میں مرزائیت کا ہاتھ ہے اور مرزائی اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھاتے جب تک ان کے سربراہ کی رضامندی شامل نہ ہو۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خبردار کیا کہ اگر مولانا اسلم قریشی کو برآمد نہ کیا گیا تو پھر ملک بھر میں مرزائیت کے خلاف تحریک چلائی جائے گی۔ کیونکہ مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی سے مسلمانوں میں زبردست بے چینی اور عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو رہا ہے اس لیے جلد از جلد اس تفتیش میں مرزا طاہر احمد کو بھی شامل کیا جائے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، اپریل 1983ء)

☆☆☆☆

شیخ الحدیث مولانا عبدالحفیظ مکی اور آپ کا خطاب:

مبلغ اسلام شیخ الحدیث مولانا عبدالحفیظ مکی اور آپ نے گول جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کی ہر قسم کی تبلیغی سرگرمیوں پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے، ربوہ پریس سے شائع ہونے والے الفضل میں خلاف

اسلام اور مسلمان کے متفقہ عقائد کے خلاف جو زہرا فاشانی کی جاتی ہے اس سے ہر مسلمان کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی، ان علماء کرام نے کہا کہ حکومت کی یہ بھول ہے کہ وہ پاکستان میں مرزائیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں پر حکومت کر سکے گی، مسلمان کسی حالت میں بھی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے والے کسی بھی عناصر خواہ وہ کسی بھی عہدے پر فائز ہی کیوں نہ ہو قبول نہیں کریں گے۔ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا بنیادی جزو ہے ہم اس کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ پانچ ماہ ہو چکے ہیں مگر حکومت ابھی تک مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے کوئی بھی ٹھوس قدم نہیں اٹھا سکی، ہم تو عرصہ سے مطالبہ کر رہے ہیں اگر حکومت مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کرے تو مولانا اسلم قریشی چند گھنٹوں میں ہی بازیاب ہو سکتے ہیں۔ ان رہنماؤں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی ذاتی اصلاح کے لیے علماء اسلام اور اس کے ماہرین کی مجلسوں میں زیادہ سے زیادہ وقت بیٹھیں تو اس سے ان کے دلوں کی صفائی ہوگی کہ انہیں پھر کسی دوسرے حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جانے کی قطعاً ضرورت نہیں پڑے گی۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 10 جون 1983ء خطبہ جمعۃ المبارک)



مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس (ربوہ)

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس (مسلم کالونی، ربوہ) منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شرکت کے لیے ملک بھر سے علماء کرام، مشائخ عظام تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن میں امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پسیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد نقشبندی مجددی (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف)، حضرت لاہوری کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی فتادری

(اٹک)، حضرت مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی مجددی (حسکوال)، مولانا مفتی زین العابدین، سیکرٹری جنرل تنظیم اہل سنت پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا سید عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا امجد تھانوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا محمد اجمل خان، حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری، بریلوی مکتبہ فکر سے مولانا مفتی مختار احمد شاہ گجراتی، صاحبزادہ افتخار الحسن (فیصل آباد)، اہل حدیث مکتبہ فکر سے مولانا عبدالقادر روپڑی، اہل تشیع مسلک سے علامہ علی غضنفر کراروی (المعروف ع، غ کراروی) سمیت دوسرے سینکڑوں علماء تشریف لائے ہوئے تھے۔ مقررین نے اپنے اپنے خطابات میں مولانا اسلم قریشی کی عدم بازیابی کا بڑی سختی سے نوٹس لیا اور حکومت کی عدم توجہ پر سخت تنقید کی گئی۔

جنرل سیکرٹری تنظیم اہل سنت پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے مولانا اسلم قریشی کے اغواء پر حکمرانوں اور انتظامیہ کی پراسرار خاموشی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا اور اگر حکومت اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھاتی تو پاکستان کے مسلمان مرزائیوں سے اسلم قریشی کے خون کا بدلہ لیں گے۔ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کا ذمہ دار مرزا طاہر قادیانی ہے۔ فتنہ قادیانیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور قادیانی پاکستان میں رہ کر انگریزوں کے لیے جاسوسی کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کی پاکستان میں سرگرمیاں ملت اسلامیہ اور وطن عزیز کی سلامتی کے لیے نقصان دہ ہیں۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے مزید کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم و عمل اور تقویٰ کی امانت ہمارے سپرد کر کے اللہ کے پاس جا چکے ہیں اب اس امانت کی حفاظت اور اس کو آگے پھیلانا، پہنچانا میرا اور آپ کا فرض ہے۔

مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا ربوہ گروپ کے یہ دونوں پاکستان میں عالمی صہیونیت اور یہودیت کے لیے وہی کام کر رہے ہیں جو تل ابیب کے یہودی عربوں میں کر رہے ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ ملک پاکستان میں بسنے والے مرزائی آئینی فیصلے کے باوجود اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں اور اپنی مذہبی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں مگر حکومت اور انتظامیہ خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 6 نومبر 1983ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا قاری اللہ یار کے خلاف کیس:

چنیوٹ پولیس نے تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں تقریریں کرنے پر تنظیم اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مقرر شعلہ بیان مولانا قاری اللہ یار مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے خلاف (ربوہ) کی تاریخی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں کی گئی تقریروں کی بناء پر 16 ایم پی او کے تحت کیس درج کر لیا گیا ہے، تاہم ابھی کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی ہے۔

خطیب ختم نبوت حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی صدر مجلس استقبالیہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ربوہ نے اس کارروائی پر زبردست احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اقدام ربوہ سٹیٹ کے چیف مرزا طاہر کو خوش کرنے کے لیے یا اس کے اشارے پر اٹھایا گیا ہے۔ مولانا ہمدانی نے کہا کہ اگر ایسا نہیں تو پھر ہمیں یہ پوچھنے کا حق ہے کہ مرزائیوں نے ملک میں سٹیٹ درسٹیٹ قائم کر رکھی ہے جہاں انکی اپنی حکومت ہے اور اپنا نظام ہے۔ داخلہ پالیسی اور خارجہ پالیسی شعبے بنے ہوئے ہیں۔ صدر کی بجائے خلیفہ اور وزیر کی بجائے نظارت کے عہدے قائم ہیں جو مملکت سے صریح بغاوت ہے۔ ان کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی جاتی۔

ربوہ سے شائع ہونے والے لٹریچر سے اشتعال انگیزی پھیل رہی ہے جس

سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں ان کے خلاف کیوں کیس درج نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں ہونے والی تقریروں کی وجہ سے مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا قاری اللہ یار کے خلاف کیس درج کرنا ایک طرفہ کارروائی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس کیس کو فوراً واپس لیا جائے۔

(بشکر یہ ہفت روزہ لولاک، 16 نومبر 1983ء)



مجلس عمل کا قیام ایک ماہ کا الٹی میٹم:

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کنونشن جامع مسجد شیرانوالا گیٹ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے چاروں صوبوں سے چار سو سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ کنونشن کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی، اس کنونشن میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ مکاتب فکر اور جماعت اسلامی کے سرکردہ حضرات اور جدید علماء کرام شریک ہوئے۔ تمام مندوبین کا مجلس عمل کے قیام پر اتفاق ہو گیا تاہم یہ فیصلہ کیا گیا کہ 12 جنوری 1984ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داروں کا باقاعدہ انتخاب عمل میں لایا جائے گا اور اسی اجلاس میں مولانا اسلم قریشی کی گم شدگی اور مرزائی جارحیت کے بارے میں عملی جدوجہد اور فیصلہ کن اقدام کا اعلان کیا جائے۔ مجلس عمل مندرجہ ذیل سرکردہ حضرات پر مشتمل ہوگی۔

(رپورٹ: صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی، لاہور 11 دسمبر 1983ء)

دیوبندی مکتبہ فکر:

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد، حضرت مولانا محمد شریف جالندھری، حضرت مولانا تاج محمود، خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، حضرت مولانا

علامہ خالد محمود، حضرت مولانا اجمل خان، حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری، حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی، حضرت مولانا محمد عبداللہ (بھکر)، مولانا عبدالحکیم، مولانا میاں محمد اجمل قادری، صاحبزادہ سید شمس الدین، مولانا علاؤ الدین، مولانا خان محمد شیرانی، حافظ حسین احمد، مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا قاری عبدالحی عابد، مولانا سید منظور حسین شاہ جازی، مولانا حبیب اللہ رشیدی۔

جمعیت علماء پاکستان:

مولانا عبدالستار خان نیازی، علامہ مفتی مختار احمد نعیمی (گجرات)، ملک محمد اکبر ساقی، مولانا شاہ فرید الحق، مولانا قاری عبدالحمید قادری، پیر محمد اعظم آف کھڑی شریف، پیر اعجاز احمد شاہ ہاشمی، میاں مسعود احمد۔

جماعت اسلامی و اتحاد العلماء:

چوہدری رحمت علی، چوہدری غلام جیلانی، مولانا فتح محمد، مولانا گلزار احمد مظاہری، قاضی حسین احمد، مولانا عبدالرشید، علامہ عنایت اللہ گجراتی۔

جماعت اہل حدیث:

حضرت مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد حسین شیخو پوری، علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمن یزدانی، مولانا محمد صدیق آف سرگودھا۔
شعبہ مکتب فکر:

علامہ مرزا یوسف حسین، علامہ آغا مرتضیٰ پویا، علامہ علی غضنفر کراروی، علامہ عقیل ترابی، سید محبوب علی شمسی، خاقان بابراہیڈ و وکیٹ۔
سیکرٹری اور رابطہ سیکرٹری:

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری سیکرٹری اور مولانا زاہد الراشدی مجلس عمل کے رابطہ سیکرٹری ہوں گے۔

فیصلے اور قراردادیں:

کنونشن میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے بارے میں ایک ماہ کے اندر اندر کوئی حتمی فیصلہ نہ کیا گیا اور حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہ کیے تو عملی جدوجہد کا فیصلہ کن اقدام کیا جائے گا۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا کہ ملت اسلامیہ کے تمام مکاتب فکر نے پہلے بھی نظام مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے قربانیاں دی ہیں اور اب بھی علماء ان دو مقاصد کے لیے متحد ہیں دینی قوتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس اتحاد کے ذریعے ہی ہم دینی اور قومی مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ علامہ احسان الہی ظہیر نے کہا کہ قادیانی گروہ جارحانہ عزائم پر اتر آیا ہے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلے سے اس گروہ کی جو حوصلہ شکنی ہوئی تھی موجودہ سرکاری پالیسیوں کی وجہ سے اس کی تلافی کر دی گئی ہے۔

علامہ خالد محمود نے کہا کہ قادیانیوں کو صرف کلیدی عہدوں سے ہٹانا ضروری نہیں بلکہ ان کی آبادی کے تناسب سے محدود رکھنا بھی ضروری ہے۔ علامہ مرزا یوسف حسین نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ہم سب مسلمانوں کو متحد کرتا ہے اور آج تمام مسلمانوں کو یکجا دیکھ کر مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔

قراردادیں جو منظور کی گئیں:

قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ 7 ستمبر 1974ء کو قومی اسمبلی کے فیصلے کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخی فیصلہ کیا گیا تھا لیکن اس جانب ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی بلکہ سرکاری اداروں کی چشم پوشی کے باعث قادیانی گروہ ایک جارح اور فاشسٹ گروہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور ملت اسلامیہ اسی گروہ کی سرگرمیوں اور سازشوں کو ملک و قوم کے لیے بے پناہ خطرے کا باعث سمجھتی ہے۔ اس

بارے میں حکومت اب پوزیشن واضح کرے اور قادیانی جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کے آئینی فیصلے پر عمل درآمد کیا جائے اس کے علاوہ قادیانیوں کو اسلام کا نام اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے قانوناً باز رکھا جائے اور انہیں عملی طور پر ایک غیر مسلم اقلیت کے دائرہ میں پابند کیا جائے۔

دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ فوج اور سول محکموں میں کلیدی آسامیوں سے قادیانی افسروں کو الگ کیا جائے اور کلیدی عہدوں پر غیر مسلموں کے فائز کرنے کو قانونی طور پر ممنوع قرار دیا جائے۔ قادیانیوں اور اسرائیل سے تعلق رکھنے والے دیگر گروہوں پر پابندی لگائی جائے نیز قادیانیوں کے بارے میں کیے جانے والے سروے کے نتائج کا اعلان کیا جائے۔ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کیس میں مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے فیصلے کے تمام تقاضے پورے کیے جائیں۔ 1973ء کے آئین سے انکار پر مرزا طاہر احمد پر مقدمہ چلایا جائے۔ انہیں قانونی طور پر اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ آئینی فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے ووٹروں کی فہرستوں میں غیر مسلم کے طور پر اپنے ناموں کا اندراج کرائیں۔

کنونشن میں مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے تاکہ قادیانی ایسے ممالک میں پاکستانی پاسپورٹ پر نہ جاسکیں جہاں ان کے داخلہ پر پابندی ہے۔ قادیانیوں کی پرائیویٹ مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے اور ان کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے۔ قادیانیوں اور دیگر غیر مسلم اداروں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

قرارداد میں تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی گئی کہ وہ 1973ء کے آئین کا تحفظ کرتے ہوئے اپنی جماعتوں کے لیے قادیانیوں اور دہریوں کی رکنیت ممنوع قرار دیں۔

شہداء مسجد لاہور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آج شہداء مسجد لاہور میں مقررین نے ان قراردادوں کی روشنی میں تقاریر کیں کہ اسلامی قوانین کے مطابق عمل درآمد کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں اور غیر اسلامی عناصر کی مبینہ سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے۔ بعد نماز عشاء مسجد شہداء لاہور میں عظیم الشان کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کل جماعتی کنونشن میں کیے جانے والے فیصلوں کا اعلان کیا گیا۔ سردی کے باوجود ہزاروں افراد نے عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ محمد نے کی۔ کانفرنس سے خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی (جنرل سیکرٹری تنظیم اہل سنت پاکستان)، مولانا لقمان علی پوری، مولانا عبدالستار خان نیازی، علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا زاہد الراشدی، علامہ خالد محمود، مولانا محمد خان شیرانی، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا حبیب الرحمن یزدانی، مولانا عبدالقادر روپڑی، علامہ علی غضنفر کراروی، ملک محمد اکبر ساقی اور دوسرے سرکردہ حضرات نے خطاب کیا۔ سید امین گیلانی نے اپنا کلام سنایا اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اللہ وسایا نے سرانجام دیئے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 15 دسمبر 1983ء)



مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود کی وفات:

20 جنوری 1984ء نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد میں پہنچے تو آپ (مولانا قاسمی) حجرے میں تشریف فرما تھے۔ عادت تھی کہ اگر میں پہلے مسجد پہنچ جاتا تو مرکزی گیٹ پر آپ کا انتظار کرتے اور اگر آپ پہلے تشریف لے آتے تو تقریر شروع ہونے سے قبل حجرہ مسجد میں آپ کے پاس بیٹھ جاتے۔ ماحول سوگوار تھا۔ آپ سمیت جو بھی ساتھی تشریف فرما تھے سب خاموش تھے۔ میں نے طبیعت کا پوچھا تو فرمایا کہ مولانا

تاج محمود ہمیں یتیم کر گئے ہیں۔ میں اس خبر سے چونکا کہ یہ کیا خبر سنادی۔
 ابھی تو دودن پیشتر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس منعقدہ رہائش
 گاہ حضرت مولانا (ضیاء القاسمی) پر مولانا تاج محمود کے ساتھ تین چار گھنٹے گزارے
 تھے اور ان کی صحت خاصی اچھی محسوس ہو رہی تھی بیماری کا نام و نشان بھی نہیں تھا یہ کیسا
 ہوا، کیسے ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ مولانا تاج محمود ہمارے بزرگ دینی راہنما تھے۔
 جنہوں نے مشکل ترین لمحات میں بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ہمیشہ بڑوں کی طرح سر پرستی
 فرماتے تھے۔ ان کی وفات کی خبر دل پر بجلی بن کر گری۔ دودن پیشتر میں نے اپنے
 کیمرے سے حضرت مولانا تاج محمود اور شریک اجلاس علماء کرام کی مجلس عمل کے اجلاس
 کے دوران اور اجلاس کے بعد گروپ فوٹو لی تھی اور ابھی تک انہیں پرنٹ بھی نہیں کروایا
 تھا، کہ مولانا تاج محمود کی وفات کی افسوس ناک خبر مل گئی۔ مولانا تاج محمود کے حوالے
 سے اپنے تاثرات اور دلی جذبات ایک مضمون کی شکل میں اخبارات کو بھی ارسال
 کئے گئے تھے جو میرے نام کے ساتھ قومی و مقامی اور دینی جرائد میں شائع ہوئے۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مولانا تاج محمود کی وفات کی خبر سامعین کو
 سنائی تو ہر آنکھ اشکبار تھی۔ خطبہ جمعہ میں پوری تقریر حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے
 حوالے سے فرمائی اور ان کی دینی خدمات کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ تقریر میں
 آپ نے فرمایا کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ مجلس احرار اسلام کے نامور اور بے باک لیڈر
 تھے، انہوں نے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر
 قادیانیوں کے خلاف جو تاریخ ساز جدوجہد کی ہے اس پر مسلمان انہیں ہمیشہ دادِ تحسین
 دیتے رہیں گے، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے
 شاگردِ رشید اور اہل سنت کے عظیم راہنما تھے۔ ان کی وفات حسرت آیات سے ایسا
 خلا پیدا ہوا جو برسہا برس تک پر نہیں ہو سکے گا۔ ان کی جدائی سے ہم یتیم ہو گئے ہیں اور

ان کی جدائی سے ہم اداس ہیں، مگر ہم ان کے مشن کو لے کر آگے بڑھیں گے اور ان کے آخری ادارہ کی روشنی میں ہم سیالکوٹ پہنچیں گے۔ مولانا تاج محمود مرزا نبوت کے لیے ضرب کاری تھے اور تحفظِ ختم نبوت کے پاسان تھے وہاں مولانا مرحوم کی شفقت و محبت نے جمیع نوجوانوں کو گرویدہ بنا رکھا تھا۔ مولانا مرحوم عالم باعمل ہونے کے ساتھ اچھے خطیب، قاطع مرزا نبوت، عاشق رسول ﷺ بھی تھے اور حق گوئی، بے باکی کا مظہر، خدمت دین کا پیکر، تدبر و فہم کا وجود اور معاملہ فہمی جیسی صفات سے مالا مال شخصیت کے مالک تھے۔

مولانا تاج محمود ﷺ جہاں غریب عوام کے مسائل کے حل کے لیے کوشش کرتے وہاں وہ ناموس رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عشق رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا۔ برصغیر کی آزادی کے لیے جن قائدین نے بھرپور حصہ لیا مولانا تاج محمود ﷺ ان میں صف اول کے راہنما تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے ملک ایک عظیم بزرگ رہنما سے محروم ہوا ہے۔ عشق رسالت ﷺ اور مسئلہ ختم نبوت کے لیے انتھک جدوجہد کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں محمد عربی ﷺ کی محبت جاگر کرنے والا، ختم نبوت کا مجاہد ایک عالم ایسے وقت میں اٹھا جب کہ ان کی ملک و قوم کو بہت ضرورت تھی۔ مولانا تاج محمود ﷺ ہم سے جدا ہو گئے، ان کی دینی خدمات اور خصوصاً تحریک تحفظِ ختم نبوت کے سلسلہ میں ان کا کردار ہمیشہ زندہ رہے گا۔

نماز جمعہ کے بعد آپ کے ساتھ ہی مولانا تاج محمود ﷺ کی رہائش گاہ پر حاضر ہو گئے اور رات گئے تک وہیں بیٹھے رہے۔ دوسرے دن اقبال پارک (دھوبی گھاٹ) میں ہزاروں ختم نبوت کے دیوانوں اور پروانوں کے ساتھ مولانا کی نمازِ جنازہ میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ جنازے میں شریک ہزاروں افراد اپنے

محبوب قائد اور ختم نبوت کے لیے ساری زندگی وقف کرنے والے عظیم محب ہد کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین



فیصل آباد میں علماء کے اجلاس سے خطاب:

علماء شہر کا اجلاس 27 جنوری 1984ء بمقام جامع مسجد کچھری بازار، فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ہم پر بڑی ذمہ داریاں آن پڑی ہیں۔ ان ذمہ داریوں سے عہدہ براہ ہونے کے لیے ہمیں اکابر کے مشن کو اپنا اوڑھنا پچھونا بنانا ہوگا۔ میں اپنی نجات مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جوتوں میں سمجھتا ہوں۔ میرا مسلک وہی ہے جو مسلک سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ میں نہ اس مسلک سے انچ بھی کم ہو سکتا ہوں اور نہ ہی زیادہ۔ میرے شعبان اہل سنت میری اس بات کو نوٹ کر لیں۔ کہ میری دوستی اپنی جگہ مگر میں سب سے مقدم مسلک اکابر کو سمجھتا ہوں۔ اور کسی ایسے سٹیج پر نہیں جاؤں گا۔ جس سٹیج سے سامعین کو دو قسم کے واعظ کیے جاتے ہوں۔ مجھے تشدد کہہ لیجیے، مجھے تنگ نظر کہہ لیجیے مگر میں مسلک اکابر کے لیے جیتا ہوں۔ اور مسلک اکابر کے لیے مرتا ہوں۔ کیونکہ میری زندگی کا نچوڑ بھی یہی ہے۔ میری کمائی بھی یہی ہے۔ اس لیے مجھے مسلک کے باغیوں سے دور سمجھیں۔ جب میں کسی نئے فتنے کا سنتا ہوں۔ تو ساری رات سوچتا رہتا ہوں کہ اس کا کسی طرح سدباب کیا جائے۔ حالانکہ میں نے شرک و بدعت کے خاتمے کے لیے طویل محنت کی ہے اور کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ جس طرح میرا دل فتنہ کا ذب کے لیے پریشان ہو جاتا ہے۔ تو پھر آپ کا کیوں دل مضطرب نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ ہم

صرف اب نام کے دیوبندی رہ گئے ہیں۔ خدارا دین حقانی کے لیے متحد ہو کر لائحہ عمل طے کریں۔ ان شاء اللہ یہی ہماری کامیابی ہے۔

☆☆☆☆

مرکزی مجلس عمل کا لاہور میں اجلاس اور قائدین کی پریس کانفرنس:

لاہور میں مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کا اجلاس 29 جنوری 1984ء بروز اتوار منعقد ہوا۔ جس میں سیالکوٹ میں ہونے والی کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے اہم فیصلے کیے گئے، بعد ازاں اجلاس کے فیصلوں کا اعلان مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا اشرف ہمدانی، میاں محمد اجمل قادری، قاضی حسین احمد نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے کہا۔ ہوٹل، ڈیپوس روڈ، لاہور میں کیا۔

پریس کانفرنس میں کہا گیا کہ قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جس نے ابتداء سے اب تک نہ صرف ملک و قوم کے خلاف بیرونی قوتوں کے آلہ کار کا کردار ادا کیا ہے بلکہ ملت اسلامیہ کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت اور دیگر مسلمہ عقائد سے انحراف کی راہ پر چل کر نئی امت کے طور پر اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ نے کبھی بھی اس گروہ کو اپنے وجود کا حصہ تسلیم نہیں کیا ہے اور پوری امت مسلمہ کی طرف سے اس گروہ کے خارج از اسلام ہونے کے اجماعی فیصلہ کے علاوہ پاکستان کی نمائندہ پارلیمنٹ 1974ء میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ اس گروہ کے دونوں طبقوں لاہوریوں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے۔

مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا آئینی فیصلہ ملت اسلامیہ کی 90 سالہ طویل جدوجہد اور بے پناہ قربانیوں کا نتیجہ ہے مگر اس آئینی

فیصلہ پر عمل درآمد کے سلسلہ میں ابھی تک کوئی عملی پیش رفت نہیں ہوئی اور اس کی روشنی میں قانونی تقاضوں کی تکمیل کے لیے عملی اقدامات سے مسلسل گریز کیا جا رہا ہے۔ جب کہ قادیانی گروہ اپنے مخصوص عزائم کی تکمیل اور استعماری آقاؤں کے منصوبے پر عملدرآمد کے لیے کسی شرعی آئین اور اخلاقی جواز کے بغیر خود کو ملت اسلامیہ کا ایک حصہ قرار دینے پر مصر ہے۔ علماء امت کے اجتماعی فتویٰ اور پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کو قبول کرنے سے کھلم کھلا انکار کر کے خود کو یہودیوں کی طرز پر منظم اور مسلح کرنے کا عمل شروع کر رکھا ہے۔ جس سے اسلامیان پاکستان سخت تشویش اور اضطراب میں ہیں۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملت اسلامیہ کے اس اضطراب اور تشویش کا اظہار ضروری سمجھتی ہے کہ قادیانی گروہ کا غیر مسلم اقلیت کی حیثیت قبول کرنے سے مسلسل انکار، مسلح اور تربیت یافتہ نیم فوجی قادیانی تنظیموں کی سرگرمیاں، فوج اور سول کی کلیدی آسامیوں پر قادیانی افسروں کی موجودگی، مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کا اغواء ملک کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی جارحانہ کارروائیاں اور قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی دھمکیاں، ملت اسلامیہ کے لیے کھلم کھلا چیلنج ہیں اور ایک اقلیتی فاشسٹ گروہ کی یہ سرگرمیاں حکومت کے اس طرز عمل کا منطقی نتیجہ ہیں جو اس نے ملت اسلامیہ کے جذبات کو نظر انداز اور قادیانیوں کی ناز برادری کے سلسلہ میں اختیار کر رکھا ہے۔

مرکزی مجلس عمل ان خطرات و خدشات سے آنکھیں بند نہیں کر سکتی جو پاکستان کو درپیش محذوش علاقائی صورتحال اور اس خطہ میں عالمی طاقتوں کی دلچسپیوں کے پیش نظر قادیانی گروہ کے مخصوص سازشی کردار سے۔ بحسب طور پر محسوس کی جا رہی ہے اور ان خطرات کو نظر انداز کرنا یا ہلکا سمجھنا یقیناً خود فریبی کے مترادف ہوگا۔ اسلامیان پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے ذمہ دار رہنماؤں پر مشتمل کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم

نبوت پاکستان کا قیام اسی سلسلہ میں ملت اسلامیہ کے جذبات کی ترجمانی، دینی تقاضوں اور مطالبات کی تکمیل کے لیے عمل میں لایا گیا ہے اور تمام مکاتب فکر نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر مشترکہ جدوجہد کا فیصلہ کیا ہے۔

اس موقع پر مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے اغواء کے سلسلہ میں اب تک کی صورت حال کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مولانا اسلم قریشی کو آج سے گیارہ ماہ قبل 17 فروری 1983ء کو سیالکوٹ سے دن دیہاڑے اغواء کیا گیا، جب کہ وہ نواحی بستی ”معراج کے“ میں قادیانیوں کے خلاف تبلیغ کے لیے جارہے تھے اور اس کے بعد سے آج تک ان کا کوئی پتا نہیں چل سکا۔ پولیس نے ابتداء میں جان بوجھ کر تفتیش کو غلط رخ پر ڈالنے کی کوشش کی۔ مولانا اسلم قریشی کے ورثاء کی طرف سے نشاندہی کے باوجود قادیانیوں کی طرف تفتیش کا رخ نہیں موڑا گیا بلکہ خود مولانا موصوف کے رشتہ داروں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ بعد ازاں مولانا اسلم قریشی کے بیٹے صہیب اسلم کو اغواء کرنے کی کوشش میں گرفتار ہونے والے فتادیانی صفدر رانا کے واضح اعتراف کے باوجود مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کرنے سے گریز کیا گیا۔ صفدر رانا کو صہیب اسلم کے اغواء کی کوشش کے جرم کی بجائے کسی اور الزام میں گرفتار کر کے اس کیس کو عملاً گول کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان حالات میں حکومت کی طرف سے تفتیشی ٹیموں کے تقرر اور انعامی رقوم کے اعلان کو مرکزی مجلس عمل محض وقت ٹالنے کا بہانہ اور مسلمانوں کو بہلانے کا حیلہ سمجھتی ہے۔ جس سے کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ مرکزی مجلس عمل نے قادیانی گروہ کے جارحانہ عزائم اور مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے خلاف رائے عامہ کو بیدار اور منظم کرنے کے لیے مولانا کے اغواء کو ایک سال مکمل ہونے پر 17 فروری 1984ء کو سیالکوٹ میں مکمل ہڑتال اور کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا ہے جس میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ رہنماء

خطاب کریں گے۔

مرکزی مجلس عمل حکومت کو توجہ دلانی چاہتی ہے کہ قادیانیوں کو مساجد اور دیگر اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کی اجازت نہ دینے اور انہیں مسلمان کہلانے سے قانوناً باز رکھنے کی واضح سفارشات کے بعد مرکزی مجلس عمل کے مطالبات منظور نہ کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ اس لیے مرکزی مجلس عمل کا مطالبہ ہے کہ حکومت!

۱: قادیانیوں کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کا اعلان کرے۔

۲: فوج اور سول اداروں کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔

۳: پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔

۴: مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے کیس میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے

۵: قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی لگائی جائے اور تمام اسلحہ ضبط کیا جائے۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے 17 فروری کے احتجاجی پروگرام کی کامیابی کے لیے بھرپور تعاون کریں تاکہ ملک اور قوم کو ایک فاشسٹ سازشی گروہ کی مذموم جارحانہ سرگرمیوں سے نجات دلانے کے لیے مؤثر اور فیصلہ کن جدوجہد کا آغاز کیا جاسکے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 29 جنوری 1984ء)

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی کا پنجاب کا طوفانی دورہ:

مولانا ضیاء القاسمی نے بتایا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں میں پنجاب کے دورے پر روانہ ہو رہا ہوں اور اپنے دورے کا آغاز جنوبی پنجاب سے کر رہا ہوں۔ ان تمام اضلاع میں سیالکوٹ تحفظ ختم نبوت

کانفرنس اور سیالکوٹ کی مجوزہ ہڑتال کے حوالے سے عوام کو بیدار کرنے کی ایک کڑی ہوگا۔ امید ہے میرا یہ دورہ ۱۷ فروری تک مکمل ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں میں نے اپنے تمام رفقا کرام کو اطلاع کر دی ہے جو اپنے اپنے علاقوں میں میرے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ مجھے امید ہے ان شاء اللہ میرے اس دورے کے ملک بھر میں مثبت اور موثر نتائج مرتب ہوں گے اور ملک بھر میں مرزائیوں کے خلاف مسلمانوں کے اندر ایک نیا جذبہ اور ایک نئی تحریک پیدا ہو جائے گی۔



ملتان میں پریس کانفرنس:

ملتان میں مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا قاری حماد اللہ شفیق، قاری محمد اسماعیل اور محمد اکبر قاسمی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی مجلس شوریٰ کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات کی تائید کریں، ان رہنماؤں نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ ایک سال کی مدت کے باوجود مولانا محمد اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی کا معمہ نہیں حل ہوا۔ جب کہ ان کے اغوا کے سلسلے میں قادیانیوں کے خلاف واضح شہادتیں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۷ فروری کو سیالکوٹ میں اس سلسلہ میں کل جماعتی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ رہنما خطاب کریں گے۔ اس روز سیالکوٹ میں مکمل ہڑتال ہوگی۔



سرگودھا میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس اور پریس کانفرنس:

مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی اور ان کے ساتھیوں نے سرگودھا شہر میں دن رات تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کے لیے مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے کانفرنس کا اس

حسین انداز میں انتظام فرمایا کہ کوئی بھی انہیں داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ کانفرنس سے مجلس عمل کے مرکزی قائدین نے خطاب کیا۔ اس موقع پر مولانا ضیاء القاسمی حکومت سے اپیل کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جتنے بھی نام لیوا اس وقت سرکاری کلیدی عہدوں پر فائز ہیں انہیں فی الفور برطرف کیا جائے ان کے غیر اسلامی اور ملک دشمن طاقتوں کے ساتھ روابط ہیں، قادیانی اگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار نہیں ہو سکتے تو پھر کلہ طیبہ کی بنیاد پر بننے والی مملکت خداداد پاکستان کے بھی وفادار نہیں ہو سکتے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے اعلان کیا کہ سترہ فروری کو سیالکوٹ میں ہونے والی عام ہڑتال کے بعد حکومت نے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے کوئی قدم نہ اٹھایا تو ملک گیر سطح پر ہڑتال کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ جب بھی علماء کرام کسی مسئلہ کے حل کیلئے متحد ہو کر جدوجہد شروع کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت انکے ساتھ شامل ہو جاتی ہے۔ آج قوم تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر مجلس عمل کے نام سے متحد ہو چکی ہے۔ ہم ان شاء اللہ اس ملک میں ختم نبوت کا پرچم بلند کرتے رہیں گے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سیالکوٹ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں اپنی شرکت کو ہر حال میں یقینی بنائیں۔ بعد ازاں آپ نے سرگودھا میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مطالبہ کیا کہ حکومت کی تشکیل کردہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر فوری طور پر عمل کر کے قادیانیوں کے خلاف ضابطے کی کارروائی کی جائے۔ آپ نے حکومت کو خبردار کیا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے فیصلوں کو کسی طاقت سے دبایا نہیں جاسکے گا۔ انہوں نے مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دیدی جو ضلع سرگودھا سے ایک احتجاجی جلوس سترہ فروری کو سیالکوٹ لے کر جائے گی۔ اس موقع پر مولانا اللہ وسایا، حافظ محمد اکرم، میاں محمد زاہد اور راؤ عبدالرحمن بھی موجود تھے۔ (بشکر یہ ہفت روزہ لولاک، فروری 1984ء)

علماء کے اجلاس میں شرکت:

مولانا صاحبزادہ طارق محمود کی رہائش گاہ پر شہر بھر کے علماء کرام کا اجلاس اتوار ۱۲ فروری کو منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ضیاء القاسمی نے تحفظ ختم نبوت کی جاری تحریک کے بارے میں انتہائی مدلل خطاب فرمایا اور کہا کہ ان شاء اللہ ہم اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اگر سیالکوٹ جانے والے دن میں فیصل آباد میں ہوا تو آپ کے ساتھ چلوں گا۔ آپ سب میرے قائد ہیں اور اگر مجھے پہلے سیالکوٹ جانا پڑا تو میں آپ کا استقبال کروں گا اور آپ علماء کرام قافلے کی قیادت فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ واللہ جب میں یہ کہتا ہوں کہ آپ میرے قائد ہیں تو میں کارکن بن کر بھی دکھاتا ہوں۔ شہری مسائل پر آپ مل جل کر چلیں۔ جہاں میری ضرورت پڑے۔ میں حاضر ہوں۔ حکومت نے اگر ہماری تحریک میں رکاوٹ ڈالی تو یہ تحریک زیادہ شدت سے آگے بڑھے گی۔ ان شاء اللہ ۱۷ فروری کو سیالکوٹ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں ہر مسجد سے کم از کم ایک بس ضرور سیالکوٹ کے لیے روانہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اگر حکومت نے مولانا اسلم قریشی کو برآمد نہ کیا تو پورے پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف ہڑتال کی جائے گی اور اگر حکومت نے پھر بھی مطالبات تسلیم نہ کیے تو دنیا بھر میں قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے گا۔

اجلاس میں مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا عزیز الرحمن انوری، مولانا عبد الرحمان، مولانا مفتی ضیاء الحق، مولانا صاحبزادہ محمود الحسن، مولانا محمد منیر فاروقی، مولانا محمد سلیم اور راقم محمد ارشد قاسمی نے شرکت کی۔ اجلاس سے قبل آپ کے ساتھ پریس کے معاملات بھی حل کیے گئے۔

آپ نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کی پرنٹ میڈیا میں اشاعت کے

لیے فیصل آباد کے مقامی اخبارات کے نمائندوں کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی شروع کیا، بنفس نفیس خود روزنامہ نوائے وقت کے جناب احمد کمال نظامی اور روزنامہ جنگ کے جناب شہباز احمد کے پاس تشریف لے گئے، ان قومی اخبارات کے نمائندہ حضرات سے گزارش کی کہ تحفظ ختم نبوت کی اس تحریک میں فیصل آباد کی صحافت کا بنیادی کردار ہے ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرنے آئے ہیں، آپ کی طرف سے تحفظ ختم نبوت تحریک میں تعاون ایک ایسا تعاون ہے جس کا اجر اور جس کی جزا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی آپ کو عطا فرمائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اس تعاون کو مزید وسعت دیں گے بلکہ شہر میں جو دوسرے صحافی حضرات ہیں ان تک بھی یہ پیغام پہنچائیں گے کہ وہ بھی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اسی طرح تحریک تحفظ ختم نبوت کو جلا بخشیں جس طرح آپ حضرات نے ہمارے ساتھ تعاون جاری رکھا ہوا ہے۔ بعد ازاں آپ کے ساتھ ہی فیصل آباد ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین چوہدری نذیر احمد کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ آپ کے بہت زیادہ چاہنے والے تھے، آپ کو دیکھتے ہی دوڑ کر گاڑی تک آئے اور آپ کو بہت احترام کے ساتھ اپنے دفتر لائے۔ بعد ازاں آپ کے ایک دیرینہ رفیق کی طرف سے دعوت ظہرانہ میں شرکت کی۔ اس اجلاس کی فوری طور پر رپورٹنگ کر دی گئی جسے ملک بھر کے قومی اور مقامی اخبارات نے 14 فروری 1984ء کی اشاعت میں نمایاں اور جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 12 فروری 1984ء)



گوجرانوالا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب:

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لیے آپ نے سیالکوٹ کے چاروں اطراف کے اضلاع، تحصیلوں اور قریبی دیہات میں موجود عوام الناس کو بیدار کرنے

کے لیے تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کے لیے طوفانی دورے شروع کیے، گوجرانوالا میں معروف دینی ادارے مدرسہ انوار العلوم اور مدرسہ اشرف العلوم میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے بھی خطاب کیا، اس کے علاوہ دفتر تحفظ ختم نبوت گوجرانوالا میں علماء کرام اور کارکنوں کے ایک مشترکہ اجلاس سے خطاب بھی کیا۔

آپ نے مدرسہ انوار العلوم اور مدرسہ اشرف العلوم میں ختم نبوت کی اہمیت کے حوالے سے منعقدہ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے جس کے تحفظ کے لیے ہم کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے خواہ ہمیں اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑی ہم ہر حال میں اس ملک میں ختم نبوت کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل کرا کر دم لیں گے۔

مرکزی مجلس عمل کے رابطہ سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ قادیانی گروہ اسرائیل کے یہودیوں کی طرح استعماری قوتوں کا ایجنٹ ہے اور اگر اس فتنہ پر قابو نہ پایا گیا تو ملک کی سلامتی کے لیے شدید خطرات پیدا ہو جائیں گے..... کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا۔ مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا محمد اعظم، مولانا علی احمد جامی نے بھی خطاب کیا۔ (فروری 1984ء)



سیالکوٹ میں داخلہ پر پابندی:

سیالکوٹ کانفرنس کی تیاریاں اسی زور و شور سے جاری تھیں کہ کانفرنس سے قبل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کی طرف سے آپ پر اپنے ضلع میں پابندی کے احکامات فیصل آباد کی مقامی انتظامیہ کو موصول ہوئے جس کی تعمیل کرانے کے لیے مقامی پولیس آپ کے پاس کئی دن تک چکر لگاتی رہی مگر آپ کی بے پناہ ملک گیر مصروفیات کے باعث وہ ان احکامات کی آپ سے تعمیل نہ کرا سکے۔ جب کہ آپ کو اخبارات کے

ذریعہ علم ہوا کہ آپ کی ضلع سیالکوٹ میں داخلہ پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔



لاہور میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا کل جماعتی اجلاس:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی کل جماعتی میٹنگ 16 فروری 1984ء بروز جمعرات صبح گیارہ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور واقع بیرون دہلی دروازہ میں شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد شریف جالندھری، علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا زاہد الراشدی، ملک محمد اکبر ساقی، مولانا علی غضنفر کراروی، سید محبوب علی شمشی، مولانا عبدالرشید ارشد، مولانا محمد عبداللہ (اسلام آباد)، مولانا عبدالعزیز جلالی، مولانا اللہ وسایا، مولانا رشید احمد لدھیانوی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی، مولانا نعیم آسی، مولانا سید عبدالملک شاہ، میاں محمد اجمل قادری سمیت ایک سو کے قریب ملک بھر کے نمائندگان نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید فرقان حمید سے ہوا۔ مولانا زاہد الراشدی کی تحریک پر سب سے پہلے مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ مولانا مفتی مختار احمد نعیمی نے سیالکوٹ کانفرنس کے انتظامات کی تکمیل اور ہڑتال کو کامیاب بنانے کے لیے اسلامیان سیالکوٹ کے جذبہ کی تفصیلات پیش کیں۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے طوفانی دورہ پنجاب کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے پنجاب بھر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کے ذریعہ سے امت مسلمہ کو بیدار کر دیا ہے ان شاء اللہ ہمارے طوفانی دورے کے نتیجے میں پنجاب بھر کے ہر ضلع ہی نہیں بلکہ ہر تحصیل اور ہر قصبے سے ختم نبوت کے دیوانے

بسوں کے ذریعہ سے سیالکوٹ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کریں گے، یہ کانفرنس ملک بھر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ جس کے بعد ہاؤس کے نمائندگان نے مختلف تجاویز پیش کیں:

- ۱: سیالکوٹ کانفرنس تمام تر رکاوٹوں کے باوجود منعقد ہوگی، اگر حکومت نے پابندیاں عائد کیں تو ان کو خاطر میں نہ لایا جائے گا۔ جہاں شرکاء کو سیالکوٹ جانے سے روکا جائے وہیں پر شرکاء دھرنادے کر عصر تک بیٹھے رہیں۔
 - ۲: اسلامی نظریاتی کونسل کی قادیانیوں سے متعلق سفارشات پر عمل درآمد کروائے۔ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کا معرہ حل کیا جائے۔
 - ۳: 30 اپریل 1984ء سے قبل چاروں صوبوں کے صدر مقامات اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں چار عظیم الشان عدیم المثال آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائیں گی۔
 - ۴: مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد شریف جالندھری، مفتی محنت راحمد نعیمی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا نعیم آسی، ریاض الحسن گنگوہی پر مشتمل وفد ترتیب دیا گیا جس نے اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملاقاتیں کیں اور ان کو تحریک تحفظ ختم نبوت سے تعاون کرنے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اجلاس امیر مرکز یہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔
- مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنماؤں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالستار نیازی، مولانا انور حسین، مولانا سیف الدین سیف، مولانا کریم بخش، مولانا زاہد الراشدی، میاں مسعود احمد اور مولانا سلیم اللہ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کو ۱

فروری کو پورا ایک سال ہونے کو ہو گیا ہے۔ لیکن حکومت ابھی تک ان کی بازیابی کے لیے کوئی عملی اقدام نہ کر سکی اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اغوا کر کے قتل کر دیا ہے اور اس میں قادیانی جماعت کے سربراہ کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ مولانا اسلم قریشی کی اس سے دشمنی تھی اور ایک مقدمہ میں اسلم قریشی کو انہوں نے سزا بھی دلوائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم متعدد بار یہ مطالبہ کر چکے ہیں کہ انہیں اس مقدمہ میں شامل تفتیش کیا جائے لیکن ابھی تک ایسا نہیں کیا گیا انہوں نے کہا کہ ۱۷ فروری کو سیالکوٹ میں آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہو رہی ہے اہل سیالکوٹ سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اس دن شہر میں مکمل طور پر ہڑتال کریں۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ میں کھیلوں کا ایک ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ جس کو ناصر ٹورنامنٹ کا نام دیا جا رہا ہے۔ اس میں بیٹکوں اور پی آئی اے کی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ بیٹک اور پی آئی اے کی ٹیمیں اس کا بائیکاٹ کریں اور اس میں حصہ نہ لیں۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 16 فروری 1984ء)

اخباری خبر..... سیالکوٹ داخلہ پر پابندی:

سیالکوٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ محمد اسماعیل قریشی نے ملک کے پانچ علمائے کرام جن میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد شریف جالندھری شامل ہیں کے تحفظ امن عامہ کے تحت سیالکوٹ میں داخلہ پر فوری طور پر پابندی لگانے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ پابندی دو ماہ تک نافذ العمل رہے گی۔ یاد رہے کہ 17 فروری کو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ڈونگا باغ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور یہ علمائے کرام بھی اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے ہیں۔ دریں اثناء بزم اہل سنت کے صدر مولانا عزیز الرحمن قاسمی نے سیالکوٹ کی انتظامیہ کے اس اقدام کی

مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ انتظامیہ پر امن احتجاج کو بلاوجہ تلخ بنانا چاہتی ہے، انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس فیصلہ کو فوراً واپس لیا جائے۔ (روزنامہ جنگ لاہور، 16 فروری 1984ء)

☆☆☆☆

گوجرانوالا میں اہل حدیث اور بریلوی علماء کرام سے ملاقات:

اہل حدیث مکتب فکر کے مرکزی راہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد اعظم اور بریلوی مکتب فکر کے راہنماؤں مولانا محمد سعید احمد مجددی، مولانا خالد حسن مجددی اور مولانا رحمت اللہ نوری نے مولانا ضیاء القاسمی سے ملاقات کی، آپ نے ان علماء کرام سے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے موقف اور پروگرام کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ علماء کرام نے قادیانیوں کے سلسلہ میں مرکزی مجلس عمل کے پروگرام اور موقف سے اتفاق کا اظہار کیا اور کہا کہ قادیانی فتنہ کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے تمام مکاتب فکر کی مشترکہ جدوجہد ضروری ہے۔

☆☆☆☆

پسرور ضلع سیالکوٹ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

شاہی مسجد پسرور میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر ایک جلسہ سیالکوٹ کانفرنس سے دو روز قبل تھا، کانفرنس میں مولانا ضیاء القاسمی نے تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی اہمیت اور مرزائیت کے اصل روپ کے حوالے سے ڈیڑھ گھنٹا خطاب فرمایا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ آپ کے ضلع میں ختم نبوت کے دیوانے پورے ملک سے تشریف لا رہے ہیں آپ میزبانی کا حق ادا کر دیں، اور کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی اس طرح میزبانی فرمائیں کہ کل قیامت کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی طرف محبت اور شفقت سے دیکھیں۔

عوام کے جم غفیر نے آپ کے اس تاریخ ساز اور ولولہ انگیز خطاب پر لبیک کہتے ہوئے کہا کہ ہم ہر حال میں سیالکوٹ کانفرنس کی بھرپور کامیابی کے لیے جان مال قربان کرنا اپنے لیے سعادت تصور کریں گے۔ آپ نے کہا کہ ۷۱ فروری کو ہزاروں کی تعداد میں ملک کے گوشے گوشے سے مسلمان قافلوں کی صورت میں مسلم قریشی کی بازیابی کے لیے سیالکوٹ پہنچ رہے ہیں۔ اب قادیانیوں کی سازشیں نہیں چلیں گی اور سیالکوٹ کا اجتماع تاریخی بھی ہوگا اور تاریخ ساز بھی۔

☆☆☆☆

جناب مجید نظامی سے ملاقات:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ایک نمائندہ وفد نے لاہور میں نوائے وقت کے مدیر مجید نظامی سے ملاقات کی اور مجلس عمل کی جدوجہد کے سلسلے میں نوائے وقت کے خصوصی تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر وفد کے ارکان نے ان کی توجہ مجلس عمل کے مطالبات کی طرف مبذول کرائی۔ وفد کی قیادت مولانا محمد شریف جالندھری نے کی۔ جبکہ وفد کے اراکین میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، مولانا اجمل قادری، مولانا امدا الحسن نعمانی، مولانا زاہد الراشدی اور مولانا ریاض الحسن گنگوہی شامل تھے۔ وفد نے تحریک تحفظ ختم نبوت اور دیگر دینی و قومی تحریکوں کے سلسلے میں نوائے وقت کے کردار کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ نوائے وقت آئندہ بھی اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھے گا۔

☆☆☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس شکر گڑھ:

ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ضلع سیالکوٹ کی حدود میں داخلے پر پابندی کے حکم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب ضلع سیالکوٹ کی پولیس

ان کے پاس فیصل آباد پہنچی اور پابندی کے حکم پر دستخط کروانا چاہے تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ اس پابندی کو توڑتے ہوئے شکر گڑھ پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کسی قسم کی پابندی کو قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے مقامی اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ۷ فروری کو سیالکوٹ میں منعقدہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے التوا کی کسی بھی خبر پر یقین نہ کیا جائے۔ یہ کانفرنس ضرور ہوگی۔ بعد ازاں انہوں نے مکی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کیا۔ ان کے ہمراہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا بھی تھے۔ (روزنامہ جنگ لاہور 17 فروری 1984ء)



سیالکوٹ کانفرنس میں اہل فیصل آباد کا کردار:

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ میں اہل فیصل آباد نے جس جوش و جذبے سے شرکت کی اس کی مثال ماضی میں کسی بھی بیرونی کانفرنس میں شرکت کے حوالے سے ملنی مشکل ہے۔ جو ہی کانفرنس کی تاریخ کا مرکزی مجلس عمل نے اعلان کیا تو فیصل آباد کے عوام نے اس کانفرنس میں شرکت کے لیے بھرپور تیاریاں شروع کر دیں۔ شہر بھر کی مساجد میں عوام کو کانفرنس میں شرکت کے لیے علماء کرام نے مسئلہ ختم نبوت اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ حضرت مولانا کی مرکزی راہنما ہونے کی حیثیت سے ملک گیر ذمہ داریاں تھیں۔ مگر آپ خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمانے کے لیے فیصل آباد تشریف لاتے تو فیصل آباد ایک دن کے قیام میں ہی شہر بھر کے ساتھی علماء کرام کو اتنا متحرک فرما جاتے کہ ان کے لیے ایک ہفتے بھر کا پروگرام بنا ہوا ہوتا۔ ایک ایک ساتھی سے رابطہ فرماتے اسے گھر پر بلاتے اور اس سے معلوم کرتے کہ آپ کے علاقے کی صورتحال کیا ہے۔ ہر ہفتے علماء شہر کا اجلاس ہوتا۔ شہر میں ساتھی علماء کرام میں سے مولانا اشرف ہمدانی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا عبدالرحمن، مولانا

مفتی ضیاء الحق، شعبان اہل سنت کے ساتھیوں میں مولانا منیر فاروقی، حاجی محمد اکرم (بیگ تیل والے)، حافظ محمد ناصر، سیرت کمیٹی کے ساتھیوں میں راقم محمد ارشد قاسمی، عبدالحفیظ، چوہدری انوار الحق، انوار الحسن بہت جانفشانی سے تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنا اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

☆☆☆☆

فیصل آباد کے علماء کی طرف سے کانفرنس کا اشتہار شائع کیا گیا:

چلو چلو سیالکوٹ چلو کے بارے میں علماء فیصل آباد نے 15 فروری روزنامہ جنگ لاہور میں ایک بہت ہی اچھا اشتہار دیا جس میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے شہر بھر کے عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اشتہار میں محبان دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث علماء، فیصل آباد لکھا گیا۔ (رپورٹ: ارشد قاسمی)

☆☆☆☆

فیصل آباد سے کانفرنس میں شرکت کے لیے ایک سو بسوں کا قافلہ:

17 فروری نماز فجر کی ادائیگی کے بعد شہر بھر کی مساجد میں یہ اعلان جب ایک ساتھ شروع ہوا کہ جن لوگوں نے سیالکوٹ ختم نبوت میں شرکت کرنی ہے تو وہ فوری طور پر مساجد میں پہنچ جائیں تو اس اعلان نے شہر بھر میں ایک ولولہ، جوش، اور ٹرپ پیدا کر دی۔ دین کے ساتھ معمولی سی بھی محبت رکھنے والا ہر شخص اس کانفرنس میں شرکت کے لیے اپنی اپنی طے شدہ بسوں کی طرف اس عقیدت کے ساتھ دوڑتا ہوا نظر آتا تھا کہ ان شاء اللہ ہم نے ہر حال میں سیالکوٹ کانفرنس میں شرکت کرنا ہے چاہیے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

کالونی غلام محمد آباد سے دو بسوں کی روانگی کاشیڈول طے تھا۔ جنہیں مدنی مسجد سے روانہ ہونا تھا۔ ہم بھی اپنے ساتھیوں عبدالحفیظ، چوہدری انوار الحق، انوار الحسن

کے ساتھ ایک بس میں سوار ہوئے تو بس پہلے ہی بھر چکی تھی۔ مگر ہماری سیٹیں محفوظ تھیں۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے سے بس روانہ ہوئی۔ ہم دھوبی گھاٹ کی سڑک پر پہنچے تو یہ سماں دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا کہ دھوبی گھاٹ کے اندر اور باہر سڑک پر بسوں کی ایک طویل قطار ہے جو اپنے اپنے علاقوں سے ختم نبوت کے پردانوں کو لے کر پہنچ چکی ہیں اور بعض علاقوں سے پہنچ رہی ہیں۔ صبح سات بجے کے قریب ہمارا قافلہ سیالکوٹ کی طرف روانہ ہوا تو سڑک پر ایک عجیب منظر تھا۔ سو کے قریب بسیں ختم نبوت زندہ باد کے نعروں میں چاروں اطراف کی ٹریفک کو جام کرتی اپنی منزل کی طرف گامزن تھیں۔ بسوں میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے سارے سفر میں متواتر جاری رہے اور کارکنوں کا جوش اور جذبہ دیدنی تھا۔ ہر شخص شفاعتِ رسول ﷺ کا اپنے آپ کو حقدار تصور کرتا ہوا منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ جوان بسوں میں کانفرنس میں شرکت کے لیے روانہ تھے وہ اپنے آپ کو خوش قسمت اور جو راستے میں اس قافلے کو گزرتے ہوئے دیکھتے وہ اپنے نہ جانے پر افسوس کا اظہار کر رہے تھے۔



مولانا محمد ضیاء القاسمی نے قافلے کا خود استقبال کیا:

بارہ بجے کے قریب ہماری بسیں شہر سے باہر ہی گوجرانوالا روڈ پر رک گئیں۔ ہمیں حکم ملا کہ بسوں سے اتر جائیں۔ ہم جب بسوں سے اترے تو عوام کا بے پناہ رش تھا۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ آگے بڑھا کہ دیکھوں کہ یہ قافلہ کیوں رک گیا ہے۔ اور شہر سے باہر ہی ہمیں کیوں بسوں سے اتار لیا گیا ہے۔ ہم جب آگے بڑھے تو یہ دیکھ کر دل مسرت و شادمانی سے بھر گیا کہ ہمارے دلوں کی دھڑکن، ہمارے محبوب قائد، اور سب سے بڑھ کر میرے محبوب حضرت مولانا ضیاء القاسمی سڑک پر کھڑے خود ساتھیوں کا استقبال فرما رہے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ساتھ

ساتھ رہنا۔ بسوں سے جب ہم اترے تو پانچ ہزار سے زائد افراد کا ایک جلوس تھا جس کی قیادت آپ خود فرما رہے تھے، جلوس کے شرکاء..... نعرہ تکبیر اللہ اکبر..... ختم نبوت زندہ باد..... مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد..... کے فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ آپ کی قیادت میں جلوس جلسہ گاہ میں داخل ہوا۔ ہم آپ کے ساتھ ہی ایک دوسری مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے چلے گئے۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں پہنچے تو مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی..... مولانا مفتی مختار احمد نعیمی کی مسجد میں احتجاجی جلسہ تھا..... (یہ وہی مولانا مفتی مختار احمد نعیمی تھے جن کے والد مولانا مفتی احمد یار گجراتی بریلوی مسلک کے جید عالم دین تھے)..... کانفرنس نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد شروع ہو چکی تھی..... جس سے مولانا مفتی مختار نعیمی نے بطور خاص فیصل آباد کے ساتھیوں کا فیصل آباد کے جلوس کا اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی کانفرنس کے لیے کی گئی کاوشوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا..... انہوں نے کہا فیصل آباد سے ختم نبوت کے دیوانوں اور پروانوں نے کانفرنس میں شرکت کر کے ثابت کر دیا ہے..... کہ فیصل آباد کے عوام ختم نبوت کے عملی طور پر دیوانے اور مستانے ہی نہیں..... بلکہ وہ عملی طور پر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔

☆☆☆☆

سیالکوٹ میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کو پورا ایک سال ہونے پر احتجاج کے لیے آج سیالکوٹ شہر اور چھاؤنی میں مکمل ہڑتال کی گئی اور بعد نماز جمعہ جامعہ مسجد ڈونگا باغ میں کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے تمام مکاتب فکر کے علماء نے شرکت کی۔ اجتماع میں فیصل آباد، گوجرانو، گوجرانوالا، انک اور دیگر شہروں سے ہزاروں افراد بسوں، ویگنوں اور کاروں کے

قافلوں کی صورت میں یہاں آئے ایک محتاط اندازے کے مطابق کانفرنس میں 50 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔

اجلاس کی صدارت ممتاز عالم دین مولانا مفتی مختار احمد گجراتی نے کی۔ جبکہ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد مہمان خصوصی تھے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ اگر 30 اپریل تک ہمارے مطالبات منظور نہ کیے گئے تو ہم راست اقدام کریں گے۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے سے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرنے والوں کو قوم کے سامنے لایا جائے اور مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے قادیانیوں کا غیر مسلم کے طور پر اندراج کیا جائے اور قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ ان مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد تیز تر کی جائے گی اور 26 اپریل جمعرات کو راولپنڈی میں کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس سے قبل پشاور، بہاولپور، فیصل آباد، حیدرآباد اور کوئٹہ میں کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مرکزی مجلس عمل ملک میں بد امنی پیدا نہیں کرنا چاہتی لیکن یہ احساس دن بدن بڑھتا جا رہا ہے کہ احتجاج اور جدوجہد کے روایتی طریقے موجودہ حکومت پر اثر انداز نہیں ہو رہے اور یہ صورتحال انتہائی تشویش ناک ہے۔ اس لیے مرکزی مجلس عمل حکومت کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ قوم کو کسی نئی آزمائش سے دوچار کرنے کی بجائے مجلس عمل کے مطالبات کو تسلیم کرے۔ مقررین میں مولانا ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا عبدالستار نیازی، مولانا مفتی مختار احمد گجراتی، مولانا عبدالحکیم، علامہ ع غ کراروی، مولانا محمد عبداللہ، صاحبزادہ

طارق محمود، ملک اکبر ساقی، مولانا فستح محمد، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد عبداللہ، مولانا امداد الحسن نعمانی اور شاعر انقلاب سید امین گیلانی وغیرہ شامل تھے۔



سیالکوٹ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں تین دھماکے:

حضرت مولانا ضیاء القاسمی کی تقریر کے لیے سٹیج سیکرٹری نے نام لیا تو کانفرنس میں موجود ہزاروں افراد نے جیوے جیوے قاسمی جیوے کے فلک شگاف نعروں سے حضرت مولانا کا استقبال کیا اور دیر تک سیالکوٹ کی سرزمین اور مولانا مفتی مختار نعیمی کی مسجد جیوے جیوے قاسمی جیوے کے فلک شگاف نعروں سے گونجتی رہی۔ سٹیج سیکرٹری نے کہا کہ ہر مقرر کے لیے صرف پانچ منٹ کا وقت ہی مقرر کیا گیا ہے جس میں اس نے اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنا ہے۔ جب سٹیج سیکرٹری کی طرف سے پانچ منٹ کا وقت حضرت مولانا کے لیے بولا گیا تو میں دل میں سوچتا رہا کہ میرے محبوب خطیب ان پانچ منٹ میں کیا خطاب کریں گے، خطبہ مسنونہ، ابتدائی پس منظر، تحریک کا پیش منظر، ختم نبوت کی اہمیت، عوام کو ختم نبوت کے لیے تیار کرنا حکومت کی مسلسل وعدہ خلافیاں، سیالکوٹ انتظامیہ کی جانب داری کس کا ذکر کریں گے اور کس کو چھوڑیں گے اور عوام کو ان پانچ منٹ میں کیا پیغام دیں گے۔ دل یہی سوچتا رہا اور ہم اپنے دوستوں کے ساتھ حضرت مولانا کے سامنے کھڑے تھے، موسم شدید سرد تھا حضرت مولانا نے براؤن رنگ کی اچکن زیب تن فرما رکھی تھی، دل میں کئی خیالات ابھر رہے تھے کہ ایک ماہ سے کانفرنس کی تیاریوں میں مشغول ہیں اور ہمارے شیخ محترم نے کانفرنس کی کامیابی کے لیے دن رات ایک کیا ہوا ہے نہ دن کو چین نہ رات کو آرام اور نہ ہی اپنی صحت کا خیال، دل میں یہی خیالات ابھر رہے تھے کہ آپ نے صرف پانچ منٹ کے وقت میں وہ سب کچھ بیان کر دیا جس کی ہزاروں افراد کا یہ اجتماع آپ سے سننے کی توقع رکھتا تھا اور

آپ کے اس خطاب کو خطابت کا شاہکار کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ انہوں نے وقت کی بھی پابندی فرمائی اور عوام کو تحفظ ختم نبوت کے لیے وہ احراری پیغام دے گئے کہ تین منٹ میں تقریر نہیں صرف تین دھماکے ہو سکتے ہیں، تین پوائنٹ میں گفتگو سمیٹی اور دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ بقول علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے!

وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں شوکت و حشمت کا پیام

☆☆☆☆

علامہ احسان الہی ظہیر کا خراج تحسین:

جماعت اہل حدیث کے مرکزی رہنما علامہ احسان الہی ظہیر نے اپنی تقریر میں تحفظ ختم نبوت کے لیے کی گئی کاوشوں پر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا بطور خاص نام لے کر ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ جس پر ہمارے دل باغ باغ ہو گئے کہ ہمارے قائد کی، ہمارے محبوب رہنما کی کی گئی کاوشوں اور دن رات محنت پر یہ خراج تحسین بہت ہی بر موقع تھا۔

☆☆☆☆

سیالکوٹ کانفرنس کی جھلکیاں:

☆ سیالکوٹ میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں چاروں صوبوں سے ختم نبوت کے کارکنوں نے شرکت کی۔

☆ ملتان، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، شیخوپورہ، گوجرانوالا، اٹک، میانوالی، سرگودھا، جھنگ، ہری پور ہزارہ، بنوں۔ پشاور، راولپنڈی، جہلم، فیصل آباد اور دوسرے شہروں کے علاوہ آزاد کشمیر سے بھی لوگ بسوں، ویکنوں اور کاروں میں قافلوں کی صورت میں جلسے میں شرکت کے لیے آئے۔

- ☆ فیصل آباد سے سب سے بڑا قافلہ ایک سو بسوں پر مشتمل تھتا۔ کارکن اور قائدین ٹولیوں کی صورت میں مسجد میں داخل ہوئے۔ اور وہ ختم نبوت زندہ باد، اسلامی نظام زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ ان کے سینوں پر چلو چلو سیالکوٹ چلو اور ختم نبوت زندہ باد کے بیج لگے ہوئے تھے۔
- ☆ سیالکوٹ میں آج مکمل ہڑتال رہی، جو اس شہر کی تاریخ میں ایک مثالی ہڑتال تھی۔ کھانے پینے کی دکانیں بھی بند تھیں۔
- ☆ بعض علماء جن پر سیالکوٹ میں داخلے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ وہ بھی پابندی توڑ کر اجتماع میں شامل ہوئے۔
- ☆ جمعہ کی نماز سے قبل لہائی بازار میں پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے پانچ افراد زخمی ہوئے۔
- ☆ کانفرنس کے اختتام پر پولیس نے علامہ اقبال چوک اور ملحقہ سڑکوں پر ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے چھوڑے۔ پتھر او سے ایک شخص زخمی ہوا۔
- ☆ بعض افراد کی گرفتاری کی اطلاع بھی ملی۔
- ☆ کانفرنس ڈھائی بجے شروع ہوئی اور پانچ بجے اختتام پزیر ہوئی۔ جس سے اٹھارہ علماء کرام نے خطاب کیا۔ سیالکوٹ چھاؤنی میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔
- ☆ سیالکوٹ میں ایک میلے کا سماں تھا۔ صبح نو بجے ہی سے پولیس اور سرکاری افسران مسجد کے چاروں طرف متعین تھے۔ وہ شام آٹھ بجے تک یہاں موجود رہے۔
- ☆ نماز جمعہ سے قبل مولانا مفتی مختار احمد گجراتی نے خطاب کیا۔ انہوں نے جلسہ کے اختتام پر اعلان کیا کہ تمام لوگ پر امن طور پر منتشر ہو جائیں اور کوئی جلوس نکالنے کی کوشش نہ کی جائے۔

کانفرنس کا اختتام آذان مغرب کے قریب ہوا، شریک عوام کے دلوں میں محبوب کائنات ﷺ کی محبت جاگزیں ہو چکی تھی، تو ہم نے اپنے محبوب تاند سے اجازت لی اور الحمد للہ رات بارہ بجے کے قریب واپس خیریت سے فیصل آباد پہنچ گئے۔

کانفرنس کے دوسرے ہی دن فیصل آباد رہائش گاہ میں مجھے طلب فرمایا اور حکم ہوا کہ اب پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ تحریک تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کرنا ہے، اب فیصل آباد میں کانفرنس اپریل کے پہلے ہفتے میں ہونی ہے اس کی خاص طور پر تیاری کرنی ہے، اس کے لیے ابھی سے تمام دوستوں اور شہر کے مقتدر حلقوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنا ہے، کانفرنس کے حوالے سے حکم دیا کہ ایک اخباری بیان آج ہی جاری کیا جائے جس میں سیالکوٹ کانفرنس کی کامیابی پر اہل اسلام کو مبارکباد اور صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا جائے کہ سیالکوٹ کانفرنس میں علماء کرام اور ختم نبوت کے کارکنوں پر جو ظلم و ستم کیا گیا ہے، لٹھی چارج ہوئی ہے اس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں، حکومت کے اس اقدام کو دینی حلقے ہی نہیں بلکہ پاکستان کے کروڑوں محبت رسول رکھنے والے عوام ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں، حکومت نے جتنے بھی علماء کرام اور ختم نبوت کے کارکنوں و طلبہ پر مقدمات قائم کیے ہیں انہیں فی الفور واپس لیا جائے۔ حکومت کو علم ہونا چاہیے کہ اب عوام بیدار ہو چکے ہیں، حکومت فوری طور پر مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے عملی اقدامات بروئے کار لائے اور انہیں تادیابیوں سے باز یاب کرایا جائے۔



خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ:

تحریر: صاحبزادہ مولانا امداد الحسن نعمانی

جامع مسجد محمود اور دفتر ہفت روزہ ”لولاک“ سے ملحقہ بڑا کمرہ جو مجاہد ختم نبوت

حضرت مولانا تاج محمود کے وقت سے تحریکوں، مشاورتوں، بالخصوص احبلاسوں اور استقبالیہ تقریبات کی آماجگاہ رہا ہے۔ 22 فروری 1984ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی سمیت ان سرفروشان ختم نبوت کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا جنہوں نے نہایت جانفشانی اور شبانہ روز محنت کر کے سیالکوٹ کانفرنس میں شرکت کے لیے قافلوں کی تیاری میں رضا کارانہ طور پر حصہ لیا۔ اجلاس کا آغاز معروف سٹوڈنٹس لیڈر صولت نواز کی پرتاثر تلاوت سے ہوا۔

مولانا اللہ وسایا مرکزی راہنما مجلس تحفظ ختم نبوت نے استقبالیہ میں شرکت کرنے والے ساتھیوں اور جوانوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں خصوصاً حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی خدمات کا ذکر کیا جنہوں نے دن رات ایک کر کے پنجاب کا تفصیلی دورہ کیا اور سیالکوٹ کانفرنس کامیاب بنانے کی مہم میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون اور مددگار ثابت ہوئے۔

خطیب ختم نبوت حضرت مولانا اشرف ہمدانی نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مرزائیت کی بڑھتی ہوئی ملک دشمن سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لیے ہمیں پہلے سے زیادہ مستعد اور ہوشیار رہنا ہوگا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنی بے پناہ دینی و تبلیغی مصروفیات اور علالت کے باوجود سیالکوٹ کی احتجاجی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں جس جانفشانی، محنت، لگن اور خلوص کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تعریف اور ان کی خدمات گراں قدر ہیں۔ ہمارے پاس الفاظ نہیں کہ ہم انہیں خراج تحسین پیش کر سکیں۔

مولانا تاج محمود مرحوم کے صاحبزادے اور ہفت روزہ، 'لولاک' کے ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو سپاسنامہ پیش کیا۔ ان کی شاندار

خدمات اور پرجوش مہم پر مبارکباد دی۔

☆☆☆☆

صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کو ٹیلی گرام:

22 فروری 1984ء بروز بدھ آپ نے صدر جنرل ضیاء الحق کو ٹیلی گرام ارسال کیا جس میں ان سے اپیل کی گئی کہ مرزا یوں کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کیا جائے۔ حکومت پاکستان کا سب سے بڑا آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان نے اس سلسلہ میں اپنی سفارشات مرتب کر کے حکومت کو ارسال کر رکھی ہیں، مگر اس آئینی ادارے کی سفارشات پر بھی عمل درآمد نہیں کیا جا رہا ہے، حکومت سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس آئینی ادارے کی سفارشات پر فوری طور پر عمل کیا جائے اگر حکومت نے کونسل کی سفارشات پر عمل نہیں کرنا تو کونسل کو ختم کر دیا جائے کیونکہ حکومت کا لاکھوں روپیہ ہر سال کونسل پر خرچ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆

علماء کرام کے ساتھ اظہار تشکر:

مولانا قاسمی صاحب نے سیالکوٹ کانفرنس کی کامیابی کے لیے پنجاب بھر کا طوفانی دورہ فرمایا تھا، 22 فروری 1984ء کے روز آپ نے ایک خط ان علماء کرام کے نام لکھا جنہوں نے آپ کے دورے کے دوران آپ کے ساتھ بے مثال تعاون اور سرپرستی فرمائی تھی، دراصل یہ اظہار تشکر نہیں بلکہ ان علماء کرام کی حوصلہ افزائی تھی جو آپ مسلسل فرما رہے تھے کہ وارثانِ نبوت ہر حال میں دین کی اشاعت جاری و ساری رکھیں، آپ کے لکھے گئے خط کا متن یہ تھا۔

محترم المقام السلام علیکم! آپ نے میرے دورہ پنجاب میں جس اعتماد اور تعاون کا ثبوت دیا ہے میں اس کے لیے دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکر گزار ہوں۔

مسئلہ ختم نبوت کے لیے بھرپور جدوجہد اور قادیانیت کے استیصال کے لیے سر بکف ہونا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ اہل حق کے قافلہ کے ہدی خواں ہونے کی حیثیت سے آئندہ بھی میرے ساتھ ان دینی کاموں میں بھرپور تعاون فرماتے رہیں گے۔ سیالکوٹ کانفرنس کی کامیابی آپ کی اور آپ کے تمام رفقاء کرام کے مالی اور اخلاقی تعاون کی مرہونِ منت ہے تمام دوستوں کو آپ کی وساطت سے اس عظیم دینی کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو تمام رفقاء کرام سمیت اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ واحسن الجزاء

خاکپائے اکابر محمد ضیاء القاسمی
(جنرل سیکرٹری تنظیم اہل سنت پاکستان)
فروری ۱۹۸۴ء



تبلیغی بزرگ کا خواب:

2 مارچ 1984ء آپ کے پاس نماز عصر کے بعد حاضر تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی اور دوسرے علماء کرام بھی موجود تھے۔ چائے کا دور چل رہا تھا کہ سرگودھا سے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ سرگودھا میں تبلیغی جماعت کے ایک مبلغ رہتے ہیں۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ مولوی حضرات ایسی تقریریں کیوں کرتے ہیں ان کی ایسی تقریروں کا کیا فائدہ۔ سیالکوٹ کانفرنس کے دو دن کے بعد وہ ایک رات سو رہے تھے کہ خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ روضہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں کہ ایک آدمی آوازیں لگا رہا ہے کہ ضیاء القاسمی کو فوراً بلاؤ۔ محمد ضیاء القاسمی کو فوراً بلاؤ۔

محمد ضیاء القاسمی کدھر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ کہنے لگا کہ حضور اکرم ﷺ بلا رہے ہیں۔ اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ بعد میں اس پر آشکارا ہوا کہ ختم نبوت کی خدمت براہ راست حضور اکرم ﷺ کی محبت کے مترادف ہے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی کے خواب بیان کرنے کے بعد آپ کی حالت دیدنی تھی، خاموش ہو گئے اور کافی دیر تک خاموش رہے، حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے سکوت توڑا اور فرمایا کہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا جس طرح مولانا محمد ضیاء القاسمی نے دفاع کیا ہے اور جس جرأت سے انہیں بے نقاب کیا ہے سچی بات ہے کہ انہوں نے اپنے مربی و شیخ، شیخ العرب والعجم السید حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے مشن کو زندہ کر دیا ہے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی ان خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں صحت و عافیت کے ساتھ زندگی بھر اسی جرأت و استقامت کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا عبدالحفیظ مکی ﷺ کے ان دعائیہ کلمات کے بعد آپ نے آبدیدہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرے لیے اس سے بڑی خوش نصیبی اور سعادت اور کیا ہوگی کہ میرے اللہ تعالیٰ نے ہماری اس محنت کو قبول فرمایا ہے، ان شاء اللہ جب تک زندگی ہے ہم اسی شد و مدد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید، ختم نبوت، احیائے سنت رسول، تحفظ امہات المؤمنین، عظمت اصحاب رسول اور اکابر علماء دیوبند کے مشن کو جاری و ساری رکھیں گے۔

☆☆☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی میں خطاب:

آپ تحفظ ختم نبوت کے لیے پنجاب بھر میں دورے پر تھے کہ کراچی کے دوستوں نے بھی آپ کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کی دعوت دی۔ آپ 4 مارچ 1984ء کراچی کے دورے پر تشریف لے گئے۔ کراچی میں پانچ مارچ کو مدرسہ حقانیہ

برمی کالونی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلام کے ان باغیوں کی مکمل سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے انہیں کسی قسم کی بھی اسلامی شعائر کے استعمال کی قطعاً اجازت نہ دی جائے، آپ نے اعلان کیا کہ لاہور میں منعقدہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اجلاس کے فیصلہ کے مطابق پاکستان کے دوسرے بڑے شہروں کی طرح کراچی میں بھی 15 اپریل کو کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرے گی۔ جس میں تمام مذہبی جماعتوں اور مکاتب فکر کے رہنما شرکت کریں گے۔



کراچی میں علماء کرام سے ملاقات اور اجلاس سے خطاب:

کراچی شہر میں آپ نے بہت مصروف وقت گزارا۔ دن کو علماء کرام سے ملاقاتیں اور رات کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب ہوتا۔ اسی طرح بنوری ٹاؤن میں علماء کراچی کے ایک پرہجوم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ اس کے تحفظ کے لیے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور جو سرکاری اہلکار حکومت کو سب اچھا کی رپوٹیں دے رہے ہیں وہ حکومت کی نیک نامی میں اضافہ نہیں بلکہ حکومت کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اس لیے صدر جنرل ضیاء الحق کو ان اہلکاروں کی بجائے علماء کرام کی آواز پر توجہ دینی چاہیے۔

آپ نے علماء کرام سے اپیل کی کہ اس وقت قادیانی پوری دنیا میں اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں، علماء کرام کی اب زیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے حجروں سے نکل کر میدان میں آئیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے وارث ہیں اس پر مجھ سمیت آپ سب کو فخر ہے، مگر اس سعادت کو وہی عالم زیادہ محسوس کرے گا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لیے جرات ایمانی کے ساتھ اپنا

تاریخ ساز کردار ادا کیا، یہ شہر تو اس لحاظ سے خوش قسمت شہر ہے کہ اس شہر کے خالق دینا ہال میں میرے شیخ، شیخ العرب والعم السید مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے انگریز عدالت میں بر ملا کہا تھا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے، اس کی اعانت کرنا حرام ہے، اس کے ساتھ تعاون کرنا حرام ہے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا میں مرید ہوں ان شاء اللہ جب تک زندگی ہے اسی جرات ایمانی کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پھر پراپوری دنیا میں بلند کرتے رہیں گے، دنیا کی کوئی طاقت بھی ہمیں اس سے نہیں روک سکتی۔

اجلاس سے شیخ الحدیث مولانا اسفندیار خان، مولانا مفتی محی الدین، مجاہد اسلام مولانا محمد زکریا، مولانا عبد الرشید انصاری سمیت دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔



مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دستار حضرت قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر رکھ دی:

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے سیالکوٹ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے سٹیج پر اٹھ کر مولانا محمد ضیاء القاسمی کی خطابت اور ختم نبوت کے لیے شبانہ روز محنت پر بھرپور محبت کا اظہار فرماتے ہوئے ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور اپنی دستار سر سے اتار کر مولانا محمد ضیاء القاسمی کے سر پر رکھ دی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی یہ محبت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو دنیا میں مبارک ہو اور آخرت میں اس کام کے صدقے اللہ رب العزت حضرت قاسمی صاحب کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت نصیب فرمائیں۔ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو بار آور فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میرے قابل احترام بھائی مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا قاری کفایت اللہ بھی شریک سفر رہے اور دن رات کی محنت و اخلاص بھری کوشش میں ان کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ دورہ 29 جنوری سے شروع کیا گیا تھا۔ اس سفر میں ان حضرات کی جوتیاں اٹھانے کی سعادت فقیر کو بھی حاصل رہی۔

29 جنوری:

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، حضرت مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی اور راقم پر مشتمل سہ رکنی وفد 29 جنوری کی صبح فیصل آباد سے روانہ ہو کر لاہور حاضر ہوا۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور میں سراپا انتظار تھے۔ ان سے ہدایات لیں، مشورے ہوئے۔ مجلس عمل کی 29 جنوری کی کہانہ ہوٹل میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد کے ہمراہ پریس کانفرنس کا مسودہ ترتیب دیا۔ پریس کانفرنس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ربوہ کالج میں محمد نواز طالب علم کو قادیانی غنڈوں کے زد و کوب کرنے پر صدائے احتجاج بلند کی اور اس ربوہ کے واقعہ کے خلاف پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد، جڑانوالا، سمندری، سرگردھا، سیالکوٹ میں طالب علموں کی ہڑتالوں اور احتجاجی جلسوں کی بھرپور تائید کی جو اگلے دن اخبارات میں شہ سرخیوں سے شائع ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد سے ملاقات ہوئی۔ جامعہ قاسمیہ گلبرگ کے ناظم اعلیٰ مولانا حسین احمد، حضرت مولانا قاری عبدالحی عابد سے بھی ملاقات ہوئی۔

30 جنوری:

30 جنوری کو صبح دس بجے شیخوپورہ وفد کے استقبال کے لیے جامعہ محمودیہ میں مولانا عبدالہادی، شیخ محمد یوسف اور حکیم صاحب کی قیادت میں احباب جمع تھے۔ ایک بجے تک مشاورت رہی اور سیالکوٹ کانفرنس کو کامیاب بنانے کی مختلف تجاویز زیر بحث آئیں۔ ظہر کے بعد شہر کی جامع مسجد میں مولانا عبدالہادی، حضرت مولانا امداد الحسن نعمانی اور آخر میں خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب ہوا۔ خطاب کیا تھا سبحان اللہ! لوگوں کے ایمان تازہ ہو گئے۔ لوگوں نے جوق در جوق قافلوں کی شکل میں پہنچنے اور قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا عہد کیا۔ حضرت مولانا محمد

ضیاء القاسمی اور دیگر علماء کرام کو الوداع کہنے کے لیے لوگ بازار میں جمع ہو گئے۔ وفد گاڑی میں بیٹھ کر جب روانہ ہونے لگا تو عوام نے فلگ شکاف نعروں سے بھر پور محبت کا اظہار کیا۔ مولانا قاسمی صاحب کی جوش و خروش والی تقریر سے شیخوپورہ میں تحفظِ حتم نبوت محاذ پر کام کرنے والوں کو نیا ولولہ نصیب ہوا۔

مغرب کی نماز چوہڑکانہ میں ادا کی۔ گنبد والی مسجد میں اہل حدیث، بریلوی، شیعہ، دیوبندی مکاتب فکر کے نمائندہ حضرات جمع تھے۔ حضرت قاسمی صاحب کی زیر صدارت مجلس عمل چوہڑکانہ کا اجلاس ہوا۔ حضرت نے مرکزی مجلس عمل کے فیصلوں اور ہدایات سے ان کو باخبر کیا۔ مولانا قاسمی صاحب نے عشق رسالت مآب ﷺ میں ڈوب کر ایسی مختصر سی تقریر کی کہ سامعین عیش و عشرت کراٹھے۔ رات گیارہ بجے وفد حضرت مولانا عبداللطیف انور کے پاس شاہ کوٹ پہنچا۔ حضرت مولانا نے اپنے ساتھیوں سمیت وفد کا خیر مقدم کیا۔ رات ایک بجے فیصل آباد واپسی ہوئی۔

31 جنوری:

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا ضلع جھنگ میں داخلہ بند تھا۔ جب کہ ٹی، آئی، کالج ربوہ میں قادیانی غنڈہ گردی کی تفصیلات و کیس کو صحیح نہج پر چلانے کے لیے وہاں وفد کا جانا ضروری تھا۔ اس لیے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے حکم پر مولانا محمد اشرف ہمدانی اور راقم (مولانا اللہ وسایا) ربوہ پہنچے۔ کالج انتظامیہ، پولیس افسران، اور آر۔ ایم ربوہ سے ملاقاتیں ہوئیں، تفصیلات معلوم کیں۔ اپنے احباب کو ملے۔ مدرسہ مسلم کالونی، اسٹیشن کا معائنہ کیا اور شام 4 بجے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ﷺ کے مکان پر ہونے والی علماء، طلباء اور نوجوانوں کی میٹنگ میں شرکت کی۔ ربوہ کے واقعات کی تفصیلات باہم پہنچائیں۔ مغرب کے قریب اجلاس ختم ہوا۔ اجلاس میں اہم فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ 31 جنوری اور یکم فروری کی درمیانی رات

راولپنڈی ٹرنک بازار مدرسہ قاسمیہ مولانا عبدالستار توحیدی کے ہاں حاضر ہوئے۔
یکم فروری:

اسلام آباد میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں 12 بجے تک اجلاس میں شرکت کی۔ ظہر کے بعد مدرسہ امینیہ میں قاری محمد امین صاحب کے ہاں راولپنڈی، اسلام آباد کے علماء کرام کا کنونشن تھا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی زیر صدارت کارروائی کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا محمد رمضان، مولانا عبدالعزیز جلالی، مولانا عبدالستار توحیدی، مولانا محمد اکرم ہمدانی، مولانا عبدالرؤف اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔

کنونشن، تجاویز، تقاریر، لائحہ عمل، قراردادوں، طریقہ کار ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ ٹیکسلا، راولپنڈی، اسلام آباد، مری، روات، دینہ، جہلم، اٹک میں کام کرنے اور عوام کو سیالکوٹ کانفرنس میں شریک کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ عصر کے قریب کنونشن کا اختتام ہوا۔ مغرب کے بعد مولانا عبدالستار توحیدی کے مکان پر حاضری ہوئی۔ عشاء کی نماز پڑھ کر فیصل آباد کے لیے روانہ ہوئے۔

2 فروری:

سمندری، کمالیہ، رجانہ میں رکتے ہوئے عشاء کے قریب چیچہ وطنی حاضری ہوئی۔ قطب عالم حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری سے ملاقات ہوئی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا کروائی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا بیان ہوا۔ علاقہ بھر کے عوام جو شریک تھے ان میں سیالکوٹ کانفرنس کے اشتہارات تقسیم کیے۔ رات ایک بجے فیصل آباد واپسی ہوئی۔

3 فروری:

جمعہ کا دن تھا فیصل آباد میں وفد کے اراکین نے اپنی اپنی مساجد میں خطبہ

جمعہ کے ذریعہ لوگوں کو سیالکوٹ کانفرنس میں شرکت کے لیے تیار کیا۔
4 فروری:

صبح 7 بجے فیصل آباد سے چل کر 12 بجے ملتان پہنچے، تنظیم اہل سنت پاکستان کی میٹنگ میں شرکت کی۔ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی سمیت تنظیم اہل سنت پاکستان کے تمام مبلغین نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ 3 بجے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے دفتر میں قائد وفد خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے پریس کانفرنس کی۔ دوسرے دن 6 کالمی سرخیوں سے خبر شائع ہوئی۔ پریس کانفرنس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے ہمراہ تنظیم اہل سنت پاکستان کے راہنما مولانا سید منظور احمد شاہ، مولانا قاری عبدالحی عابد، مولانا بشیر احمد قاضی، مولانا عارف سیال، مولانا مفتی محمد شفیع، حقوق اہل سنت کے راہنما مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا محمد یوسف بہاولپوری، مدارس عربیہ کے نمائندگان اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنما مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، قاری خدا بخش، مولانا قاضی محمد اللہ یار خان، مولانا نذیر احمد، مولانا عبدالواحد اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد شریف جالندھری بھی تھے۔ ملتان میں سیالکوٹ کانفرنس کا کام کرنے کی مختلف تجاویز کو زیر بحث لایا گیا۔

5 فروری:

احمد پور شرقیہ، سمہ سٹہ، گلستان ملز، بہاولپور، جامعہ مدنیہ، لودھراں میں احباب کو کانفرنس میں شرکت کے لیے آمادہ کیا گیا۔ اس سفر میں حضرت مولانا قاری حماد اللہ شفیق صاحب شریک رہے۔ آپ نے رحیم یار خان میں کام کرنے اور سیالکوٹ کانفرنس میں شرکت کے لیے لوگوں کو آمادہ کرنے کا عہد کیا۔ عشاء کے بعد ملتان واپسی ہوئی۔ 10 بجے رات مدرسہ خیر المدارس کے مہتمم خطیب اسلام قاری محمد حنیف جالندھری سے

ملاقات ہوئی۔ ان کو کانفرنس کے پروگرام مرزائیت کی جارحیت سے باخبر کیا۔ انہوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاری نورالحق ایڈووکیٹ سے ملاقات کی۔ ان حضرات کو اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ رات ایک بجے دفتر تنظیم اہل سنت جا کر آرام کیا۔

6 فروری:

صبح سات بجے روانہ ہو کر دس بجے میاں چنوں لاری اڈا کی جامع مسجد میں پہنچے۔ جہاں حضرت مولانا محمد یوسف کی زیر قیادت شہر کے علماء، کارکن اور شمع رسالت کے پروانے جمع تھے۔ دو گھنٹے مجلس مشاورت ہوئی۔ ۱۲ بجے میاں چنوں سے چل کر ایک بجے مدرسہ تعلیم القرآن چیچہ وطنی حاضر ہوئے۔ ظہر کے بعد حضرت مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے خطاب کیا۔

عصر کی نماز ساہیوال پڑھی۔ عصر کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ کی عیادت کی اور ان سے دعائیں لیں۔ تمام پروگرام سے ان کو آگاہ کیا۔ مغرب کے بعد حضرت مولانا حبیب اللہ اور دوسرے قابل احترام ساتھیوں، بزرگوں نے مل کر مجلس عمل میں شریک تمام جماعتوں کے احباب کی میٹنگ رکھی تھی۔ ایک سو کے قریب حاضرین و شرکاء اجلاس سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ خود بھی روئے اور لوگوں کو بھی رلایا۔ اتنی کامیاب تقریر کہ حاضرین عیش عیش کراٹھے۔ وہاں سے سفر کر کے رات آٹھ بجے مدرسہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ پہنچے جہاں حضرت مولانا امیر حسین گیلانی نے شہر بھر کے خطباء کا اجلاس طلب کر رکھا تھا حضرت قاسمی صاحب نے مجاہدانہ خطاب کیا۔ گیارہ بجے چل کر پونے دو بجے فیصل آباد واپسی ہوئی۔

7 فروری:

ظہر کی نماز جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ میں پڑھی۔ احباب سے ملاقاتیں ہوئیں،

مولانا عبداللطیف انور نے وفد کو یقین دلایا کہ اس علاقہ سے ان شاء اللہ العزیز عدیم المثال قافلہ سیالکوٹ کانفرنس میں شریک ہوگا۔ عصر سے پہلے حضرت مولانا کریم الہی سے ملاقات کے لیے ان کے گاؤں گئے، ان سے دعائیں حاصل کیں۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے انہوں نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔

عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد جڑانوالا میں جلسہ عام سے خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے خطاب کیا۔ جلسہ عام میں عوام کی حاضری اور ذوق و شوق قابلِ قدر تھا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے استاذ العلماء حضرت مولانا میر زاہد مہتمم جامعہ امینیہ کی زیر سرپرستی جڑانوالہ کے علماء اور جماعتی احباب نے خاصا کام کیا۔ اللہ رب العزت ان کی مساعی جمیلہ میں برکت نصیب فرمائیں۔ رات واپسی فیصل آباد پہنچ گئے۔

8 فروری:

صبح سفر کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے دفتر حاضر ہوئے۔ دو بجے دفتر میں جماعتی کارکنوں اور علماء کرام کا اجتماع منعقد ہوا۔ مجلس عمل میں شریک تمام جماعتوں کے نمائندے و کارکن شریک ہوئے۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری، حضرت مولانا زاہد الراشدی، میاں مسعود احمد دین پوری، علامہ کراروی اور دوسرے حضرات نے شرکت کی۔ مولانا کریم بخش، تنظیم نوجوانان اہل سنت کے قابل احترام رہنماؤں حافظ امتیاز احمد قمر، جناب عبدالواحد قریشی نے اس میٹنگ کے لیے خاصی محنت فرمائی۔

عشاء کی نماز کے بعد حضرت قاسمی صاحب نے کامونگی میں جلسہ عام سے

خطاب کیا۔

9 فروری:

ظہر کی نماز کے بعد لاہور کی لبرٹی مارکیٹ کے جامعہ قاسمیہ میں تمام دینی

مدارس کے طالب علموں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ راقم الحروف (مولانا اللہ وسایا) نے مسئلہ ختم نبوت کی عظمت پر معروضات پیش کیں۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ”عظمت اسلاف اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان پر زبردست خطاب فرمایا۔ طالب علموں نے پر جوش نعروں سے حضرت مولانا کی تقریر کا خیر مقدم کیا۔ مغرب کے بعد تنظیم نوجوانان اہل سنت پاکستان کے مرکزی راہنما جناب حافظ امتیاز احمد قمر کے مکان پر نوجوان کارکنوں کا اجلاس ہوا۔ مولانا محمد شریف جالندھری نے صدارت کی۔ مولانا حافظ عبدالواحد قریشی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ راقم الحروف نے ابتدائی معروضات پیش کیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایمان افروز خطاب فرمایا اور لاہور کے زندہ دل شہریوں سے اپیل کی کہ وہ مسئلہ ختم نبوت سے اپنے روایتی جوش و خروش اور والہانہ جذبہ سے سرشار ہو کر سیالکوٹ پہنچیں۔ لاہور کو چند حلقوں پر تقسیم کر کے احباب کی کمیٹیاں قائم کر دی گئیں۔ مولانا محمد شریف جالندھری نے دعا کی۔

رات کو عشاء کے بعد جیا موسیٰ میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی اور صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے خطاب کیا۔ رات دو بجے فیصل آباد واپسی ہوئی۔

10 فروری:

جمعہ کا دن تھا۔ وفد کے اراکین نے اپنی مساجد میں خطاب کیا۔ شام کو حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے مکان پر جماعتی احباب کا اجتماع ہوا۔ رات گئے تک مختلف تجاویز زیر بحث آنے کے بعد مفید فیصلے کیے گئے۔

11 فروری:

چنیوٹ مدرسہ فیض العلوم میں مولانا نذیر احمد، مولانا محمد یعقوب، مدرسہ مسلم

کالونی، جامع مسجد ریلوے اسٹیشن پر وفد نے حاضری دی۔ قاری شبیر احمد عثمانی لالیوں تک وفد کو الوداع کہنے کے لیے ساتھ گئے۔ ظہر کی نماز کے بعد حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی مساعی سے سرگودھا کی جامع مسجد بلاک نمبر 1 میں جلسہ عام ہوا۔ جلسہ سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا امداد الحسن نعمانی نے خطاب کیا۔ ضلع سرگودھا کے تمام اہم قصبات اور شہروں سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد بگڑ والی ضلع خوشاب میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ حضرت مولانا قاری سعید احمد کی قیادت میں عوام نے وفد کا پر جوش نعروں سے استقبال کیا، ایسے ایمان پرور نعرے لگائے کہ خوشاب کے درود یوار ہل گئے۔ مغرب کے بعد مدرسہ کریمیہ شاہ پور صدر میں کارکنوں کے اجتماع سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کیا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، مارچ 1984ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا اشرف ہمدانی کی پریس کانفرنس:

کیم اپریل 1984ء بروز اتوار ساڑھے تین بجے سہ پہر الحب اویڈ ہوٹل کچہری بازار میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فیصل آباد زون کے انچارج مولانا اشرف ہمدانی نے جماعت تحفظ ختم نبوت کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت ایک غیر سیاسی جماعت ہے۔ قادیانیت کا محاسبہ کرنا جس کے مقاصد میں شامل ہے۔ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ عرصہ ڈیڑھ سال سے سیالکوٹ جماعت کے مبلغ مولانا اسلم قریشی اغواء ہیں اور ابھی تک ان کے بارے میں کچھ علم نہیں اور نہ ہی ان کی بازیابی کے لیے ٹھوس اقدامات کیے گئے ہیں۔ ان کی تشویشناک گمشدگی کے باعث کل

پاکستان مجلس عمل کا قیام عمل میں آچکا ہے جس کے زیر اہتمام ۷ فروری کو سیالکوٹ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی تھی اور اب مرکزی مجلس عمل کے زیر اہتمام ۹۔ اپریل کو فیصل آباد اقبال پارک میں اس سلسلہ میں عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور زعماء شرکت کر رہے ہیں اور یہ کانفرنس ملت کے اتحاد اور عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی کا بہترین مظہر ہوگی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے مرزا نیوں کے خطرناک عزائم کی تفصیل بیان کی۔ آپ نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد ہونا چاہیے حالانکہ وہ ادارہ تنازعہ نہیں ہے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ آپس کے اختلافات بھول کر تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کی خاطر جمع ہو جائیں۔ مولانا نے آخر میں تمام پریس کا شکریہ ادا کیا اور مختلف اخباری نمائندوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 6۔ اپریل 1984ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائش گاہ پر مجلس عمل کا اہم اجلاس:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا مرکزی اجلاس امیر مرکزی شیخ طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی زیر صدارت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ اجلاس میں مرکزی مجلس عمل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد، نائب صدر دوم، سوم، چہارم بالترتیب حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا علی غضنفر کراری، چوہدری غلام جیلانی، نائب صدر اول کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا۔ جنرل سیکرٹری مولانا مفتی مختار احمد نعیمی گجراتی، جوائنٹ سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی، رابطہ سیکرٹری مولانا محمد شریف جالندھری، سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی ہوں

گے۔ مجلس کی زیر نگرانی ایک قانونی اور محاسبہ کمیٹی قائم کی گئی جس کے سربراہ مولانا محمد شریف ہوں گے اور محاسبہ کمیٹی کے صدر مولانا منظور احمد چنیوٹی ہوں گے۔ ان کمیٹیوں کے ارکان یہ ہوں گے، خاقان بابر ایڈووکیٹ، عبد الرشید ارشد، مولانا علاؤ الدین، مولانا اشرف ہمدانی، سید محبوب علی شمسی، حافظ حمید اختر، صاحبزادہ طارق محمود، میاں ریاض الحسن گنگوہی اور مولانا اللہ وسایا۔

اجلاس میں منظور کی گئیں قراردادیں:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا مرکزی اجلاس حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائش گاہ غلام محمد آباد فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرشد العلماء قائد تحریک تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے کی، جس میں چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء نے شرکت کی۔

اجلاس میں مختلف قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں جن میں کہا گیا کہ حالیہ آرڈیننس کے نفاذ پر ہم جنرل صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ وہ آرڈیننس کو موثر بنانے کے لیے اس پر فی الفور عمل درآمد کرائیں۔

ایک قرارداد میں کہا گیا کہ آرڈیننس کے نفاذ کے باوجود قادیانی گروہ بدستور اسلامی اصطلاحات استعمال کر رہا ہے اسے فوری طور پر روکا جائے اور قادیانیوں کے ضیاء الاسلام پریس کو ضبط کیا جائے اور حالیہ آرڈیننس کی کاپیاں عام پولیس اسٹیشنوں کو روانہ کی جائیں تاکہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مقدمے درج کیے جائیں۔

ایک قرارداد میں کہا گیا کہ قادیانیوں کی قبروں سے وہ کتبے فی الفور اتارنے کا حکم دیا جائے جن پر بدستور امیر المؤمنین اور اسلامی اصطلاحات درج ہیں۔ اجلاس

میں فیصلہ کیا گیا کہ حالیہ آرڈیننس کے باوجود مرکزی مجلس عمل اپنا پروگرام جاری کرے گی۔ صوبے اور ضلع سطح پر مجلس عمل کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی مجلس عمل کا مرکزی دفتر بیرونی دہلی گیٹ بالمقابل شاہ محمد غوث لاہور میں ہوگا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 11 مئی 1984ء)



مولانا فضل الرحمن کی آمد اور جمعیت کا سرپرست بننے کی پیشکش:

پنجاب میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الرحمن کے داخلے پر پابندی تھی۔ مگر مولانا اس پابندی کے باوجود مولانا ضیاء القاسمی سے ملاقات کے لئے ڈیرہ اسماعیل خان سے تشریف لائے اور ایک رات آپ کی رہائش گاہ پر قیام کرنے کے بعد باخیریت ڈیرہ اسماعیل خان واپس تشریف لے گئے۔ مقامی پولیس آپ کی آمد اور ایک رات کے قیام سے مکمل طور پر بے خبر رہی، دوسرے دن جب ہم نے آپ کی آمد کے سلسلہ میں اخبارات میں خبر جاری کی تو ضلعی انتظامیہ کو خبر ہوئی، مگر اب سوائے پشیمانی کے اور کیا ہو سکتا تھا۔

مولانا ضیاء القاسمی نے بتایا کہ مولانا فضل الرحمن مجھے کہا کہ آپ جمعیت علماء اسلام کی سرپرستی قبول فرمائیں، مگر میں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب میں نے سیاست کو چھوڑ دیا ہے تو اب کسی صورت بھی دوبارہ سیاست میں نہیں آؤں گا۔ اس لیے میری معذرت قبول فرمائیں۔ سیاست کی وجہ سے دینی کاز کو بہت نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اب میرے لیے سب سے زیادہ اہم کام دین کی اشاعت اور علماء دیوبند کے عظیم مشن کی آبیاری ہے۔ الحمد للہ! اس کام کو ملک میں زیادہ پزیرائی حاصل ہوئی ہے اور ہو رہی ہے اور میں نے ایک عرصہ تک آپ کے والد محترم حضرت محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کام کیا ہے۔

مولانا فضل الرحمن نے آپ کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ کی اشد ضرورت ہے آپ ہماری سرپرستی فرمائیں، مگر آپ کی معذرت برقرار رہی، آپ نے مولانا فضل الرحمن سے گزارش کی کہ اس وقت ملک میں مرزائیوں کے حوالے سے ملک گیر تحریک برپا ہے، آپ اور آپ کی جماعت سے عوام کو بہت زیادہ توقعات ہیں آپ ہماری سرپرستی فرمائیں، مولانا فضل الرحمن اس بات پر مسکرا کر فرمانے لگے کہ مسئلہ ختم نبوت میرا دین ایمان ہے اس کے تحفظ اور اس کے فروغ کے لیے آپ جب بھی اور ملک کے جس حصے میں بھی ہمیں آواز دیں گے ہم ہر حال میں آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جس وقت ہم ان کے والد گرامی قدر مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے تو اس وقت مولانا فضل الرحمن صرف ہماری ضیافت کیا کرتے تھے، وہ ہمارے مخدوم زادہ ہیں ہمیں اس نوجوان سے بہت زیادہ توقعات ہیں اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی سے نوازے۔



جھنگ میں جامعہ محمودیہ کے جلسہ سے خطاب:

مولانا حق نواز کے مدرسہ جامعہ محمودیہ گوجرہ روڈ جھنگ صدر میں دو روز سے سالانہ تبلیغی پروگرام جاری تھا مولانا حق نواز کی طرف سے مسلسل گزارش کی جا رہی تھی کہ آپ اس پروگرام میں ضرور تشریف لائیں ادھر آپ تحفظ ختم نبوت کانفرنس جو فیصل آباد میں منعقد ہو رہی تھی اس میں اس قدر مصروف تھے کہ شہر سے باہر جانے کا سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا مگر مولانا حق نواز نے اس قدر اصرار کے ساتھ گزارش کی کہ آپ کو اس تبلیغی پروگرام میں شرکت کرنا پڑی، آپ جلسے کے آخری مقرر تھے آپ نے ختم نبوت کے حوالے سے لاجواب خطاب فرمایا اور عوام سے اپیل کی کہ ختم نبوت

کے تحفظ کے لیے اپنی جان مال قربان کرنے کے لیے تیار ہو جائیں ہم نے اس ملک میں ہر حال میں ختم نبوت کے پرچم کو بلند کر کے رہنا ہے۔

آپ نے حکومت کو خبردار کیا کہ اب امت مسلمہ کسی حالت میں اس ملک میں کسی جھوٹے نبی کی نبوت کو برداشت نہیں کرے گی۔ حکومت ہوش کے ناخن لے اور مرزائیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے ان کا اوقاف الگ کیا جائے انہیں اسلامی شعائر کے استعمال سے منع کیا جائے، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے کہا کہ مجاہد ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کا سراغ نہیں مل رہا۔ فاحشہ عورتوں تک کے قاتل تلاش کر لیے جاتے ہیں لیکن مجاہد ختم نبوت کے قاتلوں کو پوچھا نہیں جاتا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کے قتل میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ کانفرنس سے دیگر خطاب کرنے والوں میں میزبان جلسہ مولانا حق نواز رحمۃ اللہ علیہ، پیر طریقت مولانا غلام حبیب چکوال اور مولانا عبداللطیف اٹھارہ ہزاری نے خطاب کیا۔



کانفرنس کی کامیابی کے لیے شہر بھر کا دورہ:

سیالکوٹ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے بعد مرکزی مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ اب ملک بھر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائیں گی۔ چنانچہ پہلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس آپ کی تجویز پر 9۔ اپریل 1984ء کو فیصل آباد میں ہونا طے پائی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے آپ نے اپنے تمام رفقا کو خصوصی ہدایات جاری فرمائیں کہ وہ کانفرنس کے حوالے سے دن رات ایک کر دیں۔ مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جو کانفرنس کے انتظامات کے لیے براہ راست آپ کو جواب دہ تھیں۔ میری ذمہ داری پریس کے حوالے سے تھی اور میرا روزانہ قومی اور مقامی پریس سے مسلسل رابطہ تھا۔ فیصل آباد ملک کا واحد شہر ہے جس میں روزانہ شائع ہونے والے مقامی اخبارات

کی تعداد ملک بھر سے شائع ہونے والے تمام مقامی اخبارات سے زائد ہے اور اہل شہر ان مقامی اخبارات کو ہمیشہ دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد آپ ان کمیٹیوں کے کونویر صاحبان سے روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ لیتے، خود حکم فرماتے کہ اپنے اپنے علاقے کی مساجد میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اہل علاقہ کو مسجد میں دعوت دی جائے جس جگہ میری ضرورت محسوس ہو میں خود اس علاقے میں حاضر ہوں گا۔

مورخہ 3۔ اپریل بروز منگل صبح دس بجے کے قریب آپ گھر تشریف لائے کہ بس شادی کی مصروفیات ختم اب ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تیار ہو جائیں۔ حکم کی دیر تھی فوراً حضرت کی گاڑی میں سوار ہوئے، پروگرام کا کوئی علم نہیں تھا مگر مجھے یقین تھا کہ آج رات گئے تک واپسی ممکن نہیں۔ کار میں مولانا امداد الحسن نعمانی بھی تشریف فرما تھے۔ نماز ظہر تک شہر کا رخانا بازار میں حاجی محمد اکرم بیگ کے پاس کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیتے رہے اور کئی ایک معاملات طے کیے گئے۔ نماز ظہر کا وقت قریب ہوا تو ہم جہاں روڈ جامعہ مسجد عثمانیہ میں بغیر کسی اطلاع کے پہنچے۔ نماز کے بعد امام مسجد سے فرمایا کہ مسجد میں اعلان کر دیا جائے کہ ملک کے معروف عالم و خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی اہل محلہ سے خصوصی گزارش کے لیے مسجد میں تشریف لائے ہیں۔ اعلان کا ہونا تھا کہ مسجد کے نمازی تو ایک طرف اہل محلہ بھی کثیر تعداد میں مسجد میں تشریف لے آئے، حضرت مولانا امداد الحسن نعمانی اور مولانا محمد صابر سرہندی نے ابتدائی کلمات ارشاد فرمائے جبکہ آپ نے ”ختم نبوت کی خدمت براہ راست حضور اکرم ﷺ کی خدمت“ اس عنوان پر تقریر شروع فرمائی اور اہل محلہ کے ایمان کو جلا بخشی، عوام سے اپیل کی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے آج پھر میدان میں آجائیں اور حضرت صدیق اکبر ﷺ کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں۔ اس درد اور سوز سے آپ نے ختم نبوت کی اہمیت

پر روشنی ڈالی کہ تمام اہل محلہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے تیار ہی نہیں ہوئے بلکہ تمام اہل محلہ نے اپنی جان مال بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے قربان کرنے کا عہد کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ اس دنیا میں بڑے خوش نصیب اور خوش بخت ہیں جن کی زندگی کا ایک لمحہ بھی آقائے دو عالم ﷺ کی عزت و ناموس پر لگ جائے، ہماری زندگی میں اگر کوئی نبی رحمت ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکا مارے تو پھر ہماری زندگی کا کیا مقصد ہے کیا فائدہ ہے ہم نے اس زندگی سے کیا کرنا ہے، ہم نے ہر حالت میں اپنے بنیادی اور اساسی عقیدہ کا تحفظ کرنا ہے۔



جامع مسجد تقویٰ اشرف آباد میں خطاب:

جامعہ مسجد تقویٰ اشرف آباد میں پہنچے اس مسجد میں بھی نماز باجماعت ادا فرمائی اور امام مسجد سے یہی گزارش کی گئی کہ اہل محلہ کو اطلاع فرمادیں کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی اُن سے ضروری گزارش کرنے مسجد میں تشریف فرما ہیں۔

اس مسجد میں لوگوں کی کثیر تعداد آپ کی آمد کی اطلاع سن کر پہنچ گئی، یہاں بھی آپ نے ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت پر خطاب فرماتے ہوئے اہل محلہ کو قادیانیوں کی سازشوں سے آگاہ فرمایا اور کہا کہ اہل فیصل آباد کی خوش قسمتی ہے کہ یہ سعادت ہمارے حصہ میں آرہی ہے کہ ہم نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سیالکوٹ کانفرنس کے بعد پہل کی ہے، ہم نے اپنے شہر سے یہ آواز پورے ملک میں جرأت کے ساتھ پہنچانی ہے کہ دنیا میں اب ختم نبوت کے باغیوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

آپ کے فکر انگیز خطاب پر اہل محلہ میں ایک تڑپ اور ایک نیا ولولہ پیدا ہوا گیا انہوں نے بھی فیصل آباد کانفرنس کی کامیابی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عہد کیا۔ اس مسجد سے آگے آپ جامع مسجد مدرسہ والی خالصہ کالج میں بھی تشریف لے

گئے، نماز مغرب کی جماعت ہو رہی تھی، اس مسجد میں امام مسجد سے فرمایا کہ اعلان فرما دیں کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی اہل محلہ سے ضروری گزارش کریں گے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ذہانت، خطابت، علم اور اخلاص کی جو دولت وافر عطا فرما رکھی تھی وہ لازوال تھی، انکی ایک اور کمال خوبی جو انہیں دوسرے علماء اور خطباء سے ممتاز کرتی تھی وہ یہ تھی کہ اگر ایک دن میں ایک ہی موضوع پر دس بیس مرتبہ بھی خطاب کرنے کا موقع ملتا تو ہر جگہ مختلف تقریر فرماتے تھے، ہر روز ساتھ رہنے والے ساتھی بھی آپ کے اس انداز اور اس خطاب پر ہر مرتبہ نئی تازگی اور نیا علمی ذخیرہ اپنے دامن میں محفوظ کرتے تھے۔ (رپورٹ: ارشد قاسمی)



جامع مسجد مجددیہ، منصور آباد:

مسجد کی فضا نعروں کی گونج سے جھوم اٹھی۔ آپ نے ڈیڑھ گھنٹا نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر تقریر فرمائی اور عوام الناس سے اپیل کی کہ 9۔ اپریل کی کانفرنس کو کامیاب کرانے کے لیے آج ہی میدان عمل میں نکل کھڑے ہوں اور شہر بھر میں آگہی ہو جائے کہ یہ شہر ختم نبوت کے دیوانوں کا ہے۔ تقریر میں بار بار نعرے گونجتے رہے اور کیوں نہ نعرے گونجتے دنیا نے خطابت کا شہسوار خطابت کے حسین موتیوں سے اپنے سامعین کے دامن کو بھر رہا تھا۔ تقریر کیا تھی علم و خطابت کا خزانہ تھی۔

جس میں عام سامعین تو درکنار علماء بھی جھوم رہے تھے اور بار بار آپ کی درازی عمر، صحت و عافیت کے لیے دعا گو تھے۔ حضرت مولانا نے تقریر ختم کی تو مولانا محمد صابر سرہندی اور ان کے نوجوان اور متحرک ساتھی قاری محمد اشرف علی ناصر اور ان کے دیگر احباب نے آپ کا بھرپور اکرام فرمایا۔

آپ نے نہ صرف فیصل آباد شہر بلکہ شہر سے بھی آگے دیہات میں اپنے دوستوں اور ساتھی علماء کرام کو اس قدر متحرک فرما دیا کہ ضلع بھر سے دوست آپ کے

ساتھ تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے تھے۔ شہر میں مرکزی جامع مسجد کچہری بازار اور جامعہ مسجد کارخانہ بازار آپ کے شروع دن ہی سے مرکز تھے، انہی مقامات پر متبادل کے طور پر کانفرنس کے انتظامات کیے گئے تھے کہ اگر حکومت نے کانفرنس میں کوئی رکاوٹ ڈالی یا اقبال پارک میں پانی چھوڑ دیا تو ہم ان دو میں سے کسی ایک بازار میں ہر حال میں کانفرنس کا انعقاد کریں گے۔



خطبہ جمعہ میں کانفرنس کے لیے سامعین کو خصوصی ہدایات:

کانفرنس سے قبل جمعہ کے اجتماع میں اپنے سامعین کو تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کے لیے خصوصیت کے ساتھ یہ پیغام دیا کہ آپ مسجد کے سامعین کو خوش ہو جانا چاہیے کہ آپ کی مسجد کے خطیب اور خادم کی دعوت پر پورے ملک کے تمام مسالک کے نامور علماء کرام 9۔ اپریل کو تشریف لارہے ہیں، مجھے پورے شہر نے اس کانفرنس کے حوالے سے محبت اور عقیدت کا پیغام دیا ہے مگر میرے سامعین اصل میں آپ ہی اس کانفرنس میں میرے حوالے سے حقیقی اور بنیادی میزبان ہیں۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے خدا کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگیں اور ابھی سے اپنے محلوں میں پھیل جائیں، عوام تک یہ پیغام ضرور پہنچا دیں کہ ہم نے جینا اور مرنا صرف اور صرف نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لیے ہے، خبردار میرا کوئی سامع کانفرنس کے دن تک اپنے گھر میں نہ بیٹھے بلکہ کانفرنس کے کامیابی کے لیے آج ہی سے محنت شروع کر دے۔ ہم نے دیکھا کہ حضرت مولانا کے ان ارشادات عالیہ کے بعد سامعین کے دلوں میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لیے ایک ولولہ روشن ہو چکا تھا۔ آپ کی مسجد (گول جامعہ مسجد غلام محمد آباد، فیصل آباد) کا اجتماع عام حالت میں بھی دوسری مساجد کی سالانہ کانفرنسوں سے زیادہ ہوتا تھا مگر آج تو جمعۃ المبارک کی نماز ادا کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں

تھی جو اپنے محبوب خطیب کی محبت بھری خطابت سے اپنے دلوں کو منور کر رہے تھے۔



انتظامیہ کی طرف سے رکاوٹ:

ادھر آپ کانفرنس کی کامیابی کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے تھے دوسری طرف مقامی پولیس اور ضلعی انتظامیہ اس بات پر بضد تھی کہ چونکہ ملکی حالات درست نہیں ہیں لہذا اس کانفرنس کو ملتوی کیا جائے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ ہم کسی حالت میں بھی کانفرنس کو ملتوی نہیں کریں گے۔ انتظامیہ نے کہا کہ ہمیں شدید خطرہ ہے اور ہماری اطلاعات ہیں کہ اقبال پارک میں اگر کانفرنس کی گئی تو کوئی بھی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔

آپ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو مجلس عمل کے مرکزی قائد حضرت مولانا خواجہ خان محمد خانقاہ کنڈیاں شریف سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے کانفرنس ہر حال میں کرنی ہے نہ اقبال پارک کی زمین مقدس جگہ ہے اور نہ ہی کچھری بازار اور کارخانہ بازار کے مقامات کوئی غیر ممنوعہ علاقہ جات، اگر حکومت اقبال پارک میں اجازت نہیں دیتی تو کوئی بات نہیں، مجلس عمل کارخانہ بازار میں کانفرنس کر لے گی۔ یہ بازار شہر کا مرکزی اور کشادہ بازار ہے جس میں ہزاروں افراد قارئین کے خیالات سماعت کر سکتے ہیں، انتظامیہ کی طرف سے جب کارخانہ بازار میں کانفرنس کے انتظامات کی اجازت ملی تو پھر پورے شہر میں ایک ساتھ اعلانات شروع کر دیے گئے کہ اب کانفرنس اقبال پارک کی بجائے کارخانہ بازار میں ہوگی۔



مرزائیوں کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط:

کانفرنس کا مقام بدلا تو آپ کو مرزائیوں کی طرف سے خطوط موصول ہوئے کہ آپ ہماری طاقت سے واقف نہیں ہیں کہ ہم نے کانفرنس کو اقبال پارک کی بجائے

کارخانہ بازار میں تبدیل کر دیا ہے اس لیے ہماری مخالفت چھوڑ دیں ورنہ ہم کوئی سخت قدم بھی اٹھا سکتے ہیں۔ تمام خطوط ایک ہی جیسے تھے مگر آپ نے ان خطوط کی کوئی پرواہ نہیں کی اور دن رات کانفرنس کی کامیابی کے لیے متحرک کردار ادا فرماتے رہے۔

☆☆☆☆

فیصل آباد میں کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

فیصل آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ایک تاریخی کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کارخانہ بازار میں منعقد ہوئی، جو نو بجے رات سے ۲ بجے رات تک جاری رہی۔ کانفرنس میں ایک اندازہ کے مطابق ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ مذہبی اجتماعات میں یہ فیصل آباد کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ کارخانہ بازار کے آخری سرے سے لے کر چوک گھنٹا گھر تک عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ کانفرنس میں تمام مکتبہ فکر کے علماء نے شرکت کی۔ صدارت مرکزی مجلس عمل کے صدر حضرت مولانا خواجہ خان محمد خانقاہ کندیاں شریف نے کی۔ تلاوت قرآن ڈاکٹر صولت نواز نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ 27 اپریل تک مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے تمام مطالبات تسلیم کیے جائیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کو آذان اور مساجد کے استعمال سے روکا جائے اور ایسا کرنا جرم قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کو سول اور فوج کی کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے۔ شناختی کارڈ وغیرہ پر قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنے پر قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا جائے۔ قادیانی اوقاف کو دوسرے اوقاف کی طرح حکومت اپنی تحویل میں لے۔ قادیانیوں کے تمام پمفلٹ ضبط کیے جائیں۔ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے اور مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کی جائے۔ اگر وہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو مرزا طاہر احمد سمیت قادیانیوں پر مقدمہ چلایا جائے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنی پر جوش تقریر میں کہا کہ حکومت نے اگر علماء کرام کے اس سیلاب کو روکنے کی کوشش کی تو وہ خود اس میں بہہ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ قادیانیوں کی غنڈا گردی انتہا کو پہنچ گئی ہے اور مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے، لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ جماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری قاضی حسین احمد نے کہا کہ قادیانی پاکستان میں یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور پاکستان میں گڑ بڑ پھیلانا چاہتے ہیں۔ مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ اس ملک میں دور صدیق اکبر کو لائیں اور خلیفہ اول کی طرح قادیانیوں کی سرکوبی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ حکومت قادیانیوں کے خلاف سخت اقدام کرنے کی بجائے انہیں تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا فضل الرحمان کو صوبہ بدری کا جو نوٹس موصول ہوا تھا۔ اس میں گوجرہ میں ختم نبوت کے مسئلہ پر تقریر کرنے پر کہا گیا کہ انتشار پھیلا یا گیا تھا ہم اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ اس ملک میں اب وہ ہی حکومت کرے گا جو ختم نبوت کا وفادار ہوگا اور قادیانی ختم نبوت کے ڈاکو ہیں۔ صوبہ سرحد کے ممتاز عالم دین مولانا علاؤ الدین نے کہا کہ 27۔ اپریل کے بعد اس کا شدید رد عمل شروع ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ اس وقت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا مسئلہ حکومت کے لیے بہت بڑی آزمائش ہے۔ اور یہ مسئلہ کسی وقت بھی ملک میں قادیانیوں کے خلاف ایک بڑی تحریک کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

کانفرنس سے دیگر خطاب کرنے والوں میں مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالحمید ندیم، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبداللہ (اسلام آباد)، سید محبوب علی، مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا عبداللطیف

انور، صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی، مولانا محمد یعقوب، مولانا عبدالرشید ارشد اور حافظ محمد اسلم شامل ہیں، جبکہ امیر شریعت کے رفیق مرزا غلام نبی جانناز اور محمد شریف منجن آبادی نے نعت رسول مقبول پیش کی۔

جلسہ کے سٹیج سیکرٹری مولانا اللہ وسایا تھا۔ جلسہ کے اختتام سے قبل اعلان کیا گیا کہ 27 اپریل کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی کل پاکستان کانفرنس راولپنڈی میں منعقد ہوگی۔ جس میں سو بسوں کا قافلہ فیصل آباد سے سو بسوں کا قافلہ گوجرانوالا ڈویژن سے اور اسی طرح چاروں صوبوں سے ڈویژن کی سطح پر قافلے راولپنڈی پہنچیں گے اور وہاں پر آئندہ کے لیے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ مولانا خان محمد امیر مرکزیہ کی دعا سے جلسہ کا اختتام ہوا۔



علماء کرام کا اظہارِ کچہتی:

جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی رہنما اور ملک کے ممتاز عالم دین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے اپنی تقریر کے دوران جب یہ کہا کہ اب ملک میں کوئی فرقہ بندی نہیں اور ہم سب ایک ہیں۔ انہوں نے سٹیج پر بیٹھے ہوئے مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، مولانا مفتی مختار نعیمی، اور علامہ رع غ کراروی کو کھڑے کر کے ان کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اعلان کیا کہ ہم اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ، ختم نبوت کے تحفظ اور مرزائیت کی سرکوبی کے لیے سب ایک ہیں تو جلسہ میں ہزاروں افراد نے بھی ان علماء کرام کے ساتھ عہد کیا کہ ہم اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں وحدت کو قائم رکھیں گے۔ سامعین دیر تک علماء کرام زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کرتے رہے۔ (علماء کرام کی یہ یادگاری تصویر آج تک ہمارے البم کی زینت ہے۔)



تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین پر مقدمہ:

کوٹوالی پولیس نے گزشتہ رات کارخانہ بازار میں کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں حکومت کے خلاف تقریریں کرنے کے الزام میں دس علمائے کرام کے خلاف دو الگ الگ مقدمات درج کر لیے ہیں۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی اور مولانا اللہ وسایا کے خلاف 16 ایم پی او اور 2/3 ڈبلیو پی آر کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جبکہ آٹھ علمائے کرام جن میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، قاضی حسین احمد، مولانا زاہد الراشدی، علامہ ع غ کراروی، مولانا علاؤ الدین، مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، مولانا محمد یعقوب اور مولانا عبدالرؤف چشتی کے خلاف 116 ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔



نوائے وقت کی مجلس مذاکرہ میں شرکت:

نوائے وقت فیصل آباد کے بیورو چیف احمد کمال نظامی نے ختم نبوت کے عنوان پر ایوان وقت میں ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا جس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے قادیانیت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ انگریزوں کی طرف سے قائم کردہ ایک سیاسی تحریک ہے جو انگریزوں نے حریت پسندوں سے انتقام لینے اور جذبہ جہاد کو ختم کرنے اور اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے اسے قائم کیا تھا۔ وگرنہ مرزا قادیانی کے انتہائی گھٹیا خیالات کی بسا پر کوئی بھی ذی شعور آدمی اسے نبی تو کیا ایک انسان ماننے کے لیے بھی تیار نہیں۔ (مجلس مذاکرہ کی تفصیلی رپورٹ روزنامہ نوائے وقت کی خصوصی اشاعت مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی)



ایوان وقت فیصل آباد میں مجلس مذاکرہ:

مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کو تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر

رہا ہے۔ ان کی گمشدگی کے فوراً بعد مذہبی حلقوں کی طرف سے ان کی بازیابی کا مطالبہ شروع ہو گیا تھا اور جوں جوں وقت گزرتا رہا مذہبی حلقوں میں اضطراب بڑھتا گیا یہاں تک کہ ملک کے اکثر شہروں میں کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنسوں کا انعقاد ہوا جہاں پر موجودہ حکومت سے مولانا فریسی کی فوری بازیابی کا مطالبہ کیا۔ گزشتہ دنوں مجلس عمل کی طرف سے فیصل آباد میں بڑی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی، جبکہ ہر مکتبہ فکر کے علماء خصوصاً ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اشرف ہمدانی، سید امیر حسین گیلانی، بریلوی مکتبہ فکر کے مفتی مختار احمد نعیمی، صاحبزادہ افتخار الحسن، جماعت اسلامی کے مرکزی جنرل سیکرٹری قاضی حسین احمد، جماعت اہل حدیث کے حافظ عبدالغفار روپڑی، شیعہ حضرات کے نمائندہ علامہ ع۔ غ کراروی اور محبوب علی شمسی و دیگر علماء نے خطاب کیا۔ ختم نبوت کے سلسلہ میں راقم الحروف نے مختلف مکتبہ ہائے فکر کے ممتاز علماء کرام اور نمائندوں کو مسئلہ ختم نبوت پر اظہار خیال کے لیے دعوت دی جسے انہوں نے بخوشی مقبول کرتے ہوئے یوں اظہار خیال کیا۔

ممتاز عالم دین اور ملک کے نامور خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے قادیانیت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ انگریزوں کی طرف سے قائم کردہ ایک سیاسی تحریک ہے جو انگریزوں نے حریت پسندوں سے انتقام لینے کے لیے قائم کی ہے وگرنہ مرزا قادیانی کے انتہائی گھٹیا خیالات کی بناء پر کوئی بھی ذی شعور آدمی اسے نبی تو کیا ایک انسان ماننے کے لیے بھی تیار نہیں۔ مرزائیوں کے مکروہ عزائم کسی سے مخفی نہیں اور بد قسمتی سے اسلام کی دعویٰ دار موجودہ حکومت کے دور میں مرزائیت کو وہ حوصلہ حاصل ہوا ہے جو اس سے پہلے کسی دور میں نہ تھا بلکہ سابقہ عوامی دور میں جب مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو مرزائیت منہ

چھپاتی پھر رہی تھی اور اس مارشل لاء کی حکومت میں مبلغِ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کو اغواء ہوئے ڈیڑھ سال کا عرصہ ہونے کو ہے ان کی بازیابی میں تاخیر حکومت کی مجرمانہ غفلت کا نتیجہ ہے۔ مولانا قاسمی صاحب نے کہا کہ مرزائیوں کی غنڈا گردی کے انسداد کے لیے پوری ملت اسلامیہ متحد ہو چکی ہے اور 1953ء کی طرح ہر مسلمان مرزائیوں کے خلاف تحریک میں سرگرم ہے۔ مرزائیت کا مسئلہ مسلمانوں کے نزدیک کوئی اختلافی مسئلہ نہیں چنانچہ حکومت کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں میں بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرنے کے لیے مجلسِ عمل کے مطالبات کو تسلیم کرے۔ انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ پوری ملت اسلامیہ مرزائیت کے خلاف متحد ہو چکی ہے مگر بعض حلقوں کی طرف سے مختلف حیلوں بہانوں سے تحریک کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو کہ انتہائی قابلِ مذمت ہے۔ پوری امت مسلمہ کو ایسی کوششوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کا تعین ہے اور اسلام اقلیتوں کے تحفظ کا بھی ضامن ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ مرزائی اقلیت ہونے کے باوجود مملکت پاکستان جو کہ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی اور یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ کلیدی آسامیوں پر قابض ہیں جب تک ان کو کلیدی آسامیوں سے الگ نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک قادیانی اسلام، وطن عزیز پاکستان اور مسلمانوں کے لیے مسائل و مشکلات پیدا کرتے رہیں گے۔ مولانا قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شروع شروع میں مجلسِ تحفظِ ختم نبوت حکومت کی بار بار یقین دہانیوں پر خاموشی سے مولانا اسلم قریشی کی برآمدگی کا مطالبہ کرتی رہی لیکن کچھ عرصہ سے قادیانیوں کی سرگرمیاں کافی حد تک بڑھ چکی ہیں اور میں تو یہ کہوں گا کہ وہ مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت ہو چکی ہیں اور وہ آئے دن کوئی نہ کوئی پمفلٹ شائع کر کے اس میں غیر مسلم ہونے سے انکار کر دیتے ہیں اور مسلمانوں کے جذبات بھڑکاتے ہیں۔ اس لیے ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے

خلاف اور ان کی غیر ذمہ دارانہ حرکات سے تنگ آ کر تحریک کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور اسی لیے ہم نے اپنے مطالبات کی منظوری کے لیے آخری تاریخ ۳۰ اپریل مقرر کی ہوئی ہے۔ میرا حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ قادیانیوں کو اس قدر چھٹی نہ دیں کہ وہ حد سے تجاوز کر جائیں اور وہ حکومت کے بس سے باہر ہو جائے۔

مجلس مذاکرہ میں مولانا امیر حسین گیلانی، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی، مولانا اشرف ہمدانی، صاحبزادہ طارق محمود، مولوی فقیر محمد، قاری احمد حبان لدھیانوی، ڈاکٹر عبدالقادر حامد، میاں اعجاز احمد قادری نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 11 مئی 1984ء، رپورٹ: احمد کمال نظامی)



ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

جلسہ تقسیم اسناد مدرسہ جامعہ فاروقیہ سرہند کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کے لیے آپ تشریف لے گئے، آپ نے طلبہ کی دستار بندی فرمائی، اس موقع پر مدرسہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، مقامی علماء کرام نے بھی خطاب کیا، جلسہ سے مولانا منور حسین صدیقی لاہور، قاری محمد الیاس مہتمم جامعہ مدینۃ العلم فیصل آباد، صوفی محمد صدیق عتیق اور حافظ بشیر احمد عثمانی نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ میں فارغ التحصیل حفاظ کرام کی دستار بندی بھی کی گئی۔ جلسے کے اختتام پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جماعتی ساتھی ملک محمد صدیق کی رہائش گاہ پر آپ سے روزنامہ جنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نمائندہ عبدالمجید چودھری نے سوالات کیے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ۳۰ اپریل تک مجلس عمل کے مطالبات پورے نہ کیے اور مرزا طاہر احمد کو مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے مقدمہ میں گرفتار نہ کیا گیا تو مجلس عمل راست اقدام کرے گی۔ آپ نے کہا کہ ملک بھر کی مذہبی و سیاسی جماعتیں مجلس عمل کے مطالبات کی

حمایت کر رہی ہیں مگر حکومتی سطح پر ہمارے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اگر 30 اپریل تک مولانا اسلم قریشی کے انغوا کے بارے میں حکومت نے کوئی عملی اقدام نہ کیا تو پھر حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ شمع ختم نبوت کے کروڑوں پروانے عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ پر خاموش نہیں رہ سکتے اور وہ اس سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔



سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ حکومت مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کو تسلیم کر کے امت مسلمہ میں پائے جانی والی بے چینی اور اضطراب ختم کرے۔ یہ بات مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سرکاری راہنما حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ ملک میں دن بدن قادیانیوں کی سازشیں بڑھ رہی ہیں۔ وہ ملکی وحدت کو کمزور کر کے ملک کو سیکولر سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں، مگر پاکستان کے غیور عوام مرزائیوں کی ان سازشوں کو کسی قیمت پر بھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ کانفرنس سے مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا محمد اکرم طوفانی نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد ضیاء القاسمی نے سرگودھا میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کا بازیاب نہ ہونا حکومت کی ناکامی ہے۔ مسلمانوں میں دن بدن اضطراب بڑھ رہا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ہوش کے ناخن لے اور مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد پر مقدمہ قائم کر کے اسے شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت نے اگر راولپنڈی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں رکاوٹ ڈالی تو پھر اس دن راولپنڈی اور اسلام

آباد کی ہر سڑک پر تحفظِ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

☆☆☆☆

کراچی میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

لاہور میں مینارِ پاکستان اور موچی دروازہ، فیصل آباد میں دھوبی گھاٹ پارک، راولپنڈی میں لیاقت باغ، ملتان میں قلعہ قاسم باغ اسی طرح کراچی میں نشتر پارک کی اپنی ایک مسلمہ اہمیت ہے۔ یہی وہ پارک ہے جو سیاسی، مذہبی اور ہر قسم کے بڑے جلسوں کے لیے مخصوص ہے، اس پارک میں جلسہ اور کانفرنس منعقد کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے، اہل کراچی کی طرف سے نشتر پارک میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس کے مرکزی مقرر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ہی تھے، علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کانفرنس میں موجود تھی۔

تحفظِ ختم نبوت کانفرنس سے مفتی محی الدین، مولانا اسفندیار، مفتی زرولی خان، مفتی احمد الرحمن، مولانا عبدالرشید انصاری، قاری اللہ داد، مولانا فیض نقشبندی اور مولانا اکرام الحق خیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خطاب کیا۔

☆☆☆☆

گوجرانوالا میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

گوجرانوالا میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں شیرانوالا باغ کا اعلان تھا جو پاکستان بھر کے اخبارات میں شائع ہو چکا تھا۔ شہر بھر کی مساجد، مدارس میں بھی شیرانوالا باغ کا ہی اعلان ہوا تھا کہ ضلعی انتظامیہ نے شیرانوالا باغ میں کانفرنس پر پابندی عائد کر دی اور کہا کہ اس کانفرنس کو قریبی مسجد میں کر لیں۔ علماء شہر اس باغ میں ابھی کوئی فیصلہ نہ کر پائے تھے۔ کہ مولانا ضیاء القاسمی فیصل آباد سے گوجرانوالا پہنچ گئے صورت حال کا علم ہوا کہ انتظامیہ نے شیرانوالا باغ کو تالے لگا دیئے ہیں اور کسی صورت

میں بھی وہاں کانفرنس کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ آپ نے علماء گوجرانوالا سے کہا کہ کانفرنس کا اگر اعلان شیرانوالا باغ کا کیا ہے تو پھر اب کانفرنس شیرانوالا باغ میں ہی ہوگی۔ میں سب سے آگے ہوں گا اور آپ میرے پیچھے آ جائیں میں دیکھتا ہوں کہ ایک اسلامی ملک میں کون ہمیں آقائے دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کو بیان کرنے سے روکتا ہے۔ ہم اس قسم کی کسی پابندی کو قبول نہیں کریں گے۔ آپ نے یہ فرمایا تو علماء گوجرانوالا اور ختم نبوت کے ہزاروں کارکن جو قمری مسجد میں جمع تھے سب آپ کی قیادت میں باغ کی طرف روانہ ہو گئے اور ختم نبوت کے پروانوں کا یہ قافلہ نعرہ تکبیر اللہ اکبر..... ختم نبوت زندہ باد..... مولانا ضیاء القاسمی زندہ باد..... کے نعروں سے شیرانوالا باغ کی طرف رواں دواں ہوا تو دیکھا کہ باغ کے دروازے پر تالا لگا ہوا تھا۔ ختم نبوت کے پروانوں کے آگے یہ تالا کیا حیثیت رکھتا تھا۔ اس نے تو ایک ہی ضرب سے ٹوٹ جانا تھا اور وہ ٹوٹ گیا۔ باغ میں فوری طور پر جلسہ کے غنیر معمولی انتظامات کر دیئے گئے۔

کانفرنس سے مولانا زاہد الراشدی اور دیگر علماء نے بھی تقاریر کرتے ہوئے قادیانیوں کی ملحدانہ سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ فتادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کے نام مساجد رکھنے سے روکا جائے۔ انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور انہیں عقائد کے پرچار سے روکا جائے۔ مقررین نے ضلعی انتظامیہ کی طرف سے شہر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہ دینے پر اظہار افسوس کیا۔ واضح رہے کہ شیرانوالا باغ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس اس وقت منعقد کی گئی جب ضلعی انتظامیہ نے علماء کو مسجد میں تقریریں کرنے سے روک دیا۔

گرفتاری:

گوجرانوالا میں مولانا قاسمی کی تقریر حکومت کے خلاف اتنی سخت تھی کہ شدید

اندیشہ تھا کہ آپ کی گرفتاری کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے آپ کے خلاف جلسہ میں اشتعال انگیز تقریر کرنے پر دفعہ 427/188 تپ اور 16 ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ کانفرنس سے خطاب کے بعد آپ نے ایک ساتھی کی رہائش گاہ پر رات کے کھانے پر علماء کرام سے ضروری صلاح مشورہ کیا۔ ساتھیوں کا اصرار تھا کہ رات گوجرانوالا میں ہی قیام کیا جائے اور صبح راولپنڈی کا سفر کیا جائے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں ہم راولپنڈی تین گھنٹوں میں پہنچ جائیں گے اور راولپنڈی میں ظہر کے بعد ضروری اجلاس پہلے ہی طے ہے۔ اس میں شرکت سے پہلے وہیں پر آرام کا بھی وقت مل جائے گا۔ مولانا امداد الحسن نعمانی شریک سفر تھے۔ گوجرانوالا ہی سے خفیہ ایجنسیاں آپ کے تعاقب میں تھیں کہ جیسے ہی آپ سفر پر روانہ ہوں تو آپ کو گرفتار کیا جائے، شہر میں تو کسی کو بھی آپ کو گرفتار کرنے کی جرات نہ ہوئی۔ آپ کی گاڑی راولپنڈی کی طرف گامزن تھی کہ جہلم اور دینہ کے درمیان پولیس کی ایک مکمل گارڈ نے جوڈی ایس پی کے ساتھ موجود تھی۔ 21۔ اپریل 1984 بروز ہفتہ رات دو بجے کے بعد آپ کو گرفتار کر لیا۔ آپ کے شاگرد خاص اور رفیق سفر مولانا امداد الحسن نعمانی (حال مقیم برمنگھم برطانیہ) نے فرمایا کہ مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔ مگر پولیس نے کہا کہ ہمیں تو صرف مولانا محمد ضیاء القاسمی کو ہی گرفتار کرنا ہے۔

☆☆☆☆

بڑی کا لے منہ والی گاڑی:

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے گرفتار کر کے پولیس نے ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالا میں پہنچا دیا۔ عوام کا احتجاجی پروگرام پھر شیرانوالا میں رات کو ایک جلسہ کی صورت میں ہوا۔ احتجاجی جلسے میں عوام کی بے پناہ شرکت سے اور عوام کی طرف سے شدید احتجاج کے پیش نظر اسی رات کو حکومت پنجاب کے خصوصی احکامات کے ذریعہ مجھے بہاول پور جیل

پہنچانے کا فیصلہ کیا گیا اور ایک بڑی کالے منہ والی گاڑی میں مجھے سوار کر لیا گیا اور گوجرانوالا سے روانہ ہوئے اور چینیوٹ سے گزرتے ہوئے جھنگ پہنچے تو نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ میں نے پولیس سے کہا کہ کسی مسجد کے سامنے گاڑی روکی جائے نماز فجر ادا کرنی ہے۔ جیسے ہی مسجد کے سامنے پولیس کی گاڑی رکی تو نمازی خوف زدہ ہو گئے کہ علی الصبح اتنی پولیس کہاں سے نماز پڑھنے آگئی مگر جب مسین گاڑی سے نیچے اترے تو نمازیوں کی ایک بڑی تعداد میرے پاس جمع ہو گئی کہ حضرت مولانا یہ کیا ماجرا ہے۔ بتایا کہ پولیس مجھے گرفتار کر کے لے جا رہی ہے اور مجھے بہاولپور کی جیل میں چھوڑ کر آنا ہے۔ نماز فجر اس مسجد میں ادا کرنے کے بعد پولیس مجھے بہاولپور جیل میں چھوڑ گئی۔ جیل کے باہر سپرنٹنڈنٹ جیل بڑی بے تابی سے میرا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے بڑھ کر میرا استقبال کیا اور مجھے نہایت محبت اور احترام سے جیل میں لے گئے۔ دوسرے دن بہاولپور کے ساتھیوں کو میری جیل آمد کا علم ہوا تو بابا نور محمد چندی پور والے روز اسے میرے لیے جیل میں کھانا پہنچاتے رہے۔ پولیس کی وین میں جو سپاہی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگے کہ مولوی صاحب سگریٹ پلائیں، میں نے کہا میرے پاس نہیں اور نہ میں پیتا ہوں، پھر کہنے لگے کہ سفر لمبا ہے آپ ہمیں کوئی نعتیں ہی سنائیں، میں ان کی باتیں سن کر دیر تک محظوظ ہوتا رہا۔



گرفتاری پر فیصل آباد میں احتجاج:

آپ کی گرفتاری کا علم ہوا تو فوری طور پر ہم نے 22۔ اپریل 1984ء بروز اتوار جامع مسجد کارخانہ بازار میں علماء کرام اور اپنے ساتھیوں کا اجلاس بلا یا جس میں گرفتاری کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ گرفتاریوں اور تشدد سے نظریاتی تحریکیں دبائی

نہیں جاسکتیں، جو حکومتی اہلکار یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری سے ہم تحریک تحفظ ختم نبوت کو ختم کر لیں گے وہ خود تو ختم ہو جائیں گے، مگر تحریک نے پہلے سے بھی زیادہ شدت سے جاری رہنا ہے۔ اجلاس کی فوری طور پر مکمل رپورٹ پریس کو جاری کی گئی نیز صدر پاکستان سے لے کر تمام اعلیٰ حکام کو احتجاجی ٹیلی گرام بھی جاری کیے گئے۔ اجلاس میں طے ہوا کہ یہ احتجاج کا سلسلہ مجاہد ختم نبوت کی رہائی تک روزانہ جاری رہے گا اور یہ احتجاجی سلسلہ ۲۵ اپریل تک مسلسل جاری رہا۔ روزانہ جامع مسجد کارخانہ بازار، جامع مسجد کچہری بازار، جامعہ قاسمیہ میں اجلاس ہوتے اور آپ کی گرفتاری پر کھسک کر احتجاج کیا جاتا۔ جس کے بارے میں پریس کو بیانات اور اجلاسوں کی کارروائی جاری کی جاتی۔ صدر پاکستان سے لے کر تمام حکومتی حکام کو ٹیلی گرام بھی ارسال کیے جاتے رہے۔



گرفتاری پر ملک بھر میں احتجاج:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی اور دیگر رہنماؤں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں تمام پابندیاں ختم کی جائیں۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی سمیت تمام رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر ہمارے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو حالات بگڑنے کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوگی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فتویٰ دہلی کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانونی شکل دی جائے۔ مولانا اسلم قریشی کو برآمد کرایا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے اور ان کی مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 23 اپریل 1984ء، روزنامہ

جنگ لاہور، 23 اپریل 1984ء، روزنامہ مشرق لاہور 23 اپریل 1984ء)

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع سیالکوٹ کے صدر مولانا فیروز حسان سیکرٹری پروفیسر امین جاوید، غلام عباس نقوی اور رابطہ سیکرٹری مولانا نعیم آسی نے اپنے ایک بیان میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کی مذمت کی ہے اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی طرح پریس ریلیز میں مولانا مفتی مختار احمد نعیمی اور مولانا سید عبد المجید ندیم پر راولپنڈی میں داخلہ بندی اور پنڈی مجلس عمل کے راہنما مولانا اکرم زاہد کی ضلع بدری کی مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ناروا پابندیاں عائد کر کے قادیانی حکمت عملی کو کامیاب نہ ہونے دے ایسے اقدامات سے خواہ مخواہ اشتعال پیدا ہوتا ہے اور یہ چیز نہ حکومت اور نہ مجلس عمل کے مفاد میں ہے بلکہ اس سے قادیانیوں کو فائدہ پہنچے گا۔ (روزنامہ جنگ لاہور، 23 اپریل 1984ء)

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور سابق ممبر قومی اسمبلی مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کی مذمت کی ہے اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ۲۷ اپریل کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر انتظامیہ کو امن وامان برقرار رکھنے کی یقین دہانی کرا دی گئی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے آئینی فیصلے کے تمام قانونی تقاضے پورے کیے جائیں۔ مولانا عبدالحکیم نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام فیصلوں پر بھی عملدرآمد کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ 30۔ اپریل تک قادیانیوں کے بارے میں تمام مطالبات منظور کر لیے جائیں ورنہ عملی جدوجہد شروع ہو جائی گی۔

(روزنامہ مشرق لاہور 23 اپریل 1984ء)

انجمن شبان اہل سنت فیصل آباد اور علماء شہر فیصل آباد کا ایک نمائندہ ہنگامی اجلاس جامع مسجد کارخانہ بازار میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما اور

ممتاز خطیب مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر احتجاج کیلئے منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مولانا کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ حکومت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کی قادیانیوں کے بارے میں سفارشات کو فی الفور ملک میں عملی طور پر نافذ کرے اور مولانا محمد ضیاء القاسمی پر قائم کردہ مقدمات کو فوری طور پر واپس لے۔ اجلاس میں کہا گیا ہے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری سے تحریک تحفظ ختم نبوت کو دبا یا نہیں جاسکتا۔ (روزنامہ عوام، فیصل آباد، 24 اپریل 1984ء)

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام منعقدہ دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس آج یہاں ختم ہوگئی۔ کانفرنس سے جمعیت اہل حدیث کے رہنما صاحبزادہ برق توحیدی، شیعہ عالم دین علامہ محمد حسن، مولانا عبدالرشید حنیف، مولانا قاری محمد صدیق، حافظ بشیر احمد عثمانی، سید محمد جاوید، حسن ترمذی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری اور ان پر مقدمات کے اندراج پر شدید احتجاج کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی کو فی الفور رہا کیا جائے۔

(روزنامہ جنگ، لاہور، 24 اپریل 1984ء)

مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے رابطہ سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ علماء اور کارکنوں کی گرفتاریوں سے مرکزی مجلس عمل کی جدوجہد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اور تحریک تحفظ ختم نبوت اپنے مقاصد کے حصول تک جاری رہے گی۔ گزشتہ شب جامعہ مسجد شیرانوالا باغ گوجرانوالا میں مجلس عمل کے مرکزی رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کے خلاف بطور احتجاج منعقد ہونے والے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرکزی مجلس عمل حکومت سے محاذ آرائی نہیں چاہتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بیوروکریسی مجلس عمل کے پرامن پروگراموں میں رکاوٹ ڈال کر اور علماء

اور کارکنوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر کے نامناسب صورت حال پیدا کر رہی ہے۔ مولانا امداد الحسن نعمانی نے کہا کہ ہم سب گرفتاریوں کے لیے تیار ہیں۔ مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ 30 اپریل تک مجلس عمل کے مطالبات کو تسلیم کیا جائے اور مولانا محمد ضیاء القاسمی کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر روزنامہ جنگ کا ادارہ:

آپ کی گرفتاری پر ملک گیر احتجاج جاری تھا۔ پاکستان بھر کے علماء اور دینی سیاسی جماعتوں کی طرف سے گرفتاری کی مذمت کی جا رہی تھی۔ اس پر روزنامہ جنگ لاہور کی طرف سے ادارہ بھی لکھا گیا۔

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی کا مطالبہ:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد شریف جالندھری اور دیگر رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے متعلق تمام پابندیاں ختم کی جائیں اور مولانا محمد ضیاء القاسمی سمیت تمام رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو حالات بگڑنے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی ملک کے ایک مقتدر عالم دین اور سیاسی رہنما ہیں ان کے سیاسی نظریات سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ان کی حب الوطنی پر شک نہیں کیا جاسکتا، تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں تقاریر کرنے پر گرفتار کیا گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گزشتہ کئی ماہ سے مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کا معممہ حل کرنے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ حکومت نے اگرچہ اپنی طرف سے ان کی بازیابی کے لیے کوششیں

کی ہیں، لیکن کوئی کوشش نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی۔ جس پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ جمہور مسلمانوں کی طرف سے اس گمشدگی کے معمر کے حل کے لیے جن لوگوں کو شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حکومت نے اس پر آج تک توجہ نہیں دی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قادیانیوں پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ انہوں نے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کیا ہے۔ شہریوں کے جان و مال کا تحفظ حکومت کا فرض ہے۔ اور خاص طور پر ایک اسلامی ریاست میں حضور ختم المرسلین کی نبوت کی عصمت کا تحفظ کرنے والوں کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری تو حکومت کو بدرجہ اولیٰ پوری کرنی چاہیے۔ حکومت یہ معمر تو حل نہیں کر پائی البتہ مولانا محمد ضیاء القاسمی اور کئی دوسرے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کو کانفرنسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا ہے۔ اس مسئلہ پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے جذبات بہت مجروح ہوئے ہیں۔ حکومت کو اسے دانش مندی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے ہم مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں سے بھی یہ کہیں گے کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو۔ اس سے خود ان کا موقف کمزور پڑ جائے گا۔ موجودہ حالات میں ملک و قوم کے مفاد کا تقاضا بھی یہ ہے کہ حالات کو ناخوشگوار بنانے والے ہر اقدام سے احتراز کیا جائے۔ (روزنامہ جنگ لاہور، 24۔ اپریل 1984ء بروز منگل)



کراچی کے علماء کی طرف سے گرفتاری کی مذمت:

جامع مسجد باب الرحمت میں قائم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں تمام اراکین مجلس عمل نے شرکت کی اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما الحاج مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کی پرزور مذمت اور دیگر علماء کی گرفتاری کے لیے چھاپوں کو تشویشناک قرار

دیتے ہوئے حکومت کو متنبحہ کیا گیا کہ علماء کرام کو گرفتار کرنے سے حالات بگڑنے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ تحفظِ ختم نبوت کی تحریک خالص مذہبی، پُر امن اور غیر سیاسی ہے۔ جو مسلمانوں کے ایمان کی روح ہے۔ جس پر مرثنا ہر مسلمان اپنے لیے سعادت اور باعثِ نجات سمجھتا ہے۔ حکومت کی طرف سے تشدد اور علماء کرام کی گرفتاری سے اہل اسلام کے مسائل و مطالبات ہرگز حل نہ ہو سکیں گے۔ حالات پر قابو پانے کا واحد علاج مسلمانوں کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور اور فتنہ قادیانیت و ارتداد کی روک تھام ہے اراکینِ مجلسِ عمل نے مزید کہا کہ حکومت بغیر کسی لیت و لعل کے کروڑوں مسلمانوں کی آواز پر جلد سے جلد توجہ دے کر ختم نبوت اور اسلام دوستی کا ثبوت دے، کیونکہ اسلامی حکومت سے یہی توقع ہے۔ پاکستان سنی اتحاد کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد آصف قاسمی نے تحفظِ ختم نبوت کے جاں نثاروں سے 27۔ اپریل کو راولپنڈی میں مرکزی مجلسِ عمل کی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اپیل کی ہے۔



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی میں علماء کا اجلاس:

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر مولانا مفتی محی الدین نے جامعہ اسلامیہ میں کراچی کے علمائے کرام کا ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں تمام علماء کرام نے مولانا ضیاء القاسمی کی گرفتاری کی مذمت کی اور کہا کہ اگر علماء کی گرفتاریوں کا سلسلہ یونہی جاری رہا تو ملک کے حالات سنگین سے سنگین تر ہو جائیں گے۔ علماء کرام نے کہا کہ اگر کوئی آدمی حکومتِ وقت سے تحریکِ تحفظِ ختم نبوت کے سلسلہ میں کوئی سودے بازی کرتا ہے تو اس کو نوجوان علماء مسٹر دکر دیں گے اور حکومتِ وقت کو بھی چاہیے کہ وہ ایسے افراد سے کوئی مذاکرات نہ کرے۔ جن کو قوم اور علماء کی نمائندگی کا نہ اختیار ہے اور نہ ہی وہ اس کے اہل ہیں۔ نیز حکومت فی الفور مطالبات تسلیم کرے۔ اجلاس میں مولانا محمد فاضل،

مولانا محمد امین، قاری اللہ داد، مولانا عبدالمجید، مولانا محمد اسماعیل، مولانا الہی بخش، مولانا فیض محمد، مولانا عبدالرحیم، مولانا عبید اللہ، مولانا خان محمد سمیت دیگر نے شرکت کی۔ دریں اثناء کراچی جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور ممتاز عالم دین مولانا فدا الرحمن درخواستی، مولانا عبدالکریم فاروقی، مولانا امیر معاویہ القاسمی، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا فیروز دین، مولانا عبدالقادر اور حافظ امیر حمزہ صفدر نے ایک مشترکہ بیان میں خطیب اعظم مولانا ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر سخت احتجاج کیا ہے۔ (روزنامہ جہان کراچی، 24۔ اپریل 1984ء)

مجلس دعوت اسلامی فیصل آباد کے راہنما اور قومی اتحاد فیصل آباد کے صدر میاں طفیل احمد ضیاء نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری اور دیگر علماء کے خلاف قائم کیے جانے والے مقدمات کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر حکومت ملک میں واقعی اسلام کے نفاذ میں مخلص ہے تو علماء کے خلاف قائم مقدمات واپس لے کر مولانا محمد ضیاء القاسمی کو رہا کیا جائے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کو فوری طور پر تسلیم کر کے قادیانیوں کو لگام دے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت مسلمانان پاکستان کے عقیدے اور ایمان کا مسئلہ ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانوں کا فرض ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے عقائد سے کھیلتا ہے تو وہ اس کے خلاف سخت ترین کارروائی کرے۔ مگر صورت حال اس کے برعکس ہے ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ اب تک اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات پر عمل نہ کیا جاتا۔ جو کہ حکومت کا ہی ایک قائم کردہ ادارہ ہے۔ اور جسے پاکستان کے مسلمانوں کا بھی اعتماد حاصل ہے۔

(روزنامہ ملت فیصل آباد 25۔ اپریل 1984ء)

سواد اعظم اہل سنت پاکستان پنجاب کے راہنما مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے ایک بیان میں قائد تحریک تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ مولانا کی گرفتاری مرزائی نواز افسر شاہی

کی سازش ہے۔ مولانا کی گرفتاری سے تحریک تحفظ ختم نبوت کو نہ تو ختم کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی دبایا جاسکتا ہے۔ بلکہ ہمارے حوصلے بلند ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملک میں لوگ جمہوریت کے لیے جان قربان کر سکتے ہیں تو ہم آفتائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لیے بھی جان قربان کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ہر صورت راولپنڈی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور اس میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔ (روزنامہ ملت فیصل آباد، 25۔ اپریل 1984ء)

جامع مسجد کچہری بازار میں علماء فیصل آباد کا ایک اجلاس مولانا عزیز الرحمان انوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کی شدید مذمت کی گئی۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا کو فی الفور رہا کیا جائے۔ اجلاس میں صاحبزادہ طارق محمود، مولانا عبدالرحمان شاہ، قاری محمد اسلم اور طالب علم رہنما عمران رضانی بھی شرکت کی۔ انجمن شبان اہل سنت کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل عبدالمتین نے بھی مولانا کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ (روزنامہ پیغام فیصل آباد 25۔ اپریل 1984ء)

تنظیم اہل سنت و سوادِ اعظم اہل سنت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد ضیاء القاسمی اور دیگر علماء کی گرفتاری پر متعدد مذہبی حلقوں نے احتجاجی بیان جاری کیے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی سمیت تمام علماء کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اور مولانا اسلم قریشی کو جلد بازیاب کی جائے۔ سوادِ اعظم اہل سنت پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، جنرل سیکرٹری مولانا اسفندیار خان نے کہا ہے کہ قادیانیوں کی لادینی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسلم امہ کے دشمن اسرائیل کے ساتھ قادیانیوں کے براہ راست تعلقات ہیں اور اسرائیل کی مسلح افواج میں پاکستانی قادیانی براہ راست بھرتی ہو رہے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مسلمان علماء کو گرفتار کر کے قادیانی فرقہ کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ تنظیم اہل

سنت سندھ شاخ کے مولانا فیض محمد فیض، مولانا عبدالحمید، حاجی اللہ بخش، قاضی محمد احمد، مولانا اکرام الحق اور دیگر علماء نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود وہ دینی اصلاحات اور اسلامی شعائر استعمال کر رہے ہیں جو اشتعال انگیزی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا قاسمی سمیت تمام مسلمانوں کو حبلدرہا کسبا جائے۔ جمعیت اشاعت توحید و سنت کے رہنما قاری عبدالرشید رحمانی، شورش کاشمیری اکیڈمی کے چیئرمین حافظ محمد ابراہیم، استقلال یوتھ کونسل کے مرکزی چیئرمین سید عبدالسلام، انجمن سواد اعظم لسبیلہ کے صدر حافظ محمد الیاس، مجلس اشاعت نظام خلافت راشدہ کے رہنما مولانا یعقوب ہریانی، غلام مصطفیٰ فاروقی، مولانا محبوب احمد گبول، مولانا عبدالحفیظ صدیقی، سیرت کمیٹی برنس روڈ کے رہنماؤں نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری اور دیگر علماء کے گھروں پر پولیس کے چھاپوں سے رونما ہونے والی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات تسلیم کیے جائیں۔ دریں اثناء مولانا مفتی محی الدین، مولانا محمد فاضل، محمود احمد قادری، مولانا غلام رسول، مولانا عبدالرشید مسعود، مولانا عبدالجید انور، مدرسہ اسلامیہ فاروق اعظم محمد آباد کے مہتمم مولانا اللہ داد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات منظور کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ تحریک کلی طور پر قادیانیوں کے خلاف ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ مثبت انداز میں موثر کارروائی کرے۔ (روزنامہ جسارت کراچی 26۔ اپریل 1984ء)

جمعیت نوجوانان توحید و سنت کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد فاروقیہ سمن آباد میں زیر صدارت قاری محمد ریاض منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ مولانا کو جلد از جلد رہا کسبا

جائے۔ قاری محمد ریاض نے کہا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی جیسے مقتدر رہنما کو گرفتار کرنا دراصل عوام کو محاذ آرائی کی دعوت دینا ہے۔ جو کسی لحاظ سے بھی قابل تحسین نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے سوچی سمجھی سازش کے تحت علماء کو گرفتار کر کے ملک کی پر امن فضا کو مکدر کرنے کی کوشش کی ہے۔ (روزنامہ عوام فیصل آباد 26۔ اپریل 1984ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر ہفت روزہ لولاک کا ادارہ:

گزشتہ ہفتے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مختلف علماء کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ جن میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے روح رواں خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، جناب نعیم آسی (سیالکوٹ)، مولانا قیام الدین (پنڈ دادن خان) کے علاوہ دیگر علماء شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مفتی محنت احمد نعیمی، مولانا محفوظ مشہدی، مولانا سید عبدالمجید اور دیگر علماء کے راولپنڈی داخلہ پر پابندی عائد کر دی گئی تاکہ ان کو پنڈی کی تاریخی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت سے روکا جاسکے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں جنرل ضیاء کے دور میں چلنے والی مختلف سیاسی تحریکیں کم سنی میں ہی دم توڑتی گئیں۔ ہم اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے، نہ ہی اس وقت ہمارا یہ موضوع ہے۔ لیکن بہر حال یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ ان سیاسی تحریکوں کے سمٹنے اور لپٹنے میں حکومت نے جو اقدامات کیے اس کے نتیجے میں حکومت کو کامیابی بھی ہوئی اور حوصلہ افزائی بھی۔ ہم اپنی حکومت اور خصوصاً جناب جنرل محمد ضیاء الحق سے نہایت ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ یہ عرض کریں گے کہ اگر حالیہ اقدامات تحریک ختم نبوت کو دبانے، گھٹانے یا اس کی شدت کو کم کرنے کے لیے کیے گئے ہیں تو یہ حکومت کی نادانی ہے۔

تحفظ ختم نبوت تحریک میں ایسے اقدامات جہاں مزید جوش اور ولولہ انگیزی کا

باعث بنتے ہیں وہاں اشتعال کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔ گو ہم ایسے اقدامات کے لیے ذہنی طور پر تیار ہیں لیکن ایسے اقدام سے امن وامان کی جو صورت حال ہوگی وہ حکومت کے لیے ایک مسئلہ بن جائے گی۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری کے خلاف گوجرانوالا، فیصل آباد اور ملک کے دیگر شہروں میں احتجاج کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے۔ حکومت پاکستان قوم کے جذبات کا اندازہ اسی سے لگالے۔ لہذا ہم حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ فضاء کو خوشگوار رکھنے کے لیے ایسے اقدامات سے گریز کرے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 27-اپریل 1984ء)

☆☆☆☆

صدارتی آرڈیننس کا نفاذ:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کی کاوشیں رنگ لائیں۔ راولپنڈی کانفرنس سے ایک روز قبل صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے ایوان صدر میں ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مرکزی مجلس عمل کے تمام مطالبات کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ صدر مملکت نے اسی شام کو ایک صدارتی آرڈیننس نافذ کر دیا۔ صدر مملکت سے ملاقات کرنے والوں میں امیر مرکزی مولانا خواجہ خان محمد، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، قاضی اسرار الحق، مولانا احمد الرحمان اور خاقان بابر شامل تھے۔

☆☆☆☆

امتناع قادیانیت آرڈیننس:

صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے آج ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جو فوری طور پر نافذ ہو گیا ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت تعزیرات پاکستان کی دفعات 289 بی اور 298 سی کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ دفعہ 298 بی کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی ایسا

شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے خواہ قادیانی ہو یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو۔ زبانی یا تحریری طور پر یا کسی اشارے سے مرزا غلام احمد کے کسی ساتھی یا جانشین کو امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، خلیفۃ المؤمنین، صحابی یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے۔ درآن حالیکہ وہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابی یا خلیفہ میں سے نہ ہو۔ یا کسی ایسی خاتون کو ام المؤمنین کہے جو رسول پاک ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا میں سے نہ ہو۔ یا کسی شخص کو اہل بیت کہے۔ حالانکہ وہ نبی آخر الزمان ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم سے نہ ہو۔ یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہے۔ تو وہ سزا کا مستحق ہوگا جو تین سال تک ہو سکتی ہے۔ اور اسے جرمانہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہلائے خواہ وہ قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر زبانی یا تحریری طور پر نماز سے پہلے اس قسم کی اذان دے جیسی کہ مسلمان دیتے ہیں تو وہ بھی سزا کا مستحق ہوگا۔ جو تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں ہو سکتے ہیں۔ دفعہ 297 سی کے تحت کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو قادیانی یا لاہوری یا احمدی کہتا ہو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے۔ یا اپنے عقیدے کو مسلمان کہے یا ایسے عقیدے کی تبلیغ کرے یا دوسروں کو اس کی زبانی یا تحریری دعوت دے یا کسی بھی صورت میں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے وہ بھی سزا کا مستحق ہوگا جو تین سال ہو گی۔ یہ جرائم قابل دست اندازی پولیس ہیں اور ناقابل ضمانت ہیں۔ اس آرڈیننس کے تحت ویسٹ پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس کی دفعہ 24 سی میں بھی ترمیم کر دی گئی ہے جس کے تحت حکومت ہر ایسے مواد پر پابندی لگا سکتی ہے اس کا مواخذہ کر سکتی ہے۔ یا اسے ضبط کر سکتی ہے جو دفعہ 298 بی اور 298 سی کی زد میں آتا ہے۔

☆☆☆☆

مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے نئی تفتیشی ٹیم:

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے مجلس عمل کے رہنماؤں کے اس مطالبہ کو

فوری طور پر تسلیم کر لیا جس کے تحت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے مؤثر اور نئی تحقیقاتی ٹیم بنانے کی ہدایات بھی جاری کیں جس پر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے فوری طور پر نئی تفتیشی ٹیم بنا دی۔ اس تفتیشی ٹیم کے سربراہ ڈی آئی جی فیصل آباد میجر مشتاق احمد ہوں گے۔

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی کا صدارتی حکم:

صدر مملکت نے مجلس عمل کے رہنماؤں کی طرف سے مجلس عمل کے سرکاری رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی کا مطالبہ فوری طور پر تسلیم کر لیا۔ انہوں نے پنجاب حکومت کو ہدایات جاری کی کہ فوری طور پر مولانا محمد ضیاء القاسمی کو رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق حضرت مولانا کو بہاول پور جیل سے ۲۷ اپریل جمعہ المبارک کو رہا کر دیا گیا۔

☆☆☆☆

راولپنڈی کانفرنس یوم تشکر میں تبدیل:

26 اپریل کو راولپنڈی میں کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس طے تھی۔ صدر مملکت نے ایک دن قبل مجلس عمل کے تمام مطالبات کو تسلیم کر لیا۔ کانفرنس میں جو حکومت کے خلاف غم و غصہ کا بھرپور اظہار ہونا تھا۔ اب صدر مملکت کی طرف سے تمام مطالبات کو تسلیم کر لینے کے بعد اظہار تشکر میں تبدیل ہو گئی۔

☆☆☆☆

بہاول پور جیل سے رہائی کے بعد فیصل آباد آمد:

27 اپریل بروز جمعہ المبارک رات نوبے کے قریب مولانا ضیاء القاسمی بہاول پور جیل سے واپس فیصل آباد تشریف لائے تو رہائش گاہ پر پہلے ہی سے کارکن

موجود تھے۔ اس موقع پر کارکنوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میری رہائی کے احکامات گزشتہ روز ہی جیل میں پہنچ چکے تھے۔ مگر ضروری کارروائی اور بہاول پور کے ساتھیوں کا اصرار کہ جمعہ کا خطبہ ہمارے ہاں ہونا چاہیے تو انکار نہ ہو سکا۔ اور اب نماز جمعہ پڑھانے کے بعد فیصل آباد پہنچا ہوں۔ آپ نے تمام ساتھیوں سے فرداً فرداً خیریت دریافت کی اور مبارکباد دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری محنت کو قبول فرمایا ہے۔ اب اس ملک میں قادیانی اسلامی اصلاحات کے استعمال سے امت مسلمہ کو دھوکا نہیں دے سکیں گے۔ اس سے قبل گول مسجد میں شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل امین نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور مسجد میں ہزاروں سامعین کو یہ خوشخبری سنائی کہ حکومت نے آپ کے محبوب خطیب کو بہاول پور جیل سے رہا کر دیا ہے اور آپ رات تک فیصل آباد واپس تشریف لے آئیں گے۔

28۔ اپریل ہفتہ کے روز ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے اپنی گرفتاری کا احوال سنایا کہ گوجرانوالا میں میری گرفتاری پر جو احتجاجی جلسہ منعقد ہوا اس کے بعد حکومت پنجاب نے فیصلہ کر لیا کہ مجھے پنجاب کے دور دراز علاقے میں منتقل کر دیا جائے اس کے لیے بہاول پور جیل کا انتخاب کیا گیا۔ مگر جیل جانا میرے لیے کوئی نئی بات نہیں۔ اگر انسان کچھ حاصل کرنا چاہے تو جیل بھی بہترین تربیت گاہ ہے۔ جس میں انسان کی چھپی ہوئی صلاحیتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔ ہمارے اکابر کی تاریخ جیل کی زندگی سے بھری پڑی ہے۔ اور مجھے فخر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے مشن میں مجھے جیل جانا پڑا۔ میں نے آپ کو گرفتاری کے دوران احتجاجی مراسلات اور پریس کے بارے میں تفصیل سے گزارشات پیش کیں جس پر حضرت مولانا نے مجھے محبت سے دعا دی۔



مدنی محلہ کی جانب سے دعوت عصرانہ:

آپ کی شبانہ روز کاوشوں کے حوالے سے دیکھا جائے تو جس گروہ اور جس علاقہ نے آپ کا سب سے زیادہ مشکل ترین حالات میں ساتھ دیا ہے بلکہ اپنا سب کچھ آپ کے عظیم مشن پر قربان کر دیا ہے تو ان میں انصاریوں کے اہم محلہ مدنی محلہ کا نام ہمیشہ عقیدت و احترام کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔ جب بھی آپ کے حوالے سے کوئی بھی بات انہیں معلوم ہوتی تو اس علاقہ کے لوگ آپ کے لیے اپنی جان نچھاور کرنے کے لیے سب سے آگے ہوتے، تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران آپ کے تاریخ اور روشن ساز کردار کو آپ کے ساتھی دن رات دیکھ رہے تھے، ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا کہ ہمارے خطیب، ہمارے مخدوم، ہمارے رہنما اور ہمارے قائد کا اس قدر بلند مقام اور کردار ہے کہ نہ صرف ملک بھر میں بلکہ پوری دنیائے اسلام میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے ان کے کردار اور روشن کام کی بازگشت ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ صدارتی آرڈیننس کا نفاذ ہوا۔ اور آپ بہاولپور جیل سے رہا ہو کر واپس فیصل آباد تشریف لائے تو آپ کے جاں نثار ساتھیوں نے آپ کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ کا اعلان کر دیا۔ آپ نے فیصل آباد کے علماء کرام کے ساتھ اس دعوت عصرانہ میں شرکت فرمائی اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے جس جرأت اور جواں مردی سے قادیانیوں کے بارے میں آرڈی نانس جاری کیا ہے۔ اسی انداز سے انہیں اس پر عمل درآمد بھی کرانا ہوگا۔ حکومت تو نیک نیتی کے ساتھ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کاوشیں بروئے کار لاتی ہے، مگر نوکر شاہی اور انگریز کے تربیت یافتہ افسر جنہیں ہم بیوروکریسی کے نام سے منسوب کرتے ہیں وہ حکومتی اعلانات اور اقدامات کو ناکام بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روزنامہ نوائے وقت نے اتوار 29۔ اپریل کو قادیانیوں کی سرگرمیوں کے متعلق خصوصی

رپورٹ شائع کر کے انہیں بے نقاب کیا ہے۔ اس پر ادارہ نوائے وقت کو مرکزی مجلس عمل کی طرف مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگر نوائے وقت ختم نبوت کے مسئلہ پر ہمارا ساتھ نہ دیتا تو علماء کو شاید اتنی جلدی کامیابی حاصل نہ ہوتی۔ آپ نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب پھر مولانا اسلم قریشی کیس کی انکوائری ڈی آئی جی فیصل آباد میجر مشتاق احمد کے سپرد کی گئی ہے۔ لیکن ہم میجر مشتاق سے یہ کہتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے اس کیس کو لمبا کیا تھا۔ اب وہ اس کیس کا حل بھی تلاش کریں۔ صاحبزادہ طارق محمود نے اپنے خطاب میں کہا کہ نوائے وقت کو اس کی جرأت مندانہ اور بے لوث خدمات پر سلام پیش کرتا ہوں اور حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ربوہ میں فوجی آپریشن کر کے قادیانیوں سے روسی ساخت کا جدید اسلحہ برآمد کیا جائے۔ ہماری اطلاع ہے کہ اس وقت ربوہ میں قادیانی جدید اسلحہ لے کر گھوم رہے ہیں اور وہاں کی انتظامیہ کی انہیں مکمل سرپرستی حاصل ہے، تقریب سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن انوری، مولوی فقیر محمد سمیت علماء کرام، سیاسی سماجی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تقریب میں..... ختم نبوت زندہ باد..... مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد..... کے نعرے بار بار بلند ہوتے رہے۔



مرزا طاہر احمد کا لندن فرار:

2 مئی کے اخبارات میں مرزا طاہر احمد کے لندن فرار کی خبریں شائع ہوئیں تو ملک بھر میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس پر شدید احتجاج کیا جبکہ سرکاری ذرائع نے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی بیرون ملک روانگی کی خبر سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے اور اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ مرزا طاہر احمد بیرون ملک چلے گئے ہیں۔ ایف آئی اے (وفاقی ادارہ تحقیقات) امیگریشن کے حکام نے بیرون ملک

جانے والے افراد کی فہرستیں دیکھ کر بتایا ہے کہ مرزا طاہر احمد نام کا کوئی شخص باضابطہ طور پر ملک سے باہر نہیں گیا۔ جب کہ ایف آئی اے کے ایک ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ اگر مرزا طاہر احمد کسی اور نام سے گئے ہیں تو وہ اس سے لاعلم ہیں۔ امیگریشن کے ایس پی ملیور اور ایس ایچ او ایئر پورٹ نے بھی مرزا طاہر احمد کی روانگی سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ پی آئی اے کے ذرائع نے کہا ہے کہ پی آئی اے کی ایک پرواز پی کے 781 کراچی سے لندن روانہ ہوئی ہے جس کے مسافروں میں مرزا طاہر احمد شامل نہیں تھے۔ کل خلیج کے لیے بھی بعض پروازیں گئیں ہیں جن میں اس نام کا کوئی مسافر نہیں گیا۔ ہوم سیکرٹری حکومت سندھ نے رابطہ قائم کرنے پر کہا کہ وہ مرزا طاہر احمد کی روانگی یا عدم روانگی سے لاعلم ہیں۔ محکمہ داخلہ کے ذرائع نے کہا کہ گزشتہ اپریل کے آخر میں مرزا طاہر احمد کا روانگی کا ارادہ تھا۔ تاہم اب انہیں اس بارے میں کوئی خبر نہیں ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز فیصل آباد سے نوائے وقت کے نمائندہ خصوصی یہ اطلاع دے چکے ہیں کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد 29 اپریل کی رات کی تاریکی میں ربوہ سے یہ کہہ کر روانہ ہوئے تھے کہ وہ جہلم جائیں گے۔ جہاں سے وہ راولپنڈی جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لندن جا رہے تھے۔ لاہور سے ہمارے سٹاف رپورٹر نے اطلاع دی تھی کہ مرزا طاہر احمد گزشتہ روز راولپنڈی سے ہوائی جہاز کے ذریعے لندن چلے گئے ہیں۔ ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ اور ایک بیٹی بھی گئی ہیں۔ انہوں نے ٹکٹ اور زر مبادلہ راولپنڈی سے حاصل کیا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور، 4 مئی 1984ء)

☆☆☆☆

پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا:

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی لندن روانگی پر مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت کے رہنما اور معروف عالم دین مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اظہارِ خیال

کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے مرزا طاہر احمد کی بیرون ملک روانگی پر افسوس ہوا ہے۔ کاش مرزا طاہر احمد مولانا اسلم قریشی کیس میں شامل تفتیش ہوتے اور پھر ان پر عام ملزموں کی طرح مقدمہ چلایا جاتا۔ لیکن انہوں نے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے حالات کو بھانپتے ہوئے راہ فرار اختیار کی ہے۔ لہذا میں حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ مرزا طاہر احمد کو انٹرنیٹ کے ذریعے واپس لایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نبی کبھی بھاگتے نہیں اور بھاگتے ہمیشہ جھوٹے ہیں۔ ہم تو پہلے ہی کہتے ہیں کہ مرزائی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں اور مرزا طاہر احمد نے لندن فرار ہو کر ثابت کر دیا کہ ”پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا“۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 4 مئی 1984ء)



چینیٹ میں استقبالیہ:

انجمن شبان اہل سنت چینیٹ کے زیر اہتمام منوہال میں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے صدر علامہ خالد محمود، مولانا منظور احمد چینیٹی، مولانا عبدالرشید، محمد شریف رحمانی، مولانا عبدالرؤف چشتی، محمد حنیف مغل، طارق محمود، ضمیر بابر اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ اس موقع پر شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جس میں آپ کی شاندار اور تابناک دینی خدمات پر بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی نواز ٹولا حکومت اور عوام میں تصادم کرانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ انہوں نے مرزا طاہر احمد کے لندن فرار ہونے کے واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک مجلس عمل کے تمام مطالبات تسلیم نہیں کیے جاتے۔ اس وقت تک پُر امن جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حالیہ آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ قادیانی عبادت

گا ہوں سے مینار محراب اور ممبر ہٹا کر ان کی شکل تبدیل کی جائے۔ ربوہ کی گلیوں، سڑکوں اور قبروں پر لگے ہوئے کتبوں سے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلام کے الفاظ مٹائے جائیں۔ انہوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت میں علماء کرام کے کردار پر بھی مفصل روشنی ڈالی اور کہا علماء کرام انبیاء کرام ﷺ کے علمی وارث ہوتے ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ علم کی اشاعت کا فریضہ جرات کے ساتھ دنیا بھر میں سرانجام دیں۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ مجلس عمل کے مطالبات پورے ہو چکے ہیں۔ اب حکومت کو چاہیے کہ وہ دوسرے مطالبات کو بھی فوری طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کرے۔ انہوں نے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کی۔ بعد ازاں آپ کے اعزاز میں اہالیان چنیوٹ کی جانب سے عشاءِ بھیہ دیا گیا۔



صحافت کو خراج تحسین:

یکم مئی دفتر سے سرکاری تعطیل تھی۔ آپ کی طرف سے صبح ہی پیغام ملا کہ کوئی پروگرام تشکیل نہ دینا۔ شہر میں ضروری کام نبٹانے ہیں۔ میں تیار ہو کر گھر میں بیٹھ گیا۔ گرمی کئی دنوں سے زیادہ پڑ رہی تھی اور گھر میں تیار ہو کر بیٹھ جانا اور پھر انتظار کی گھڑیاں، بے شک انتظار پانچ دس منٹ کا ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر محبوب نے آنا ہو اور محبوب بھی وہ جس سے محبت بھی لازوال ہو۔ تو یہ پانچ دس منٹ بھی قیامت سے کم نہیں ہوتے۔ آپ صبح گیارہ بجے کے قریب تشریف لائے۔ کاشن کے سفید کپڑے، سر پر مشہور زمانہ ٹوپی، گلے میں سفید رومال، چہرے پر دلفریب عینک، سیاہ اور گھنی داڑھی اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ اور..... بہت ہی پیارے لگ رہے تھے۔ راستے میں مجھے فرمایا کہ آج ہم نے اپنے ان صحافی حضرات کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے بغیر کسی دنیاوی لالچ کے اس تحریک میں ہمارا ساتھ دیا۔ عرض کی کہ اس تحسین کے سب

سے زیادہ مستحق نوائے وقت کے جناب احمد کمال نظامی ہیں۔ سب سے پہلے انہی سے بسم اللہ کی جائے۔ فرمانے لگے مجھے تجھ سے یہی امید تھی۔ کیونکہ تیرا وہی اس شہر میں یار ہے۔ راستے میں مٹھائی کے ڈبے اور ایک سو روپے والا نوٹوں کا ہار لیا۔ ہم جب نوائے وقت کے آفس ریلوے روڈ پر پہنچے تو جناب نظامی صاحب اپنے دفتر میں موجود تھے۔ انہیں علم ہوا کہ حضرت مولانا تشریف لائے ہیں تو دفتر سے نکل کر انہوں نے خوش آمدید کہا آپ نے ہاران کے گلے میں ڈالا اور دیر تک نظامی صاحب کی بہادری اور تعاون پر ان کا شکریہ ادا فرماتے رہے۔ دوسرے دن نوائے وقت نے ہماری آمد کا ان الفاظ سے ذکر فرمایا:

”آج مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی نے سب آفس روزنامہ نوائے وقت فیصل آباد میں آکر مرکزی مجلس عمل کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف تحریک مسیحا نوائے وقت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ نوائے وقت نے جس جرات اور بے باکی سے حالیہ تحریک میں جو کردار ادا کیا ہے۔ اس پر مرکزی مجلس عمل اسے زبردست خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ اور یہ سچھتی ہے کہ نوائے وقت آج بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق قوم اور ملک کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔“ (رپورٹ: ارشد قاسمی)



چناب نگر (ربوہ) میں فاتحانہ داخلہ:

3 مئی 1984ء بروز جمعرات ربوہ میں مرکزی مجلس عمل کی شاندار کامیابی اور صدر مملکت کے حالیہ قادیانیوں سے متعلق ترمیمی آرڈیننس کی خوشی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب ربوہ کے احباب کے تقاضا

و اخلاص پر منعقد ہوئی۔ ڈیڑھ بجے فیصل آباد، چنیوٹ، شیخوپورہ، شاہ کوٹ، سرگودھا سے آمدہ مسلمانوں کے اعزاز میں ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بیرونی مسلمانوں کے علاوہ ربوہ کے قرب و جوار کے معززین نے بھی شرکت کی۔ ڈھائی بجے کاروں، ویگنوں، جیپوں، موٹر سائیکلوں، ٹریلیوں پر مشتمل یہ قافلہ مسلم کالونی سے روانہ ہوا۔ کالج روڈ سے گزرتا ہوا مسجد محمدیہ پہنچا۔

سب سے آگے موٹر سائیکل تھے۔ ان کے پیچھے قائد تحریک تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ اور ان کے پیچھے تحریک تحفظ ختم نبوت کے روح رواں خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی کار تھی۔ یہ سادہ مگر پروقار قافلہ جب ریلوے روڈ پہنچا تو مولانا سید ممتاز الحسن شاہ، قاری شبیر احمد عثمانی، مولانا احمد یار چاریاری کی قیادت میں حاضرین نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ تمام کاروں پر پھول نچھاور کیے گئے۔ فضاء تاج و تخت ختم نبوت کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔

حضرت امیر مرکزیہ.....، خطیب پاکستان..... زندہ باد کی صداؤں سے ربوہ کے درو دیوار گونج اٹھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بحناری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جالندھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ..... زندہ باد کے نعرے ربوہ کی فضاء میں گونج رہے تھے۔

آج حضرت مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا محمد ضیاء القاسمی ایک بہت بڑی کامیابی کے بعد فاتحانہ انداز میں ربوہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ لوگوں کے چہروں پر خوشی کا منظر دیدنی تھا۔ مسجد محمدیہ میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تقریب کا

آغاز قاری شبیر احمد عثمانی کی تلاوت اور مولانا سید مست از شاہ گیلانی کی تقریر سے ہوا۔ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا طارق محمود کی ربوہ میں پہلی تقریر تھی۔ انہوں نے قادیانی سربراہ کے ربوہ سے فرار اور قائدین تحریک تحفظ ختم نبوت کے فاتحانہ داخلہ کو نعمت خداوندی قرار دیا۔

معزز مہمان خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے قادیانیوں کو دعوت اسلام کا پیغام سنایا اور فرمایا کہ اگر قادیانی، مسئلہ سمجھنا چاہیں ہمارے مبلغین ختم نبوت سے سمجھ سکتے ہیں۔ اگر قادیانی قادیانیت سے توبہ کر لیں تو ہمارے بھائی ہوں گے۔ حضرت قاسمی صاحب نے گونج دار آواز میں فرمایا کہ جب تک مجلس عمل کے باقی ماندہ مطالبات تسلیم نہیں ہوتے یا دنیا میں ایک بھی ختم نبوت کا منکر موجود ہے اس وقت تک اپنی تبلیغی و تحریکی کاوشوں کو جاری رکھیں گے۔ آپ نے اس کامیابی پر صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کو مبارک باد پیش کی۔

حضرت امیر مرکزیہ نے اس خوشی و کامیابی پر دعا فرمائی۔ آپ جب قادیانیوں کی ہدایت کے لیے دعا فرما رہے تھے اس وقت حاضرین پر عجیب رقت کا منظر طاری تھا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 11 مئی 1984ء)

☆☆☆☆

گول جامع مسجد میں یوم تشکر:

بہاول پور جیل سے رہائی کے بعد 4 مئی کو آپ نماز جمعہ پڑھانے گول مسجد میں تشریف لائے تو آپ کا فقید المثل استقبال کیا گیا۔ عام نماز جمعہ میں ہزاروں افراد کا اجتماع معمول تھا آج تو شہر بھر اور قریبی دیہات سے ختم نبوت کے دیوانے اور پروانے آپ کی گرفتاری کا احوال سننے کے لیے جمع تھے۔ نعروں کی گونج میں آپ نے

خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا۔

آج آغاز میں ہی وجد اور سوز سے قرآن کی آیت مبارکہ..... مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط..... تلاوت فرمائی تو سب سامعین کے دل بھر آئے۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ! پاکستان کے علماء کرام کی محنت اور کوشش اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ ہم اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی زندگی میں ہی تحفظ ختم نبوت کے میدان میں سرخرو فرمایا ہے۔ مبارکباد کے مستحق ہیں ہمارے وہ اکابر جنہوں نے برصغیر میں انگریز کے خودکاشتہ پودے کی اُس دور میں سرکوبی کی جب ان کے خلاف تقریر کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ قید و بند کی صعوبتیں میرے اکابر کا طرہ امتیاز رہی ہیں اور اپنے اکابر کا یہ کفش بردار ان شاء اللہ زندگی بھر اپنے اکابر کی روشن تاریخ کو جلا بخشتا رہے گا۔ آپ نے صدر جنرل ضیاء الحق کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ جنرل ضیاء الحق کا یہ اقدام ان کی بخشش کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کے مرزائیوں سے کہا کہ اب جبکہ تمہاری نبوت فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے پاس پہنچ چکی ہے تو وہ کیوں ایک بزدل کو اپنا روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہیں اس لیے میں پاکستان سمیت دنیا بھر کے مرزائیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

جامع مسجد کی فضا بار بار شیر اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد کے واٹرگاف نعروں سے گونجتی رہی۔ آپ نے بڑے وجد سے علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھا تو سامعین کی آنکھیں عشق رسالت سے بھر پور ہو گئیں۔

وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں شوکت و حشمت کا پیام

☆☆☆☆

انجمن مدنیہ حنفیہ کی طرف سے استقبالیہ:

انجمن مدنیہ حنفیہ، فیصل آباد کے حافظ محمد سلیم، محمد الیاس بغدادی، حافظ محمد اسحاق، حافظ خلیل الرحمان (کیمیکل والے) اور دیگر ساتھیوں نے باغ جناح میں مولانا ضیاء القاسمی کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا، تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان سرکاری اہلکاروں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے جنہوں نے مرزا طاہر احمد کو بیرون ملک فرار ہونے میں مدد دی۔ حکومت نے قادیانیوں کے بارے میں مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کر کے ملک بھر میں ایک اچھی بنیاد فراہم کر دی ہے۔ اب ان شاء اللہ ملک میں کسی قادیانی کو بھی اسلامی شعائر استعمال کرنے کی جرأت نہیں ہوگی، اگر کوئی قادیانی اسلامی شعائر کا استعمال کرے گا تو وہ قانون کی نظر میں مجرم ہوگا۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے اکابر کی تابناک اور تاریخ ساز جدوجہد شمر آور ہو چکی ہے ہمارے اکابر خصوصاً محدث کبیر علامہ نور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ العرب والجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بھناری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح آج خوش ہوں گی کہ ان کے شاگردوں اور نام لیوا ساتھیوں نے برصغیر سے انگریزوں کے خودکاشتہ پودے کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دلوادیا ہے۔

آپ نے علماء کرام سے اپیل کی کہ دین کی اشاعت کے لیے کسی ڈر اور خوف کو اپنے قریب نہ آنے دیں، ان شاء اللہ جس قدر آپ بے خوفی کے ساتھ اللہ کے دین کی اشاعت کریں اسی قدر شدت کے ساتھ آپ اپنے مقصد کو حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ تقریب سے صاحبزادہ طارق محمود، مولانا اللہ وسایا نے بھی خطاب کیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 7 مئی 1984ء)



انجمن شبان اہل سنت کی طرف سے باغ جناح میں دعوت استقبالیہ:

مجلس عمل کا اجلاس اور پریس بریفنگ شام چار بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔ اسی وقت پاکستان بھر کے اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کو پریس ریلیز کی کاپیاں ارسال کی گئیں۔ ادھر مجلس عمل کے قائدین گرمی کی شدت میں بھی تیاری میں مشغول تھے کہ شہر میں معروف مذہبی تنظیم انجمن شبان اہل سنت کی طرف سے ان قائدین کے اعزاز میں باغ جناح کے سبزہ زار پر ایک پر لطف عصرانہ ترتیب دیا جا رہا تھا۔ شام پانچ بجے کے قریب آپ کی رہائش گاہ سے موٹر سائیکلوں، موٹر کاروں کے جلوس میں مجلس عمل کے راہنماؤں کو لے کر کارکن شہر روانہ ہوئے تو غلام محمد آباد کے ختم نبوت کے جیالوں نے مجلس عمل کے راہنماؤں کی کاروں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ ختم نبوت زندہ باد، مجلس عمل زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا جلوس شہر کی طرف گامزن رہا۔ راستے میں بھی ختم نبوت کے جیالے جلوس کے ساتھ شامل ہوتے رہے جبکہ سڑک کے دونوں اطراف میں کھڑے عوام نے ان قائدین کے حق میں نعرے بلند کر کے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا۔

جلوس چوک نژد والا سے امین پور بازار کے راستے چوک گھنٹا گھر پہنچا۔ یہاں مرکزی انجمن تاجران پنجاب نے جلوس کے شرکاء پر پھول کی پتیاں نچھاور کیں اور شہر کا مرکز ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ مجلس عمل کے قائد پیر طریقت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف نے دعا خیر فرمائی اور مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی مختار احمد نعیمی نے چوک گھنٹا گھر میں انجمن تاجران کی طرف سے حلوہ تقسیم کرنے کا آغاز کیا۔ عوام نے اپنے محبوب خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو ان کی دلیرانہ اور جرأت مند خطابت پر دلی مبارکباد دی اور فضاء..... مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد..... کے نعروں سے گونجتی رہی۔ اس موقع پر..... اتحاد اُمت زندہ باد..... کے پُر زور

نعرے بھی بلند ہوتے رہے۔

گھنٹا گھر سے مجلسِ عمل کے رہنماؤں کا یہ جلوس منٹگمری بازار سے ہوتا ہوا میونسپل کارپوریشن کے دفتر کے سامنے معروف سماجی، کاروباری اور مذہبی رہنما حاجی محمد اکرم بیگ سرپرست اعلیٰ انجمنِ شبانِ اہل سنت کی رہائش گاہ پہنچا تو اس موقع پر وہاں انجمنِ شبانِ اہل سنت کے سینکڑوں کارکنوں نے مجلسِ عمل کے رہنماؤں اور شرکاءِ جلوس پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ گرمی کی مناسبت سے حاجی محمد اکرم بیگ کی طرف سے تمام شرکاءِ جلوس کے لیے ٹھنڈے مشروب کا اہتمام تھا۔ یہاں بھی امیر مرکز یہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے دعا کرائی اور جلوس کارخانہ بازار سے چینیوٹ بازار کے راستے باغِ جناح روانہ ہوا۔ جلوس شام چھ بجے کے قریب باغِ جناح پہنچا۔

باغِ جناح میں سینکڑوں کارکنوں نے جلوس کو نعروں کی گونج میں خوش آمدید کہا۔ جلوس کے شرکاءِ استقبالیہ کی جگہ پہنچے تو نمازِ عصر کا وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ نمازِ عصر تمام مسالک کے علماء کرام اور عوام نے امیر مرکز یہ مولانا خان محمد کی اقتدا میں باغِ جناح میں ادا کی۔ اس موقع پر نہ کوئی دیوبندی تھا، نہ کوئی بریلوی تھا اور نہ کوئی شیعہ تھا نہ کوئی سنی اور نہ کوئی مقلد تھا اور نہ کوئی غیر مقلد سب ایک ہی امام کی اقتداء میں کھڑے ہو کر اپنے اللہ کے حضور نمازِ عصر ادا کر رہے تھے۔

باغِ جناح کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور استقبالیہ بینروں سے سجایا گیا تھا۔ فوارے چل رہے تھے۔ موسم بڑا حسین اور دلفریب محسوس ہو رہا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ باغِ جناح کے درخت، پودے پھل پھول اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پرندے بھی آج اپنے آخری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے شیدائیوں کو اہل فیصل آباد کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں۔ ایک ہزار سے زائد کرسیوں پر علماء کرام، سیاسی، سماجی، کاروباری، صحافی اور زندگی کے ہر طبقہ کی شخصیات تشریف فرما تھیں۔ درمیان میں فرشی

سٹیج سجا ہوا تھا جس پر امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریف، امام خطابت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، صاحبزادہ مولانا سید افتخار الحسن شاہ، مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، علامہ ع غ کراروی، مولانا محمد شریف جالندھری، اور شبان اہل سنت کے سیکرٹری مولانا منیر احمد فاروقی تشریف فرما تھے۔ تلاوت قرآن مجید سے تقریب کا آغاز ہوا اور اختتام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی تفسیر پر ہوا۔ شبان اہل سنت کی طرف سے مولانا سید عبدالرحمن شاہ نے مجلس عمل کے رہنماؤں کے اعزاز میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم مجلس عمل کے رہنماؤں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور فخر سے کہتے ہیں کہ ابھی حق پرست علماء کرام زندہ ہیں۔ جن کی شبانہ روز محنت سے اللہ تعالیٰ نے صدر ضیاء الحق کے ہاتھوں مرزا بیوں کی سرکوبی کی۔ اگر کسی نے حق پرست علماء کرام کا گروہ دیکھنا ہو تو وہ مجلس عمل کے ان بزرگوں کو دیکھ لیں۔ جن کی جبین نیاز صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے دروازے کے آگے ہی جھکتی ہے اور جن کے پیر صرف اور صرف خدا کے گھر کا ہی طواف کرتے ہیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ مرزا طاہر احمد خود ملک سے باہر نہیں بھاگا بلکہ اسے بھگایا گیا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ کراچی ایئر پورٹ کے تمام ذمہ دار افسروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے کیونکہ مولانا اسلم قریشی کا وہی مجرم ہے اور جب تک مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش نہیں کیا جاتا اس وقت تک مولانا اسلم قریشی کا سراغ نہیں لگایا جاسکتا۔ اب مجلس عمل باقاعدہ ایک تنظیم بن چکی ہے۔ اب دیوبندی توحید کا نعرہ لگاتے ہوئے، بریلوی عشق رسالت کو سینے سے لگاتے ہوئے، حافظ عبدالقادر روپڑی اونچی آئین کی صدائیں بلند کرتے ہوئے مولانا خواجہ خان محمد کی قیادت میں مرزا بیت کے خاتمے کے لیے میدان عمل میں آ چکے ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز جو طاقت ان کے راستے میں آئے گی اسے کچل کے رکھ دیا جائے گا۔

اس ملک میں یا ختم نبوت کا ڈنکا بجے گا یا ختم نبوت کے جبالوں کا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں۔ مولانا کی تقریر کے دوران جیوے جیوے قاسمی کے فلک شکاف نعرے بلند ہوتے رہے۔ صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ نے اپنی تقریر میں صدر ضیاء الحق مرحوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ایک عظیم کام کیا ہے۔ جسے ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ مولانا مفتی مختار احمد نعیمی نے کہا کہ صدر ضیاء الحق نے 90 سالہ تاریخی مسئلہ حل کر دیا ہے۔ تاریخ میں آج تک ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ جو آج آپ علماء کرام کے اتحاد سے عمل میں آیا۔ مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی سے جو مسئلہ حل ہوا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلم قریشی قیامت تک کے لیے زندہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اتحاد امت کو قائم و دائم رکھے۔ ان شاء اللہ آج کے بعد ختم نبوت کے نام پر پوری قوم کو جمع کیا جائے گا۔ جمعیت اہل حدیث کے قائد حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت پر تمام امت ایک ہے۔ جو ختم نبوت سے اختلاف کرے گا وہ قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ اب مرزائیت مرگئی ہے۔ اور ان شاء اللہ مر جائے گی۔ میں مرزائیوں کے متعلق آرڈی ننس کے اجرا پر صدر ضیاء الحق کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمیں سپاسنامہ پیش کیے ہیں۔ ان شاء اللہ قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں سپاسنامہ پیش کریں گے۔ ممتاز شیعہ عالم دین علامہ ع غ کراروی نے کہا کہ قوم متحد ہو چکی ہے۔ اب اس ملک میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہرگز نہیں رہ سکتے۔ ہم ملک کی اندرونی حفاظت اور بیرونی حفاظت صرف اور صرف اپنے اتحاد ہی سے کر سکتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اتحاد کو قائم و دائم رکھے۔ تقریب سے مولانا عبدالرشید ارشد نے بھی خطاب کیا۔ تقریب میں جو بینر نمایاں تھے۔ ان میں

☆ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے

- ☆ مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے
- ☆ مرزائیوں کی نیم فوجی تنظیموں پر پابندی لگائی جائے
- ☆ مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو جلد منظر عام پر لایا جائے
- ☆ اتحاد امت زندہ باد
- ☆ ہم مجلس عمل کے قائدین کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

پیر طریقت مولانا خواجہ خان محمد نے اتحاد امت کے لیے خصوصی دعا کرائی۔
تقریب کے بعد باغ جناح ہی میں مولانا خواجہ خان محمد کی امامت میں نماز مغرب کی
نماز تمام مسالک کے علماء کرام نے ادا فرمائی۔

نماز کے بعد جلوس ریلوے کالونی کی طرف گامزن ہوا۔ جامع مسجد ریلوے
کالونی میں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ آج یقیناً مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
کی روح خوش ہوگی کہ ان کے ساتھیوں نے مولانا کے مشن کو تھوڑے ہی عرصہ میں پورا
کر دیا۔ دعا کے وقت اکابر کی اکثریت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے غم میں افسردہ تھی اور
زبان سے کچھ نہیں کہہ رہے تھے۔ البتہ دل سے آواز آ رہی تھی کہ اگر مولانا تاج
محمود رحمۃ اللہ علیہ آج زندہ ہوتے اور مرزائیت کو مرتے اپنی آنکھوں سے دیکھتے کہ میرا مشن
کس طرح میرے دوستوں نے پورا کیا ہے تو وہ یقیناً خوشی و شادمانی سے سب دہ ریز
ہوتے۔ دعا کے بعد جلوس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اکابر کو اہل فیصل آباد نے پر جوش
نعروں سے الوداع کیا۔ 8 مئی کا یہ دن اہل فیصل آباد کے لیے یادگار دن بن گیا۔

☆☆☆☆

منڈی ڈھابا سنگھ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

ضلع شیخوپورہ میں منڈی ڈھابا سنگھ ایک معروف قصبہ ہے اس کی جامع مسجد
میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ صدر پاکستان

جنرل محمد ضیاء الحق کا مرزائیوں کے بارے میں آرڈیننس تاریخی اقدام ہے جس کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اب اس آرڈیننس کی رو سے مرزائیوں کو ان کی عبادت گاہوں سے مسجد کا لفظ مٹانے اور اذان دینے سے روک دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر پاکستان کے فیصلے کی تقلید میں انڈونیشیا میں بھی حکومتی سطح پر قادیانیت کا محاسبہ شروع کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے فی الفور الگ کیا جائے۔ ان کے تبلیغی دفاتر سر بمبر کیے جائیں۔ تمام قادیانی لٹریچر ضبط کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیئے جانے کے بعد ان کے تمام تقاضے پورے کیے جائیں۔ جس طرح قادیانیوں کو ملک کے ہر حصے میں مکان بنانے یا کاروبار کرنے کی اجازت ہے اسی طرح ہر مسلمان کو بھی ربوہ میں ہر طرح کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے عوام الناس سے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ایک ایسا مسلمہ عقیدہ ہے جس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص بھی مسلمان نہیں بن سکتا۔ اس لیے یہ ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کہ ہم ختم نبوت کو چیلنج کرنے والوں کا ہر سطح پر علمی مقابلہ کریں۔



صدر مملکت کی طرف سے یوم تشکر منانے کی اپیل:

صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے قوم سے اپیل کی کہ وہ 11 مئی کے جمعہ المبارک کو یوم تشکر کے طور پر منائیں۔ صدر مملکت کے اس فیصلے پر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے دلی مسرت کا اظہار کیا اور ملک بھر میں 11 مئی کے جمعہ المبارک کو ملک بھر کی مساجد میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ پر یوم تشکر منایا گیا۔ اس سلسلے میں مختلف مساجد میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے جن میں علماء کرام نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے قادیانیوں کے بارے میں جاری کیے جانے والے

آرڈیمنس کو درست اور بروقت اقدام قرار دیتے ہوئے امت مسلمہ سے اسلام دشمن قوتوں کے خلاف متحد ہونے کی اپیل کی۔



راولپنڈی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور پریس کانفرنس سے خطاب:

راولپنڈی میں جامع مسجد تعلیم القرآن کا نام آتے ہی ذہنوں میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی بہادری، استقامت اور ملک بھر میں توحید و سنت کی اشاعت کے لیے کی گئی ان کی کاوشوں کو دل دادیے بغیر نہیں رہتا۔ اس مسجد اور مدرسہ کے ساتھ آپ کا روحانی اور وجدانی تعلق ہے، یہ وہی مسجد اور مدرسہ ہے جس میں آپ نے حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ الہ کی تربیت حاصل کی تھی۔ مسجد میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس میں خاص طور پر آپ کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں سے متعلق حکومت نے حال ہی جو آرڈیننس جاری کیا ہے اس پر عملدرآمد کرایا جائے۔ انہوں نے نوکر شاہی پر الزام لگایا کہ وہ اس آرڈیننس پر عملدرآمد کی راہ میں حائل ہے اور قادیانی، نوکر شاہی کی پشت پناہی کی وجہ سے اس آرڈیننس کو غیر موثر بنانے میں مصروف ہیں۔ مجلس عمل کی قائم کردہ محاسبہ کمیٹی کو متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں کہ قادیانیوں نے بدستور اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کا نام دے رکھا ہے اور انہوں نے اذنان کا سلسلہ بھی ختم نہیں کیا۔ حکومت کو چاہیے کہ اس آرڈیننس پر عملدرآمد کے لیے فوری طور پر ضروری ہدایات جاری کرے۔

انہوں نے لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس کی قرارداد منظور نہ کرنے پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ ہم وکلاء کے اس کریڈٹ کو نہیں چھینتے کہ وہ اپنے آپ کو جمہوریت کا چمپین سمجھتے ہیں۔ مگر ہم مسئلہ ختم

نبوت پر لاکھ جمہورتیں قربان کر سکتے ہیں۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان الحق، مولانا چیراغ الدین شاہ، قاضی اسرار، مولانا محمد اسحاق مدنی اور حافظ محمد اکرم زاہد نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں آپ نے ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔
(رپورٹ: ارشد قاسمی)



چار روزہ کراچی کا دورہ:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جوائنٹ سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے 25 مئی سے 29 مئی تک کراچی کا چار روزہ دورہ کیا۔ جس کی مختصر تفصیل یہ ہے:
25 مئی کو شام سات بجے ایئر پورٹ پر تمام دینی جماعتوں اور مدارس کے علماء کرام و رہنماؤں نے آپ کا استقبال کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد محمود آباد میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نفرنس سے خطاب کیا

26 مئی حضرت مولانا محمد زکریا نے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے تحریک تحفظ ختم نبوت کی تفصیلات، قادیانیوں کی جارحیت اور اہل اسلام کی ذمہ داریوں کے عنوان پر کارکنوں اور علماء کرام سے خطاب کیا۔ رات کو جامعہ قاسمیہ ہاشمیہ نارٹھ کراچی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اس جلسہ میں تنظیم اہل سنت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

27 مئی کو حضرت مولانا مفتی محی الدین نے جیس ہوٹل میں آپ کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ انہوں نے آپ کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں مثالی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت قاسمی صاحب اپنی تقریر میں تحریک کی کامیابی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مولانا محمد زکریا، مولانا لطیف اللہ، مولانا عبدالرشید انصاری

نے بھی خطاب کیا۔

28 مئی کو گلشن اقبال مسجد کے خطیب نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے اعزاز میں عصرانہ کا اہتمام کیا۔ اسی رات عشاء کی نماز کے بعد آپ نے اکبری میدان میں ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کیا۔

29 مئی کو لائڈھی میں جلسہ عام سے خطاب کیا اور واپس فیصل آباد تشریف لائے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 15 جون 1984ء)



مجلس عمل کی اپیل پر یوم احتجاج منایا گیا:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر جمعہ 13 جولائی کو مولانا اسلم قریشی کی عدم بازیابی، قادیانیوں کی کھلم کھلا غنڈا گردی اور قاتلانہ حملوں کے خلاف زبردست یوم احتجاج منایا گیا علماء کرام نے اپنے خطبات جمعہ میں مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسلم قریشی، قاری محمد اشرف ہاشمی کے اغواء اور مولانا عبید اللہ کوکراچی سے اور مولانا اللہ یار ارشد کے اغواء اور قاتلانہ حملے اور علماء کرام کو دھمکی آمیز خطوط بھیجنے کی شدید مذمت کی اور انتظامیہ کی خاموشی پر زبردست احتجاج کیا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جوائنٹ سیکرٹری اور تنظیم اہل سنت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے فیصل آباد کے مرکز جامع مسجد گول میں جمعہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں حالیہ صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ مولانا اسلم قریشی اور مولانا اشرف ہاشمی کی بازیابی کے سلسلہ میں انتظامیہ کی مسلسل ناکامی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ صدر مملکت نے ڈی آئی جی فیصل آباد میجر مشتاق احمد کی سربراہی میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے ایک تفتیشی ٹیم بنائی تھی۔ مقام حیرت

ہے کئی ماہ گزرنے کے باوجود خود تفتیشی ٹیم نے جہاں سے ابتداء کی تھی معاملہ وہیں کا وہیں ہے لہذا تفتیشی ٹیم کو نہ صرف معطل کیا جائے بلکہ ان کی باز پرس کی جائے۔

اسی طرح فیصل آباد شہر کی دیگر مساجد جن میں جامع مسجد محمود کے خطیب مولانا اللہ وسایا، جامع مسجد جناح کالونی کے خطیب مولانا اشرف ہمدانی، جامع مسجد کچہری بازار کے خطیب مولانا ضیاء الحق، جامع مسجد انوری کے خطیب مولانا عزیز الرحمن انوری، شیخ الحدیث مولانا فضل امین نے بھی اپنی اپنی مساجد میں خطبات جمعہ میں صدائے احتجاج بلند کی۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 20 جولائی 1984ء)

☆☆☆☆

چینیوٹ میں تمام مکاتبِ فکر کے علماء کا مشترکہ اجلاس:

دفتر مجلس احرار چینیوٹ میں مقامی علماء کرام کا ایک اجلاس خطیب شہر مولانا محمد حسین چینیوٹی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، سید عطاء الحسن بخاری اور ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے شرکت کی۔ اجلاس میں مولانا اللہ یار ارشد پر قادیانیوں کے مبینہ حملہ پر شدید احتجاج کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ عید کے بعد مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ تاکہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے محاسبہ کے لیے لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔

☆☆☆☆

مرزائیت کی طرف سے قتل کی دھمکی:

14 جولائی 1984ء آپ کی ڈاک میں مرزائیت کی طرف سے ان کے ایک لیٹر پیڈ پر خط موصول ہوا جس میں بڑی غلیظ اور گندی زبان استعمال کی گئی تھی۔ اس خط میں کہا گیا کہ اگر تو نے ہماری مخالفت نہ چھوڑی تو ہم تجھے قتل کر دیں گے اور عنقریب

تیرا آخری وقت آنے والا ہے۔ آپ نے یہ خط مجھے دکھایا اور فرمایا کہ زندگی گزر گئی ایسے خطوط کو پڑھتے ہوئے کوئی ہفتہ ایسا نہیں گزرتا جس ہفتے کی ڈاک میں کوئی اس قسم کا غلط خط نہ ہوتا ہو۔ مگر میرا اللہ ان مارنے والوں سے زیادہ بچانے والا ہے۔ مگر میں نے گزارش کی کہ اس دھمکی آمیز خط کو صدر مملکت کو بھیج دیا جائے، آپ نے میری اس گزارش پر صدر جنرل ضیاء الحق کو ایک خط لکھا جس میں لکھا کہ

محترم المقام جناب محمد ضیاء الحق صاحب، صدر پاکستان، اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

قادیانیوں نے اپنے پیڈ پر مجھے ایک دھمکی آمیز خط لکھا ہے۔ جس کی فوٹو سٹیٹ ارسال کر رہا ہوں۔ برائے کرم اس پر ضروری کارروائی فرما کر ممنون فرمایا جائے۔ والسلام

محمد ضیاء القاسمی، ایڈیشنل جنرل سیکرٹری

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان، فیصل آباد، 14 جولائی 1984ء

☆☆☆☆

قادیانیوں کا عالمی سطح پر مقابلہ کیا جائے گا:

آپ نے ایک اخباری بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ متادیانیوں کی سرگرمیاں اب اس قابل نہیں کہ انہیں نظر انداز کیا جائے۔ اس لیے مجلس عمل حبلہ ایک وفد بیرون ممالک میں بھیجے گی جو قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کے بارے میں دنیا اور عالمی پریس کو آگاہ کرے گا۔ اس سلسلے میں مرکزی مجلس عمل آئندہ اجلاس میں حتمی فیصلہ کرے گی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ عالمی ادارہ انصاف میں صدارتی آرڈیننس کو چیلنج کرنا قادیانیوں کی ایک سازش ہے وہ عالمی دنیا میں صدر پاکستان اور پاکستان کے علماء کرام کو رسوا کرنا چاہتے ہیں مگر قادیانی یہ جان لیں کہ رسوائی ان کا مقدر

بن چکی ہے اور دنیا بھر میں ان کے فتنے کی مکمل سرکوبی مجلس عمل کا اہم مشن ہے۔
 قادیانی نہ اسلام کے وفادار ہیں اور نہ ہی پاکستان کے۔ مجلس عمل ان قادیانیوں کی دنیا
 بھر میں ہونے والی سرگرمیوں پر مکمل نظر رکھے ہوئے ہے۔

☆☆☆☆

ختم نبوت کے حوالے سے علماء کرام کے نام خطوط:

29- اگست 1984ء آپ نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس کی
 روشنی میں پاکستان بھر کے علماء کرام اور ممتاز حضرات کو ایک خط لکھا جس میں مرزائیوں
 کی بڑھتی ہوئی جارحیت کے سدباب کے لیے ایک تنظیم قائم کرنے کے بارے میں ان
 سے تجاویز لی گئیں تھیں۔ اس خط پر پاکستان بھر سے علماء کرام نے بہت اچھی توجہ ویز
 ارسال کیں جن کی روشنی میں اس تنظیم کے قیام کے لیے بہت مفید اور قابل عمل اور
 دور رس فیصلے کیے گئے۔ خط کا متن یہ تھا:

محترم المقام جناب..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قادیانیوں کی روزمرہ بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں پر 17 اگست 1984ء کو
 مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اجلاس لاہور میں غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا
 گیا ہے کہ ملک بھر میں ایک رضا کار تنظیم قائم کی جائے۔ اس تنظیم کا نام بھی مرکزی
 مجلس عمل کے اجلاس میں ”جاں نثاران ختم نبوت“ طے پایا۔ ”جاں نثاران ختم نبوت“
 کو منظم اور ٹھوس بنیادوں پر قائم کرنے کے لیے مرکزی مجلس عمل نے اس ناچیز پر تمام
 ذمہ داری ڈال دی۔ مرکزی مجلس عمل کے اس اعتماد اور حسن ظن پر پورا اترنے کے لیے
 ضروری ہو گیا ہے کہ یہ عاجز پوری توجہ اور تندہی سے اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ براہو
 سکے۔ لیکن اس کام کی تکمیل آپ کے تعاون اور مفید تجاویز کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس
 لیے میں آپ کو زحمت دے رہا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں اپنی قیمتی رائے سے مطلع

- فرمائیں۔ تاکہ میں ان کی روشنی میں کوئی پروگرام بنا سکوں۔
- ☆ کیا کام کا آغاز صوبہ وار کیا جائے۔
 - ☆ کام کا آغاز کس طرح کیا جائے۔
 - ☆ رضا کار کس طرح بنائے جائیں۔
 - ☆ کیا کھلے جلسوں میں اپیل کر کے رضا کاروں کے نام لیے جائیں یا مخصوص میٹنگوں میں اس کے لیے کام کیا جائے۔
 - ☆ مرکزی دفتر لاہور میں رکھا جائے یا فی الحال فیصل آباد میں ہی رکھا جائے۔
 - ☆ جانساران ختم نبوت کا لباس یا خصوصی نشان کیا رکھا جائے۔
 - ☆ اور کوئی اہم امور ہوں تو اس پر بھی تجاویز بھیجی جائیں۔
- اس سلسلہ میں جواب نہایت جلدی مرحمت فرمایا جائے۔ اور اسے دین کا ایک اہم کام سمجھ کر اس میں دلچسپی لی جائے۔ ناموس ختم نبوت کا تحفظ اس وقت اس قدر اہم ہے کہ آپ جیسے حضرات کے ہاں اس کی اہمیت مخفی نہیں ہے۔

والسلام

مولانا محمد ضیاء القاسمی

امیر جانساران ختم نبوت پاکستان مقیم فیصل آباد

☆☆☆☆

کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور:

رپورٹ: ذبیح فاروقی نمائندہ خصوصی ہفت روزہ لولاک

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام یوم آزادی کے موقع پر جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد نے کی۔ کانفرنس میں محتاط اندازہ کے مطابق

پچاس ہزار سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس سے جمعیت اہلحدیث پاکستان کے صدر مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، جمعیت علماء اسلام (درخواستی گروپ) کے مرکزی رہنما مولانا زاہد الراشدی صاحب، مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کے صدر مولانا عبدالشکور دین پوری، مجلس احرار اسلام پاکستان کے صدر حافظ محمد اکبر اعوان، مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے انچارج مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا شفیق الرحمن درخواستی، مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا یار محمد عابد، مولانا محمد یوسف (ڈسٹرکٹ خطیب)، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا بشیر احمد شاد، قاری ریاض احمد ساجد نے خطاب کیا۔

مجاہد ختم نبوت، خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدارتی آرڈیننس کے عملی نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ کلیدی عہدوں پر چھائے ہوئے قادیانی اور مصلحت پسند افسر ہیں۔ انہوں نے مسلمان افسروں کو کہا کہ غیرت و حمیت اسلامی کا ثبوت دیتے ہوئے صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے لیے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ مرزائی اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں اور وہ آئے دن مسلمانوں پر بزدلانہ حملے کر رہے ہیں جن کے نتائج ملک و ملت کے لیے نقصان دہ ہوں گے۔ صدارتی آرڈیننس کے اعلان کے بعد مرزائیوں کی جارحانہ سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں جب تک ان کو اہم آسامیوں سے علیحدہ نہیں کیا جاتا، صدارتی آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اگر مرزائی عالمی عدالت میں گئے تو ہم وہاں بھی ان کا کفر واضح کریں گے۔ مرزائیوں کی عبادت گاہوں کی شکلیں تبدیل کی جائیں یعنی محراب و منبر، مینار گرائے جائیں۔ مرزائیوں کی عبادت گاہوں پر اب بھی کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے جو فی الفور ہٹایا جائے۔ ان کی مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔

ان کے اوقاف کو غیر مسلم اوقاف میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے مولانا اسلم قریشی کیس کی تفتیشی ٹیم پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس وقت تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے جب تک مولانا اسلم قریشی کی بازیابی نہیں ہوتی۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ مرزا طاہر کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔
(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، یکم ستمبر 1984ء)

☆☆☆☆

مدرسہ سراج العلوم لودھراں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

ملک کے دینی مدارس اور مساجد میں متواتر ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے، آپ کو ان کانفرنسوں میں شرکت کے لیے ملک بھر سے دعوتیں موصول ہو رہی ہیں، آپ بھی اپنی صحت کی خرابی کے باوجود ان کانفرنسوں میں شرکت کے لیے ملک بھر کے دورے فرما رہے ہیں، جس جگہ سے بھی دعوت ملتی ہے ایک مشن، ایک جذبہ اور محبت رسول اکرم ﷺ کے لیے آپ ان کانفرنسوں میں شرکت کر کے عوام کو ختم نبوت کی اہمیت، مرزائیت کی سازشوں اور نبی رحمت ﷺ کی شفاعت کے سب سے حسین پہلو سے آگاہی اس انداز سے فرماتے کہ ہر کانفرنس میں مرکزی اور آخری مقرر آپ ہی کی ذات ہوتی تھی۔ اس سلسلے میں مدرسہ سراج العلوم لودھراں میں آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ تک سامعین کے دلوں میں عشق رسالت ﷺ کی شمع روشن کی۔ کانفرنس سے مولانا لقمان علی پوری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا یار محمد عابد نے بھی خطاب کیا۔ (رپورٹ: ارشد قاسمی)

☆☆☆☆

سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

سرگودھا میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے

آپ نے فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ایسا عقیدہ نہیں کہ اس کو ثابت کرنے کے لیے دلائل دینے پڑیں۔ جس طرح سورج، چاند، ستاروں کے بارے میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ بھی پوری کائنات میں واضح اور متفقہ ہے۔ جس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ علماء کرام پر قادیانیوں کے مظالم دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ حکومت کی خاموشی قادیانیوں کا حوصلہ بلند کر رہی ہے، مگر اب مجلس عمل خاموش نہیں رہ سکتی۔ ہم نے ختم نبوت کے پرچم کو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں بلند کرنا ہے۔ کانفرنس سے جمعیت اہل حدیث کے علامہ احسان الہی ظہیر، مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، مولانا حق نواز آف جھنگ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا زاہد الراشدی، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، علامہ ع غ کراروی اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

(ستمبر 1984ء، رپورٹ: ارشد قاسمی)



سرگودھا میں پریس کانفرنس:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کے سربراہ نے اپنے پیروکاروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کرائے کے قاتلوں سے رابطہ پیدا کریں تاکہ ملک میں سرگرم علماء کو ٹھکانے لگایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد کے ملک سے فرار ہونے میں نوکر شاہی کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ صدر مملکت کے وعدے کے باوجود ابھی تک مولانا اسلم قریشی کے اغوا کی تحقیقاتی ٹیم نے کسی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

(روزنامہ نوائے وقت 20 ستمبر 1984ء)



ساہیوال میں عوام کے دباؤ پر پابندی واپس لینے کی پٹی:

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساہیوال نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی پر گزشتہ دنوں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت پر جو پابندی عائد کر دی تھی۔ آج اس پابندی کو واپس لے لیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ کانفرنس 26 ستمبر کو ساہیوال میں منعقد ہو رہی ہے جس سے خطاب کرنے والوں میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی سب سے اہم اور مرکزی رہنما ہیں۔ ان پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو روز قبل پابندی عائد کر دی تھی کہ وہ کانفرنس سے خطاب نہیں کر سکیں گے، مگر علماء کرام اور ساہیوال کے ختم نبوت کے پروانوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ان احکامات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت مولانا کی ہر صورت میں ساہیوال میں تفسیر کرانے کا اعلان کر دیا۔ خدشہ تھا کہ شہر میں کوئی امن و امان کا مسئلہ نہ پیدا ہو جائے تو مجبوراً سہ چاہتے ہوئے بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپنا دوروز قبل کا نافذ کردہ فیصلہ واپس لینا پڑا۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24 ستمبر 1984ء)



حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا انٹرویو:

رپورٹ: عبدالعزیز عاقل (لودھراں)

مولانا محمد ضیاء القاسمی مدرسہ عربیہ سراج العلوم کے زیر اہتمام منعقدہ کانفرنس میں شرکت کے لیے لودھراں پہنچے تو وہاں مقامی اخبار نویسوں سے ملاقات کے بعد گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں حکومت نے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ میں بھرپور جرأت کا مظاہرہ کیا ہے وہاں ہم محسوس کرتے ہیں کہ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو سبوتاژ کرنے کے لیے ملک میں مختلف قادیانیت نواز افسران اور قادیانی جماعت کے لوگ کام کر رہے ہیں۔ جس طرح 1973ء کے آئین میں کی گئی ترمیم کو

تسلیم نہیں کیا اسی طرح وہ اس آرڈیننس کو تسلیم نہیں کر رہے۔ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد قادیانی زنجی سانپ کی طرح تڑپ رہے ہیں اور پوری امت مسلمہ سے انتقام لینے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں میں علماء کے اغواء، مسلمان مبلغین پر حملے، مسلمانوں کا قتل عام اور علماء کو دھمکی آمیز خطوط اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ قادیانی اس آرڈیننس کو غیر مؤثر اور ناقابلِ عمل بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ان حالات میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآء ہونا چاہیے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا کہنا تھا کہ قادیانی افسرانِ خواہ فوج میں ہیں یا سول محکموں میں، عدلیہ میں ہیں یا انتظامیہ میں وہ اپنے اختیارات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں کی بھرپور امداد کر رہے ہیں اور آرڈیننس کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ بیوروکریسی اس سلسلہ میں قادیانیوں سے بھرپور تعاون کر رہی ہے۔ صدرِ پاکستان نے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ میں جس جرات کا مظاہرہ کیا ہے وہ لائقِ تحسین ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت امتناعِ قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لیے نگرانِ کمیٹی تشکیل دے۔ مجلسِ عمل تحفظِ ختم نبوت پاکستان اس کارِ خیر میں بھرپور تعاون کرے گی۔

تحریکِ اتحادِ ملت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تحریک کے محرکین کے نظریات اور خیالات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں اور اس سے انتخابی مہم کے لیے فضاءِ ہموار کی جارہی ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی حکومتی کوششوں پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب تک علماء کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا اسلامی نظام کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ نوکر شاہی کے ذریعے اسلامی نظام نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی کے چار نکاتی فارمولے کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ ہم ایک ہی نکتے پر اتحاد قائم کر سکتے ہیں اور وہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جو جماعت میدان عمل میں اترے گی اسی سے اتحاد ہوگا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 28 ستمبر 1984ء)



ربوہ میں تیسری سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب:

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام 12 اور 13 اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ کو تیسری سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس (ربوہ) میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے فرمائی۔ اس نشست کا آغاز جمعہ کے بعد ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بھٹائی کے رفیق سفر جناب سائیں محمد حیات پسروری، حافظ محمد شریف منجن آبادی، سید امین گیلانی نے اپنے اپنے کلام سنائے۔ اس دوران خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی سٹیج پر تشریف لے آئے۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیانی ملک سے فرار ہو کر مختلف ممالک کے پسماندہ علاقوں میں اپنے اڈے قائم کر رہے ہیں۔ سادہ لوح انسانوں کو قادیانی فتنے سے بچانے کے لیے ختم نبوت کا بین الاقوامی مشن قائم کیا جائے گا۔ یہ مشن قادیانیوں کا محاسبہ کرنے کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی سر بلندی کے لیے جدوجہد کرے گا۔ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے قائم ہونے والی تفتیشی ٹیم بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ اس لیے مثبت نتائج حاصل کرنے کے لیے فوجی ارکان پر مشتمل تفتیشی ٹیم قائم کی جائے۔ اس مقصد کے لیے تمام مکاتب

فکر کے علماء کا وفد صدر مملکت سے ملاقات کی کوشش کرے گا۔ اگر اس کے بعد بھی مثبت نتائج برآمد نہ ہوئے تو پھر تحریک چلائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایٹمی تنصیبات کو نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری قادیانیوں پر عائد ہوگی کیونکہ قادیانیوں کا اسرائیل سے رابطہ اظہر من الشمس ہے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 9 نومبر 1984ء)



ربوہ میں مرکزی مجلس عمل کا اجلاس:

13۔ اکتوبر 1984ء کی صبح مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی مجلس مشاورت کا ایک اجلاس ربوہ میں مولانا خواجہ خان محمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک تین رکنی وفد جس میں مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد، جنرل سیکرٹری مولانا مفتی مختار احمد نعیمی اور ایڈیشنل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی شامل ہوں گے۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈا گردی کے سدباب، حالیہ آرڈیمنس کی بے یقینی کیفیت اور حکومت کی بے حسی پر بطور احتجاج پورے ملک کا دورہ کر کے تمام دینی جماعتوں اور 1974ء کی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سرکردہ راہنماؤں سے ملاقات کر کے اکتوبر کے آخری ہفتے ہونے والے اجلاس میں شرکت کی دعوت دے گا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ یہ تین رکنی کمیٹی مولانا شاہ احمد نورانی، نوابزادہ نصر اللہ خان، مولانا فضل الرحمن، علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا فضل حق اور دیگر راہنماؤں بالخصوص مشائخ عظام سے ملاقات کر کے انہیں بھی اجلاس میں شرکت کی دعوت دے گی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اگر آئندہ اجلاس ہونے تک حکومت نے قادیانیوں کے بارے میں کوئی واضح پالیسی اختیار نہ کی تو قادیانیوں کے خلاف ایک مرتبہ پھر ملک گیر تحریک کا پروگرام پیش کر دیا جائے گا۔ اجلاس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا محمد شریف جالندھری،

مولانا محمد اشرف ہمدانی اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

☆☆☆☆

نواب زادہ نصر اللہ خان اور مولانا فضل الرحمن سے ملاقات:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تین راہنماؤں مولانا خان محمد، مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا محمد لقمان علی پوری نے خان گڑھ میں ملک کے صف اول کے سیاسی راہنما نواب زادہ نصر اللہ خان سے ملاقات کی۔ اس موقع پر نواب زادہ نصر اللہ خان نے مجلس عمل کے رہنماؤں کو اپنے مکمل تعاون اور حمایت کا یقین دلایا۔ بعد ازاں مجلس عمل کے اسی وفد نے ڈیرہ اسماعیل خان میں مولانا فضل الرحمن سے بھی ملاقات کی اور اس ملاقات میں مولانا فضل الرحمن نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو اپنی اور جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ قادیانیوں کی مکمل سرکوبی کے لیے ان کی جماعت مجلس عمل کے شانہ بشانہ جدوجہد کرے گی۔

☆☆☆☆

راجا ظفر الحق اور مشائخ عظام سے ملاقاتیں:

مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی اور علامہ ع غ کراروی نے اسلام آباد میں وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات، مذہبی امور راجا محمد ظفر الحق سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں وفاقی وزیر نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے گی اور حکومتی سطح پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات پر مؤثر طور پر عمل درآمد کرنے کے لیے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے گی۔ وفد نے وفاقی وزیر کو ملک میں بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور ملک بھر میں صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد میں افسر شاہی کی طرف سے

رکاوٹوں اور مولانا اسلم قریشی کیس کی تفتیشی ٹیم کی ناکامی کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ راجہ ظفر الحق نے یقین دہانی کرائی کہ حکومتی سطح پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات پر مؤثر طور پر عمل درآمد کرانے کے لیے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے گی اور حکومت قادیانیوں کی تمام سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے گی۔ وفد کے ارکان نے راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم، گجرات، گوجرانوالا اور شیخوپورہ میں بھی ممتاز علماء کرام اور سیاسی لیڈروں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پروگراموں میں شمولیت کی باضابطہ دعوت بھی دی۔ جن علماء کرام سے ملاقاتیں ہوئیں ان میں پیر صاحب آف دیول شریف، پیر صاحب گولڑہ شریف اور ممتاز شیعہ رہنماؤں علامہ عارف حسینی آف پاراچنار اور آغا مرتضیٰ پویا شامل ہیں۔ ان رہنماؤں نے مجلس عمل کے وفد کو یقین دلایا کہ مجلس عمل کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے گا۔



ساہیوال میں دو مسلمانوں کی شہادت:

صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے قانوناً روک دیا گیا۔ اس حکم نامے کے بعد قادیانیوں نے اپنے معاہدے میں بدستور اذنان کا سلسلہ جاری رکھا۔ ساہیوال شہر میں قادیانیوں کے معبد میں بھی صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی تھی۔ اس بارے میں جب ساہیوال کے ختم نبوت کے پروانوں نے انتظامیہ سے کہا کہ شہر میں قادیانی، صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں تو انتظامیہ نے اس بارے میں مکمل روائتی سردمہری کا مظاہرہ کیا۔ افسر شاہی نے ہر صحیح اور بروقت کیے جانے والے کام کو معرض التواء میں ڈالنے اور مؤخر کرنے کی روش خاص پر عمل کرتے ہوئے اس اہم اور حساس دینی معاملے کو بھی ٹالنے کی کوشش کی اور کہا کہ تم ہمیں شہادتیں فراہم کر دو کہ واقعی مرزائی اپنے معاہدے میں

اذائیں دیتے ہیں تو ہم فوراً کارروائی کریں گے۔ چنانچہ 26 اکتوبر 1984ء ساہیوال شہر کے حافظ قاری بشیر احمد حبیب اور ایک نوجوان طالب علم اظہر رفیق اس غرض سے ان کے معبد کے قریب پہنچے جہاں مرزائی باقاعدہ مسلح ہو کر پہرہ دے رہے تھے۔ ان مجاہدوں کو دیکھتے ہی مرزائی غنڈوں نے نہایت ہی دیدہ دلیری سے دن دیہاڑے ان دونوں جوانوں کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سارے شہر ہی میں نہیں بلکہ پورے ملک میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا خواجہ خان محمد اور دیگر مقتدر رہنما فوری طور پر ساہیوال پہنچے۔ شہداء کے جنازوں میں ہزاروں امرا نے شرکت کی۔ ہر طرف سے انتقام انتقام کی آوازیں تھیں۔ لیکن مجلس عمل کے رہنماؤں نے نہایت حکمت، تدبیر اور حوصلہ مندی سے عوام کے مشتعل ہجوم کو قانون شکنی سے روکا اور قانونی راستہ اختیار کیا اور اس واقعہ میں ملوث افراد پر مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ جن میں سے سات مجرم فوری طور پر گرفتار کر لیے گئے اور چار مجرم جو اس ظالمانہ کارروائی کے سرغنہ تھے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ سات مجرموں پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلا۔ گو مرزائیوں نے اپنے آدمیوں کو بچانے کے لیے دولت کے دھانے کھول دیے اور ہر طرح کے تعلقات استعمال کیے تاہم مسلمانوں کے وکلانے بڑی محنت اور تندہی سے مقدمے کی پیروی کی۔

بے سروسامانی کے باوجود مخلص معاونین کا اخلاص اور مجاہد ختم نبوت ولی کامل مولانا فاضل حبیب اللہ کی خصوصی محنت و توجہ سے دو مجرموں کو سزائے موت اور دس دس ہزار روپیہ جرمانہ اور چار مجرموں کو عمر قید اور پانچ پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔ جبکہ ایک ملزم کو بری کر دیا گیا۔ سیشنل ملٹری کورٹ کی طرف سے فیصلے کے وقت سے قبل ولی کامل مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔

اس مقدمے میں ساہیوال شہر کے علماء کرام، سیاسی و تجارتی رہنما، وکلاء اور خاص کر عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم جن میں عبدالرزاق رشیدی، عبداللطیف خالد چیمہ، قاری بشیر، قاری منظور احمد، قاری عتیق، عبداللطیف، عبدالمتین چودھری، ملک فضل کریم، خواجہ ضیاء اللہ نائیک، احمد سعید خان بلوچ، محمد اسلم برق اور رانا فرزند علی کی ذاتی محنت اور مسلسل کوشش لائق تحسین ہے۔



ساہیوال میں احتجاجی جلسہ سے خطاب:

ساہیوال میں جلسہ کا اعلان ہو رہا تھا کہ اس احتجاجی جلسہ سے مولانا محمد ضیاء القاسمی خطاب کریں گے، مگر صبح سے پولیس آپ کی گرفتاری کی منتظر تھی۔ ساہیوال اور فیصل آباد کی پولیس کو ہدایات مل چکی تھیں، مگر آپ یہ طے کر چکے تھے کہ جو کچھ بھی ہو جائے ساہیوال میں ہر صورت میں احتجاجی جلسہ میں تقریر ضرور کرنی ہے۔ جامعہ رشیدیہ ویسے بھی آپ کی درسگاہ ہے جس کے درودیوار سے آپ کو قلبی اور روحانی لگاؤ ہے۔ فیصل آباد سے گاڑی میں نکلے تو آپ نے ایک دیہاتی عالم دین کا روپ دھار لیا اور اس حد تک روپ تبدیل تھا کہ کوئی مشکل ہی سے آپ کو پہچان سکتا تھا۔ ساہیوال کے راستے میں کئی جگہ پولیس نے گاڑی روکی مگر آپ الحمد للہ ان سے نکل گئے اور ساہیوال شہر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

جامعہ رشیدیہ کے چاروں اطراف پولیس کا سخت پہرا تھا۔ کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کہ کسی طرح ان سے بچ کر جامعہ رشیدیہ میں داخل ہو سکیں۔ آپ نے اپنے ساتھ شریک سفر طالب علم حافظ محمد حنیف سے کہا کہ جامعہ میں جائیں اور جامعہ کے مہتمم صاحب کو میری آمد کی اطلاع کر دیں میں غلہ منڈی میں انتظار کروں گا۔ اندر جامعہ میں احتجاجی جلسہ شروع ہو چکا تھا۔ حافظ حنیف نے جلسہ گاہ میں مولانا حبیب اللہ فاضل

رشیدی کو اطلاع دی کہ مولانا ضیاء القاسمی تشریف لا چکے ہیں اور اب کسی صورت میں انہیں جلسہ گاہ میں داخل کریں۔ ادھر پولیس نے کانفرنس کا چاروں اطراف سے گھیراؤ کر رکھا تھا اور پولیس وائرلیس پر مستعد کھڑی تھی کہ ہم نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کو ہر صورت میں گرفتار کرنا ہے۔

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب حیران ہوئے کہ واقعی مولانا تشریف لا چکے ہیں۔ حافظ حنیف نے عرض کیا کہ جی ہاں حضرت مولانا اس وقت غلہ منڈی میں موجود ہیں۔ حضرت مولانا حبیب اللہ نے کانفرنس میں بڑی جرأت کے ساتھ اعلان کیا کہ ہمارے معزز مہمان تشریف لا چکے ہیں۔ سب سامعین گیٹ کی طرف ہو جائیں اور خبردار اب ہمارے ہاں سے مولانا محمد ضیاء القاسمی گرفتار نہ ہونے پائیں۔ ان کا یہ اعلان کرنا تھا کہ مجمع میں سے اکثر سامعین مرکزی گیٹ کی طرف سے غلہ منڈی کی طرف پہنچ گئے اور ہزاروں افراد کے نعروں میں حضرت مولانا کانفرنس میں پہنچ گئے۔ اتنے زیادہ جم غفیر میں بھلا اب پولیس کیا کر سکتی تھی۔ مجبوراً پولیس کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

آپ نے حتم نبوت کی اہمیت، مرزائیوں کی جارحیت، ساہیوال کے دو مسلمانوں کی شہادت پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے حکومت کو وارننگ دی کہ اگر حکومت نے ہمارے نوجوانوں کے قاتلوں کو کیفرِ کردار تک نہ پہنچایا تو یہ تحریک ملک بھر میں شروع ہو جائے گی اور ہم کسی قادیانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں دے سکتے۔ جامعہ رشیدیہ کے دو دیوار اپنے ہونہار شاگرد کی اس ولولہ انگیز تقریر سے جھوم رہے تھے۔ فضا ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ تقریر کے آغاز میں ہی طے تھا کہ آپ نے تقریر کہاں ختم کرنی ہے اور کیسے کرنی ہے۔ اور آپ نے کانفرنس سے کس طرح باحفاظت نکلنا ہے۔ آپ ان طے شدہ الفاظ پر پہنچے تو بجلی بسند کردی گئی اور آپ نعروں کی گونج میں منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ آپ کی گاڑی میں دوسرے لوگوں

کو فیصل آباد روانہ کر دیا گیا اور آپ نے رات جامعہ رشیدیہ کے ساتھ ہی ایک دکان میں قیام فرمایا۔

دوسرے دن ساہیوال میں علماء کرام سے ملاقاتیں، تنظیمی معاملات، باہمی مشاورت کا سلسلہ دن بھر جاری رہا۔ نماز مغرب کے بعد ایک دوسری گاڑی میں فیصل آباد کے لیے روانہ ہوئے اور فیصل آباد خیریت سے پہنچ گئے۔ اسی رات گورنر پنجاب کے حکم سے آپ کو رہائش گاہ سے گرفتار کر کے فیصل آباد ڈسٹرکٹ جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو گرفتار کر لیا گیا:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو 29 اکتوبر کی رات ساڑھے بارہ بجے ان کے گھر سے گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل میں تین ماہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ دینی حلقوں نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے اور ان کی نظر بندی پر احتجاج کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنماؤں امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا اشرف ہمدانی، شیخ الحدیث مولانا فضل امین، صاحبزادہ مولانا امداد الحسن نعمانی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا قاری عبدالحئی عابد، حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا عبداللطیف انور نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ختم نبوت کی تحریک کو دبا نہیں سکتی۔ بلاوجہ علماء کی گرفتاریاں قابل مذمت اور قابل تشویش عمل ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 9 نومبر 1984ء)

☆☆☆☆

تین ماہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو گرفتار کر کے تین ماہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا۔ انہیں اس وقت گرفتار کیا گیا جب فیصل آباد کی مرکزی جامع مسجد میں ایک احتجاجی جلسہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اگر انتظامیہ نے انہیں امن عامہ کی متوقع مخدوش صورت حال کی بناء پر گرفتار کیا ہے تو ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا یہ اقدام غلط فہمی پر مبنی ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کئی بار ضلعی انتظامیہ کے ساتھ تعاون کے عملی مظاہرے بھی کیے ہیں اگر مولانا محمد ضیاء القاسمی کی نظر بندی کا حکم صوبائی حکومت نے دیا ہے تو ان تک صحیح عوامی جذبات پہنچنے چاہئیں۔ اس طرح نظر بندیوں، داخلہ بندیوں اور زبان بندیوں سے عوامی جذبات مشتعل ہونے کا احتمال ہے اور یہ کارروائیاں خود حکومت کے لیے مفید ثابت نہیں ہو سکتیں۔ مسئلہ ختم نبوت سے دلی وابستگی اور اس مقدس مشن کے مقاصد کے لیے جیل معمولی بات ہے۔ ہم حکام بالا سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ فضاء میں کشیدگی بڑھانے کی بجائے اسے خوشگوار بنانے کے لیے اقدامات کریں گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 16 نومبر 1984ء)

☆☆☆☆

جیل میں ملاقات نہ ہو سکی:

ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں حاضر ہوا، درخواست میرے ہاتھ میں تھی۔ جس پر آپ سے ملاقات کی گزارش تھی۔ انہوں نے سوال کیا کہ آپ کیوں ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ گزارش کی کہ وہ میرے روحانی والد ہیں۔ فرمانے لگے کہ ان کے تو اس طرح بہت سے روحانی فرزند ہیں۔ میں کس کس کو اجازت دوں گا۔ دوسری مرتبہ پھر درخواست دی مگر اس مرتبہ بھی ڈپٹی کمشنر نے ملاقات کی اجازت نہیں دی۔ اب میں یہ بتانے سے قاصر تھا کہ میں آپ کے شعبہ پریس کا انچارج ہوں۔

جیل میں معمولات:

آپ 27 روز ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں نظر بند رہے۔ فرماتے ہیں کہ جیل کے معمولات بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں۔ اس جگہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندے کی اس طرح معاونت اور مدد فرماتے ہیں کہ انسان کے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کہ تمام معاملات کس طرح طے ہو رہے ہوتے ہیں۔ جیل کے جس قیدی کو بھی پتا چلتا کہ آپ جیل میں ہیں تو وہ نہ صرف میرے پاس چلا آتا، بلکہ گھنٹوں میرے پاس بیٹھ جاتا۔ جیل کے درمیان میں ایک درخت ہے۔ آپ اس درخت کے پاس بیٹھ کر کتابوں کا خصوصیت کے ساتھ مطالعہ فرماتے۔ گھر سے روزانہ کھانا آجاتا۔ شہر کے دوست احباب جیل میں برابر آپ کی مہمان نوازی کرتے رہے۔



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری پر جمید علماء کرام کے نام خط:

ہمارا ایک مضبوط، مؤثر اور وسیع حلقہ تھا۔ ہم نے تو آپ کی گرفتاری اور نظر بندی پر کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرنے دیا جس دن کوئی نہ کوئی اجلاس، اخباری بیان، احتجاجی تاریں حکام بالا کو نہ دی ہوں۔ یہی کچھ ہم چاہتے تھے کہ مرکزی سطح پر بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ قادیانیوں نے ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا اور حکومت گرفتار صرف مجلس عمل میں سے فیصل آباد کے ایک عالم دین مولانا ضیاء القاسمی کو کرتی ہے۔ اس صورتحال پر دل رنجیدہ اور بہت فکر مند ہوا، میں نے ملک بھر کے جمید علماء کرام کے نام ایک خط اپنی طرف سے لکھا، میری اس وقت عمر صرف ۲۴ سال تھی، خط کا مضمون یہ تھا۔

خط کا متن:

محترم المقام جناب حضرت مولانا..... سلام مسنون!

29۔ اکتوبر 1984ء ایک حکم کے ذریعے مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد

ضیاء القاسمی کو ایک ماہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اس نظر بندی کے خلاف چاہیے تو یہ تھا کہ کوئی احتجاجی پروگرام ترتیب دیا جاتا۔ میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی نظر بندی کے خلاف مجلس عمل کی طرف سے کوئی احتجاجی سلسلہ شروع کیا جائے۔ اخبارات میں بیانات، خبریں، قراردادیں دی جائیں۔ پریس کانفرنسیں کی جائیں اور حکام بالا کو تاریں دی جائیں۔ اس سلسلے میں آپ کے جواب اور آپ کے اقدامات کا انتظار بڑی شدت سے رہے گا۔ والسلام

مورخہ 9 نومبر 1984ء

محمد ارشد قاسمی

پریس سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی



علماء کرام کے جوابی خطوط

مولانا محمد لقمان علی پوری کا خط:

برادر عزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی خط ملا اس سے پہلے میں نے تین پریس کانفرنسیں کی ہیں، ڈیرہ غازیخان، سکھر، کوٹ ادو اور علی پور میں لیکن حکومت نے ایک لفظ بھی آنے نہیں دیا۔ مکمل سنسر ہے۔ میں اور حضرت مولانا سراج احمد دین پوری صاحب آج کل سندھ اور کراچی کے دورے پر ہیں۔ روزانہ ہر تقریر میں ہم قاسمی صاحب کی رہائی اور حکومت کی بے حیائی پر احتجاج کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت ہم کراچی پہنچے ہوئے ہیں۔ مگر ایک لفظ تک حکومت اخبارات میں نہیں آنے دیتی۔ میرے بھی وارنٹ ہیں معلوم نہیں کب گرفتاری ہو جائے چونکہ قاسمی صاحب نظر بند ہیں ورنہ میں ضرور ملاقات کیلئے فیصل آباد حاضر ہوتا۔ ڈاکٹر حامد صاحب نے ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ کو فیصل آباد میں جلسہ رکھا تھا۔ جلسہ ہو یا نہ ہو میں ان شاء اللہ ۱۰ ربیع الاول کو فیصل آباد میں ہوں گا۔ ہماری دعائیں اور کوشش جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاسمی صاحب کو استقامت بخشے کیونکہ ان کے سوا کام نہیں چل رہا۔ خدا رہائی جلد نصیب کرے۔ دوستوں کو السلام علیکم

محمد لقمان علی پوری

بقلم خود از کراچی 20 نومبر 1984ء

حضرت مولانا خواجہ خان محمد کا خط:

مکرم و محترم محمد ارشد صاحب!

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی نظر بندی کا بہت افسوس ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں جہاں مجلس عمل کے جلسے یا کارروائی ہو رہی ہے۔ اس میں قراردادیں اور مطالبات حباری

ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، پشاور، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، بہاولپور، ملتان وغیرہ جگہوں پر احتجاج اور قرارداد پیش کی گئی۔ لیکن سنسکر کی وجہ سے خبر شائع نہیں ہوئی اور مجلس عمل اس سلسلہ میں محتاط اور ہوشیار ہے اور سرگرم عمل ہے۔ جہاں جہاں جلسے ہو رہے ہیں اس میں مرکزی مجلس عمل کے راہنماؤں کی گرفتاری پر سختی سے نوٹس لیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ثبات قدمی اور ہمت و صبر سے حالات کا مقابلہ کرنے کی توفیق نصیب فرمادے۔ تمام احباب کو سلام و دعا۔

والسلام

خواجہ خان محمد (از خانقاہ سراجیہ)

حضرت مولانا قاری عبدالحی عابد کا خط:

عزیز القدر جناب محمد ارشد صاحب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، یاد آوری کا شکریہ بندہ نے تمام اخبارات کو بیانات دیئے ہیں مگر انہوں نے شائع نہیں کیے۔ بھائی جان سے فیصل آباد جیل میں ملاقات کر کے واپس لاہور پہنچا تو جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری کو خدام الدین میں ادارہ کا کہا انہوں نے وعدہ فرمایا اور کہا اس جمعہ یعنی ہفتہ کے پرچے میں انہوں نے قاسمی صاحب کی گرفتاری پر احتجاج کیا ہے۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب نے بھی ترجمان اسلام میں ادارہ لکھنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ الرشید کو بھی کہا تھا کہ ادارہ لکھیں۔ نظام شریعت کنونشن لاہور کے موقع پر بندہ نے حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور مولانا محمد اجمل خان صاحب سے بھی بات چیت کی تھی۔ چنانچہ آج جنگ لاہور نے نظر بند علماء کے نام سے ایک عظیم الشان ادارہ بھی لکھا اور یہ آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ اس ادارہ کے بعد جو جلسہ میں قراردادیں پاس ہوئیں، صدر پاکستان اور گورنر کو ارسال کر رہا ہوں۔ سنا تھا کہ ایک وفد گورنر صاحب سے ملاقات کرنے فیصل آباد

سے لاہور آیا تھا نہ معلوم کیا بنا۔ میں تو اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کر رہا ہوں۔ خداوند کریم ضرور کرم کریں گے ان شاء اللہ۔ میں تو بھائی ہوں۔ یہ کام میں نہ کروں گا تو اور کون کرے گا۔ مجلس عمل زیادہ تر قاسمی صاحب کا ہی نام ہے۔ شیخ الحدیث مولانا فضل امین صاحب سے سلام عرض کرنا۔ والسلام

قاری عبدالحی عابد

لاہور، 16 نومبر 1984ء

مولانا عبدالحکیم سابق ایم این اے کا خط:

محترم المقام بھائی محمد ارشد صاحب و تمام عزیزان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی و کارکنان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت و جامعہ قاسمیہ فیصل آباد

السلام علیکم!

آپ کا مراسلہ ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ آپ نے جن جذبات و خیالات کا اظہار کیا ہے وہ قابل قدر ہیں۔ آپ تمام حضرات کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ مجاہد اسلام برادر محترم قاسمی صاحب کی گرفتاری کی خبر میں نے کراچی میں جب پڑھی تھی تو کراچی کے عام جلسوں میں اور سوادِ اعظم اہل سنت والجماعت و مجلس عمل اہل سنت کے اجتماعات میں مولانا چینیوٹی صاحب اور مولانا قاسمی صاحب و دیگر تمام علماء کی گرفتاری، نظر بندی اور سانحہ ساہیوال کے خلاف احتجاج ہوتا رہا۔ کراچی کے تمام اخبارات میں ایک سطر کی خبر چھپتی رہی۔ 2 نومبر کا جمعہ پنڈی اسلام آباد میں بطور احتجاج ہوتا رہا۔ اور یہ 9 نومبر کا بھی لیکن افسوس کہ پنجاب کے اخبارات میں سخت سنسرشپ کی وجہ سے ایک لفظ ہماری قراردادوں اور مطالبوں کا نہیں چھپنے دیا۔ اسی وجہ سے ہم نے مجبوراً سانحہ ساہیوال پر احتجاجی پوسٹر چھپوائے تین ہزار جس میں سے ڈیڑھ ہزار رائے و منڈ اجتماع کے موقع پر اور لاہور میں لگائے گئے۔ فکر اور قربت پہلے سے موجود ہے البتہ مجلس عمل

تحفظ ختم نبوت، مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے اس کے لیے آواز فیصل آباد، لاہور، ملتان، ساہیوال، پنڈی، اسلام آباد میں اٹھنا لازمی ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل دونوں میں مجھے کسی قسم کی ذمہ داری کا مسئول نہیں بنایا گیا۔ اس لیے میں کسی پالیسی کا اعلان نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی قدم اٹھا سکتا ہوں۔ یہ کام عہدے داروں کا ہے۔ میری تجویز ہے کہ آپ لوگ عہدے داروں کو مجبور کریں کہ وہ فوراً مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی جنرل کونسل کا اجلاس بلائیں۔ مجھے اطلاع ہوئی تو میں بھی اس میں حاضر ہوں گا اور بات کو آگے بڑھائیں گے۔ ویسے ہم نے اپنے طور پر یہاں کچھ کرتے رہتے ہیں اور کریں گے۔ آپ تسلی رکھیں۔ قاسمی صاحب کے حلقہ احباب تک یہ بات پہنچادیں۔ یہ عریضہ ملتے ہی واپسی یہ بتائیں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور ملاقات کا کیا ذریعہ ہے۔ ملاقات ہوتی ہے یا نہیں۔ اب آپ حضرات انتظامات کے سلسلے میں گھر اور مدرسے اور جماعت کا نظم و نسق چلانے میں پہلے سے زیادہ ذمہ داری پیدا کریں۔ خط اور ٹیلیفون کا جواب موقع پر ہی ہر کسی کو ملنا چاہیے۔ اور آنے والے احباب سے اچھے طریقے سے ملنے ملانے کا کام کریں۔ مولانا کے گھر میں خادم کا سلام پہنچادیں۔ والسلام

مولانا عبدالکحیم، مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام
مدرسہ جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی، 12 نومبر 1984ء

مولانا سید حامد میاں کا خط:

مکرمی جناب محمد ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف آپ کا خط ملا جو اباً عرض ہے 21 نومبر 1984ء کو یہاں لاہور میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا جلسہ ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ ہم اس میں حضرت

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی نظر بندی پر احتجاج دوبارہ کریں گے۔ باقی خیریت ہے۔
جماعتی احباب کو السلام علیکم۔

(فقط) مولانا سید حامد میاں

کریم پارک لاہور، 14 نومبر 1984ء

مولانا اللہ وسایا کا خط:

برادر عزیز محترم محمد ارشد صاحب

سلام مسنون! مزاج گرامی آپ کا محبت نامہ ملا۔ یاد فرمائی کا شکر گزار ہوں۔
فقیر پر حکومت کا نزلہ گرا ایک ماہ سے فیصل آباد میں داخلہ بند۔ میرے آپ کے محبوب
قائد حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی نظر بندی میرے لیے سوہان روح سے کم
نہیں۔ ساہیوال مجلس عمل کی میٹنگ میں قرارداد منظور کروائی۔ مولانا فضل الرحمن صاحب
نے لاہور پریس کانفرنس کے ذریعہ حضرت کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ جمعہ پر شدید احتجاج
اور حکومتی ارکان پر کڑی تنقید کی۔ حضرت موصوف کیا نظر بند ہوئے۔ پوری مجلس عمل ہی
معطل نظر آ رہی ہے۔ فیصل آباد تو آ نہیں سکتا۔ البتہ چنیوٹ میں احتجاجی جلسے کا
پروگرام رکھ رہے ہیں۔ تاریخیں بھی بھجوا چکا ہوں۔ مولانا محمد شریف جالندھری صاحب
نے بھی حکام سے بات کی ہے۔ آج فون پر انہوں نے بھی حکم فرمایا کہ احتجاج کیا
جائے۔ ربوہ کی مساجد سے قراردادیں منظور کروا کر حکومت کو بھجواؤں گا۔ باقی فیصل
آباد کی جس انتظامیہ نے مولانا پر ناروا پابندی عائد کی ہے۔ اس پر جتنا افسوس کیا جائے
کم ہے۔ حضرت قاسمی صاحب کی گرفتاری نے بخدا بالکل بے سہارا کر دیا ہے۔ رابطہ
رہے، ملاقات ہو تو میری تسلیمات عرض کریں۔ حکومتی ناروا پابندی نے ان سے ملاقات
کی سعادت بھی ہم سے چھین لی۔

حضرت مولانا محمد اجمل خان کی طرف سے مجھے خط تو نہ ملا البتہ انہوں نے

حضرت مولانا کی گرفتاری، نظر بندی پر میرا خط ملتے ہی میرے خط کے مندرجات کے مطابق احتجاجی بیان اخبارات کو جاری کیا۔ جس پر روزنامہ جنگ لاہور نے 16 نومبر کو نظر بند علماء کے نام سے اداریہ لکھا جس میں حضرت خطیب اسلام مولانا جمل خان کا اخباری بیان یعنی میرے ہی خط کا مضمون نمایاں تھا۔

☆☆☆☆

گرفتاری پر مختلف تنظیموں اور علماء کے احتجاجی بیانات:

□ مجلس دعوتِ اسلامی، فیصل آباد کے صدر رائے خدا بخش کلیار، نائب صدر حافظ محمد سرور سیکرٹری مولانا عبدالغنی نعیم، موثر عالم اسلامی فیصل آباد کے صدر طفیل احمد ضیاء اور میاں عبدالکریم نے اپنے مشترکہ بیان میں مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب اور دیگر علماء کرام کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتظامیہ نے ان علماء کو گرفتار کر کے فیصل آباد ساہیوال واقعہ پر ہونے والے احتجاج میں شدت پیدا کر دی ہے اور ان علماء کی گرفتاری قطعی بلا جواز ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ فتدایانیوں کی لاقانونیت اور غنڈا گردی کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے احتجاج اگر حکومت کی نظر میں گناہ ہے تو پھر پاکستان کا ہر مسلمان یہ گناہ کرے گا۔ مجلس کے رہنماؤں نے صدر پاکستان اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد انتظامیہ کو بلا جواز گرفتاریاں کرنے سے روکے کیونکہ ان گرفتاریوں سے امن قائم ہونے کی بجائے بد امنی پیدا ہونے کا خطرہ ہے جس کی ذمہ داری صرف اور صرف انتظامیہ پر ہوگی۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، روزنامہ جسارت کراچی 30 اکتوبر 1984ء)

□ مجلس عمل ختم نبوت فیصل آباد کے رہنماؤں مولانا فضل امین، مولانا انور کلیم، انجمن شبان اہل سنت کے رہنماؤں حاجی محمد اکرم بیگ، محمد ارشد، مولوی منیر احمد فاروقی نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی کی بلا جواز

گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت مولانا محمد ضیاء القاسمی سمیت تمام گرفتار شدگان کو فی الفور رہا کر دے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 2 نومبر 1984ء)

□ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے صدر مولانا محمد فیروز خان سیکرٹری امین جاوید اور رابطہ سیکرٹری صاحبزادہ نعیم آسی نے مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی اور مولانا اللہ یار ارشد کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 4 نومبر 1984ء)

□ مولانا محمد رفیق رشیدی خطیب جامع مسجد رفسیق اور سیکرٹری جمعیت اشاعت توحید و سنت نے اپنے بیان میں مولانا محمد ضیاء القاسمی مرکزی راہنما مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، مولانا منظور احمد چینیوٹی، خطیب مسجد احرار ربوہ مولانا اللہ یار ارشد کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان علماء کرام کی گرفتاری سے ملک کے دینی و مذہبی حلقہ میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ ان گرفتار شدہ علماء کو بلا تاخیر رہا کیا جائے۔ اور ان کے خلاف قائم شدہ مقدمات واپس لیے جائیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 5 نومبر 1984ء)

□ انجمن فدا یان ختم نبوت چنوں موم، سیالکوٹ کے رہنما قاضی محمد انور عنصر اور محمد ارشد نوید نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے علماء مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی اور مولانا اللہ یار ارشد کو فوری طور پر رہا کرے۔ انہوں نے نظام العلماء پاکستان کے مرکزی امیر مولانا عبداللہ درخواستی اور مولانا عبید اللہ انور کو بالترتیب صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب ہونے پر مبارکباد دی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 8 نومبر 1984ء)

□ تنظیم اہل سنت پاکستان فیصل آباد کے صدر سید عبدالرحمن شاہ، جنرل سیکرٹری مولانا محمد صابر سرہندی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری قاری محمد اشرف علی ناصر، سیکرٹری نشرو اشاعت قاری محمد شفیع ضیاء نے اپنے مشترکہ بیان میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء

القاسمی جنرل سیکرٹری تنظیم اہل سنت پاکستان کی گرفتاری پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتظامیہ کا یہ اقدام پوری امت مسلمہ کے لیے صدمے کا باعث ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے انتظامیہ ہمدردی سے اس پر غور کر کے مطالبات کو پورا کرتی۔ اور دیگر علماء کرام کی گرفتاری موجودہ حالات کے پیش نظر کسی طرح بھی روا نہیں۔ ان رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی اور دیگر علماء کو فی الفور غیر مشروط طور پر رہا کر کے ان کے مطالبات کو جو کہ پوری امت مسلمہ کے مطالبات ہیں فوراً تسلیم کیا جائے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 6 نومبر 1984ء)

□ فیصل آباد کے علماء کرام مولانا فضل امسین، مولانا انور کلیم، مولانا کرم دین، مولانا مفتی ضیاء الحق، مولانا محمد شفیق، مولانا نظر حیات، حافظ محمد اکرم، مولوی محمد شفیق، سماجی رہنماؤں محمد ارشد، عبد الحفیظ، چودھری انوار الحق نے ایک بیان میں قائد ختم نبوت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی بلا جواز نظر بندی کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نظر بندی کو فوری طور پر واپس لے کر مولانا محمد ضیاء القاسمی کو رہا کیا جائے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 6 نومبر 1984ء)

□ فیصل آباد ڈیڑھن کے تیس ممتاز علمائے کرام نے ایک بیان میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مستاز رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی کی بلا جواز نظر بندی کو ختم کروائیں۔ انہوں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی کی بلا جواز نظر بندی سے علماء کرام یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ حکومت ملک میں کہیں درپردہ مرزائیوں کا ساتھ تو نہیں دے رہی۔ اور علمائے کرام پر مقدمات قائم کر کے اسلام دشمنوں اور ختم نبوت کے باغیوں کی حوصلہ افزائی بھی ہو رہی ہے۔ جس سے ملک میں موجودہ حکومت کے خلاف نفرت پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ علمائے کرام نے کہا ہے کہ مولانا ضیاء القاسمی کے خلاف کارروائی دراصل مرزائی نوازی کا

ایک نبوت ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صدارتی آرڈیننس پر مکمل طور پر عمل درآمد کرائے۔ بیان میں کہا گیا ہے علماء کا ایک وفد عنقریب صدر مملکت سے ملاقات بھی کرے گا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 9 نومبر 1984ء بروز جمعۃ المبارک)

□ انجمن شبان اہل سنت پاکستان حنفی دیوبندی امام ابوحنیفہ یونٹ محلہ افغان آباد کے آرگنائزر چوہدری محمد لطیف، صدر مولانا محمد ادریس، نائب صدر حافظ منیر احمد نے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا اللہ یار ارشد کونوٹارہا کیا جائے۔ مولانا زاہد الراشدی، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا حنا نواز اور مولانا اللہ وسایا پر فیصل آباد آنے پر پابندی ختم کی جائے۔ اور 28 دسمبر کو ربوہ میں ہونے والے مرزائیوں کے اجتماع پر پابندی لگائی جائے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 11 نومبر 1984ء)

□ معروف عالم دین مولانا محمد اجمل خان نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، اور مولانا اللہ یار ارشد کی گرفتاری کی شدید مذمت کی۔ مولانا موصوف نے ایک بیان میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ ان رہنماؤں کی نظر بندی کو فی الفور ختم کیا جائے اور انہیں جلد رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سیاسی لیڈروں کی طرح مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور تحریک تحفظ ختم نبوت سے وابستہ رہنماؤں کو بھی طویل مدت کے لیے نظر بند نہ کرے۔ یہ خالصتاً مذہبی مسئلہ ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 14 نومبر 1984ء)

□ نظام العلماء پاکستان پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد نصیر الدین نقشبندی نے جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا اللہ یار ارشد اور دیگر علماء کرام و طلبہ کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر انتظامیہ کے مرزائی نواز

افسران اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو پھر ان غیر اسلامی اقدامات کے خلاف ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔ صدر اتحاد القراء حضرت علامہ قاری محمد الیاس نے کہا ہے کہ حکومت نے مبلغین ختم نبوت کو گرفتار کر کے مسلمانوں کو مشتعل کیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو فی الفور رہا کیا جائے۔ ساہیوال میں شہداء کے قاتلوں کو فی الفور سرعام پھانسی پر لٹکایا جائے۔ انجمن تنظیم اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا قاری محمد الیاس صدر اتحاد القراء حضرت مولانا محمود الحسن، صاحبزادہ طارق محمود نے شرکت کی۔ اجلاس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا اللہ یار ارشد کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا تاج محمود اور شہدائے ختم نبوت کی مغفرت کے لیے دعا کی گی۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 16 نومبر 1984ء)

□ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا محمد شریف جالندھری، ڈویژنل امیر مولانا محمد اشرف ہمدانی، اور سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی نظر بندی ختم کر کے ان کو فی الفور رہا کیا جائے۔ اور مولانا منظور احمد چینیوٹی اور دوسرے علماء کرام پر بھی مقدمات ختم کر کے انہیں بھی رہا کیا جائے۔ (روزنامہ پیغام فیصل آباد 14 نومبر 1984ء)

□ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا فضل الرحمن کل 16 نومبر بروز جمعہ المبارک جامع مسجد غلام محمد آباد میں ٹھیک ساڑھے بارہ بجے نماز جمعہ پڑھائیں گے۔ آج مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا فضل امین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی گرفتاری سے پیدا شدہ صورت حال پر غور و خوض کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا کی نظر بندی

ختم کر کے انہیں رہا کیا جائے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 16 نومبر 1984ء)

□ انجمن نوجوان اہل سنت چنون موم سیالکوٹ کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فیروز خان، مولانا محمد اسحاق نعمانی، مولانا عزیز الرحمن قاسمی، مولانا حافظ عبدالرحمن نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈینس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے تاکہ امن وامان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ نیز تحریک تحفظِ حتم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، اور مولانا اللہ یار ارشد سمیت تمام کارکنوں کو غیر مشروط اور بلا تاخیر رہا کیا جائے اور ان پر قائم تمام مقدمات ختم کیے جائیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 18 نومبر 1984ء بروز اتوار)

□ انجمن شبان اہل سنت کے سیکرٹری اطلاعات عبدالمتمین چودھری کی اطلاع کے مطابق انجمن شبان اہل سنت کی مرکزی مجلس شوریٰ اور علماء کا ایک اجلاس مولانا فضل امین کی صدارت میں جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک سواٹھاسی علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی بلا جواز نظر بندی کی مذمت کی اور مولانا محمد ضیاء القاسمی کو جیل میں اے کلاس کی سہولت نہ دینے پر شدید احتجاج کیا۔ اجلاس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک دو روز تک اگر مولانا کو رہا نہ کیا گیا تو علماء کا ایک اور اجلاس جامعہ قاسمیہ میں ہوگا اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے۔ اجلاس سے مولانا احسان الحق راشدی، مولانا کرم دین، مولانا حافظ اکرم طوفانی، مولانا عبدالمتمین، محمد شفیع انصاری، محمد ارشد، حاجی شفیق، بابو حسان انصاری، چودھری عبدالغفار، مولانا منیر احمد فاروقی، ناصر اقبال کے علاوہ ایک سواٹھاسی علماء کرام نے شرکت کی۔



قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن پابندی کے باوجود جامع مسجد گول پہنچ گئے:

حضرت مولانا فضل الرحمن کے نماز جمعہ میں خطاب کا پروگرام پہلے سے طے تھا مگر ڈسٹرکٹ انتظامیہ نے پہلے ہی ان کی فیصل آباد میں داخلے پر ایک ماہ کی پابندی لگا رکھی تھی۔ اخبارات میں نماز جمعہ پڑھانے کے بارے میں خبریں شائع ہو چکی تھیں۔ پولیس بھی صبح سے چوکس تھی اس نے مسجد کے چاروں اطراف کے علاوہ صدر بازار میں تینوں چوکوں پر ناک لگا رکھے تھے۔ ہر آنے جانے والے پر گہری نظر رکھی جا رہی تھی۔ کارکن مسجد کے مرکزی دروازے کے باہر حضرت مولانا کی آمد کے منتظر تھے۔ مسگر پولیس کی بڑی نفری کے ماحول میں کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی کہ حضرت مولانا ان کے محاصرے کو توڑ کر مسجد میں پہنچ جائیں۔ دفعتاً ایک کار بڑی تیزی کے ساتھ مسجد کے سامنے رکی اس میں حضرت مولانا فضل الرحمن موجود تھے۔ پولیس پکڑنے کو دوڑی مگر کارکنوں کے جم غفیر کے سامنے پولیس بے بس ہو گئی اور کارکن نعروں کے ساتھ مولانا فضل الرحمن کو مسجد میں لے گئے۔

پولیس نے فوری طور پر اپنے تمام حکام کو وائرلیس پر اطلاع دی کہ کارکن مولانا فضل الرحمن کو مسجد میں زبردستی لے جا چکے ہیں۔ پولیس کو سکون مل گیا کہ چلو اب ہم واپسی پر نہیں گرفتار کریں گے مگر یہ آنے والے مولانا فضل الرحمن نہیں تھے۔ بلکہ ان کے ایک ہم شکل عالم دین تھے جنہیں ہم نے پولیس کے سامنے پولیس کو باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ مولانا فضل الرحمن مسجد میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس سے پولیس کی تمام تر توجہ مسجد میں آنے جانے والے عوام پر کم ہو گئی۔ پولیس یہ سمجھی کہ مولانا تشریف لا چکے ہیں۔ مگر ہمیں مولانا کا ابھی انتظار تھا۔ کارکن شہر کے تمام راستوں اور مسجد میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر ابھی تک مستعد کھڑے تھے، ایک موٹر سائیکل پر ہمارے ایک نہایت ہی بہادر ساتھی حاجی محمد شفیق مولانا کو نزد والا روڈ سے مسجد میں لانے میں

کامیاب ہو گئے۔ جب مسجد میں اصل مولانا فضل الرحمن پہنچے تو پولیس کو اصل حقیقت حال کا علم ہوا تو اب سوائے پریشانی اور پشیمانی کے کیا ہو سکتا تھا۔

مولانا فضل الرحمن نے ملکی مجموعی سیاسی صورتحال، قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں سے متعلق بہت ہی مدلل اور مؤثر انداز میں خطاب فرمایا۔ اپنی تقریر میں میرے جاری خط کے بارے میں فرمایا کہ کچھ بھی نہیں ہو، علماء کرام دین کے وارث ہیں۔ یہ گرفتاریاں اور نظر بندیاں ہمیں اپنے عظیم مشن سے نہیں روک سکتیں۔ مولانا کی تقریر کے دوران پولیس نے صف بندی کی کہ مولانا کو ہر صورت گرفتار کرنا ہے۔ ادھر تقریر ختم ہوئی اور کارکن مولانا فضل الرحمن کو نعروں کی گونج میں ایک جم غفیر کے ساتھ مسجد سے لے کر باہر نکلے، مسجد کے صحن میں نعرے تھے کہ تھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ اور پانچ دس منٹ کے ان نعروں، مصافحوں کے بعد جب کارکن مولانا فضل الرحمن کو گاڑی تک چھوڑنے آئے، تو اسی عرصے میں ہمارے ساتھی حاجی محمد شفیق اصل مولانا فضل الرحمن کو اپنی موٹر سائیکل پر جھنگ روڈ تک چھوڑ آئے اور پولیس بیچاری نعروں کے کم ہونے کا انتظار کرتی رہی۔ آپ کی فیصل آباد آمد اور مسجد میں خطاب کے بارے میں روزنامہ نوائے وقت نے لکھا۔

مولانا فضل الرحمن جن پریڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیصل آباد نے ایک ماہ کے لیے ضلع میں داخل ہونے پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ کل غلام محمد آباد کی گول جامع مسجد میں جمعہ کے اجتماع میں پہنچ گئے اور انہوں نے نماز جمعہ پڑھانے کے علاوہ مذہبی اور ملک کے دیگر مسائل پر روشنی ڈالی اور مولانا محمد ضیاء القاسمی کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ اجتماع میں اعلان کیا گیا کہ آئندہ جمعہ ممتاز مذہبی اور سیاسی راہنما مولانا شاہ محمد مسروٹی پڑھائیں گے۔ جمعہ پڑھانے اور وہاں خطاب کرنے کے بعد واپس ملتان روانہ ہو گئے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کے ضلع میں داخلہ کے باعث مختلف مقامات

پر پولیس چوکس تھی تاہم ان کی آمد کا پولیس کو علم نہ ہو سکا۔“

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 8 نومبر 1984ء بروز اتوار)

☆☆☆☆

علماء کی نظر بندی پر روزنامہ جنگ کا ادارہ:

معروف عالم دین مولانا محمد اجمل خان نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا اللہ یار ارشد کی گرفتاری پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے ان کی نظر بندی ختم کرنے اور رہا کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ سیاسی لیڈروں کی طرح ان علماء کرام کو طویل مدت کے لیے نظر بند نہ کیا جائے، کیونکہ یہ خالصتاً مذہبی مسئلہ ہے۔

ان علماء کی نظر بندی چند ہفتے قبل ساہیوال میں پیش آنے والے واقعہ کی وجہ سے عمل میں آئی تھی۔ موجودہ حکومت نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی ذمہ داریوں کی بہ کمال و تمام پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن امن عامہ کو برقرار رکھنا اور کسی ناخوشگوار واقعہ پر قابو پانا بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ یہ بات باعثِ اطمینان ہے کہ ساہیوال میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعہ کے مابعد اثرات پر حکومت نے کامیابی سے قابو پایا اور صورتحال کو بگڑنے نہیں دیا۔ اب جبکہ تحفظِ امن عامہ کے تقاضے پورے ہو چکے ہیں۔ تو متذکرہ علمائے کرام کو نظر بند رکھنے کا ہمارے نزدیک کوئی جواز نہیں۔ صوبائی انتظامیہ کو چاہیے کہ اب ان علمائے کرام کی نظر بندی ختم کر کے انہیں رہا کر دے۔ (روزنامہ جنگ لاہور 16 نومبر 1984ء بروز جمعہ المبارک)

☆☆☆☆

نظر بندی کو چیلنج کر دیا گیا:

لاہور ہائی کورٹ کے سنگل بینچ میں حضرت مولانا کی گرفتاری کو چیلنج کر دیا گیا۔

اس سلسلہ میں عدالت عالیہ کے روبرو ایک رٹ درخواست دائر کی گئی ہے جس کی سماعت ہفتہ ۲۴ نومبر کو ہوگی۔ حکومت نے تحفظ امن عامہ ایکٹ کے تحت 28 اکتوبر کی رات کو حضرت مولانا کو آپ کی رہائش گاہ سے گرفتار کیا تھا۔

☆☆☆☆

آپ کی رہائی:

21 نومبر 1984ء نماز مغرب کے قریب آپ حکومت پنجاب کے خصوصی حکم پر ڈسٹرکٹ جیل سے رہا ہوئے، جیل کے باہر علماء شہر، مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان اہل سنت کے کارکنوں نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ رہائش گاہ پر رات گئے تک علماء شہر آپ سے ملاقات کے لیے آتے رہے۔ دوسرے دن اخبارات میں آپ کی رہائی کی خبر شائع ہوئی تو سارا دن ملاقات کے لیے آنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔

☆☆☆☆

جامع مسجد گول آمد پر پرتپاک استقبال اور دعوت ظہرانہ وعصرانہ میں شرکت:

27 روزہ نظر بندی کے بعد آپ 23 نومبر 1984ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو غلام محمد آباد کے سینکڑوں نوجوانوں نے موٹر سائیکلوں کے جلوس میں آپ کی گاڑی کو حصار میں لے لیا اور رہائش گاہ سے مسجد تک ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد کے باہر ہزاروں سامعین نے ختم نبوت زندہ باد..... مجاہد اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد..... کے نعروں سے استقبال کیا۔ کارکنوں کی طرف سے آپ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔

خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا تو مجھ سمیت ہزاروں سامعین کے دلوں کو سکون ملا اور اداس ماحول باغ باغ ہو گیا۔ آپ نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کی تحریک جاری ہے، یہ تحریک قیامت کی صبح تک جاری رہنی ہے۔ جو کوئی یہ سمجھتا ہے کہ محمد ضیاء القاسمی کی

گرفتاری سے اس ملک میں ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک کو ختم کیا جاسکتا ہے تو وہ ہماری تاریخ سے واقف نہیں۔ ہم ان اکابر کے ترجمان ہیں جنہوں نے انگریز کے ظلم و ستم کے دور میں بھی قادیانیوں کے کذب، مکر و فریب اور جھوٹ کو عوام کے سامنے اس طرح آشکار کیا کہ قادیانیت ایک گالی بن کر رہ گئی۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کی شہادت کے بعد کیا ملک میں قادیانی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ نہیں ہرگز نہیں ان کا ظلم و ستم اب ختم ہو گیا ہے۔ ہم کسی غنڈہ گردی کو برداشت نہیں کریں گے۔

مسجد کی فضا ختم نبوت زندہ باد، مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ نماز جمعہ کے بعد ہزاروں افراد نے آپ سے مصافحہ کیا، آپ کی صحت و عافیت کے لیے دعا کی۔ نماز جمعہ کے بعد آپ کے دیرینہ ساتھی حاجی محمد شفیق کی رہائش گاہ پر ظہرانہ تھا۔ کارکن اپنی موٹر سائیکلوں کے جلوس میں نعروں کی گونج میں صدر بازار سے ہوتے ہوئے آدم چوک میں حاجی محمد شفیق کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ وہاں ظہرانہ میں شرکت کی گئی۔



حاجن والی مسجد میں عصرانہ سے خطاب:

عصر کے بعد جامعہ مسجد دلکشا کی طرف سے آپ کے اعزاز میں عصرانہ تھا۔ نماز عصر بھی آپ کے ساتھ ہی حاجن والی مسجد میں ادا کی گئی۔ یہاں عصرانہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ محنت کرنے سے ہی عظمت ملتی ہے قربانی دینے سے ہی کچھ حاصل ہوتا ہے۔ اسی سے تاریخ بنتی ہے اور حسین وادی تک پہنچنے کے لیے ہاتھوں کو لہو لہان کرانا ہی پڑتا ہے۔ تب کہیں جا کر گلاب کا پھول ملتا ہے۔ آپ نے زور دے کر کہا کہ موت نے ہر حال میں آنا ہے اس نے بستر پر بھی آ جانا ہے مگر وہ لوگ قابل فخر ہیں جن کی موت میدان کارزار میں آتی ہے۔ اس لیے علماء کرام اپنی ذمہ داریوں کا احساس

کریں۔ ابھی ماضی قریب میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ ہمیں زندہ رہنے کا سلیقہ بتا کر گئے ہیں۔

خطاب کے بعد حضرت مولانا کو کارکن اپنے جلوس میں محمدی چوک، مدینہ چوک، نرسری چوک، شامی چوک، محمدی پارک، شاہین چوک، صدر بازار، اسلامی چوک، واسا چوک، لطیف چوک سے ہوتے ہوئے آپ کی رہائش گاہ تک چھوڑنے گئے۔ راستے میں عوام کی کثیر تعداد نے آپ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ اور کالونی غلام محمد آباد کی فضا اور درود یوار ختم نبوت زندہ باد..... اور مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد..... کے نعروں سے گونج اٹھی۔ بہت ساری جگہوں پر آپ کی رہائی کی خوشی میں مٹھائیاں بھی تقسیم کی گئیں۔



رہائی کے بعد بیت قاسمی پر علماء و مشائخ کی آمد:

27 روزہ نظر بندی کے بعد ملک کے نامور علماء کرام نے آپ سے رہائش گاہ پر ملاقات کی اور آپ کی عظیم دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ جن علماء کرام اور سیاسی زعماء نے ملاقاتیں کی ہیں۔ ان میں مولانا فضل الرحمن، مولانا محمد اجمل حنان، میاں محمد اجمل قادری، مولانا سید امیر حسین گیلانی، تنظیم اہل سنت پاکستان کے صدر مناظر اسلام علامہ مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا منظور احمد شاہ، مولانا عبدالجبار تونسوی، مولانا مفتی محمد شفیع، مجلس احرار اسلام کے صدر مولانا محمد اکبر، مولانا سید عطاء الحسن شاہ

بخاری، پیر جی مولانا عبدالعلیم شامل ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمن پر ضلع فیصل آباد میں داخلے پر پابندی عائد ہے، مگر وہ دو مرتبہ اس پابندی کو توڑتے ہوئے فیصل آباد میں داخل ہوئے اور انتظامیہ کو خبر تک نہ ہوئی۔ ان علماء کرام کے علاوہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے بھی آپ سے ملاقاتیں کیں۔ آپ کی رہائش گاہ پر صبح سے رات گئے تک آنے والے علماء کرام کی زیارت سے اہلِ علاقہ مستفید ہوتے رہے۔



انصاری گراؤنڈ میں عصرانہ سے خطاب:

انصاری گراؤنڈ عوامی چوک غلام محمد آباد میں جاں نثارانِ ختم نبوت کی طرف سے سے آپ کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے سیرت رسول اکرم ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس ملک میں ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں سے باطل عقائد پرورش پارہے ہیں۔ اگر مسلمان متحد ہو کر باطل گروہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو وہ دن دور نہیں جب مسیلمہ کذاب کے جانشین اس ملک سے بھاگنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ عزت اور ذلت کا مالک خدا ہے۔ اگر آج آپ سب حضرات مجھے خراج تحسین پیش کرنے کے لیے جمع ہیں تو پھر آپ کیوں اس عزت کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد نہیں کرتے۔ کیوں آپ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے محنت نہیں کرتے۔ میں علماء کرام سے کہوں گا کہ وہ فیضی اور ابوالفضل کا کردار چھوڑ کر امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ کا کردار ادا کریں۔ تاکہ تمہاری دنیا اور آخرت بھی سنورے۔ انہوں نے کہا کہ محنت کرنے ہی سے عظمت ملتی ہے۔ کچھ قربانی کرنے ہی سے عظمت ملتی ہے۔ قربانی دینے ہی سے تاریخ بنتی ہے۔ گرفتاری اور نظر بندی میرے لیے کوئی نئی بات

نہیں ہے۔ میں اس شخصیت کا مرید اور روحانی فرزند ہوں جس شخصیت نے خالق دینا ہال کراچی میں انگریز کی عدالت میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے۔ وہ حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ تھے جنہیں عالم اسلام شیخ العرب والعجم السید مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتا ہے۔ تقریب میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم (محمد ارشد قاسمی) نے سرانجام دیئے، جبکہ تقریب میں علاقہ کی سیاسی، سماجی، کاروباری اور ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔



شبانِ اہل سنت کے استقبالیہ میں شرکت:

انجمن شبانِ اہل سنت غلام محمد آباد کی طرف سے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ ترتیب دیا گیا جس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کے علاوہ معروف خطیب مولانا محمد سلیمان طارق نے بھی خطاب کیا، مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بے شمار قربانیاں دے کر یہ دین ہم تک پہنچایا ہے، ہمیں بھی دین کے احیاء کے لیے محنت کرنی چاہیے اور ختم نبوت کے محاذ پر سب کچھ قربان کر دینے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے، آپ نے فرمایا کہ ختم نبوت کا سورج طلوع ہو چکا ہے اسے چودہ صدیوں سے کوئی کافر نقصان نہیں پہنچا سکا۔ ان مسئلہ کذاب کے جانشینوں نے کیا نقصان پہنچانا، مرزائی اس ملک کے ناسور ہیں اور ان کی موجودگی میں اسلام کا قانون احسن انداز میں نافذ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں ایک بن کر دکھلائیں۔ آپ نے گورنمنٹ کو خبردار کیا کہ ریج الااول کے تمام پروگرام حسب سابق ہوں گے اور ان پروگراموں کے خلاف کسی قسم کی کوئی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ مولانا سلیمان طارق نے کہا کہ انتظامیہ مرزائیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے فوج سے تمام مرزائیوں کو الگ کیا جائے کیونکہ مرزائیوں کے نزدیک جہاد حرام ہے۔ انجمن

شبانِ اہل سنت کے اس استقبالیہ میں علماء کرام اور اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی، جبکہ سب ساتھیوں نے نماز مغرب آپ کے ساتھ ہی مسجد تقویٰ میں ادا کی، جس کی ملحقہ سڑک پر یہ تقریب منعقد ہوئی تھی۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 27 نومبر 1984ء)



مولانا محمد ضیاء القاسمی کی رہائی پر لولاک کا ادارہ:

مولانا محمد ضیاء القاسمی تین ہفتوں کی نظر بندی کے بعد گزشتہ دنوں رہا کر دیئے گئے۔ یہ مولانا کی 29 ویں گرفتاری تھی۔ انہیں سانحہ ساہیوال کے بعد فیصل آباد میں ہونے والے احتجاجی جلسہ سے قبل ساڑھے بارہ بجے شب گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں نظر بند کر دیا گیا تھا۔ ان کی گرفتاری کے اگلے روز ملک کے ممتاز خطیب مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، مولانا سید اشرف ہمدانی اور صاحبزادہ طارق محمود نے ڈپٹی کمشنر فیصل آباد جناب حسن جلیل سے ملاقات کی اور مولانا کی گرفتاری اور نظر بندی کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ جناب ڈی، سی نے بتایا کہ صوبائی حکومت کے حکم کے تحت مولانا قاسمی کو نظر بند کیا گیا ہے، چنانچہ تینوں حضرات نے ڈسٹرکٹ جیل میں مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب سے ملاقات کی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود کی وفات کے بعد سے تحریک ختم نبوت میں گرجوشی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں اور انہیں اس تحریک میں روح رواں کی حیثیت حاصل ہے۔ اپریل 1984ء میں بھی انہیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی پاداش میں پابند سلاسل کر دیا گیا تھا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی کے لیے جیل کوئی نئی بات نہیں۔ جیل سے ان کا تعلق پرانا ہے چنانچہ اس تعلق کو پروان چڑھانے کیلئے وہ اکثر و بیشتر جیل جاتے رہتے ہیں لیکن اس مرتبہ ان کی نظر بندی کا افسوس ناک پہلو یہ تھا کہ انہیں مقامی جیل میں سی کلاس دی گئی جو کسی طور پر بھی ان کے شایان شان نہ تھی۔ مولانا کے ساتھ مقامی انتظامیہ کا سلوک۔ ان

کے معاندانہ رویہ کی عکاسی کرتا ہے۔ علماء بہر طور قابل احترام ہیں اور انکے ساتھ روارکھی جانے والی ایسی انتقامی کارروائیاں قابل مذمت ہیں۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 7 دسمبر 1984ء)

☆☆☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کچہری بازار سے خطاب:

تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران آپ نے ملک بھر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب فرمایا، ایک ایک دن میں دو دو اور تین تین مساجد اور مدارس میں یہ سلسلہ جاری رکھا، اسی طرح فیصل آباد جو آپ کا اپنا شہر اور آپ کا اپنا علاقہ ہے، اپنی مرکزی گول جامع مسجد غلام محمد آباد میں بھی اساسی اور نظریاتی خطاب فرماتے رہے، اس کے باوجود شہر میں دیگر مساجد اور مدارس کے منتظمین آپ سے اصرار کے ساتھ گزارش کرتے کہ ہمارے ہاں بھی تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کی دعوت قبول فرمائیں، آپ کی ملک گیر مصروفیات تھیں، مگر ساتھیوں کے اصرار پر فیصل آباد کے کسی نہ کسی علاقہ میں آپ کا ہر ہفتے کوئی نہ پروگرام ضرور ہوتا، جن کی تفصیل اگر درج کر دی جائے تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔ شہر میں دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے ہمہ وقت آپ کی قیادت میں سرگرم انجمن شبان اہل سنت پاکستان فیصل آباد کا ایک تاریخ ساز کردار ہے جس نے آپ کی سرپرستی اور قیادت میں اسلام کی اشاعت خاص کر توحید و سنت، عظمت اصحاب رسول و امہات المؤمنین اور علماء دیوبند کے حسین کردار کو عوام و خواص کے سامنے اجاگر کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے اس کی جس قدر بھی تحسین کی جائے وہ کم ہے۔ شبان اہل سنت کے نوجوانوں میں حاجی محمد اکرم بیگ تسیل والے، مولوی منیر فاروقی، حافظ محمد ناصر، میاں محمد طیب ایڈووکیٹ، ملک محمد اشرف، عبدالمستین چودھری، قاری محمد اکرم، محمد ارشد قاسمی نے بہت فعال اور جرأت مند کردار ادا کیا، انہی نوجوانوں کی طرف سے فیصل آباد کے دل کچہری بازار میں ایک تحفظ ختم نبوت کانفرنس

کا انعقاد کیا گیا۔

☆☆☆☆

تحفظِ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کا التواء:

26 جنوری 1985ء کو مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس آپ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ اجلاس میں ۷ فروری کو اسلام آباد میں ہونے والی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں ملک میں ہونے والے قومی انتخابات کے حوالے سے طویل صلاح مشورہ کیا گیا اور اس اجلاس کے فیصلہ جات کی روشنی میں ملک بھر کے عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ ملک میں ہونے والے قومی و صوبائی انتخابات کے امیدواروں پر کڑی نظر رکھیں، اگر کوئی بھی امیدوار مرزائی یا مرزائی نواز ہو تو اس کی فوری اطلاع مجلس عمل کو دی جائے۔ جس کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے گا۔ ایسے کسی امیدوار کو چور دروازے سے حکومت میں شریک نہیں ہونے دیا جائے گا اور مرزائی نواز امیدواروں کا ملک بھر میں مکمل احتساب کیا جائے گا۔

اجلاس جس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کنڈیاں شریف نے کی۔ اجلاس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، علامہ رع غ کراروی، مولانا سید محمد اشرف ہمدانی، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، شیخ الحدیث مولانا فضل امین، محمد ارشد، قاری محمد صدیق، حافظ محمد حنیف رحمانی نے شرکت کی۔ فیصلہ کیا گیا کہ اب یہ کانفرنس مارچ کے تیسرے ہفتے میں اسلام آباد میں ہوگی۔

☆☆☆☆

مولانا منظور احمد چینیوٹی کے انتخابی جلسہ سے خطاب:

14 فروری 1985ء کو صدر جنرل ضیاء الحق نے ملک میں پہلے غیر جماعتی انتخابات کا اعلان کیا تو ان انتخابات میں چینیوٹ سے صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے بھی حصہ لیا اور کامیاب رہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے آپ سے گزارش کی کہ میرے ایک فیصلہ کن انتخابی جلسہ میں لازمی خطاب کیا جائے۔ حضرت نے وعدہ فرمایا اور مولانا کے انتخابی جلسہ میں شرکت کے لیے مجھے بھی گھر سے ساتھ لے لیا۔ جلسہ چنیوٹ کے معروف بازار میں ہو رہا تھا جس میں ہزاروں افراد موجود تھے۔ معروف نو مسلم سکالر مولانا غازی احمد تقریر فرما رہے تھے۔ عوام نے نعروں کی گونج میں استقبال کیا۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا بھر کی نظریں آپ کے اس انتخابی حلقے پر لگی ہوئی ہیں۔ پوری دنیا کے مرزائی اس سیٹ پر عقابانی نظر لگائے بیٹھے ہیں اور غیر مسلم طاقتوں کی کوشش ہے کہ کسی صورت میں بھی مولانا منظور احمد چنیوٹی کامیاب نہ ہوں اور ان کی بھرپور کوشش ہے کہ کسی نہ کسی طرح مولانا منظور احمد چنیوٹی کو شکست سے دوچار کیا جائے۔ مگر ختم نبوت کے پروانے مرزائیت کی اس سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور کسی قادیانی، کسی غیر مسلم اور کسی انگریز کے خودکاشتہ پودے کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ جس طرح ان کا خلیفہ بز دلی دکھاتا ہوا اس ملک سے فرار ہوا ہے۔ اسی طرح آپ نے اس شہر سے مرزائی نوازوں کو بھی شکست سے دوچار کرنا ہے اور ہر حال میں اس عالمی مبلغ اسلام اور ختم نبوت کے سفیر مولانا منظور احمد چنیوٹی کو کامیاب کرنا ہے اور ان کے مخالفین کو عبرتناک شکست سے دوچار کرنا ہے۔

☆☆☆☆

مولانا محمد شریف جالندھری کی نمازِ جنازہ میں شرکت:

14 فروری 1985ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد شریف جالندھری کی وفات کی خبر ملی دل بہت اداس ہوا کہ ملک ایک باعمل عالم دین اور مجاہد ختم نبوت سے محروم ہو گیا ہے جن کی اس وقت بہت زیادہ ضرورت تھی۔ مولانا

جالندھری نے مجلس عمل اور تحفظ ختم نبوت کے دونوں محاذوں پر اپنی انتھک محنت سے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ میری بھی حضرت مولانا جالندھری سے شناسائی مجلس عمل کے اجلاسوں کے دوران ہی ہوئی۔ بہت ہی محبت کرنے والے بزرگ اور دینی راہنما تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو جو ارحمت میں جگہ دے۔ مولانا ضیاء القاسمی 15 فروری نماز جمعہ پڑھانے کے لیے بھی تشریف نہ لائے معلوم ہوا کہ علی الصباح مولانا شریف جالندھری کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے ملتان تشریف لے گئے ہیں۔

☆☆☆☆

مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نظر بندی پر احتجاج:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنما حضرت مولانا خواجہ خان محمد جنہیں حکومت نے نظر بند کر دیا تھا۔ ان کی نظر بندی پر ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں احتجاجی قراردادیں منظور کی گئی۔ گول جامع مسجد میں مولانا قاسمی نے امیر مرکزی مولانا خواجہ خان محمد کی نظر بندی کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ملک میں مرزائی نواز نوکر شاہی جان بوجھ کر ایسے اقدامات کر رہی ہے جس سے مجلس عمل اور حکومت کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں اور لادین عناصر اس سے اپنے مخصوص مفادات حاصل کر سکیں۔ اجتماع میں ایک احتجاجی قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا خان محمد کی نظر بندی کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ نماز جمعہ کے بعد یہ احتجاجی قراردادیں ملک بھر کے ذمہ داران اور قومی پریس کو ارسال کی گئیں۔

☆☆☆☆

لاہور میں علماء کرام سے ملاقاتیں:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے فیصلوں کی روشنی میں آپ نے لاہور شہر میں 9 تا 11 مارچ 1985ء علماء سے ملاقاتیں کیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالملک

کاندھلوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن جامعہ اشرفیہ، سفیر اسلام مولانا سید عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور کے ساتھ خصوصی ملاقات بھی کی۔

مولانا سید عبدالقادر آزاد نے 10 مارچ کو اپنی رہائش گاہ پر مولانا ضیاء القاسمی کے اعزاز میں ظہرانہ بھی دیا۔ جس میں مناظر اسلام مولانا منظور احمد چینیوٹی، مولانا عبدالرحمن جامعہ اشرفیہ، مولانا زاہد الراشدی نے شرکت کی۔ اس ملاقات میں صدر جنرل ضیاء الحق کی طرف سے ہونے والے نفاذ اسلام کے اقدامات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ مولانا سید عبدالقادر آزاد نے اپنی رہائش گاہ پر دیئے گئے اس ظہرانہ میں بہت اچھا اور خاصا اہتمام کیا تھا۔ شام سے رات تک لاہور میں متعدد علماء کرام سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اور ان علماء کرام سے قادیانیت کے بارے میں مجلس عمل کے پروگراموں اور ان میں شرکت اور معاونت کی درخواست کی گئی۔ آپ جس مدرسہ اور مسجد کے خطیب حضرات کے پاس بھی تشریف لے گئے۔ انہوں نے محبت، چاہت اور عقیدت کے ساتھ اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا، بلکہ ہر جگہ جو ایک بات شدت سے محسوس کی گئی کہ ہر مسجد والا، ہر مدرسہ والا فوری طور پر آپ سے یہ درخواست ضرور کرتا کہ حضرت اگر شہر میں کوئی جلسہ، کانفرنس، جلوس یا کوئی بھی پروگرام طے کرنا ہے تو میری یہ مسجد میرا یہ مدرسہ حاضر ہے۔ بلکہ اس شدت کے ساتھ تکرار کرتے کہ حضرت ابھی ہمیں جلسہ کے لیے، کانفرنس کے لیے وقت دے دیا جائے تو ہم پروگرام کی فوری طور پر تشہیر کر دیتے ہیں۔



لاہور میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں شرکت:

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک نمائندہ اجلاس امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی زیر صدارت دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور منعقد ہوا، جس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا زاہد الراشدی،

مولانا بلند اختر نظامی، مولانا سید عطاء الحسن بخاری، مولانا منظور احمد چنیوٹی، علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا امیر حسین گیلانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا ریاض الحسن گنگوہی، مولانا علی غضنفر کراروی، مولانا قاضی احسان الحق، مولانا گلزار احمد مظاہری، ملک محمد اکبر ساقی، مولانا عبدالرؤف، مولانا کریم بخش، مولانا فیروز خان، مولانا محمد عبداللہ بھکر نعیم آسی، صاحبزادہ طارق محمود، سید بشیر احمد، مولانا عطاء المؤمن بختاری، حاجی محمد زمان اچکزئی، صہیب اسلم اور حافظ محمد ثاقب نے شرکت کی۔ اجلاس میں اہم فیصلہ کیے گئے اور متعدد قراردادیں بھی منظور کی گئیں:

☆ اجلاس میں پہلی قرارداد کے ذریعے مولانا محمد شریف جالندھری اور مولانا قاضی محمد اسلم کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

☆ دوسری قرارداد کے ذریعے مولانا محمد اسلم قریشی کی والدہ کے الیکشن میں حصہ لینے کی خبر سے اظہارِ تعلق کیا گیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی تنظیم ہے جس کا ملکی سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ تیسری قرارداد کے ذریعے صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد کی سست رفتاری پر اظہارِ تشویش کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس پر عمل درآمد حکومت کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

☆ چوتھی قرارداد کے ذریعے حنیف رامے جیسے لادین عناصر کی قادیانیت نوازی اور دینی مسائل میں بے جا مداخلت کی شدید مذمت کی گئی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ 22 مارچ کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے تمام مکاتب فکر مشترکہ جدوجہد کریں گے اور اس میں شریک ہو کر اپنی ذمہ داری کو پورا کریں گے۔ اجلاس میں لاہور

کے حافظ سراج احمد کی گرفتاری پر اظہار تشویش کیا گیا اور ان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔
(ہفت روزہ لولاک فیصل آباد 22 مارچ 1985ء)

☆☆☆☆

عمرہ کی سعادت کے لیے روانگی:

12 اپریل 1985ء کو حضرت مولانا ضیاء القاسمی خطبہ جمعہ میں صرف نصف گھنٹہ ہی تقریر فرمائی۔ جلدی اس لیے تھی کہ نماز جمعہ کے فوری بعد آپ عمرہ کے لیے سفر پر تشریف لے جا رہے تھے۔ ہم آپ کے ساتھ ہی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ فرمایا کہ میرا دو ہفتے کا پروگرام ہے۔ میرے لیے دعا ضرور کرتے رہنا۔ ہم نے اپنے لیے دعا کی درخواست کی۔ عصر کے بعد آپ کو ایئر پورٹ تک چھوڑنے بھی ساتھ ہی جانے کی سعادت ملی۔

☆☆☆☆

ولی کامل مولانا عبید اللہ انور کی رحلت:

برصغیر کے نامور اہل علم اور مجاہد خاندان کے چشم و چراغ ولی کامل حضرت مولانا عبید اللہ انور ۲۸ اپریل 1985ء صبح سات بجے کے قریب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین تھے۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے صدر تھے۔ ملک بھر میں علماء حقانی کے قافلے کے سالار تھے۔ ایوبی آمریت کے خلاف ان کا روشن کردار ہمیشہ تاریخ کے باب پر سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔ گزشتہ سال فیصل آباد میں تشریف لائے تو مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبید اللہ انور سے ملاقات کے لیے جامع مسجد جناح کالونی تشریف لے گئے اور بہت دیر تک آپ کے ساتھ دینی، سیاسی مسائل پر تبادلہ خیال فرماتے رہے۔

☆☆☆☆

عمرہ سے واپسی:

آپ کی عمرہ کے سفر سے واپسی 8 مئی کو ہوئی۔ ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو چہرے پر بہت بشارت اور طمانیت تھی۔ ملاقات پر فرمایا کہ اب ان شاء اللہ دنیا بھر میں مرزائیت کے تعاقب کے لیے ہم اسی سال لندن میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے انعقاد اور انتظامات کے لیے مولانا عبدالحفیظ مکی اور میں خود لندن کا سفر جلد ہی شروع کر رہے ہیں۔

☆☆☆☆

ملتان میں تنظیم اہل سنت کے اجلاس میں شرکت:

آپ بنیادی طور پر ملک میں اہل سنت کی سب سے بڑی جماعت تنظیم اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری تھے، اس کے پلیٹ فارم سے آپ نے ملک میں اصحاب رسول کی عزت و ناموس کے لیے تاریخ ساز کردار ادا کیا، تنظیم کی ماہانہ میٹنگ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو ملتان میں ہوتی اور اس کے جتنے بھی ذمہ داران تھے وہ ہر ماہ کی یکم تاریخ کو اس میں لازمی شرکت کرتے، بلکہ ان اجلاسوں کو کامیاب بنانے کے لیے ملک بھر میں پھیلے ہوئے اپنے ساتھیوں سے بھی گزارش کرتے کہ اجلاس میں لازمی تشریف لائیں۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے بے شمار مصروفیات تھیں اس کے باوجود آپ اپنی بنیادی جماعت تنظیم اہل سنت پاکستان کے مشن اور مقاصد کو عام کرنے کے لیے ہمہ وقت مصروف رہتے۔ ابھی اسی سال فیصل آباد میں تنظیم اہل سنت کی از سر نو تشکیل بھی اسی سلسلہ کی ایک مربوط اور موثر کڑی تھی۔ ملتان میں تنظیم اہل سنت کے اجلاس میں شرکت کے لیے آپ ۱۷ مئی کو نماز جمعہ کے بعد فوری طور پر روانہ ہو گئے۔ یہ بھی بتایا کہ ملک میں عظمت اصحاب رسول کے لیے تنظیم اہل سنت کا بہت ہی اہم اجلاس ہو رہا ہے۔ اجلاس کے بعد سکھر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت ہوگی اور

پھر کراچی سے لندن کانفرنس کے لیے روانگی ہے۔

☆☆☆☆

سکھر تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

سکھر کے دوستوں کو کراچی سے آپ کے لندن سفر کی اطلاع ملی۔ انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ لندن سفر پر جاتے ہوئے سکھر میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بھی شرکت فرماتے جائیں۔ آپ نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور لندن جانے سے دو دن پیشتر بذریعہ ریل سفر پر روانہ ہو گئے۔ راستے میں سکھر میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں نسبت رسول کے عنوان پر عمدہ خطاب فرمایا اور کہا کہ جس طرح ہندوستان میں، مولانا سید انور شاہ کشمیری، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں وقت کے جید علماء کرام نے مرزائیت کا تعاقب کیا تھا اب ان کی روحانی اولاد اس فتنہ کے تعاقب کے لیے میدان میں ہے۔ اس کے لیے علماء کرام کی کثیر تعداد لندن میں پہنچ رہی ہے۔ انشاء اللہ اب دنیا بھر میں جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کر کے چھوڑا جائے گا۔

کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور مولانا خواجہ خان محمد کنڈیاں شریف نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کے بعد ایک خصوصی ملاقات بھی حضرت مولانا خواجہ خان محمد سے ہوئی۔ آپ نے اس ملاقات میں انہیں تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کی دعوت دی۔ جسے حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے بخوشی قبول کر لیا۔ سکھر میں ایک رات کے قیام کے بعد آپ لندن روانگی کے لیے کراچی پہنچ گئے۔

☆☆☆☆

لندن میں اجلاس:

لندن پہنچتے ہی علماء کرام کا اجلاس شیخ الحدیث مولانا عبد الحفیظ مکی کی صدارت

میں منعقد ہوا۔ جس میں کانفرنس کے انتظامات کے لیے ابتدائی غورخوض کیا گیا۔ برطانیہ بھر سے مسلمانوں کو اس کانفرنس میں بھرپور دینی جذبے سے شرکت کے لیے برطانیہ کے تمام شہروں کا دورہ کرنے اور ہر مسجد میں ہر مدرسہ میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا چونکہ یہ کانفرنس برطانیہ کے مرکز لندن میں ہو رہی ہے۔ اس لیے لندن شہر میں محنت کرنے کی ذمہ داری آپ کے ذمہ لگائی گئی۔ اس کے ساتھ ہی برطانیہ کے جس شہر میں بھی علماء کرام کے وفد کو بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ آپ علماء کرام کا ایک وفد فوری طور پر ترتیب دے کر روانہ فرمادیتے۔ کانفرنس میں دنیا بھر سے علماء کرام کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چونکہ آپ کی ذمہ داری لندن شہر میں تھی۔ کسی عالم دین کی آمد کی اطلاع ملتی آپ فوری طور پر ان کے استقبال کے لیے بنفس نفیس تشریف لے جاتے اور آنے والے مہمانان گرامی کے قیام و طعام کا انتظامات بھی فرماتے۔ پریس میں بھی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے آپ نے بہت زیادہ محنت فرمائی اور لندن سے شائع ہونے والے تمام اردو اخبارات کے ذمہ داران سے ملاقاتیں کیں۔ ان سے درخواست کی گئی کہ وہ کانفرنس کے حوالے سے ہر روز انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے قائدین کے پروگراموں کے بارے میں ضرور خبریں شائع کریں۔ ان ملاقاتوں کا فوری طور پر یہ اثر ہوا کہ جو بھی خبر اور بیان آپ ان کے دفاتر میں فیکس کرتے اسے اخبارات جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کرتے۔ اس طرح انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی آمد سے قبل ہی برطانیہ بھر کے مسلمان اس میں شرکت اپنے لیے ایک اعزاز سمجھنے لگے۔

آپ نے ان ایام میں لندن شہر کی تمام مساجد، مدارس میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، منکرین ختم نبوت کے عبرتناک انجام اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں پر اس قدر

مدلل خطبات ارشاد فرمائے کہ برطانیہ میں کانفرنس سے قبل ہی مرزائیت چسپاں تھی۔
مرزائیت نے کانفرنس کے بارے میں دن رات پروپیگنڈا شروع کر دیا مگر غیرت مند
مسلمانوں نے مرزائیت کے مکروہ پروپیگنڈا کا کوئی نوٹس نہ لیا اور کانفرنس کے انتظامات
کے لیے دن رات جدوجہد جاری رکھی۔



بریڈ فورڈ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

بریڈ فورڈ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا
کہ ایک گروہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکا دے رہا ہے، کیونکہ ایک نبی پر ایمان
لانے کے بعد ان کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ اور وہ ایک نئے اور الگ
مذہب کے پیروکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملت اسلامیہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جناب محمد
رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ ان کی تشریف آوری کے بعد جو بھی
نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے۔ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے عقیدہ
اور ایمان کی حفاظت کریں اور انکار ختم نبوت کے فتنہ کا متحد ہو کر مقابلہ کریں۔ کانفرنس
میں حضرت مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ وہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں
بھرپور انداز میں شرکت کر کے دینی غیرت و حمیت کا مظاہر کریں۔ کانفرنس کی صدارت
مشن کے سربراہ مولانا عبدالحفیظ مکی نے فرمائی جبکہ کانفرنس سے جمعیت علماء برطانیہ اہل
سنت کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا قاری تصور الحق، مولانا مفتی محمد لہر
نے بھی خطاب کیا۔



لندن میں مختلف مقامات پر ختم نبوت کے حوالہ سے اجتماعات:

آپ نے برطانیہ میں کانفرنس کی کامیابی کے لیے دن رات ایک کیا اور ہر اس

جگہ کا دورہ کیا جہاں مسلمان آباد تھے۔ لندن میں اس قدر مصروف وقت گزارا کہ ایک ایک دن میں کئی کئی مقامات پر ملاقاتوں اور تقریروں کے لیے تشریف لے جاتے رہے۔ انہوں نے گرین اسٹریٹ، ایٹن لائن، ایٹن پارک، لائیٹن سٹون میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ہم پر حق ہے کہ دنیا میں جو بھی ختم نبوت کا انکار کرے اس کا مکمل استیصال کیا جائے۔ مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ کانفرنس میں جوق در جوق شریک ہوں۔



انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت مشن کے زیر اہتمام لندن میں تاریخ ساز تحفظِ ختم نبوت کانفرنس

حالات و واقعات کی روشنی میں

از قلم (حضرت مولانا) محمد ضیاء القاسمی

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّحُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ... أَهْلًا بَعْدُ

قادیانی گروہِ مسیلمہ پنجاب اور اس کے پیروکاروں کا ملعوبہ ہے۔ جس طرح سیدنا صدیق اکبر ؓ نے مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کر کے اس کے ناپاک وجود سے خدا کی دھرتی کو پاک کر دیا تھا اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ناپاک ذریت کو دنیا کے کونے کونے میں شکست دے کر پرچمِ ختم نبوت کو بلند کرنا علماء امت کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

جب سے خطہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبے میں مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے امتِ مسلمہ میں انتشار و تفریق کا بیج بویا ہے علمائے حقانی کی جماعت نے اسی وقت سے اس فتنہ کے استیصال کے لیے اپنی جدوجہد اور سرگرمیوں کو تیز سے تیز کر دیا۔ علمائے دیوبند اور علمائے لدھیانہ نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے جیش اول کا کردار ادا کیا اور فتنہ قادیانیت کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ اس سلسلہ میں جن علمائے کرام کو ہر اول دستے کا مقام حاصل ہے ان میں امام الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری ؒ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ، مولانا غلام مرتضیٰ حسن چاند پوری ؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ اور ان کے رفقاء کے اسمائے گرامی تاریخ کا قابلِ فخر سرمایہ ہیں۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز ربوہ کو بنایا، جو کوٹریوں کے عوض حکومت میں شامل قادیانی افسروں نے حسرتاً کر جماعت کو الٹ کر دیا۔ اس طرح ربوہ قادیانی گروہ کی اسٹیٹ بن گیا اور اسے رفتہ رفتہ فتنہ ارتداد کے مرکز کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ پاکستان میں علمائے حقانی کی جماعت نے قادیانی فتنہ سامانیوں کا بھرپور انداز سے محاسبہ شروع کر دیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے مجاہد علماء کی ایک جماعت تشکیل پائی جسے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت و سیادت کا فخر حاصل ہو گیا۔ اس جماعت کے قائدین میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمن میانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ نمایاں شخصیات تھیں، جن کی جدوجہد سے پاکستان میں قادیانیت کی جڑیں کھوکھلی ہو گئیں۔ 1953ء میں قائدین مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی متحدہ جمعیت سے قادیانیوں کے لیے ایک تاریخ ساز تحریک کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں ہزاروں مسلمان اس تحریک میں شہید ہوئے مگر ختم نبوت کے مسئلہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے خون سے زندہ و تابندہ کر گئے۔

1974ء میں قائدین مجلس تحفظ ختم نبوت نے حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف بھرپور جہاد کیا جس کی پاداش میں پاکستان کی پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور پہلی مرتبہ پاکستان کی اسمبلی اور حکومت نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے دلائل سن کر قادیانی گروہ کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس تحریک میں مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ دوسری جماعتوں کے قائدین کا نام ہمیشہ تاریخ میں روشن رہے گا۔ 1983ء میں قادیانی گروہ کی جارحانہ سرگرمیوں میں پھر

سے اضافہ ہو گیا اور انہوں نے ختم نبوت کے ایک مبلغ مولانا اسلم قریشی کو منسوری 1983ء میں اغواء کر لیا۔ مولانا اسلم قریشی کے اغواء سے مسلمانوں میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی اور پورا ملک اس صورتحال پر تشویش ظاہر کرنے لگا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے پاکستان میں تمام دینی جماعتوں کو متحد ہو کر قادیانیوں کے خلاف مشترکہ پلیٹ فارم سے جدوجہد کرنے کی دعوت دی اور حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو اس عظیم اتحاد قائم کرنے کی ذمہ داری سپرد فرمائی جسے مولانا مرحوم نے نہایت مخلصانہ جدوجہد سے سرانجام دیا اور تمام دینی جماعتوں کی ایک جماعت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نام سے معرض وجود میں آئی۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قیادت کا سہرا حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے سر باندھا گیا اور ان کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت نے ایک تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ قادیانیت اس تحریک کے سامنے ٹھہر نہ سکی اور قادیانی جماعت کے تمام سرپرست عاجز ہو کر ہتھیار ڈال گئے اور قادیانیوں کے خلاف صدر مملکت نے 26 اپریل 1984ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کا مسلمان کہلانا، اذان دینا، مسلمانوں کے شعائر اسلامی کو استعمال کرنا جرم قرار دے دیا گیا۔ اس طرح غرور پھر سے پاش پاش ہو گیا اور اکڑی ہوئی گردنیں ختم ہو گئیں۔ اس تحریک میں راقم (مولانا محمد ضیاء القاسمی) کو ایک مرتبہ گوجرانوالا سے اور ایک مرتبہ گھر سے گرفتار کر کے فیصل آباد جیل میں بند کر دیا گیا لیکن الحمد للہ! جب بھی جیل سے رہائی ہوئی تو قادیانیوں کو پسپائی ہوئی۔ اسی تحریک سے خائف ہو کر مرزانیوں کا بزدل خلیفہ علماء حق کا قاتل اور پاکستان میں دہشت گردی کا علمبردار مسیلمہ پنجاب کا جانشین مرزا طاہر احمد دم دبا کر لندن بھاگ گیا اور اپنے پیروکاروں کو روتے، چلاتے چھوڑ کر اس سرزمین کی طرف بھاگ نکلا، جو قادیانی نبوت کی خالق و مالک تھی اور جس کی خدمت اور کاسہ لیبسی قادیانیوں کا ایمان

اور عاقبت کے لیے سند عاقبت کا درجہ رکھتی ہے۔

مرزا طاہر لندن میں:

مرزا طاہر احمد نے لندن پہنچ کر تمام قادیانیوں کو جمع کیا اور وہیں پر مستقل ڈیرا
جمانے کا عزم کر لیا۔ اس غرض سے پھر سے چندے کا دھندا شروع کر دیا گیا۔ ہزاروں
پونڈ خرچ کر کے پچیس ایکڑ زمین خرید لی گئی۔ سرزمین برطانیہ کو ربوہ کی طرح مسرتنگر
بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا اور ساتھ ہی اس منحوس مرکز کا نام اسلام آباد رکھ دیا گیا۔ قادیانیوں
کا سالانہ جلسہ جو نوے سال سے قادیان اور ربوہ میں ہو رہا تھا، پاکستان میں اس پر
پابندی عائد کر دی گئی، جس کی وجہ سے مرزا طاہر نے اپنے سالانہ جلسہ کے انعقاد کا لندن
میں اعلان کر دیا اور بھرپور کوشش کر کے اس مرتدنگر میں جلسہ فتنہ ارتدادی کی ترویج و
اشاعت کا منصوبہ بنایا جسے پوری دنیا میں رہنے والے مرتدین نے مضبوط مرکز بنانے کے
لیے مرزا طاہر کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ قادیانیوں نے پاکستان میں
شرمناک ذلت اٹھانے کے بعد اپنے مرکز کو پاکستان سے باہر منتقل کرنے کی کوشش کی۔
مکہ مکرمہ میں میٹنگ اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا قیام:

میں نے جب سے اخبارات میں پڑھا تھا کہ قادیانیوں کا سالانہ جلسہ لندن میں
ہو رہا ہے، مجھے بہت ہی اضطراب تھا اور میری انتہائی آرزو اور خواہش تھی کہ لندن میں
قادیانیوں کے جلسے کا احتساب اور قادیانی گروہ کے باطل نظریات کا محاسبہ ہونا چاہیے۔
اس ذہنی کشمکش میں تھا کہ مجھے اپریل 1985ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عمرہ
کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ حرم شریف میں بہت عاجزی سے التجا کی کہ مولیٰ کریم ہمیں
قادیانی گستاخوں کے احتساب کی توفیق عطاء فرما، تاکہ تیرے محبوب کے دشمنوں کا مواخذہ
کر سکیں۔ الحمد للہ! درخواست منظور ہو گئی اور میں نے اس بات کا احساس مکہ مکرمہ کے ایک
درد مند مخلص نوجوان عالم حضرت مولانا الشیخ عبدالحفیظ کلمی کو دلایا اور انہیں اس بات پر آمادہ

کیا کہ بے سراسمانی کے عالم میں ہی ہمیں تحفظ ختم نبوت کے لیے لندن جانا چاہیے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کر کے ان کے دام فریب سے بچایا جائے۔ خدا بھلا کرے حضرت مولانا عبدالحفیظ المکی کا کہ انہوں نے میری اس رائے کو بہت ہی پسند فرمایا بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنے دولت کدہ پر ایک میٹنگ رکھی، جس میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو مدعو کیا گیا، جو ان دنوں مکہ مسکرمہ ہی میں تھے۔ اس طرح رات کو میٹنگ ہوئی، جس میں حضرت مولانا عبدالحفیظ المکی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، محمد یوسف بٹ اور راقم شریک ہوئے۔ الحمد للہ! اسی مجلس میں طے پایا کہ 4۔ اگست کو لندن شہر میں بین الاقوامی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس کے لیے عارضی طور پر ایک جماعت کا نام بھی تجویز ہو گیا جو اس کانفرنس کا انتظام کرے گی اور اسے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے نام سے یاد کیا جائے گا جس کے صدر مولانا عبدالحفیظ المکی اور نائب صدر مدرس حرم مولانا محمد مکی حجازی، مولانا منظور احمد چنیوٹی اور جنرل سیکرٹری کے فرائض میرے سپرد کیے گئے۔ سرپرست حضرت مولانا سید اسعد مدنی اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد کو بنایا گیا۔

مولانا عبدالحفیظ المکی چونکہ محدث اعظم حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ کے خلیفہ اور فاضل سہارنپور ہیں۔ اس حیثیت سے ان کے پورے برطانیہ میں معتقدین اور احباب کا وسیع حلقہ موجود ہے۔ اس لیے انہی سے عرض کیا گیا کہ رمضان سے قبل آپ ہی انگلینڈ تشریف لے جائیں اور وہاں اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے دوستوں سے رابطہ فرمائیں، جسے مولانا مکی صاحب نے بصد مسرت قبول فرمایا۔

ہماری خوش قسمتی سے انہی دنوں مکہ مکرمہ میں جانشین حضرت مدنی حضرت مولانا سید اسعد مدنی تشریف لے آئے۔ ان سے تمام مشاورت اور فیصلے کا تذکرہ کیا تو انہوں

نے بہت ہی مسرت کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے بھی اپنی سرپرستی اور دعاؤں سے سرفراز فرمایا اور ساتھ ہی کانفرنس میں شرکت کا وعدہ بھی فرمایا۔ اس طرح مکہ مکرمہ بلد امین میں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کرنے کا فیصلہ ہوا تھا وہ کانفرنس اللہ کے فضل و رحمت سے پوری دنیا میں اپنا ایک تاریخی مقام پیدا کر چکی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اور ختم نبوت کے شیدائیوں کے دل کی دھڑکن بن گئی اور مرزائیت کے لیے پوری دنیا میں چیلنج بن گئی۔

الشیخ مولانا عبد الحفیظ المکی کی لندن روانگی:

فیصلہ کے مطابق مولانا عبد الحفیظ المکی لندن روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچتے ہی انہوں نے انگلینڈ کے جید عالم دین حضرت مولانا یوسف متالا سے رابطہ کیا اور انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں مشاورت کی۔ مولانا متالا صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز اور فاضل محدث ہیں۔ دارالعلوم بری انگلینڈ کی عظیم دینی درسگاہ کے مہتمم و بانی ہیں۔ مولانا متالا صاحب نے اس کانفرنس کے فیصلہ کو بے حد سراہا اور اس کے لیے اپنی تمام تر مساعی بروئے کار لانے کا وعدہ فرمایا اور اس سلسلہ میں عملی اقدامات کے لیے مولانا عبد الحفیظ المکی سے مختلف علمائے کرام اور درو دل رکھنے والے احباب سے ملاقاتیں کرائیں، جن میں مولانا عبد الرشید ربانی جنرل سیکرٹری جمعیتہ علمائے برطانیہ، مولانا موسیٰ قاسمی جمعیتہ علمائے اسلام برطانیہ، مولانا مقبول احمد خطیب جامع مسجد گلاسگو، چوہدری عبد الحمید لندن، مولانا محمد اقبال رگونی مانچسٹر، مولانا بلال بری، مولانا داؤد بولٹن، قاری تصور الحق، مولانا محمد اسلم، مولانا اسلم زاہد، مولانا عبد الرحمن صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مولانا عبد الحفیظ المکی کی نگرانی میں ایک کمیٹی ترتیب دے دی گئی جو تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے ابتدائی انتظامات کا نظام ترتیب دے گی۔ چنانچہ اس کمیٹی نے ابتدائی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے لیے ویبیلے کانفرنس سنٹر لندن کا ہال چودھری

عبدالحمید نے بک کرا لیا اور اشتہارات و ضروری امور کے لیے مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا موسیٰ قاسمی اور قاری تصور الحق نے انتھک جدوجہد کا آغاز کر دیا۔
پاکستان سے علماء و مشائخ کی لندن روانگی:

پاکستان سے جن علماء کرام کو کانفرنس میں شرکت کے لیے جانا تھا ان میں مولانا منظور احمد چنیوٹی اور حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود کو باقاعدہ مولانا مکی صاحب نے دعوت نامہ بھیجا تھا۔ مولانا زاہد الراشدی اس سال سفر حج کا ارادہ رکھتے تھے انہوں نے بھی تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کی خبر سن کر براستہ لندن سفر حج کا ارادہ فرمایا۔ اس لیے وہ بھی اس کاروان تحفظ ختم نبوت میں شریک ہو گئے اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے انتھک جدوجہد کی۔ راقم الحروف، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا زاہد الراشدی ایک ساتھ ہی کراچی سے براستہ استنبول لندن پہنچے۔ لندن ایئر پورٹ پر انگلینڈ کے تمام اسلام دوست احباب اور دینی جماعتوں کے قائدین نے ہمارا استقبال کیا جو ہماری عزت افزائی بھی اور ہمارے اس عظیم مشن کے لیے ان کی طرف سے حوصلہ افزائی بھی تھی۔ لندن ایئر پورٹ پر جن جید علمائے کرام نے ہمیں خوش آمدید کہا ان میں مندرجہ ذیل علمائے کرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

- ۱۔ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی
- ۲۔ مولانا موسیٰ قاسمی
- ۳۔ مولانا عبدالرشید ربانی (جنرل سیکرٹری جمعیت علماء برطانیہ)
- ۴۔ مولانا قاری محمد طیب (صدر جمعیت اہلسنت برطانیہ)
- ۵۔ مولانا امداد الحسن نعمانی (جنرل سیکرٹری جمعیت اہل سنت برطانیہ)
- ۶۔ مولانا داؤد، بولٹن
- ۷۔ مولانا اسماعیل بھوٹا، لندن
- ۸۔ چودھری محمد اسلم، لندن
- ۹۔ قاری تصور الحق، برمنگھم

- ۱۰۔ اشرف خان، لندن ۱۱۔ قاری ازہر
۱۲۔ مولانا حافظ عبدالرحمن ۱۳۔ مولانا مقبول احمد

اور ان کے علاوہ دیگر احباب اور ختم نبوت کے شیدائی کثیر تعداد میں موجود تھے جن کے اسمائے گرامی سے میں اس وقت متعارف نہیں تھا۔ لندن پہنچنے پر ہمارا قیام ساؤتھ ہال میں تھا۔ جہاں ایک بہت ہی مخلص نوجوان محمد اشرف خان نے اپنا پورا مکان مہمانوں کے لیے خالی کر دیا تھا۔ جو پورے عرصہ میں مہمانوں کا مرکز رہا۔

لندن پہنچتے ہی مجلس مشاورت ہوئی جس میں برطانیہ کے قابل ذکر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اس میں قاری تصور الحق نے مستقبل کا تمام طے شدہ پروگرام پیش کیا۔ جس میں کاروان ختم نبوت کا دورہ پورے انگلینڈ میں رکھا گیا تھا۔ اس پروگرام میں معمولی سی ترمیم کر لی گئی۔ جس کے مطابق علماء کرام کو مختلف علاقوں میں تقسیم کر دیا گیا اور میرے لیے لندن شہر تجویز کیا گیا اور ساتھ ہی تمام علاقوں میں مختلف وفود بھیجنے اور کانفرنس میں کامیابی کے لیے علماء کرام کے مزید وفود ترتیب دینے کی ذمہ داری سپرد کی گئی۔ الحمد للہ! اس طرح پہلے ہی روز علماء کرام نے اپنے فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے اور رفتہ رفتہ پاکستان سے علماء کرام تشریف لاتے رہے اور اس کاروان ختم نبوت میں شریک ہو کر کانفرنس کی کامیابی کے لیے بھرپور جدوجہد فرماتے رہے۔ چند دنوں کے بعد پاکستان سے جدید علماء کرام کی آمد شروع ہو گئی۔

جس دوست نے بھی حج کا ارادہ کیا ہوا تھا کوشش کر کے لندن کا راستہ اختیار کر لیا اور ختم نبوت کے تحفظ کا جذبہ انہیں کشاں کشاں لندن لے آیا جس سے کانفرنس کی تیاریوں میں اور بھی جان پڑ گئی اور ہماری محنتوں کا دائرہ اور بھی وسیع ہو گیا۔ الحمد للہ پاکستان سے تشریف لانے والے علماء کرام نے بھی محنت اور جدوجہد کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت شاقہ کو قبول فرمائے۔

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں نے حضرات علماء کرام کا شاندار استقبال کیا اور انہیں مشن کی طرف سے اپنا مہمان بنانے کا شرف حاصل کیا۔
تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کر نیوالے پاکستانی علماء کے اسمائے گرامی:

- 1: مخدوم العلماء مولانا خواجہ خان محمد (کنڈیاں شریف)
- 2: مولانا محمد ضیاء القاسمی (جنرل سیکرٹری ختم نبوت مشن)
- 3: مولانا منظور احمد چنیوٹی (نائب صدر ختم نبوت مشن)
- 4: مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود (نائب صدر ختم نبوت مشن)
- 5: مولانا زاہد الراشدی (رابطہ سیکرٹری مجلس عمل ختم نبوت)
- 6: پیر طریقت مولانا غلام حبیب نقشبندی
- 7: مولانا سید عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد)
- 8: مولانا محمد یوسف (مہتمم دارالعلوم پلندری آزاد کشمیر)
- 9: مولانا مفتی احمد الرحمن (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن)
- 10: مولانا محمد زکریا (ایم پی اے سندھ اسمبلی)
- 11: مولانا مفتی محی الدین (مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن)
- 12: مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا (مدیر ختم نبوت کراچی)
- 13: مولانا محمد یوسف لدھیانوی (مدیر بینات کراچی)
- 14: مولانا منظور الحسینی (مبلغ ختم نبوت کراچی)
- 15: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان)
- 16: مولانا قاری عبدالحی عابد (خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ)
- 17: مولانا میاں محمد اجمل قادری (سجادہ نشین خانقاہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ)
- 18: مولانا اللہ وسایا (مرکزی رہنما تحفظ ختم نبوت ملتان)

- 19: مولانا محمد یوسف رحمانی (خطیب قصور)
- 20: مولانا عبدالقوی (جامعہ عبیدیہ ملتان)
- 21: مولانا عبدالغنی
- 22: مولانا عبدالواحد
- 23: مولانا عبدالصمد
- 24: مولانا پیر حسین علی توحیدی (خطیب راولپنڈی)
- 25: مولانا امجد تھانوی (کراچی)
- 26: مولانا عبدالرحمن قاسمی (چکوال)
- 27: مولانا فضل الہی (دینہ ضلع جہلم)
- 28: مولانا عبدالراؤف ربانی (رحیم یار خان)
- 29: مولانا عبدالحمید (شیخ الحدیث باب العلوم کھر وڑپکا)
- 30: مولانا سید جاوید حسین شاہ (مہتمم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد)
- 31: جناب غلام محمد عباسی (مہتمم باب العلوم کھر وڑپکا)
- 32: مولانا عزیز احمد (خلف الرشید مولانا خواجہ خان محمد)
- 33: صاحبزادہ عابد (کنڈیاں شریف)

حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی تشریف آوری:

شیخ العرب والجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے جانشین حضرت مولانا اسعد مدنی کانفرنس سے چند روز پہلے لندن تشریف لائے۔ ایئر پورٹ پر برطانیہ بھر سے آئے ہوئے علماء کرام، دینی جماعتوں کے رہنماؤں، سینکڑوں کارکن، انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے امیر مولانا عبدالحفیظ مکی اور راقم الحروف محمد ضیاء القاسمی بھی موجود تھے۔ حضرت مولانا سید اسعد مدنی کا ایئر پورٹ پر شاندار استقبال کیا گیا

ایئرپورٹ پر ہی میں نے پہلی بار حضرت مولانا ارشد مدنی کی زیارت کی جو دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث اور جید عالم دین ہیں۔ مولانا ارشد مدنی بھی حضرت مدنی کے مجاہد فرزند ہیں۔ ان دونوں رہنماؤں کی سرپرستی اور خصوصی مشورے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے لیے راہنما اصول رہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ ختم نبوت مشن ان اکابر کی سرپرستی اور خصوصی توجہات کو اپنے لیے سعادت تصور کرتی رہے گی۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد کا بھی شاندار استقبال کیا گیا اور جونہی پاکستان یا بیرونی ممالک سے علماء کرام کی اطلاع ملتی، میں اور مولانا عبد الحفیظ کی ایئرپورٹ پر پہنچ کر ان کا استقبال کرتے۔ اس طرح شب و روز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کی راہیں ہموار ہوتی رہیں۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

ابوظہبی سے علماء کی آمد:

حضرت مولانا خلیل احمد ہزاروی اور مولانا اشتیاق عثمانی، ابوظہبی کی مشہور دینی جماعت جمعیت اہل سنت کے نمائندہ کی حیثیت سے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ حضرت مولانا عبد الحفیظ کی اور راقم الحروف نے دیگر احباب کے ہمراہ ان کا خیر مقدم کیا اور ایئرپورٹ پر ان کو خوش آمدید کہا گیا۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا وفد:

حضرت مولانا ڈاکٹر اسماعیل خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے اور مولانا نور محمد مکہ مکرمہ سے تشریف لائے۔ جن کے لیے ختم نبوت مشن کے رہنماؤں نے دیدہ و دل فرس راہ کر دیئے۔ جن کی آمد ہمارے لیے نیک وصال اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے نیک شگون تھی۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے ان حضرات کا تشریف لانا ہی اس بات کی غمازی کر رہا تھا کہ تیری آواز مکے اور مدینے!

معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصرت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس ان شاء اللہ یورپ میں ختم نبوت کے تحفظ اور استیصال قادیانیت کیلئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ **أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ۔**
بنگلا دیش کا وفد:

بنگلا دیش کے مشہور بزرگ حضرت مولانا حافظ جی حضور (خلیفہ مجاز حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی تشریف لائے اور مولانا احرار الزمان جو بنگلا دیش کے ممتاز عالم دین ہیں وہ بھی حضرت مولانا حافظ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بنگلا دیش کے علماء کرام کی ترجمانی کی۔
کینیڈا کے علماء کا وفد:

حضرت مولانا مظہر عالم صاحب کینیڈا کے ممتاز اور جید عالم دین ہیں اور حضرت محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ کینیڈا میں ایک دینی دارالعلوم کے بانی و مہتمم ہیں۔ آپ نے دور دراز کا سفر فرما کر انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے منتظمین کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ہمیشہ کے لیے ختم نبوت مشن میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔
جامعہ ازہر مصر کے علماء کا وفد:

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے صدر نے مصر کی عظیم یونیورسٹی کے شیخ ازہر کو بھی کانفرنس میں شرکت کے لیے دعوت نامہ بھیجا۔ جس کے جواب میں شیخ ازہر نے اپنی نمائندگی کے لیے یونیورسٹی کے دو فاضل شیخ لندن بھیجے۔ مصر کے اس وفد نے جامعہ ازہر مصر کے علماء اور عوام کی طرف سے بھرپور نمائندگی فرمائی۔ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شامل ہونے والے شیوخ کا وفد شیخ ڈاکٹر عبدالودود شلبی اور شیخ ڈاکٹر عبد الجلیل شلبی پر مشتمل تھا۔ جنہوں نے قادیانیوں کے خلاف نہایت فاضلانہ خطاب کیا۔



اسم: _____

پتہ: _____

تلفون: _____

قادیانی گروہ سلام اور پاکستان جیناؤں کے لیے پریپاریشن اور اسٹیشن میں شرکت کیلئے مسلمانان عالم کو

قادیانیوں کے خطاناگ عنزم سے آگاہ کرنے کے لئے

ختم نبوت

یک روزہ

انٹرنیشنل

کافر نس

مقام: ویسٹ کافر نس لندن

نوشہ: ۱۵ اگست

تاریخ: اتوار

وقت: _____

بیت النبیین والنجی

مشہور ترین سے مشہور ترین اسلامی کتاب اور اوقات مبارکہ اور قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی خدمت میں

<p>01-574 5115</p> <p>01-574 9083</p> <p>01-574 1060</p> <p>01-571 2670</p> <p>01-574 0416</p> <p>01-572 2766</p> <p>01-552 0942</p>	<p>01-574 5115</p> <p>01-574 9083</p> <p>01-574 1060</p> <p>01-571 2670</p> <p>01-574 0416</p> <p>01-572 2766</p> <p>01-552 0942</p>	<p>01-574 5115</p> <p>01-574 9083</p> <p>01-574 1060</p> <p>01-571 2670</p> <p>01-574 0416</p> <p>01-572 2766</p> <p>01-552 0942</p>	<p>01-574 5115</p> <p>01-574 9083</p> <p>01-574 1060</p> <p>01-571 2670</p> <p>01-574 0416</p> <p>01-572 2766</p> <p>01-552 0942</p>
--	--	--	--

مسلمانانِ جنت کے لیے قادیانی گروہ کی ہمت شکنی اور ان کے خلاف کارروائی کے لیے مسلمانانِ عالم کو

وقت: _____

مقام: _____

تلفون: _____

Printed by: Darul Uloom Haqqania, London. Tel: 020 773 3387. Fax: 020 773 3388. Email: info@darul-loom.co.uk

ختم نبوت کافر نس ویسٹ لندن کا اشتہار

4۔ اگست تاریخ کا عظیم دن

تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن..... مسلمانوں کے دل کی دھڑکن

لندن سے گلاسگو تک انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس پورے برطانیہ کے مسلمانوں کا نعرہ بن گیا اور کوئی چھوٹا بڑا شہر کاروان تحفظ ختم نبوت کی محنت اور کاوشوں سے خالی نہیں رہا۔ پورا انگلینڈ ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ شہروں میں، کوچوں میں، بسوں، کاروں اور ریل کی بکنگ شروع ہو گئی اور ہر شہر کے شیدائیانِ حتم نبوت نے پروانہ وار انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کا عزم اور پروگرام بنا لیا۔ اخبارات میں مختلف شہروں سے قافلوں کی روانگی کی خبریں چھپنا شروع ہو گئیں۔ روزنامہ جنگ اور وطن لندن میں جن مقامات اور شہروں سے فدایانِ ختم نبوت کو لے کر کوچ اور بسیں روانہ ہونے والی تھیں اس کی تفصیلات کا درج ذیل خبر کے تراشے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

لندن تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے لیے کوچیں:

4۔ اگست کو ویبلے ہال میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں مختلف شہروں سے کوچوں کے ذریعہ لندن پہنچنے کے لیے انتظامات کو آخری شکل دے دی گئی جس کے مطابق ان شہروں میں مندرجہ ذیل حضرات کوچوں کی روانگی کا اہتمام کریں گے۔ فون نمبر حسب ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام شہر	فون نمبر	نام
1:	گلاسگو	041-429717	منفق مقبول احمد
2:	ڈیوبزبری	0924-467760	جناب منظور احمد
3:	لیڈز	0532-621300	حافظ محمد حسن

مولانا ادریس	061-6245448	اولڈ ہم	:4
مولانا محمد اقبال رگونی	061-2731145	مانچسٹر	:5
مفتی بشیر احمد	0254-673821	بلیک برن	:6
مولانا محمد یوسف متالا	070-2827405	دارالعلوم بری	:7
مولانا عبید الرحمن	0742-554136	شیفیلڈ	:8
مولانا رضاء الحق	0602-703976	مانچسٹر	:9
مولانا عبدالاول	0922-22936	والسال	:10
قاری اسماعیل رشید	0322-387917	کارڈف	:11
مولانا محمد اسماعیل	0924-442359	باٹلے	:12
مولانا موسیٰ قاسمی	0204-384636	بولٹن	:13
مولانا لطف الرحمن	0274-724819	بریڈ فورڈ	:14
مولانا محمد اکرم	جامع مسجد نور	بریڈ فیلڈ	:15
قاری طیب عباسی	0706-45135	راچڈیل	:16
مولانا سید الازکیا	061-3309837	آسٹن انڈر لائن	:17
مولانا عبدالرزاق	0282-22321	برنلے	:18
مولانا بلال مظاہری	061-7641628	بری	:19
مفتی محمد اسلم	0709-560038	رادھرم	:20
مولانا یوسف سورتی	0533-733006	لیسٹر	:21
مولانا اسماعیل منوری	061-3287531	برمنگھم	:22

23:	گلاسٹر	0452-41683	مولانا ایوب سورتی
24:	ریڈنگ	0734-61565	قاری محمد ایوب
25:	ایڈہل	0737-60521	مولانا عبدالستار

بریلوی جماعت کی طرف سے تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کی حمایت کا اعلان:

برطانیہ میں مقیم بریلوی جماعت کے قائدین اور عوام نے بھی انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ورلڈ اسلامک مشن یو کے کی طرف سے کانفرنس کی بھرپور حمایت کا اعلان کر دیا جو کہ روزنامہ جنگ لندن اور روزنامہ وطن لندن میں اخباری اشتہارات کی شکل میں شائع کر دیا گیا۔ جس کی اخباری جھلک سے یقیناً آپ مسرت محسوس کریں گے کیونکہ قادیانی دسیسہ کاریوں سے تمام جماعتیں آگاہ ہیں اور ان کو ملت اسلامیہ کے لیے تباہ کن اور ایمان سوز سمجھتی ہیں۔ اس لیے ورلڈ اسلامک مشن نے بھی قادیانیوں کے خلاف ہونے والی انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کو وقت کی ایک اہم ضرورت سمجھتے ہوئے اس کی بھرپور تائید کی۔

تبلیغی مرکز ڈیویز بری میں دعائیں:

جن دنوں انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت کانفرنس لندن میں ہو رہی تھی انہی ایام میں قریب قریب تبلیغی جماعت کے اجتماعات امریکا، فرانس، انگلینڈ میں ہو رہے تھے اس لیے تبلیغی جماعت کے تمام اکابر ان دنوں خوش قسمتی سے انگلینڈ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہم نے اس موقع کو غنیمت بلکہ کانفرنس کے لیے نیک فال سمجھا اور فیصلہ کیا کہ اہل ذکر و فکر کی اس جماعت کے مجاہدین فی سبیل اللہ سے کانفرنس کے لیے دعائیں کرائی جائیں۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی اور راقم (مولانا محمد ضیاء القاسمی) نے حضرت مولانا انعام الحسن دامت برکاتہم سے ملاقات کی اور کانفرنس کے لیے خصوصی دعاؤں کی

درخواست کی۔ اسی طرح حضرت مولانا مفتی زین العابدین مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی عبدالقادر مدظلہ نے کانفرنس کے لیے خشوع و خضوع سے دعائیں فرمائیں۔ تبلیغی جماعت کے افراد پوری طرح تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لیے کمر بستہ ہو گئے۔ اس طرح کانفرنس کے منتظمین اور کارکنوں میں ایک حوصلہ اور ولولہ پیدا ہو گیا۔

الحمد للہ! پورا برطانیہ شیدائیان ختم نبوت کی صف میں کھڑا ہو گیا اور 14 اگست کا اس طرح انتظار کیا جانے لگا جس طرح ہلالِ عید کا انتظار کیا جاتا ہے۔ بعض عمر رسیدہ بزرگ اور مائیں بہنیں جو اپنے کسی عذر کی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتے تھے ان کی تہجد کی دعائیں، شب کی آہیں اور خدا کے حضور گرے ہوئے آنسو کانفرنس کو زندہ و جاوید اور تاریخ ساز عالمی تحریک بنا گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا۔

مولانا عبدالحفیظ مکی بھی ڈیوز بری تشریف لے گئے اور اکابر تبلیغ سے تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کی وجوہات تفصیلات سے بیان فرمائیں اور میں بھی ڈیوز بری کے اکابر تبلیغ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مولانا اللہ وسایا اور مولانا موسیٰ قاسمی صاحب میرے ہمراہ تھے۔ حضرت مولانا حافظ پٹیل نے خصوصی شفقت اور محبت کا مظاہرہ فرمایا اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے حالات سن کر بہت دعائیں دیں۔ مرکز مسیس آئی ہوئی جماعتوں کے ہاتھ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کانفرنس کی کامیابی کے لیے اٹھ گئے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمایا اور کانفرنس یورپ میں مینارہ نور ثابت ہوئی جس کی روشنی سے پورا یورپ روشن ہوگا۔ ان شاء اللہ

جمعیۃ اہل حدیث کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی حمایت کا اعلان:

جمعیۃ اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ مولانا محمود میر پوری نے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لیے حمایت کا اعلان فرمایا جو روزنامہ وطن لندن میں شائع ہوا۔

جمعیتہ علمائے برطانیہ کی اپیل:

جمعیتہ علمائے برطانیہ جو انگریزوں میں علمائے حقانی کی ایک مؤثر تنظیم ہے اس کے اکابر علماء اور جماعتی احباب نے تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لیے نہ صرف اپیل ہی کی بلکہ اس کانفرنس کو کامیاب کرانے کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ مولانا یوسف متالا، مولانا لطف الرحمن، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا اسلم زاہد، مولانا بلال ٹیبل لندن، قاری تصور الحق، مولانا فتح محمد، مفتی بشیر احمد صاحب، مولانا اقبال رنگونی، مولانا ہاشم، مولانا موہی قاسمی اور مولانا داؤد مفتاحی اس کانفرنس کے لیے شب و روز محنت فرماتے رہے، جس کی وجہ سے جمعیتہ علمائے برطانیہ کے تمام حلقے اس کانفرنس میں شریک ہوئے اور کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔

حزب العلماء برطانیہ کی اپیل:

مولانا محمد یعقوب اور مولانا اسماعیل جو حزب العلماء کے رہنماء ہیں، ان سے حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے ملاقات کی اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے بھرپور تعاون کی درخواست کی جسے انہوں نے بصد مسرت قبول فرمایا اور اپنے تمام حلقہ احباب سے کانفرنس کو کامیاب کرانے کے لیے بھرپور اپیل کی جس کا خاصا اثر ہوا۔ اس طرح پورے برطانیہ کے علماء، خطباء، آئمہ، مدرسین، دینی جماعتوں، انجمنوں اور دینی درد رکھنے والے رہنماؤں نے ہر اعتبار سے کانفرنس کو کامیاب کرانے کے لیے اپیلیں کیں۔ ملک کے تمام طبقے ایک آواز بن گئے اور الحمد للہ پورا برطانیہ اتفاق و اتحاد کا گہوارہ بن گیا، جس سے بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ چلو چلو لندن چلو 4۔ اگست لندن چلو کا نعرہ ہرنچے، بوڑھے اور جوان کے دل کی آواز بن گیا۔ جس کی صدا میں خدا کی نصرت اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز تھا۔ الحمد للہ!

4۔ اگست کا دن آگیا:

4۔ اگست 1985ء کا انگلینڈ بھر کے مسلمانوں کو انتظار تھا اور انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شمولیت کے لیے زور شور سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ لوگ 3۔ اگست کو ہی آنا شروع ہو گئے، جنہوں نے مختلف احباب اور رشتہ داروں کے ہاں قیام کیا۔ پاکستانی علماء کرام جو مختلف گروپوں کی شکل میں پورے انگلینڈ کا دورہ کر رہے تھے وہ اپنا دورہ ختم کر کے پہنچنا شروع ہو گئے۔ ساؤتھ ہال کی جامع مسجد اور جناب اشرف خان اور ان کے رفقاء نے کار نے علماء کرام کے لیے دیدہ و دل فرس راہ کر دیئے۔ کھانے اور سواری کا انتظام نہایت بہترین کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جناب اشرف خان، حاجی محمد اسلم، محمد اکرم، حاجی محمد اسلم کے فرزند، بھائی اشرف خان کا پورا خاندان، مولانا عبدالرحمن تارا پوری اور ان کے فرزند مسجد کے تمام نمازی اور اشرف خان کے ساتھی جو فیصل آباد کے رہنے والے ہیں ان کے خلوص، تعاون، جدوجہد، کانفرنس کی کامیابی کے لیے شب و روز محنت، مہمانوں کے کھانے، سواری کا انتظام نہایت ہی قابل قدر اور لائق صد تحسین و تبریک تھا۔ ان حضرات نے تمام علماء کرام اور منتظمین کانفرنس کے دلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گھر کر لیا ان دوستوں کی قربانی، خلوص اور محنت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی اللہ تعالیٰ اس کا اجر ان کو عطا فرمائیں گے۔

4۔ اگست کی تاریخ کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لیے 3۔ اگست کو ایک بھر پور میٹنگ ہوئی جس میں علماء کرام اور لندن کے مقامی احباب نے شرکت فرمائی۔ چودھری عبدالحمید نے ویبیلے کانفرنس سنٹر کی بکنگ اور تمام کوائف سے آگاہ فرمایا اور انتظامات کی تفصیلات بتائیں۔ چودھری عبدالحمید، مولانا عبدالحمید مکی کے والد محترم جناب ملک عبدالحق کے ذاتی دوستوں میں سے ہیں۔ انہوں نے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لیے نمایاں کردار ادا کیا اور اپنے دوستوں کے ہمراہ

دن رات کانفرنس کی کامیابی کے لیے محنت کرتے رہے۔ چودھری عبدالحمید، مولانا موسیٰ قاسمی نے ویملے ہال کا معائنہ کیا۔ تمام تر انتظامات کو دیکھ کر انتہائی مسرت اور اطمینان حاصل ہوا۔ میٹنگ میں کانفرنس کی صدارت، مقررین کی ترتیب، عنوانات اور دیکھ بھال کے لیے مختلف احباب کی ذمہ داریاں اور رضا کاروں کے نظام کو منظم رکھنے کے لیے کمیٹیاں تشکیل دے دی گئیں۔ نظام الاوقات اور مقررین کی ترتیب کا نقشہ طے ہوا۔

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن / ویملے کانفرنس سنٹر لندن:

دیکھنے والوں نے دیکھا اور اخبارات نے لکھا کہ ویملے ہال صبح 9 بجے عاشقان رسول ﷺ سے بھر چکا تھا اور اس کے بعد آنے والے احباب کو ہال میں نشستیں نہ مل سکیں بلکہ انہوں نے بیٹھنے اور برآمدے میں بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر تقریریں سنیں۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز:

4- اگست 1985ء بروز اتوار کو صبح 9 بجے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت مشن کے زیر اہتمام ہونے والی انٹرنیشنل کانفرنس کا آغاز ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے منسٹرانٹ مولانا عبدالرشید ربانی اور مولانا اسماعیل رشید نے سرانجام دیئے۔ مولانا ربانی اردو کے اعلانات نشر کرتے اور مولانا اسماعیل رشید عربی اور انگریزی میں پروگرام کی ترجمانی کرتے رہے۔ پہلی نشست کی صدارت تین رہنماؤں نے فرمائی۔

- 1: حضرت مولانا خواجہ خان محمد (امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان)
- 2: حضرت مولانا عبدالحمید (امیر انٹرنیشنل ختم نبوت مشن)
- 3: فضیلۃ الشیخ الدكتور عبدالجلیل شلبی (مصر)

کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا اور قاری عبدالرشید ربانی نے تلاوت قرآن سے سامعین کو محفوظ فرمایا۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبدالحمید مکی امیر انٹرنیشنل ختم نبوت مشن نے خطبہ استقبالیہ عربی میں ارشاد فرمایا، جس میں عظمت ختم

نبوت اور اس پر علماء کی تاریخ ساز قربانیوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے لندن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی ضرورت پر تبصرہ فرمایا۔ مولانا عبدالحفیظ مکی نے جب علماء کرام کی مسئلہ ختم نبوت کے لیے قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے امام المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کیا تو پورا ہال سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا اور یوں اس فقیر کا اس سرزمین میں بھی نام اونچا ہو گیا جس سرزمین کے حکمرانوں نے ہمیشہ حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سرتنگوں کرنے کی کوششیں کی تھیں یہ سب برکتیں مسئلہ ختم نبوت کی جس کی نسبت ذروں کو آفتاب بنا دیتی ہے۔

ذٰلِكَ فَضَّلَ اللّٰهُ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُهُمْ مِّنْ يُسْتَأْذِنُ ط - (سورۃ الجمعۃ: ۴)

مولانا عبدالحفیظ مکی کے خطبہ استقبالیہ کا اردو میں خلاصہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اور انگریزی میں خلاصہ حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے بیان کیا۔

اس کے بعد انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے نام صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا پیغام لندن میں پاکستانی سفارتخانہ کے افسر مسٹر مراد علی نظامانی نے پڑھ کر سنایا۔ صدر پاکستان نے اپنے پیغام میں کہا کہ قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لیے کینسر کی حیثیت رکھتا ہے اور حکومت پاکستان مختلف اقدامات کے ذریعے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ اس کینسر کا خاتمہ کیا جاسکے۔ انہوں نے مرزا عنسلام قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا اور دنیا کو اس کے فریب سے آگاہ کیا ہے۔ صدر پاکستان نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ نہ صرف ملت اسلامیہ کے ایمان کا بنیادی نکتہ ہے، بلکہ انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کے دین اور رحمت کی تکمیل کا عالمی پیغام بھی ہے۔ انہوں نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی طرف سے عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے

انعقاد کو سراہتے ہوئے اس مقدس مشن کے لیے تعاون کا یقین دلایا ہے۔
مولانا خلیل احمد ہزاروی نمائندہ متحدہ عرب امارات:

مولانا خلیل احمد ہزاروی اپنے رفیق خاص حضرت مولانا اشتیاق حسین عثمانی کے ہمراہ کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس کے قائدین کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے متحدہ عرب امارات کی جمعیت اہل سنت والجماعۃ الدعوة والارشاد کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور ختمِ نبوت مشن کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے بھرپور عزم کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس الشیخ احمد عبدالعزیز المبارک اور مذہبی امور کے سیکرٹری الشیخ محمد جمعہ سالم کے پیغامات پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اس بات پر زور دیا ہے کہ منکرینِ ختمِ نبوت کے دجل و فریب سے پوری دنیا کو آگاہ کرنے کے لیے عالمی سطح پر منظم جدوجہد کی ضرورت ہے۔

سعودی سفارت خانہ لندن کے نمائندہ وزیر ناجی صادق مفتی کا خطاب:

لندن میں سعودی سفیر سے کانفرنس میں شرکت کی استدعا کی گئی تو آپ نے اپنا خصوصی نمائندہ جناب السید ناجی صادق مفتی کو کانفرنس میں شرکت کے لیے روانہ فرمایا۔ انہوں نے عربی میں اپنے ارشادات سے نوازا۔
ممتاز مصری عالم شیخ زہران کا خطاب:

آپ نے خطاب میں ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ مصر میں نہ کوئی قادیانی ہے اور نہ ہی اس کی گنجائش ہے کیونکہ مصر میں کافی عرصہ پہلے اس فتنہ کو ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ مصر کے علماء اور مسلمان اس فتنہ کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فتنہ بالآخر ختم ہوگا اور وقت آ رہا ہے جب دنیا کے کسی کونے میں اس گروہ کو جگہ

نہیں ملے گی۔

الشیخ حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا خطاب:

مخدوم زادہ حضرت مولانا الشیخ سید اسعد مدنی صاحب مدظلہ انٹرنیشنل ختم نبوت کے سرپرست اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مہمان خصوصی اور دوسری نشست کے صدر اجلاس بھی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قادیانی فتنہ نے جس طرح یورپ اور دنیا میں کفر و ارتداد کا پرچار کیا ہے اس طرح اس کا ساری دنیا میں تعاقب کرنا ضروری ہے اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیائے اسلام کو اس فتنے کے خدوخال سے آگاہ کریں۔ مرزا غلام قادیانی کے کاذب ہونے کے لیے اور باتوں کے علاوہ اس کی پیشین گوئیاں ہی کافی ہیں جو قطعی جھوٹ ثابت ہوئیں۔ اس نے کہا تھا کہ میرا نکاح محمدی بیگم سے ہوگا لیکن نہ تو نکاح ہوا اور نہ ہی محمدی بیگم اس پر ایمان لائی۔ اسی طرح اس نے اپنی سچائی کا مدار قرار دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری مجھ سے پہلے مرے گئے لیکن مولانا مرحوم مرزا قادیانی کی موت کے بعد تقریباً نصف صدی تک زندہ رہے۔ مرزا غلام قادیانی کی کوئی پیش گوئی بھی صحیح ثابت نہ ہو سکی بلکہ اس طرح دروغ کرتا ہوا ذلت کی موت مر گیا۔

بنگلا دیش کے ممتاز عالم حافظ جی حضور کا خطاب:

بنگلا دیش کے ممتاز روحانی رہنما حضرت حافظ جی حضور خلیفہ مجاز حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ نے اپنی تقریر میں پاکستان میں علماء کی قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کو سراہتے ہوئے دنیا بھر کی مسلمان حکومتوں اور علماء سے اپیل کی کہ فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لیے اپنی جدوجہد تیز کر دیں۔ آپ نے ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کو لندن میں کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد دی اور بنگلا دیش کے علماء اور عوام کی طرف سے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی کے نمائندہ کا خطاب:

رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کے نمائندہ خصوصی الشیخ حسن الاحوال نے کانفرنس میں ختم نبوت مشن کی اہمیت اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں انگریزی میں مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اپنے عقائد کے تحفظ کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے کیونکہ آج کفر والحاد کے فتنے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہر طرف سے حملہ آور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ بھی ان گروہوں میں سے ہے جو استعماری قوتوں نے مسلمانوں کے عقائد کو کمزور کرنے کے لیے کھڑے کیے تھے اور اس فتنہ کے استیصال کے لیے تمام مسلمانوں کو مل جل کر کوشش کرنی چاہیے۔

مولانا قاری عبدالحئی عابد کا خطاب:

مولانا قاری عبدالحئی عابد نے قادیانی فتنہ کے استیصال کے لیے مسلمانوں کو میدان عمل میں آنے کی دعوت دی۔ آپ کی تقریر نہایت ہی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی اور ایمان افروز تھی۔ پورا ہال نعرہ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجتا رہا۔

مولانا میاں محمد اجمل قادری کا خطاب:

آپ نے مسئلہ ختم نبوت پر نہایت ہی فاضلانہ خطاب فرمایا اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے انہیں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔

مولانا مفتی محی الدین مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مدلل انداز میں

بیان فرمایا۔

مولانا مفتی احمد الرحمن کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا اور قادیانی فتنہ کے خلاف بھرپور جدوجہد کرنے کا عہد کیا اور مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے حکومت پاکستان سے مطالبہ بھی کیا۔

مولانا محمد زکریا ایم پی اے کراچی کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جو مرزائی وطن چھوڑ کر باہر بھاگ آئے ہیں ان کی نیشنلٹی ختم کر کے حکومت پاکستان ان پر غداری کے الزام میں مقدمات قائم کرے۔

مولانا سید عبدالقادر آزاد کا خطاب:

بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب حضرت مولانا سید عبدالقادر آزاد نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا اور پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف اقدامات کا جائزہ پیش کیا۔ مولانا عبدالقادر آزاد نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کو مزید منظم اور مستحکم کرنے پر زور دیتے ہوئے اپنی جماعت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنے خطاب میں گستاخان رسول ﷺ کے ساتھ اسلامی فقہاء کے فیصلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے قادیانیوں پر اسلامی سزائیں جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔

ممتاز مذہبی اسکالر مولانا زاہد الراشدی کا خطاب:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رابطہ سیکرٹری اور پاکستان شریعت کونسل کے جنرل سیکرٹری، ممتاز مذہبی اسکالر مولانا زاہد الراشدی نے قادیانیوں کی مسلمانوں سے غداری، جہاد کی حرمت اور انگریز کی وفاداری کے مسائل پر تفصیل سے فاضلانہ روشنی

ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے قیام پاکستان کے موقع پر گورداسپور کو بھارت میں شامل کرا کے مسئلہ کشمیر کھڑا کرنے کی سازش کی اور قادیانیوں کے سربراہ مرزا بشیر الدین نے پاکستان کے قیام کو عارضی قرار دے کر اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی کی۔ انہوں نے قادیانی گروہ کا محاسبہ کرنے پر تمام امت کو بھرپور جدوجہد کرنے کی تلقین فرمائی۔
مولانا منظور احمد چنیوٹی کا خطاب:

مولانا منظور احمد چنیوٹی فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کے لیے عرصہ دراز سے انفرادی محنت فرما رہے تھے۔ عالمی سطح پر بھی ان کی محنت کے اثرات موجود ہیں۔ آپ نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے قائدین کے ہمراہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کو کامیاب کرانے کے لیے بھرپور محنت فرمائی۔ قادیانی بھی ان کے نام سے لزرہ براندہ ہو جاتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر کو لاکار اور مباہلے کی دعوت دی۔ آپ کی تقریر سن کر برطانیہ کے قادیانیوں میں سراسیمگی پھیل گئی اور تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ آپ نے تقریر نشست کے اختتام پر فرمائی اور آپ نے مرزائیت کے تعاقب کے لیے تمام مسلمانوں سے متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی اپیل کی۔
حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود کا خطاب:

انٹرنیشنل ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود اپنی علمی اور مدلل توجیہوں کی وجہ سے مرزائیت کے لیے تیغ براں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے حیات مسیح کے عنوان پر فاضلانہ خطاب فرمایا جسے عوام و خواص میں یکساں مقبولیت حاصل ہوئی۔

مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا خطاب:

ختم نبوت کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے مرزا غلام وادیانی کے کذب پر فاضلانہ خطاب کیا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا خطاب:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی صریح نصوص پر ہے اور اس کا انکار سراسر کفر ہے۔ مرزا غلام قادیانی نے نہ صرف ختم نبوت کا انکار کیا بلکہ خود کو محمد رسول اللہ قرار دے کر جناب رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔

مولانا عبدالرحمن قاسمی کا خطاب:

آپ نے قادیانیوں کے تعاقب کے لیے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے ساتھ تعاون کی اپیل کی اور قادیانیوں سے کہا کہ ختم نبوت مشن کے رہنماؤں نے لندن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد رکھ کر یورپ کے مسلمانوں کو قادیانیت کے اصل اور مکروہ چہرے سے آگاہ کیا ہے۔

خطیب برطانیہ مولانا امداد الحسن نعمانی کا خطاب:

حضرت مولانا امداد الحسن نعمانی نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کے دجل و فریب سے عوام کو آگاہ کیا اور ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا موسیٰ قاسمی کا خطاب:

جمعیۃ علماء برطانیہ کے مولانا موسیٰ قاسمی نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کو پوری دنیا میں منظم کرنے پر زور دیا اور قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ فتادیانی عوام کو گمراہی سے بچانے کے لیے علماء اسلام اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

مولانا عبدالرؤف ربانی کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں نوجوان علماء کو قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کا نوٹس لینے پر زور دیا۔

چوہدری فضل الہی دینہ کا خطاب:

آپ نے علماء کرام کو دیا رِغیر میں قادیانیوں کا نوٹس لینے پر مسرت کا اظہار فرمایا اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے قائدین کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا محمد یوسف پلندری کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے خلاف علماء کی جدوجہد کو مسلمانوں کے لیے خوش آئند قرار دیا۔

مولانا مظہر عالم کینیڈا کا خطاب:

کینیڈا کے ممتاز عالم دین مولانا مظہر عالم نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں نے مغربی ممالک کو اپنے پروپیگنڈے کا مرکز بنا لیا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی سرگرمیاں تیز ہوتی جا رہی ہیں لہذا انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ ان ممالک کا بھی دورہ کریں اور تحفظِ ختم نبوت کانفرنسیں کر کے قادیانی پروپیگنڈے کا جواب دیں۔

مولانا اشتیاق حسین عثمانی کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں علماء کرام کو متحد ہو کر تمام باطل فتنوں کے خلاف علمی انداز میں مقابلہ کرنے کی اپیل کی اور متحدہ عرب امارات کے علماء کی طرف سے انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا منظور الحسنی کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں مرزائیت کو اسرائیل کی طرح ناسور قرار دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کہا۔

مولانا محمد طیب عباسی کا خطاب:

آپ نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں پر تشویش کا اظہار کرتے

ہوئے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کو منظم کرنے پر زور دیا۔
مولانا حسین علی راولپنڈی کا خطاب:

آپ نے اپنے خطاب میں مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جانی و مالی قربانی
 دینے کا عہد کیا۔
ولولہ انگیز تقریر پر داد تحسین:

مولانا محمد ضیاء القاسمی کے اندازِ خطابت اور زورِ خطابت کی ایک دنیا معترف
 ہے۔ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں اس قدر معنی خیز تقریر فرمائی کہ اس
 تقریر سے نہ صرف اردو سمجھنے والے ہی متاثر ہوئے بلکہ عربی اور انگریزی جاننے والے
 بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ بعد میں آنے والے مقررین بھی اسی اندازِ خطابت میں
 تقریر کرتے رہے۔ ایک عرب مقرر سے پوچھا کہ آپ تو ایسی تقریر نہیں کرتے۔ یہ اتنا
 جوش آپ کی تقریر میں کہاں سے آگیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی کی
 تقریر کا اثر میری تقریر پر غالب ہو گیا ہے۔ (تحریر: محمد ارشد قاسمی)



قراردادوں پر تقاریر

- فاضل مقررین نے نہایت ہی مدلل انداز سے ختم نبوت کا نفس نرس کی قراردادوں پر بھی بصیرت افروز بیان فرمائے۔ جن علماء کرام نے قراردادوں پر تقاریر فرمائیں اور ان کی تائید یا تجویز فرمائی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:
- | | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| 1۔ مولانا عبدالرحمن (شیفیلڈ) | 2۔ مولانا قاری عبدالرشید رحمانی |
| 3۔ مولانا رضاء الحق | 4۔ مولانا قاری تصور الحق |
| 5۔ مولانا مقبول احمد | 6۔ قاری محمد الیاس |
| 7۔ مولانا عبدالوہاب | 8۔ مولانا محمد اسلم زاہد |
| 9۔ مولانا محمد اقبال رنگونی | 10۔ مولانا بلال (بری) |
| 11۔ مولانا بلال پٹیل (بری) | 12۔ مولانا منصور الحق |
| 13۔ مولانا قاری اسماعیل رشید | 14۔ مولانا محمد یوسف رحمانی |
| 15۔ مفتی محمد اسلم | 16۔ مولانا آدم |
| 17۔ مولانا یوسف سورتی | 18۔ مولانا اسماعیل بھوٹا |
| 19۔ مولانا قاری بشیر احمد (واکنگ) | 20۔ مولانا امداد الحق |
| 21۔ مولانا عبدالرزاق | 22۔ مولانا عبدالرحمن باوا (کراچی) |

الحمد للہ! پہلا اجلاس صبح نو بجے سے نماز ظہر تک جاری رہا۔ حاضری اور تقریروں کے اعتبار سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ خداوند قدوس کی نصرت کے دروازے کھل گئے ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کی برکات سے پورا ہال ہی نہیں بلکہ عالم اسلام بھی بہرہ ور ہو رہا ہے۔ ظہر کی نماز کے لیے اجلاس کا اختتام حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی دعا پر ہوا اور فدائیان ختم نبوت با وضو ہو کر اپنے رب کے حضور سجدے

میں گر گئے۔

کانفرنس کی دوسری نشست:

نماز ظہر کے بعد کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز کر دیا گیا۔ اس نشست کی صدارت فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی (صدر جمعیتہ علمائے ہند) نے فرمائی۔ اس نشست کے صدر ثانی مولانا عبدالحفیظ مکی تھے جو انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر بھی تھے۔

نشست کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت قاری بشیر احمد (خطیب ووکنگ مسجد) نے حاصل کی۔ اس نشست میں مولانا یوسف لدھیانوی، مولانا مفتی احمد الرحمن، مولانا زکریا (کراچی)، مولانا عبدالرحمن قاسمی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا سید عبدالقادر آزاد، خطیب یورپ و ایشیاء مولانا محمد ضیاء القاسمی، سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی، حضرت مولانا خالد محمود، مولانا محمد طیب قاسمی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا یوسف رحمانی، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا قاری تصور الحق اور قاری محمد الیاس کیمیل پوری نے خطاب کیا۔ یہ نشست عصر تک جاری رہی۔ اس نشست میں حاضری بہت ہی زیادہ تھی۔ ہال وقفے وقفے سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج رہا تھا۔

پاکستانی سفیر کی آمد:

برطانیہ میں پاکستان کے سفیر جناب علی ارشد بھی اس نشست میں شریک ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں بھی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کا اعزاز حاصل کرنے آیا ہوں تاکہ روزِ حشر سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت کبریٰ کا مستحق قرار پاؤں۔ آخری تقریر مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کی۔ چونکہ ہال کی طے شدہ بکنگ کا وقت ختم ہو چکا تھا اس لیے مولانا چنیوٹی مفصل خطاب نہ کر سکے۔ عوام اور خواص میں ان کی

تقریر کی تشنگی رہی اور وقت کی کمی آڑے آگئی، تاہم مولانا چنیوٹی نے اہم نکات بیان کر ہی دیئے۔ نشست کا اختتام پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی کی دعا پر ہوا اور عوام و خواص فرط مسرت میں ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے اور کانفرنس کی کامیابی پر انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر اور جنرل سیکرٹری کو ڈھیروں مبارکبادیں پیش کیں۔ علمائے کرام سے عقیدت و محبت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور ہر ایک کی زبان پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے کلمات جاری تھے۔

چونکہ مجھے پورا دن ہال ہی میں گزارنا پڑا اور ہال سے باہر جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اس لیے جب کانفرنس کے اختتام پر ہال سے باہر جانا ہوا تو دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بارش صبح دس بجے سے ہو رہی ہے اور بغیر کسی وقفہ کے جاری ہے اور عوام اسی بارش میں کوچوں، گاڑیوں، کاروں میں سوار ہو کر جوق در جوق کانفرنس ہال میں پہنچے ہیں۔ سات ہزار کے لگ بھگ اجتماع تھا جو لندن میں ہونے والی تمام کانفرنسوں سے زیادہ اور تاریخی تھا۔ ختم نبوت کے پروانے دور دراز سے لندن پہنچے تھے اور لندن کی فضاء ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی تھی۔

کاروانِ تحفظِ ختم نبوت و کاروانِ بخاری پھر سے ساؤتھ ہال کی مسجد اور قیام گاہ کی طرف رواں تھا۔ مسجد تک پہنچتے ہوئے مغرب ہو گئی۔ مغرب کے بعد تقریباً تمام علمائے کرام نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالانے کے لیے نوافل ادا کیے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا شکر ادا کرتے ہوئے چند آہیں اور آنسو اس بارگاہ کی نذر کیے کیونکہ اس کانفرنس کی کامیابی محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اعجاز تھا..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ..... کی زندہ و جاوید تفسیر تھی۔ ساؤتھ ہال کے احباب، نوجوان علماء گلے مل رہے تھے۔ مبارک صد مبارک کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ عید کا سماں تھا اور ہر چہرہ مسرت سے متمنا رہا تھا۔

4- اگست کے دن کی تمام رعنائیاں اور مسرتیں سمٹ کر علماء اور ختم نبوت کے پروانوں کے چہروں پر رونق افروز تھیں اور ہر شخص اپنے ہاں ایک سکون اور اطمینان محسوس کر رہا تھا۔

- 4- اگست: سرزمین برطانیہ میں علم ختم نبوت لہرانے کا دن -
 4- اگست: قادیانیت کی شکست کا دن -
 4- اگست: یورپ میں ختم نبوت کے تحفظ کا دن -
 4- اگست: مسلمانوں میں استیصال قادیانیت کے لیے بیداری کا دن -
 4- اگست: مسلمانوں کے ایمان اور اتحاد کا دن -
 4- اگست: انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے اعزاز کا دن -

سلام

سلام..... ان علماء کے حضور!

جن کی بے پناہ قربانیوں اور جدوجہد سے قادیانیت یورپ میں سسکیاں لے رہی ہے۔

سلام بحضور:

امام المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا داؤد غزنوی، مولانا ابوالحسنات قادری۔

جن کی محنت، جدوجہد رنگ لائی۔

ان قائدین کو سلام اور اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں:

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ،
 حضرت مولانا قاری لطف اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ، شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حبیب الرحمن

لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ، ماسٹر تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمن میانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ پر۔

صد آفرین:

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کو جن کی انتھک اور مخلصانہ محنت و کوشش نے پوری دنیا کے علماء کو ختم نبوت کے پرچم تلے جمع کر کے یورپ میں مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کا آغاز کر دیا..... اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لیے پوری دنیا میں بیداری کی لہر پیدا کر دی۔

اس کار از تو آید و مرداں چنیں کنند
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام جب کسی مقرر نے لیا تو اکثر علماء کے فرط جذبات سے آنسو جاری ہو گئے اور فضا امیر شریعت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔



کانفرنس میں شریک دیوبندی علماء نے بریلویوں کے مقتداء پیر مہر علی شاہ اور مولانا ابوالحسنات کی ختم نبوت کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اسی طرح ابوالحدیث علماء کے سپہ سالار مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا داؤد غزنوی کی خدمات کو بھی حسانہ عقیدت پیش کیا گیا۔



انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے مذہبی، مسلکی تعصب بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر اس شخص کو عزت دی جس نے مسئلہ ختم نبوت اور استیصال

قادیانیت کے لیے کام کیا تھا۔ مولانا عبدالرشید ربانی کے فرزند ایک مستقل مائیکروفون لائے تھے، جو ہر اچھے جملے پر ہال سے نعرہ بلند کرتے اور ان کی آواز ایک ارتعاش پیدا کر دیتی تھی۔

☆☆☆☆

شیخ زہران مصری نے جب محمدی بیگم کے نکاح کا تذکرہ اپنی تقریر میں کیا تو پورا ہال کشتِ زعفران بن گیا اور شیخ کے وسعت مطالعہ کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔

☆☆☆☆

اسٹیج پر ایک ہی لائن میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد، حضرت مولانا سید اسعد مدنی، حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی اور مولانا محمد ضیاء القاسمی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ روح پرور منظر بھی قابلِ دیدنی تھا۔ مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا منظور احمد چنیوٹی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ، مولانا قاری عبدالحی عابد کی نشستیں ایک ساتھ تھیں اور ان کے مشورے اور سرگوشیاں بھی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا مفتی احمد الرحمن، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور الحسینی، مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا، حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے پہلو میں تشریف رکھتے تھے اور مسلمانانِ برطانیہ کے جذبات قادیانیت کی ہزیمت کا منظر دکھ کر ان کے چہروں پر اطمینان و مسرت کے ملے جلے جذبات نظر آ رہے تھے۔

☆☆☆☆

چودھری عبدالمجید آف لندن نے جب اجتماع کا ایمان پرور نظارہ دیکھا تو فوراً جذبات سے اُن کے آنسو نکل آئے۔ چودھری عبدالمجید نے کانفرنس سے قبل مجھے کہا تھا کہ اگر ہال عوام سے بھر دو گے تو تمہاری پیشانی چوم لوں گا اور جب میں نے اسٹیج پر کھڑے ہوئے چودھری صاحب کو سامعین کا روح پرور منظر دکھایا اور ان کو ان کی بات

یاد دلائی، تو وہ بلا اختیار مجھ سے لپٹ گئے اور آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو گیا اور بار بار کہہ رہے تھے کہ یہ سب کچھ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا معجزہ ہے۔ محمد اشرف خان، حاجی محمد اسلم اور محمد اکرم ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارکباد دے رہے تھے۔

☆☆☆☆

قادیانیوں نے پولیس کو فون کیا کہ ہال میں بم رکھ دیا گیا ہے۔ فوراً ہال خالی کرایا جائے ورنہ بم پھٹ گیا تو ہزاروں جانیں ضائع ہو جائیں گی۔ پولیس نے قادیانیوں کی اس اطلاع کو بھی اسی طرح جھوٹ قرار دے دیا جس طرح مسلمانوں نے مرزا غلام قادیانی کے نبوت کے دعویٰ کو جھوٹ کا پلندہ قرار دے دیا ہے۔ اسی طرح کسی قادیانی نے پولیس کو فون کیا کہ کانفرنس ہال کے فلاں حصے میں بم رکھا ہوا ہے۔ جب پولیس افسر نے اس نامزد مقام کا چیک سے معائنہ کیا تو وہاں ایک تبلیغی جماعت کے بھائی کا بیگ رکھا تھا، جس میں مصلیٰ اور لوٹا تھا۔ پولیس افسر شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔

☆☆☆☆

مفتی محمد اسلم صاحب نے رضا کاروں کا نظام اس احسن انداز سے سنبھال رکھا تھا کہ ہر رضا کار اپنی جگہ ایک مضبوط ستون کا کام دے رہا تھا۔

☆☆☆☆

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے جب تحفظ ختم نبوت فورس قائم کرنے کے لیے نوجوانوں کو شمولیت کی دعوت دی تو پورا ہال کھڑا ہو گیا اور ایک جذباتی کی فضاء پیدا ہو گئی۔ ختم نبوت کے پروانوں نے جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عزم کیا۔

☆☆☆☆

بارش کے باوجود کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ویگنیں، بسیں، کوچیں، کاریں سینکڑوں کی تعداد میں ہال کے ارد گرد کھڑی تھیں۔ جس سے اہل برطانیہ

کے مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ وابستگی کا اظہار ہو رہا تھا۔ تبلیغی جماعت کے درویش صفت اہل دل کانفرنس کی کامیابی کے لیے مسلسل دعا گورہے اور اکابر تبلیغی جماعت نے کانفرنس کی کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں فرمائیں۔

☆☆☆☆

کانفرنس ہال کے باہر قادیانی غنڈوں نے لٹریچر تقسیم کرنے کی کوشش کی مگر ختم نبوت کے پروانوں نے ان کو چھٹی کا دودھ یاد دلادیا۔ کانفرنس کی کارروائی تقریباً دس گھنٹے تک مکمل سکون و اطمینان سے جاری رہی۔

☆☆☆☆

چودھری عبدالمجید آف لندن اور چودھری شاہین آف گلاسکو نہایت ہی مسرت سے کانفرنس کا جائزہ لے رہے تھے اور ان کی پیشانیوں پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے عقیدت و محبت کے جذبات ظاہر ہو رہے تھے۔
انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے نتائج و ثمرات:

الحمد للہ! انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب ہوئی مگر حقیقت پسندی سے اگر جائزہ لیا جائے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ کانفرنس کے بعد اس کانفرنس کے اثرات و ثمرات کو مرتب کرنے کے لیے کیا سوچا گیا اور مستقبل کے لیے کیا خاکہ مرتب کیا گیا تاکہ کانفرنس کی اس عظیم محنت اور کاوش کو کسی مثبت اور تعمیری کام میں لگایا جاسکے، چنانچہ کانفرنس کے فوراً بعد انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل امور فوری طور پر طے ہوئے اور ان پر عملدرآمد کے لیے فوری عملی اقدامات کا فیصلہ کیا گیا۔

1: لندن میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا دفتر قائم کیا جائے۔

2: لندن کے مرکز میں ایک عالم کی تقرری کی جائے جو پورے انگلینڈ میں

3: قادیانیت پر نظر رکھے اور پورے ملک میں ختم نبوت مشن کو منظم کرے۔
انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا ایک ماہنامہ جاری کیا جائے جو مشن کے پروگرام کی
ترجمانی کرے۔

4: انگلینڈ کے بعد پورے یورپ میں قادیانیوں کا محاسبہ کیا جائے اور اس سلسلہ
میں مولانا عبدالحفیظ مکی مختلف ممالک کی اسلامی تنظیموں اور شخصیات سے رابطہ
قائم کر کے فضاء ہموار کریں۔

ان فیصلوں کے مطابق میں نے ساؤتھ ہال کے دوستوں کے ساتھ مشورہ
کر کے ساؤتھ ہال ہی میں فوری طور پر دفتر کا فیصلہ کر لیا جسے سب دوستوں نے پسند کیا
اور طے پا گیا کہ ابتدائی طور پر:

- 1: انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا مرکزی دفتر ساؤتھ ہال لندن میں ہوگا۔
- 2: انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے دفتر لندن کے لیے دو دوستوں کے نام تجویز کیے
گئے ان میں سے جو دوست بھی رضامند ہوگا انہیں حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر،
حضرت مولانا یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی سے مرزائیت
کے متعلق معلومات اور تربیت دلا کر لندن بھیج دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ
- 3: انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے ماہنامہ ترجمان کے لیے حضرت مولانا محمد اقبال
رنگونی (ایڈیٹر ماہنامہ الہلال مانچسٹر) سے مذاکرات ہوئے۔ انہوں نے
الہلال کو انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا ترجمان بنانے پر آمادگی ظاہر فرمادی۔ اس
طرح ختم نبوت مشن کے ترجمان کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔

4: حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے امریکا اور کینیڈا دوستوں سے رابطہ قائم کر لیا
ہے۔ ان شاء اللہ وہ بہت جلد اپنے رابطے کے نتائج سے دوستوں سے
مشاورت فرمائیں گے اور ان شاء اللہ آئندہ یورپ میں ختم نبوت کے تحفظ

کے لیے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن سرگرم عمل ہو جائے گا۔
 مذکورہ بالا چار اہم فیصلوں پر عمل درآمد سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا
 فضل شامل رہا تو ان شاء اللہ یہ کام دن گئی رات چگنی ترقی کرے گا اور پورے یورپ
 میں قادیانیوں کی فریب کاریوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا۔
قادیانی بلوں سے باہر نکل آئے:

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی طرف سے لندن میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس اس
 لیے منعقد کی گئی تھی کہ قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر احمد، مولانا اسلم قریشی کو اغواء
 کرا کے لندن بھاگ آیا تھا۔ مرزا طاہر کے بیرون ملک بھاگ جانے سے پاکستان کے
 مرزائیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ چناب نگر (ربوہ) میں ہونے والی قادیانیوں کا
 جلسہ بھی بند کر دیا گیا۔ لہذا قادیانیوں نے اس سال اپنا سالانہ جلسہ چناب نگر (ربوہ)
 کی بجائے لندن میں رکھا اور پوری دنیا کے مرتدین کو اس اجتماع میں شرکت کے لیے
 بلا لیا۔ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن نے اسی جلسہ کے جواب میں قادیانیوں کے دجل و فریب
 سے مسلمانانِ برطانیہ کو آگاہ کرنے کے لیے کانفرنس رکھی تھی۔ جیسے ہی تحفظِ ختم نبوت
 کانفرنس لندن کا اعلان ہوا۔ قادیانی بلوں سے باہر آ گئے اور انہوں نے انٹرنیشنل تحفظِ ختم
 نبوت کانفرنس لندن کو سبوتاژ کرنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کیے۔

اخبارات میں کاروانِ تحفظِ ختم نبوت میں شامل علماء پر رکیک حملے کیے۔ مثلاً
 اخبارات میں قادیانیوں نے مراسلات چھپوائے کہ علماء پاؤنڈ بٹور نے لندن آئے ہیں
 ۔ کبھی مراسلہ چھپوایا گیا کہ علماء کرام موسم کے مزے لوٹنے لندن آئے ہیں۔ کبھی مولانا
 منظور احمد چنیوٹی پر رکیک حملے کیے گئے اور کبھی بیگم رعنا لیاقت علی سے اپنے حق میں
 بیان دلویا گیا اور کبھی روزنامہ جنگ اور وطن میں اشتہار چھپوایا گیا کہ احمدی ختم نبوت
 کے عقیدے کو مانتے ہیں اور کبھی یہ افواہ اڑادی گئی کہ وہ بمیلے ہال میں 4۔ اگست کو بم رکھ

دیا جائے گا اور کبھی پورے برطانیہ میں قادیانیت کی صداقت ثابت کرنے کے لیے لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ غرض کوئی مکروہ ہتھکنڈا اور فریب ایسا نہیں تھا جو انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے بوکھلا کر قادیانی جھوٹوں نے استعمال نہ کیا ہو مگر یہ مسئلہ ختم نبوت کا اعجاز تھا کہ مسیلمہ پنجاب کے پیروکاروں کے تمام ابلسی پروپیگنڈے اور مذموم منصوبے اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملادیئے۔ پرچم ختم نبوت نہ صرف انگلینڈ بلکہ یورپ میں لہرانے کی فضا پیدا کر دی۔ قادیانیوں کی تمام تر مکروہ سازشوں کے باوجود انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس عظیم کامیابیوں سے ہمکنار ہوئی اور پوری دنیا کے لیے سنگ میل کی حیثیت اختیار کر گئی۔ الحمد للہ

ایک اور آتش نمرود:

قادیانیوں نے ختم نبوت کے پروانوں کو آزمانے کے لیے دو شہروں میں قادیانی کانفرنسوں کا اعلان کر دیا:

1- ہاٹلے 2- بریڈ فورڈ

گویا ان نمرودوں نے ختم نبوت کے پروانوں کے لیے پھر سے آتش نمرود کا انتظام کیا۔ اس سے قادیانیوں کے دو مقاصد تھے۔ اولاً: انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کے اثرات معلوم کرنا کہ کیا واقعی برطانیہ کے مسلمانوں میں یہ کانفرنس قادیانیوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے یا محض پروپیگنڈا ہی تھا؟ ثانیاً: قادیانیوں کو ان دو شہروں میں اپنی بھرپور قوت اور غنڈا گردی کا مظاہرہ کر کے برطانیہ کے مسلمانوں کو مرعوب کرنا اور لندن کانفرنس کے اثرات کو سبوتاژ کرنا تھا۔

ختم نبوت کے پروانے جیت گئے اور مرزا سیوں کی کانفرنسیں الٹ دی گئیں:

حضرت مولانا عبدالحمید مکی، حضرت مولانا موسیٰ قاسمی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرشید ربانی، قاری تصور الحق، مولانا لطف الرحمن کی جماعت نے اور مولانا عبدالرشید

ربانی کے مقتدیوں نے ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا مفتی احمد الرحمن، مولانا منظور الحسینی، عبدالرحمن باوا، مولانا عبید الرحمن کے جیالوں اور بریڈ فورڈ اور باٹلی کے نوجوانوں نے قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائیے اور کوئی قادیانی جلسہ گاہ میں نہیں گھسنے دیا۔

شام کو ایک قادیانی مبلغ چند غنڈوں کو ساتھ لیکر آیا تو اس کو نانی یاد دلا دی۔ چند نوجوان مسلمان گرفتار ہوئے مگر وہاں علماء کرام اور نوجوانوں نے تھانے کا گھسی راؤ کر لیا۔ جب تک ختم نبوت کے پروانے رہا نہیں کیے گئے، گھیراؤ جاری رہا۔ آخر پولیس کو مجبوراً ختم نبوت کے پروانوں کو رہا کرنا پڑا اور اس طرح برطانیہ میں مرزائیوں کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو گیا اور قیامت تک کے لیے رسوائی کی سیاہی منہ پر مل دی گئی۔ اب بھی قادیانیوں سے کہوں گا کہ وہ توبہ کر کے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کے پرچم تلے جمع ہو جائیں۔

کانفرنس کا ایک دردناک پہلو، وسائل نہ تھے:

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے اتنی عظیم کانفرنس اور اس قدر مشکل کام کے لیے جب ہم نے منصوبہ بنایا تو ہمارے پاس چند آہوں اور آنسوؤں کے سوا کوئی سرمایہ نہیں تھا۔ انگلینڈ کے دوستوں کو اطلاع کرنے کے لیے فون اور ٹیلیگرام کے پیسے بھی نہیں تھے۔ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں:

اہل حق کی ہمیشہ یہ مجبوری رہی ہے کہ انہیں دین کے کام کے لیے سرمایہ اور وسائل میسر نہیں آتے۔ ان کے پاس خلوص کا سرمایہ تو بہت ہوتا ہے مگر فلوس سے ان کا دامن خالی ہوتا ہے۔ لندن میں کانفرنس کا انعقاد اور اس قدر تاریخ ساز فیصلہ مگر ہاتھ خالی۔ فنڈ کے متعلق بہت غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے ارکان مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا منظور احمد چنیوٹی اور احقر محمد ضیاء القاسمی، جناب

محمد یوسف بٹ ختم نبوت مشن کے لیے قرض لے کر اخراجات کریں گے۔ جب انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے پاس فنڈ ہو گیا تو یہ اخراجات ادا کر دیئے جائیں گے۔ تمام احباب نے اخراجات کے لیے قرض لیا اور اس طرح ابتدائی اخراجات کی شکل بنائی گئی۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی اور مولانا یوسف متالا نے اپنے اثر و رسوخ سے کانفرنس کے اخراجات کے لیے مختلف دوستوں سے قرض لیا گویا انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس قرض لے کر منعقد کی گئی اور یہ بھی مسئلہ ختم نبوت کا اعجاز تھا کہ احباب نے مولانا عبدالحفیظ مکی کو قرض دینے میں بخل سے کام نہیں لیا بلکہ بہت آسانی سے کانفرنس کے اخراجات قرض سے ادا کر دیئے گئے۔

قرض کی ادائیگی:

مولانا عبدالحفیظ مکی کی انتھک محنت اور جانفشانی نے قرض کی ادائیگی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت مولانا یوسف متالا، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا مفتی محمد اسلم، حضرت مولانا موسیٰ قاسمی، چوہدری شاہین (گلاسگو)، چودھری عبدالحمید (لندن)، جناب اشرف خان (ساؤتھ ہال)، حافظ موسیٰ (مسجد گرین سٹریٹ)، جناب عبدالغفار جونجو، جناب عجب خان، حافظ ابراہیم اور بالخصوص لیسٹر کے مولانا آدم، حاجی یعقوب اور ان کے رفقاء نے قرض کی ادائیگی کے لیے حضرت مولانا عبدالحفیظ اور میرے ساتھ بہت ہی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ سے سرفراز فرمائے۔ مسجد گرین سٹریٹ کے رفقاء اور عجب خان، حافظ ابراہیم، جناب اشرف خان اور مسجد ساؤتھ ہال کے رفقاء کی رسیدیں میں نے پاکستان بھجوائی ہیں اور ان کا حساب حضرت مولانا عبدالحفیظ کو پیش کر دیا ہے، جن حضرات سے حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے لیے چند لیا ہے، ان کی رسیدیں حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے احباب کو دے دی

ہیں۔ کانفرنس کے تمام اخراجات کا باقاعدگی سے حساب رکھا گیا ہے جو ہر مسلمان حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی سے دیکھ سکتا ہے۔ میرے اور مولانا عبدالحفیظ مکی کے سوا جن دوستوں نے کسی صاحب کو بھی چندا کانفرنس کے لیے دیا ہے اس کی نہ ہمیں کوئی خبر ہے اور نہ ہی ہمیں ایسا چندا کسی نے دیا ہے۔ ایسا چندا لینے والا قیامت میں خود جواب دہ ہوگا۔ ہم دونوں صدر اور سیکرٹری اس سے بری الذمہ ہیں۔

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان:

اس عظیم الشان انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے بارے میں عنسلط فہمیوں نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد (امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان) کو یہ تاثر دیا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے آپ کی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقابلے میں جماعت بنالی ہے۔ خدا بھلا کرے حضرت مولانا خواجہ خان محمد کا انہوں نے ان باتوں پر اعتماد نہ فرمایا بلکہ خود میرے ساتھ رابطہ فرما کر صورتحال کو سمجھنے اور جاننے کی کوشش کی اور جب میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارا مقصد صرف قادیانیوں کے چناب نگر (ربوہ) میں ہونے والے جلسہ کا جواب دینا ہے نیز قادیانیوں کے اس ملک میں ڈیرا جمانے اور ان کے جھوٹے پروپیگنڈے سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی منصوبہ اور پروگرام آپ کی منظوری کے بغیر نہیں ہوگا تو حضرت مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا نے سکھر کانفرنس کے موقع پر میسری گزارش پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

حضرت خواجہ صاحب کو میں نے لندن میں دوسری تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہونے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ میرا توجہ پر جانے کا پروگرام ہے مگر آپ کی خواہش پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندے اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ غالباً حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا اللہ وسایا کو نمائندہ بنایا۔

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ایک جان دو قالب ہیں: دارالعلوم بری انگلینڈ کے مہتمم حضرت مولانا یوسف متالا کے ہاں ایک اجتماع ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے فرمائی اور اس میں حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے نہایت تفصیل سے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی غرض و غایت اور اس کا پس منظر بیان کیا۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا اور نہایت ہی اخلاص سے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کے دلوں میں کسی قسم کے شکوک پیدا ہو گئے ہوں تو ہم یہیں پر اپنی مہم کو آپ کے حوالے کر کے واپس ہو جاتے ہیں۔ ہمارے سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ختم نبوت اور ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے سوا اور کوئی غرض نہیں تھی۔ اس میں ہم ان شاء اللہ بارگاہ رسالت ﷺ میں سرخرو ہوں گے آئندہ کے لیے آپ حضرات جو طے فرمائیں گے وہ مجھے اور مولانا محمد ضیاء القاسمی کو منظور ہوگا۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی کے اس اخلاص اور محبت میں ڈوبے ہوئے جذبات کو دیکھ کر پورے ہاؤس نے فیصلہ کیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اندرون پاکستان کام کرے گی جس کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد ہوں گے اور بیرون پاکستان پوری دنیا میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کام کرے گی جس کے امیر مولانا عبدالحفیظ مکی اور جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی ہوں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کے خلوص سے عالمی جماعت بن گئی جس نے رحمۃ للعالمین ﷺ کی ختم نبوت کے پرچم کو عالمی سطح پر لہرانے کا عزم کیا۔



انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں منظور کی گئیں

قراردادیں

قرارداد (1):

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کا یہ عظیم اجتماع ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے کانفرنس کے نام پر اپنے خصوصی پیغامات ارسال کیے ہیں۔ خصوصاً صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا جنہوں نے اپنے خصوصی پیغام میں فتنہ قادیانیت کو عالم اسلام کے لیے کینسر قرار دیا ہے نیز یہ اجتماع ڈاکٹر الشیخ عبداللہ عمر نصیف (جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی)، الشیخ محمد جمعہ سالم (نائب مذہبی امور متحدہ عرب امارات)، الشیخ احمد عبدالعزیز المبارک (چیف جسٹس متحدہ عرب امارات) الشیخ زہران (جامعہ ازہر مصر)، السید ناجی صادق مفتی (نائب سعودی سفیر لندن)، مولانا مظہر عالم (کینیڈا)، مولانا سید اسعد مدنی (انڈیا)، مولانا نور محمد (برما)، اور بنگلادیش و پاکستان کے علماء کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ فجزاھم اللہ خیرا

قرارداد (2):

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کا یہ اجتماع صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن قادیانیوں نے از خود پاکستان چھوڑ کر پاکستان کی مخالفت کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا ہے فی الفور ان کی پاکستانی شہریت کو ختم کیا جائے۔ نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کے گھروں پر چھاپے لگوا کر ان آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کو قبضہ میں لے جن میں پاکستان سے بغاوت پر اکسایا جا رہا ہے اور جو قادیانی سرکاری ملازمین ہیں اور ان کے پاس یہ سامان ملے انہیں ملازمتوں سے فارغ کر کے ان پر ملکی بغاوت کا مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔

قرارداد (3):

یہ عظیم اجتماع بیروت میں ملیشیا، اسرائیل کی مشترکہ سازش کا شکار مجاہدین فلسطین اور ان کے اسلحہ سے شہید ہونے والے تمام شہداء فلسطین کیلئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

قرارداد (4):

یہ عظیم اجتماع ایران، عراق جنگ پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دونوں حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جنگ کو فی الفور بند کر کے مسلمانوں کے جان اور مال کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔

قرارداد (5):

یہ عظیم اجتماع مسلمانوں کے تمام مسلمہ مکاتب فکر سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں میں باہمی اتحاد پیدا کرنے کے لیے پوری توانائیاں صرف کریں اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لیے متحد ہو کر کام کریں۔ یہ عظیم اجتماع ان تمام کانفرنسوں کی شدت سے مذمت کرتا ہے جو حرمین الشریفین کو سعودی حکومت سے چھین کر بین الاقوامی کنٹرول میں دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیز آئتمہ حرمین پر کفر کے فتویٰ پر نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ عظیم اجتماع جلالتہ الملک فہد بن عبد العزیز کی حکومت کو اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

قرارداد (6):

یہ عظیم اجتماع ختم نبوت کے عنوان سے منعقد ہونے والی اس کانفرنس کو وقت کی پکار اور مذہبی فریضہ قرار دیتا ہے اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر الشیخ عبد الحفیظ مکی اور سیکرٹری جنرل مولانا محمد ضیاء القاسمی کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دنیا کے ان تمام مقامات پر ایسی تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کریں جہاں ایک مرزائی گھر بھی موجود ہے۔ نیز ملک بالخصوص برطانیہ میں علماء کے تربیتی کورس

شروع کریں تاکہ تربیت یافتہ علماء اپنے حلقوں میں تربیتی کورس کر سکیں۔

قرارداد (7):

یہ عظیم اجتماع اہل کشمیر و فلسطین کو ان کی جدوجہد میں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اس عظیم کانفرنس کو مظلوم مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی کا عالمی مظاہرہ قرار دیتا ہے اور تمام مسلم حکومتوں سے بھی انسانیت کے نام پر ان مظلوموں کی معاونت کا مطالبہ کرتا ہے۔

قرارداد (8):

یہ عظیم اجتماع مسلم ممالک کو خصوصاً قحط زدہ یا سیلاب زدہ مسلم ممالک کی مدد کی اپیل کرتا ہے۔

قرارداد (9):

یہ عظیم اجتماع شام میں اقلیتی حکومت کے ہاتھوں شہر حما اور دیگر شہروں میں سنی مدارس اور مساجد کے انہدام اور اہلسنت اکثریت علماء کا قتل عام اور تقریباً ہستیس ہزار مسلمانوں کو ذبح کرنے پر بے حد رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور شام کی اقلیتی حکومت کے اس عمل اور بیروت میں ملیشیا کی مدد کرنا کر سنیوں کو قتل کرانے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اسلامی ممالک سے اپیل کرتا ہے کہ سفارتی ذرائع سے شام پر پورا دباؤ ڈال کر اس سفاکی کو روکنے کی کوشش کی جائے۔

قرارداد (10):

یہ عظیم اجتماع صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے کہ انہوں نے نیک نیتی کے ساتھ ختم نبوت آرڈیننس نافذ کیا اور پوری دنیا میں قادیانی فتنہ کے خلاف تاریخ پاکستان میں پہلی دفعہ حکومت پاکستان کی طرف سے حکومتی سطح پر لٹریچر شائع کر کے دنیا بھر میں تقسیم کیا اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اس کا دارین میں اجر عطا فرمائیں اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام پاکستانی سفارتخانوں میں تحفظ ختم

نبوت سیل کے نام سے ایک ایسے شعبہ کا اضافہ کریں جو مسلمانان عالم، مسلم حکومتوں، غیر مسلم اور غیر مسلم حکومتوں پر یہ واضح کرتا رہے کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں یہ الگ ایک فتنہ ہے۔ اس شعبہ میں مبلغین رکھے جائیں اور اس ضمن میں قادیانی لٹریچر کا بھرپور مقابلہ کیا جائے۔ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن اس سلسلہ میں حکومت پاکستان سے بھرپور تعاون کرے گی۔

قرارداد (11):

یہ عظیم اجتماع صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کے لندن میں قائم کردہ مرکز اسلام آباد جو پاکستان اور اسلام کے خلاف زہریلا مرکز بن چکا ہے کے مقابلے میں لندن میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے شان شایان مرکز بنانے میں بھرپور تعاون کریں۔ جہاں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن تبلیغ کا مرکز تصنیف و تالیف کا ادارہ اور دنیا بھر کی تبلیغی مساعی کو کنٹرول کرنے کا مرکز بن سکے۔

قرارداد (12):

یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کے قتل کی تحقیق کی جائے اور ان مسلمان شہداء کے قاتل گرفتار کیے جائیں جو ساہیوال، سکھر اور میرپور خاص میں قادیانیوں کے ظلم و تشدد اور وحشیانہ بربریت سے شہید ہوئے۔

قرارداد (13):

یہ عظیم اجتماع ان تمام حکومتوں اور دنیا بھر کی جماعتوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے جنہوں نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا اور اس سلسلہ میں کامیاب کوشش فرمائی ہے بالخصوص حکومت پاکستان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، لیبیا، مصر، بلجیئم اور رابطہ عالم اسلامی وغیرہ وغیرہ

مولانا عبدالحفیظ مکی
صدر انٹرنیشنل ختم نبوت مشن

آخری گزارش

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن پوری دنیا میں قادیانیت اور گمراہ کن طاقتوں کو راہ مستقیم پر لانے کے لیے بھرپور جدوجہد جاری رکھے گی۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی مالی، اخلاقی اعانت سے ختم نبوت مشن کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔

میں ایک بار پھر برطانیہ کی تمام دینی جماعتوں جمعیت علمائے برطانیہ، حزب العلماء، ورلڈ جمعیت اہل سنت اور علماء کرام، کارکنان اور معاونین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے دینی حمیت کے پیش نظر انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کے ساتھ تعاون فرما کر ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور ہماری اس ٹوٹی پھوٹی محنت کو شرف قبولیت بخشے۔

ان حضرات سے بھی معذرت خواہ ہوں جن کا نام غلطی سے رپورٹ کی زینت نہ بن سکا ہو۔ اسے صرف میری یادداشت کا قصور سمجھا جائے۔ دوستوں نے جس اخلاص، محبت اور تعاون کا مظاہرہ فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کو اجر عظیم سے سرفراز فرمایا جائے گا۔



آپ 6 ستمبر 1985ء کی شام برطانیہ کے کامیاب دورے سے واپس تشریف لائے۔ ایئر پورٹ پر جب آپ سے ملاقات کی گئی تو دیکھا کہ آپ کو اچھا خاصا بحسار تھا۔ بخار کی وجہ سے کوئی خاص بات بھی نہ ہو سکی البتہ فرمایا کہ بہت سارے عنوانات ہیں جو ان شاء اللہ ملاقات پر طے ہوں گے۔

پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب کیا جائے گا:

پہلی انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کی شاندار کامیابی کے بعد واپسی پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے لیے جامعہ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد کے باہر سینکڑوں کارکنوں نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور مسجد کی فضا ختم نبوت زندہ باد، مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد کے فلک شکاف نعروں سے گونج اٹھی۔

آپ نے تفصیل کے ساتھ کانفرنس کے حوالے سے خطاب کیا اور فرمایا کہ اب اس کانفرنس کی شاندار کامیابی کے بعد دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب کیا جائے گا۔ ہمیں دنیا بھر سے مسلم تنظیمیں اور مسلم ادارے اب دعوت دے رہے ہیں ہم جلد ہی امریکا، جرمنی، کینیڈا اور جنوبی افریقہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کر رہے ہیں۔ مرزائی سمجھتے تھے کہ ہم اتنی بڑی کانفرنس کس طرح لندن جیسے شہر میں کر سکتے ہیں، مگر مرزائیوں کو علم ہونا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ کے دین اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی حتم نبوت کا کام کیا جائے تو پھر وسائل خود بخود پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں، ہم خود حیران تھے کہ اس قدر زیادہ تعداد میں کس طرح لوگ کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے ہیں، عزت اور ذلت صرف اور صرف میرے خدا کے پاس ہے۔ اس ذات نے ہمیں عزت سے سرخرو کیا، اب ہماری ذمہ داریاں پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہیں، مگر ان شاء اللہ میرے سامعین کرام! میں نے زندگی بھر اپنے اللہ سے یہ عہد کیا ہے کہ جب تک زندگی

ہے، ان شاء اللہ ہم اسلام کی حقانیت کو دنیا کے سامنے بیان کرتے رہیں گے، ہمیں دنیا کی کوئی طاقت بھی اسلام کی اشاعت سے نہیں روک سکتی، پہلے جو مرزائی غیر ممالک میں آزادی سے اسلام کے خلاف اور خاص کر پاکستانی علماء کے خلاف باتیں کرتے تھے وہ اب خاموش ہو گئے ہیں ان کے جھوٹ، دجل اور فریب کو ہم نے لندن کے عوام کے سامنے کھول کھول کر رکھ دیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ کبھی جھوٹ بھی صداقت کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے، کبھی ملاوٹ بھی خالصیت کے سامنے قدم جما سکتی ہے؟ لاکھ کوشش کر لیں جھوٹ نے جھوٹ ہی رہنا ہے۔ ہم نے لندن کانفرنس کے ذریعہ دنیا بھر کے مرزائیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے، اب پاکستان میں موجود قادیانیوں کو بھی اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔

مسجد میں نمازیوں کی تعداد پہلے سے کئی گنا زیادہ تھی۔ مسجد کا اندرونی ہال تو عام حالت میں بھی ہمیشہ بھرا ہوتا ہے، آج مسجد کا تمام صحن بھی ختم نبوت کے پر دانوں سے مکمل طور پر بھر چکا تھا۔ نماز جمعہ میں آج خصوصیت کے ساتھ میری دعوت پر نوائے وقت کے بیورو چیف احمد کمال نظامی اور سماجی کارکن مولوی فقیر محمد بھی تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد آپ ہمیں اپنے ساتھ ہی رہائش گاہ پر لے گئے۔ اس موقع پر نوائے وقت کے بیورو چیف نے تفصیلی انٹرویو کی درخواست کی تو یہ ذمہ داری بھی میرے سپرد ہوئی۔

لندن تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے پریس کانفرنس:

14 ستمبر 1985ء عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے آپ نے اپنی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ اس کانفرنس کے انعقاد کے بعد ہمارے لیے بہت سے راستے کھل گئے ہیں۔ انشاء اللہ دنیا بھر میں جس ملک میں ایک بھی قادیانی ہے ہم اس جگہ پر تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں کریں

گے۔ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ بہت سے مسلم اور غیر مسلم ممالک کی دینی جماعتیں رابطہ کر رہی ہیں۔ دین کا کام اگر خلوص نیت سے کیا جائے اور اپنی ذات کو پس پشت ڈال دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نصرت کے بہت سارے دروازے اپنے بندوں پر کھول دیتا ہے۔ جو لوگ صرف تعمیرِ ذات کرتے ہیں وہ دنیا میں وہ فوائد حاصل نہیں کر پاتے جو انہیں ملنے چاہئیں اور نہ ہی اس سے دینی کا زپائیدار ہوتا ہے۔ ہماری کانفرنس کے بعد قادیانیوں نے برطانیہ میں دو مقامات پر کانفرنس رکھنے کی کوشش کی مگر برطانیہ کے نوجوانوں نے مرزائیوں کی دونوں مقامات پر ہونے والی کانفرنس کو الٹ کر رکھ دیا، ختم نبوت کے حوالے سے اب برطانیہ کے مسلمان نوجوانوں میں ایک نئی تحریک ایک نیا جذبہ اور نیا ولولہ پیدا ہو چکا ہے۔



مرزا طاہر احمد کی ہرزہ سرائی:

11 ستمبر 1985ء کے اخبارات میں لندن سے مرزا طاہر احمد کا بیان شائع ہوا جس میں اس نے لندن میں ہونے والی پہلی انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت کانفرنس کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے کہا کہ کانفرنس میں حاضری کم تھی۔ اور کانفرنس ہال کی پانچ صدئیں خالی پڑی تھیں۔ اور ساتھ ہی علماء کرام کی تقریروں کو تہذیب اور شائستگی سے عاری قرار دیتے ہوئے کہا کہ علماء نے اپنی تقاریر میں قادیانیوں کو گالیاں دی ہیں۔ جس کی وجہ سے کانفرنس کے تاثرات برطانیہ میں اچھے ظاہر نہیں ہوئے۔



مرزا طاہر احمد کے بیان پر مولانا محمد ضیاء القاسمی کا رد عمل:

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے بیان کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ مولانا نے کہا کہ مرزا طاہر احمد ایک ایسے باپ کے بیٹے ہیں۔

جنہوں نے ہمیشہ صداقت اور سچائی کا منہ چڑایا ہے۔ ان کا یہ بیان دراصل اپنے مصنوعی پیروکاروں کو تسلی دلانا ہے۔ تاکہ برطانیہ میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے اثرات سے متاثر ہو کر کہیں وہ اپنے ہوش و حواس ہی نہ کھو بیٹھیں۔ یا پھر جھوٹی نبوت کے دام فریب سے نکل کر حضور اکرم ﷺ کے حقیقی دامن نبوت سے وابستہ ہی نہ ہو جائیں۔ لندن سے شائع ہونے والے اخبارات اور بی بی سی اس بات کے شاہد ہیں کہ کانفرنس ہال جب اپنی تمام وسعتوں سمیت سمٹ گیا۔ تو عوام کے بے پناہ ہجوم نے سیڑھیوں، گیلریوں، برآمدوں اور باہر کھڑی ہوئی کوچوں میں بیٹھ کر علماء کرام کی تقاریر کو مسلسل گیارہ گھنٹے تک سنا۔ اور پوری فضا میں ایک وجد اور روحانی کیفیت طاری رہی۔ اس سلسلہ میں لندن سے شائع ہونے والے اخبارات کی تصویریں جھلکیوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ جو ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ جہاں تک علمائے کرام کی تقریروں کی متانت اور سنجیدگی کا تعلق ہے ان کے مکمل کیسٹ موجود ہیں۔ جو عنقریب بازار میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کے عنوان سے آرہے ہیں۔ اور علماء کرام کی تقریروں کی سنجیدگی کا واضح ثبوت اس کانفرنس کے اثرات و نتائج سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کانفرنس کو ہر سال منعقد کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا گیا ہے۔

آپ نے کہا کہ قادیانیوں کو اس کانفرنس کے مثبت نتائج اور برطانیہ کے مسلمانوں کے مزاج کے مطابق ہونے کا اسی بات سے اندازہ کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بریڈ فورڈ سٹی اور باٹلی سٹی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے بعد دو کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر ختم نبوت کے پروانوں نے قادیانیوں کی کانفرنسوں کو سنہ ہونے دیا۔ اور قادیانی اپنے خلیفہ مرزا طاہر احمد کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے وہاں سے دم دبا کر بھاگ گئے۔ اور ہزاروں پونڈ کے دیئے ہوئے اشتہارات، کانفرنس کے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد کو چاہیے کہ سچے دل سے

اسلام قبول کر لیں۔ اور پرچم ختم نبوت تلے جمع ہو جائیں، ورنہ پوری دنیا کے مسلمان ان کے خلاف بیدار ہو چکے ہیں۔ کوئی جھوٹا پروپیگنڈہ اور فریب کامیاب نہیں ہو سکے گا۔



انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی سے خصوصی انٹرویو:

(انٹرویو: محمد ارشد قاسمی)

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے لندن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کر کے دنیا بھر کو مرزاہیوں کے مکروہ اور جارحانہ عزائم سے آگاہ کیا۔ لندن کانفرنس اور حج سے واپسی پر مولانا سے بین الاقوامی تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور جماعت انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی جو نذر قارئین ہے۔

سوال وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر سرزمین برطانیہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی ضرورت محسوس کی؟

مولانا محمد ضیاء القاسمی: تقریباً 90 برس سے قادیانی اپنے نظریاتی افکار کو فروغ دینے کے لیے ایک سالانہ جلسہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پاکستان بننے سے قبل وہ جلسہ وادیان میں ہوتا تھا اور پاکستان بننے کے بعد اسی جلسے کو ربوہ میں بہت وسیع پیمانے پر کیا جانے لگا۔ یہ جلسہ تقریباً قادیانیوں کی نبوت کے ہم عمر ہے۔ پاکستان میں علماء کرام کی مسلسل جدوجہد اور قربانیوں سے حکومت نے ربوہ کے سالانہ جلسے پر پابندی عائد کر دی اور مرزا طاہر احمد اپنی مجرمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے ملک سے فرار ہو کر لندن پہنچ گیا۔ اس نے لندن پہنچ کر قادیانی نبوت کے پرچار کے لیے زرخیر خرچ کر کے ارتداد پھیلانے کا ایک سنٹر قائم کر لیا اور وہی سالانہ جلسہ جو پاکستان کی سرزمین پر اپنی موت مرچکا تھا۔ اسے زندہ کیا۔ اور اپنی جنم بھومی میں پھر سے وسیع پیمانے پر سالانہ جلسے کا اعلان کر دیا۔ یعنی کہ سسکتی ہوئی قادیانیت میں جان ڈالنے کے لیے لندن میں سالانہ جلسے کا آغاز

کر کے ان میں روح پھونکنے کی ناپاک کوشش کی۔

ان حالات میں علماء کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ قادیانیت کا تعاقب اور محاسبہ سرزمین برطانیہ میں بھی کیا جائے۔ تاکہ اس گروہ کے مذموم عزائم سے مسلمانوں کو محفوظ کیا جاسکے۔ حسن اتفاق سے اللہ تعالیٰ نے مجھے عمرہ کی سعادت سے اسی سال رمضان المبارک میں بہرہ ور فرمایا۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر میں نے اپنے قابل احترام دوست شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی خلیفہ مجاز ابدال زمانہ حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا ذکر کیا کہ قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر احمد پاکستان سے فرار ہو کر لندن میں فتنہ ارتداد کو فروغ دینے کے لیے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کر چکا ہے، میری رائے یہ ہے کہ لندن میں باقاعدہ اس کے جلسے کے جواب میں بین الاقوامی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے۔ مولانا عبدالحفیظ مکی نے میری اس رائے کو بے حد پسند فرمایا اور اس کو عملی شکل دینے کے لیے فوری طور پر تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا منصوبہ بنایا گیا۔ انہی دنوں بھارت کے ممتاز سیاسی اور مذہبی رہنما حضرت مولانا سید اسعد مدنی جانشین شیخ العرب والعم السید مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا منظور احمد چنیوٹی بھی مکہ مکرمہ میں ہی قیام پزیر تھے۔ انہیں بھی اجلاس میں بلایا گیا اور اجلاس کی غرض و غایت سے آگاہ فرمایا۔ ان علماء کرام نے بھی ہماری رائے کو پسند فرمایا اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ ہم نے باہمی مشاورت سے یہ طے کیا کہ 4، اگست 1985ء کو لندن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کر دیا جائے اور اس کے ابتدائی انتظامات کے لیے مولانا عبدالحفیظ مکی فوراً برطانیہ چلے جائیں اور برطانیہ میں علماء کرام اور مختلف تنظیموں سے رابطہ قائم کر کے تحفظ ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے تعاون حاصل کریں۔ چنانچہ مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی غرض سے برطانیہ کا سفر کیا اور کانفرنس کے لیے وہاں سے مختلف علماء کرام اور مختلف جماعتوں کو اس کانفرنس

کے لیے کام کرنے پر آمادہ کیا۔ چونکہ ہم ہی اس کانفرنس کے داعی تھے۔ اس لیے عارضی طور پر انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت مشن کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی۔ جس کے صدر مولانا عبدالحفیظ مکی، نائب صدر مولانا منظور احمد چینیوٹی اور جنرل سیکرٹری کا منصب میرے سپرد کیا گیا۔ اس نام سے یہ عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بن گئی۔ ان حالات کی روشنی میں یوں کہا جائے گا کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کی ضرورت مرزا طاہر اور قادیانی جماعت کے لندن میں سالانہ جلسے کے انعقاد نے خود بخود پیدا کر دی۔ الحمد للہ! اس بات کا فخر ہے کہ اس کانفرنس کو اللہ تعالیٰ نے یورپ میں مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مشعل راہ بنا دیا۔

سوال کیا کانفرنس کے سلسلے میں برطانیہ کے مسلمانوں نے کانفرنس کے انعقاد میں تعاون کیا۔ کیونکہ یہاں یہ تصور بھی نہیں کہ اتنی تیز رفتار زندگی میں لوگ وقت دیں اور علماء کرام کے پروگراموں میں شرکت کر کے ان کے خیالات سنیں؟

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی: کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے پوری دنیا سے ایسی شخصیات اور جید علماء کو دعوت دی گئی جو برطانیہ کے مسلمانوں کے دلوں میں بھی احترام و محبت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان شخصیات نے اپنا قیمتی وقت نکال کر کانفرنس سے پہلے دو تین ہفتے مسلسل پورے انگلینڈ کا دورہ کیا اور مختلف جلسوں، تقاریر، مجالس اور نجی محفلوں میں برطانیہ کے مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ جس کی وجہ سے کانفرنس میں اتنی عظیم اکثریت سے مسلمان شریک ہوئے کہ برطانیہ سے شائع ہونے والے اخبارات نے اس بات کو تسلیم کیا کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اجتماع لندن میں ہونی والی آج تک کی تمام کانفرنسوں سے بڑا تھا اور لوگ جوق در جوق بسوں، کاروں، کوچوں اور مختلف ذرائع سے کانفرنس میں شریک ہوئے اور اس بات کا زندہ ثبوت فراہم کر دیا کہ برطانیہ کے مسلمان عشق رسول ﷺ اور مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے

لیے وہی جذبات رکھتے ہیں۔ جو کسی بھی مسلمان کے ہو سکتے ہیں۔

سوال برطانیہ گورنمنٹ یا برطانیہ کے کسی خاص گروہ نے کانفرنس کے انعقاد میں کوئی رکاوٹ تو نہیں ڈالی؟

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی: آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ برطانیہ میں تحریر و تقاریر اور جلسے جلوس کی مکمل آزادی ہے۔ وہاں کسی جلسے، جلوس کے لیے حکومت سے پیشگی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ جو طبقہ جو گروہ اپنے خیالات و افکار کا اظہار کرنا چاہے اس کو مکمل آزادی ہے اور حکومت برطانیہ اس میں کوئی مداخلت نہیں کرتی۔ کانفرنسوں کے انعقاد کے لیے برطانیہ میں تمام جماعتیں خواہ وہ مذہبی ہوں، یا سیاسی بڑے بڑے ہال بک کراتی ہیں اور ان ہالوں میں اپنے اجتماعات کر سکتی ہیں۔ ایسے حال وہاں کے مختلف تجارتی اداروں نے تجارتی نقطہ نظر سے بنائے ہوئے ہیں۔ جن میں نشستیں، لاؤڈ سپیکر، سیٹج اور جلسے کے تمام لوازمات موجود ہوتے ہیں۔ حاضرین کے اندازے کے مطابق منتظمین ان فرموں سے رجوع کر کے ہال بک کرا لیتے ہیں۔

برطانیہ میں اس کانفرنس کی سب سے زیادہ مخالفت مرزائیوں نے کی۔ انہوں نے اخبارات کے ذریعے علماء کرام پر کیچڑ اچھالا، کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے لیے ہر غیر اخلاقی حربہ استعمال کیا۔ یہاں تک کہ جس دن کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس دن بھی ٹیلی فون پر پولیس کو اطلاع دی گئی کہ کانفرنس ہال میں بم رکھ دیا گیا ہے۔ جو کسی وقت بھی شرکاء کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ ان جھوٹے ٹیلی فونز سے قادیانیوں کا مقصد صرف اس کانفرنس کو ناکام بنانا تھا۔ کیونکہ پولیس ایسے ٹیلی فونز پر انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے نوٹس لیتی ہے اور فوری طور پر کانفرنس ہال خالی کرا لیتی ہے۔ ظاہر بات ہے جب ہزاروں کا اجتماع کانفرنس ہال میں ہوگا تو اسے خالی کرا تے وقت اور پولیس کے اطمینان حاصل کر لینے تک گھنٹا دو گھنٹا تک وقت لگ سکتا تھا جو کسی بھی کانفرنس کو

نا کام کرنے کا ایک مکروہ حربہ ہوتا ہے۔ جسے قادیانیوں نے بھی استعمال کیا۔ اس لیے قادیانیوں نے اس کانفرنس کو نا کام بنانے کے لیے بھرپور کوشش کی۔ ساتھ ہی قادیانی لٹریچر تقسیم کر کے مختلف لوگوں کو ویبیلے سنٹر ہال بھیجا گیا۔ جس کا مقصد بھی مسلمانوں میں ہيجان پیدا کرنا تھا لیکن ختم نبوت کے شیدائیوں نے قادیانیوں کے اس دجل و تلبیس کے منصوبے کو بھی نا کام بنا دیا۔

باقی تمام برطانیہ کی مسلمان تنظیموں نے کانفرنس کی تائید میں اخباری بیان جاری کیے حتیٰ کہ مولانا شاہ احمد نورانی کی ورلڈ اسلامک مشن یو۔ کے نے بھی کانفرنس کی تائید میں ایک بھرپور اشتہار اخبارات کو دیا۔ مسئلہ ختم نبوت کا اعجاز تھا کہ برطانیہ کے تمام کلمہ گو مسلمانوں نے اس مقصد اولیٰ کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ جس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ جمعیت علماء برطانیہ خاص طور پر تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے لیے سرگرم رہی اور اس کا کردار اس سلسلہ میں نمایاں رہا۔

سوال 4۔ اگست کے دن ہونی والی کانفرنس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں گے؟
حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی: کانفرنس کے بارے میں تقریباً سبھی باتیں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں مگر ایک اہم واقعہ جس سے میرے سمیت سب علماء کرام کے آنسو نکل آئے۔ وہ یہ ہے کہ کانفرنس جاری تھی کہ ایک نوجوان نے کانفرنس ہال میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نعرہ بلند کر دیا۔ پورا ہال امیر شریعت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا اور اس نعرے سے میرے سمیت سب علماء کرام کے آنسو نکل آئے کہ یا اللہ تو بڑا قادر مطلق ہے جس انگریز نے اپنے دور حکومت میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو برس ہا برس پابند سلاسل رکھا اور اپنے خود کاشتہ پودے مرزائیت کو ہر قسم کی مراعات سے نوازے رکھا۔ اب وہی مراعات یافتہ مرزائیت اپنی جنم بھومی میں بھی اپنی موت آپ مر رہی ہے جو انگریز سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد

کے نعرے تو درکنار نام سے ہی نالاں تھا۔ آج اسی کی حکومت میں اسی کے علاقے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ختم نبوت میں عظیم خدمات کا یہ صلہ ہے کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو پابند سلاسل کرنے والے مٹ گئے مگر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام برطانیہ کی سر زمین پر آج بھی گونج رہا ہے۔

سوال کانفرنس میں کن کن شخصیات نے شرکت کی؟

مولانا محمد ضیاء القاسمی: کانفرنس میں دنیا بھر کے مسلمان راہنماؤں نے شرکت کی۔ جو شرکت نہیں کر سکے ان کے پیغامات موصول ہوئے۔ جن میں پاکستان کے صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق کا پیغام خاص اہمیت کا حامل رہا۔ صدر مملکت نے کانفرنس کے مندوبین کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ قادیانیت کے کفر کو ختم کرنے کے لیے پوری دنیا کے مسلمانوں کو متحد ہو کر جدوجہد کرنی چاہیے جبکہ پاکستان میں قادیانیت کے خاتمہ کی کوشش کو یقینی بنایا جائے گا۔ جن اہم شخصیات نے شرکت کی ان میں مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیت علماء ہند، مولانا حافظ جی حضور خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا سید اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (بنگلا دیش)، مولانا مظہر عالم (کینیڈا)، مولانا اشتیاق حسین (ابوظہبی)، مولانا خلیل احمد ہزاروی (دہلی)، مولانا نور محمد (برما، سری لنکا)، شیخ الحدیث مولانا عبدالحفیظ مکی (مکہ مکرمہ، سعودی عرب)، مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل (مدینہ منورہ)، ڈاکٹر اسلامک مشن لندن، مصر کے قونصلر شیخ زہران، ڈاکٹر اسلامک کلچر یورپ علی ارشد سفیر مقیم برطانیہ، سعودی عرب کے سفیر کے نمائندہ السید ناجی صادق مفتی، جامعہ ازہر مصر سے الشیخ ڈاکٹر عبدالودود سلہبی، ڈاکٹر عبدالجلیل شلبی کے علاوہ پاکستان سے پچیس کے قریب ممتاز علماء کرام نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

سوال کانفرنس کے فوری طور پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

مولانا محمد ضیاء القاسمی: کانفرنس کے فوری طور پر جو اثرات مرتب ہوئے۔ ان میں سے

مسلمانان برطانیہ کا یہ شدید اصرار اور تقاضا تھا کہ۔

- ☆ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا مرکزی دفتر لندن میں قائم کیا جائے۔ چنانچہ ساؤتھ ہال (South Hall) لندن میں مشن کا دفتر قائم کر دیا گیا۔
- ☆ لندن میں مستقل ایک عالمی مبلغ ختم نبوت کا تقرر کر دیا گیا۔
- ☆ الہلال ماہنامہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے پروگرام کی ترجمانی کرے گا۔ جسے مستقل مشن کے ترجمان کی حیثیت حاصل ہوگی۔ ان شاء اللہ یہ رسالہ عالمی سطح پر تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کیلئے کردار ادا کرے گا۔
- ☆ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہر سال لندن میں ہوا کرے گی۔
- ☆ تحفظ ختم نبوت کانفرنس تین ماہ کے بعد امریکا میں بھی ہوگی۔
- ☆ پورے یورپ میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سنٹر قائم کیے جائیں گے اور اس کام کو پورے یورپ میں پھیلا یا جائے گا۔
- ☆ اس کانفرنس کے اثرات میں یہ بات بھی سرفہرست لکھی جائے گی کہ کانفرنس کے فوراً بعد مسلمانوں کی غیرت کا جائزہ لینے کے لیے برطانیہ کے دو شہروں بریڈ فورڈ اور ہالٹی میں قادیانیوں نے کانفرنس کا اعلان کر دیا لیکن مسلمانوں نے ختم نبوت کے باغیوں کو وہ شرمناک شکست دی کہ اپنی جنم دھرتی میں بھی اپنی کانفرنس نہ کر سکے اور دم دبا کر بھاگ گئے۔
- ☆ جھوٹی نبوت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے کانفرنس کے بعد کے اخباری بیان سے بھی پتا چلتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس نے اس کی دیواروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔

سوال سننے میں آیا ہے کہ پاکستان سے جانے والے علماء کرام ہزاروں پونڈ کما کر

لندن سے واپس آئے ہیں۔

مولانا ضیاء القاسمی: یہ سوال مرزائیوں نے انگلینڈ میں بھی اٹھایا تھا کہ کاروان تحفظ ختم نبوت میں شامل علماء کرام یہاں پونڈ کمانے آئے ہیں۔ غالباً انہوں نے یہ سوال اس لیے اٹھایا کہ برطانیہ میں کچھ لوگ اسی دھندے کے لیے سال بھر سفر کرتے رہتے ہیں اور وہ وعظ فروشی اور تعویذ فروشی اور فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے کے عوض اپنے اندھے معتقدین سے بہت کچھ کماتے ہیں۔ ایسے طبقے کسی وقت بھی کسی دینی تحریک اور دینی انقلاب سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کا تاریخ کے صفحات میں کوئی روشن کردار دیکھا گیا۔ ان افراد نے اہل حق علماء کو بھی رسوا اور بدنام کیا۔ حالانکہ علماء سو اور علماء حق کی اپنی اپنی تاریخ ہے۔ علماء سو کا کردار ہر دور میں بے ضمیری رہا ہے اور علماء حق کا کردار ہر دور میں روشن ضمیری رہا ہے۔

وہ تمام علماء جنہوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ ان کی اکثریت نے اپنے اخراجات خود برداشت کیے ہمیشہ سے اس طرح کے کام مخیر دوستوں کے تعاون سے سر انجام پاتے ہیں۔ چنانچہ اس کانفرنس کے لیے بھی ایک فنانس کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے سربراہ الشیخ عبدالحفیظ مکی تھے۔ انہوں نے کانفرنس سے قبل اپنے دوستوں سے قرض لے کر کانفرنس کے تمام اخراجات کو پورا کیا اور بعد میں خود مولانا عبدالحفیظ مکی ہی کی کوششوں سے برطانیہ کے شیدائیان تحفظ ختم نبوت نے کانفرنس کے اخراجات ادا کر دیئے۔

علماء کرام خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے خرچ سے سفر کر کے لندن کانفرنس کو جس کامیابی سے ہمکنار کیا اس کا صلہ ان شاء اللہ انہیں قیامت کے روز سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی شکل میں ملے گا۔ لیکن میں یہاں دنیا بھر کے تاجروں اور دولت مند حضرات سے یہ گزارش کروں گا کہ علماء کرام نے جہاں جان کی بازی لگا کر اس مشن کو آگے بڑھایا ہے۔ آپ بھی ختم نبوت کے مشن کے ساتھ مالی تعاون کر کے زیادہ سے زیادہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو حاصل کریں۔ یہ

آپ کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر قادیانی، مسئلہ ختم نبوت کے مقابلے میں اپنی جھوٹی نبوت کے پرچار کے لیے اربوں روپے خرچ کر سکتے ہیں تو آپ بھی مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی دولت کا زیادہ سے زیادہ حصہ اس راستے میں استعمال کریں۔

سوال کہا جا رہا ہے کہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مقابلے میں ایک متوازی تنظیم ہے۔ اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

مولانا محمد ضیاء القاسمی: مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریف خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد ایک ایسی باوقار اور معتدل شخصیت ہیں جو تحقیق کیے بغیر کسی بات کو قابل اعتناء نہیں سمجھتے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد سے میری ملاقات سکھر تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر ہوئی۔ تو میں نے انہیں اسی سوال کے جواب میں، جو بعض طبقوں نے ان تک پہنچایا تھا، واضح گاف لفظوں میں عرض کر دیا کہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن آپ ہی کے کام کا ایک حصہ ہے اور وہ آپ ہی کی رائے کے مطابق کام کرے گی اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد کو لندن تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی دعوت بھی دی۔ جسے انہوں نے بصد مسرت قبول فرمایا اور اپنی جماعت کے راہنماؤں، مبلغین سمیت کانفرنس میں شریک ہوئے اور اس تاریخ ساز کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت فرمائی۔

کانفرنس کے اختتام پر مختلف ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام کا ایک اجلاس دارالعلوم بری برطانیہ میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ طے پایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کو عالمی جماعت قرار دے دیا گیا اور اس کے صدر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمن ہوں گے۔ اس عالمی ختم نبوت کی ایک ذیلی شاخ پورے یورپ میں کام کرے گی۔ جس کے صدر شیخ الحدیث مولانا عبد الحفیظ مکی اور جنرل سیکرٹری میں ہوں گا۔ اب ان شاء اللہ حضرت

مولانا خواجہ خان محمد کی قیادت میں عالمی سطح پر انٹرنیشنل ختم نبوت مشن اور جماعت کے راہنما بھرپور قوت سے قادیانیت کا احتساب کریں گے۔ میں پوری دنیا کے مسلمانوں بالخصوص علماء سے گزارش کروں گا کہ مسئلہ ختم نبوت کے نام پر ایک ہو جائیں۔ اور پوری دنیا کو ختم نبوت کے پرچم تلے جمع کریں۔

آخر میں میں جمعیت علماء برطانیہ، روزنامہ جنگ، روزنامہ وطن لندن اور وہاں کی تمام مسلم تنظیموں دوستوں کا بھرپور شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے بھرپور انداز میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ ساتھ ہی میں اشرف خان اور ساؤتھ ہال لندن کے مسلمانوں کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کانفرنس میں شرکت کرنے والے علماء کرام کی میزبانی کا حق ادا کر دیا۔



گوجرانوالا میں عصرانہ:

22 ستمبر 1985ء کو دوپہر دو بجے کے قریب گوجرانوالا پہنچے تو حضرت مولانا زاہد الراشدی ہمارے منتظر تھے۔ مولانا زاہد الراشدی ملک کے نامور عالم دین یادگار اسلاف حضرت مولانا سرفراز خان صفر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں اور تحریک تحفظ ختم نبوت میں بڑی جرأت کے ساتھ آپ کے شانہ بشانہ کام کر رہے ہیں۔ دوپہر کے کھانے کے بعد نماز عصر تک مولانا زاہد الراشدی کے پاس ہی رہے۔ اسی دوران چیونٹ سے حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی بھی تشریف لے آئے۔ شام کے وقت ہم سب ایک قافلے کی شکل میں گوجرانوالہ کے قاسم ٹاؤن میں پہنچے۔ وہاں جامعہ قاسمیہ کے طلبہ نے استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے عصرانہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے بعد ختم نبوت کا مسئلہ پاکستان سمیت پوری دنیا کے غیور اور بہادر علماء کرام کی محنتوں کی برکات سے واضح ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے ان علماء کرام کی محنتوں کو قبول کر لیا ہے۔ طلبہ کرام کو بھی چاہیے کہ وہ اکابر علماء کرام کے مشن کی آبیاری کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب عوامی دباؤ کی وجہ سے مرزا طاہر احمد پر مولانا اسلم قریشی کے اغوا کا مقدمہ پاکستان میں ضرور چلے گا۔ اس موقع پر مولانا اسلم قریشی کے صاحبزادے بھی تشریف فرما تھے۔ جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ کے طلبہ نے معزز مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ طلبہ اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے ختم نبوت زندہ باد، مولانا محمد ضیاء القاسمی زندہ باد، جیوے جیوے قاسمی جیوے کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ نماز مغرب مدرسہ جامعہ قاسمیہ میں ہوئی۔ اسی دوران لاہور سے پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری بھی تشریف لے آئے ان کی طرف سے مجلس ذکر کا پروگرام بھت۔ مسگر ہم وہاں سے گوجرانوالہ شہر مولانا زاہد الراشدی کے پاس اور وہیں سے لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ لاہور میں محمد یوسف بٹ کئی کو الوداع کر کے فیصل آباد واپسی کے لیے سفر شروع کر دیا۔



انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے بارے میں روزنامہ جنگ لندن کی ڈائری:

روزنامہ جنگ لاہور 12، اکتوبر 1985ء میں روزنامہ جنگ لندن کے رپورٹر ظہور نیازی کی ایک رپورٹ شائع ہوئی جس کا عنوان ”برطانیہ میں کانفرنسوں کا سیزن“ تھا۔ اس رپورٹ میں لکھا گیا کہ پاکستان و بھارت سے علماء کی بڑی جماعت ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں مدعو تھی۔ یہ شاندار کانفرنس ویمبلے کانفرنس سنٹر میں ہوئی اور اب تک وہاں ہونے والی تمام مسلم کانفرنسوں میں اس کی حاضری سب سے زیادہ رہی۔ اس کانفرنس میں پاکستان سے مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا زاہد الراشدی، علامہ خالد محمود، مولانا یوسف لدھیانوی، مولانا یوسف کشمیری اور

دیگر حضرات تشریف لائے۔

کانفرنس کی جانب سے احمدی حضرات کو دعوت دی گئی کہ وہ جھوٹی نبوت سے توبہ کر کے مسلمانوں کے بھائی بن جائیں تو انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا جائے گا اگر انہیں یہ دعوت قبول نہیں تو پھر وہ اپنی الگ حیثیت متعین کر لیں۔ اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ نہ کریں۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا ماننا کفر ہے۔ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن جن علماء نے قائم کیا ہے ان کا تعلق دیوبند کے مکتب سے ہے لیکن دیگر مسلکوں مثلاً ورلڈ اسلامک مشن اور مرکزی جمعیت اہل حدیث اور تمام مسالک کی دینی جماعتوں نے بھی کانفرنس کی مکمل حمایت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے توڑ کے لیے جماعت احمدیہ نے آدھے صفحے کا ایک اشتہار جنگ میں شائع کرانا چاہا لیکن جنگ انٹرنیشنل کی مقامی انتظامیہ نے اسے بوجہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انتظامیہ کا موقف یہ معلوم ہوا ہے کہ آزادی اظہار کا حق تسلیم بلکہ ہم خود اس حق کے علمبردار ہیں لیکن جب کوئی آزادی مسلمانوں کے اجتماعی مفاد سے متصادم ہو اور اسلامی عقائد پر ضرب پڑنے کا احتمال ہو تو پھر اس آزادی کی حدود ختم ہو کر دوسری آزادی کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی مسلمانوں کو یہ آزادی ہو کہ ان کے اجتماعی عقائد پر حملہ نہ کیا جائے اور اس بنا پر انتظامیہ نے ہزاروں پونڈ کی اشتہاری آمدنی مسترد کر دی۔

☆☆☆☆

ربوہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

ربوہ میں چوتھی دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ عنقریب مجلس تحفظ ختم نبوت کی دستوری کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے گا۔ جس میں عالمی تبلیغ کے لیے تجاویز تیار کی جائیں گی اور دستوری ترامیم تیار کی جائیں گی۔ جس کے

بعد پوری دنیا میں مرزائیت کا محاسبہ شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں مرزائیت کے خلاف کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ سب سے پہلے امریکا اور کینیڈا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں ہوں گی۔ اس مقصد کے لیے مولانا عبدالحفیظ مکی امریکا جا رہے ہیں۔ ساؤتھ ہال میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر کھول دیا گیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی تحریری تبلیغ کے لیے مانچسٹر سے ماہنامہ الہلال جاری کیا جائے گا۔ اب پوری دنیا میں قادیانوں کے تعاقب کے لیے پاکستان کے علماء کرام ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

☆☆☆☆

نوائے وقت داد تحسین کا مستحق:

مسلم کالونی ربوہ میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں روزنامہ نوائے وقت کے نمائندہ شہزادہ اکبر کا ختم نبوت کے مسئلہ پر ایمان افروز تعاون اور کارکردگی پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ نوائے وقت تحفظ ختم نبوت تحریکوں اور خبروں میں انتہائی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مشن کی مکمل رہنمائی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے تمام اخبارات کی نسبت اس کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ اس موقع پر مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا محمد حسین چنیوٹی، مولانا محمد یعقوب، مولانا محمد نذیر، حنیف مغل اور دیگر علماء کرام بھی موجود تھے۔

☆☆☆☆

ساہیوال میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب:
گزشتہ سال ساہیوال میں قادیانیوں نے فائرنگ کر کے دو مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا۔ ان شہدا کی یاد میں کل پاکستان شہدائے تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے فرمایا کہ شہدا کی قربانیاں ضائع نہیں

ہونے دی جائیں گی۔ ہم اس ملک اور اس دھرتی کو قادیانیت کے وجود سے پاک کر کے چھوڑیں گے۔ شہادت کا رتبہ ہر کسی کو نہیں ملتا یہ سعادت خوش قسمت لوگوں کو ہی ملتی ہے۔ ختم نبوت کی خدمت براہ راست رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہے۔

ساہیوال تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے بعد آپ نے جامعہ رشیدیہ کے اساتذہ کرام سے خصوصی ملاقات کی اور علماء کرام کو انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ کی تفصیلی روئیداد سنائی، کانفرنس میں مشہور شاعر اور متعدد کتابوں کے مصنف جانبا زمرزا نے شہیدائے ساہیوال کی شان میں نظم پیش کی جس پر سامعین نے انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔

ان کی نظم کے کچھ اشعار یہ تھے:

شہید تحفظ ختم نبوت کی بو تلاش کرو
 کہاں کہاں پہ گرا ہے لہو تلاش کرو
 نقیب ختم نبوت نہ آسکے گا یہاں
 یہ کس جگہ پہ ہوئی گفتگو تلاش کرو
 متاع ختم نبوت ہے آبرو تلاش کرو
 کہاں پہ لٹ گئی یہ آبرو تلاش کرو
 مقام عشق محمد بلند ہے جس سے
 یہیں پہ کھڑا ہے وہ رنگ و بو تلاش کرو
 لہو شہید کا باد سموم لے نہ اڑے
 اٹھو خدارا اسے کو بہ کو تلاش کرو
 یہ زہر کس نے دیا تھا وہ کون تھا ساتی
 وہ بزم ڈھونڈ و وہ جام و سبو تلاش کرو

اگر تلاش ہو اظہر کے خون ناحق کی
 زمین ربوہ سے وہ ہو، ہو تلاش کرو
 یہ کون کہتا ہے عاشق کا خون نہیں ملتا
 لہو بشیر کا میرے روبرو تلاش کرو
 وہ اپنے عزم میں جانباڑ کامیاب رہے
 وہ با وضو تھے انہیں با وضو تلاش کرو

☆☆☆☆

مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لیے آمد:
 17- اکتوبر بروز جمعہ المبارک کو امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان شیخ
 المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی
 عیادت کے لیے فیصل آباد تشریف لائے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر محمد، صاحبزادہ
 طارق محمود، صاحبزادہ محمد عابد اور رانا محمد افضل بھی حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے ہمراہ
 تشریف لائے تھے۔ حضرت امیر مرکزیہ نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کی ان کی رہائش گاہ
 پر عیادت کی اور ڈھیروں دعائیں دی اور جلد صحت یابی کے لیے خصوصی دعا بھی فرمائی۔
 بعد ازاں صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ کے جواں سال بیٹے کی تعزیت کے لیے ان کی
 رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 24- اکتوبر 1985ء)

☆☆☆☆

کندیاں شریف میں ایک مشترکہ اجلاس:

پاکستان اور بیرون ملک مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ اور استیصال قادیانیت کے
 لیے تقسیم کار اور طریق کار طے کرنے کے لیے 27- اکتوبر 1985ء کو مجلس تحفظ ختم
 نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے رہنماؤں کا ایک مشترکہ اجلاس حضرت الامیر مولانا

خواجہ خان محمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا عبدالحفیظ مکی اور مولانا محمد ضیاء القاسمی نے شرکت کی۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے اس گفتگو کا تفصیل سے تذکرہ کیا جو مولانا خان محمد اور ان کے درمیان مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی اور جس میں عالمی سطح پر ایک مشترکہ پلیٹ فارم سے مسئلہ ختم نبوت پر کام کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ اُسے حضرت مولانا خان محمد نے پسند فرماتے ہوئے آخری شکل دینے کے لیے حج کے بعد کسی نشست پر موقوف فرما دیا تھا۔ چنانچہ حج سے قبل انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی طرف سے لندن میں ایک عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہو چکی تھی جس کے اثرات و ثمرات پوری دنیا میں محسوس کیے گئے اس لیے اسی گفتگو کی روشنی میں اور دارالعلوم بری انگلینڈ کے اجلاس کے فیصلوں کے مطابق کنڈیاں شریف پاکستان میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے راہنماؤں کا اجلاس ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے دستور میں ترامیم کی سفارش کی گئی۔ جس کی رو سے مجلس تحفظ ختم نبوت کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام دیا گیا اور اس کے عالمی امیر مولانا خان محمد قرار پائے اور ساتھ ہی یہ بھی طے پایا کہ بیرونی ممالک میں ختم نبوت کے کام کو تیز تر کرنے کے لیے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سپرد یہ اہم کام کیا جائے۔ جس کے امیر مولانا عبدالحفیظ مکی اور جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی ہوں گے۔

اس طرح مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن دو قالب اور یک جان ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے ایک خط مولانا عبدالحفیظ مکی اور مولانا محمد ضیاء القاسمی کے نام ارسال فرمایا۔ جس کی رو سے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے امیر مولانا عبدالحفیظ مکی اور جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی ہوں گے۔

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا خط:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی قدر جناب مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! المورض آنکہ بیرونی ممالک پر ختم نبوت کے کام کو تیز تر
کرنے کے لیے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن قائم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ دستور کی دفعہ 14
شق (ترمیم شدہ) کے تحت جناب مولانا عبدالحفیظ مکی کو اس کا امیر اور آجناب کو اس کا
ناظم نامزد کیا جاتا ہے۔ والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، 30 اکتوبر 1985ء

تلفن ۷۳۳۶۱

Abu-Al-Khalcel Khan Mohammad

President

Majlis-e-Tahaffuz-e-Khatm-e-Nabuwat, Pakistan,
Multan

PHONE : 73341

ابوالخلیفہ خان محمد

رئیس العام

مجلس تحفظ ختم النبوة

بہارستان ○ پاکستان

التاریخ ۱۵/۲/۱۹۸۵ء للبرالت

۳۰/۱۰/۱۹۸۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی قدر جناب مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ کا خط
المورض آنکہ بیرونی ممالک پر ختم نبوت کے کام کو تیز تر کرنے کے لیے انٹرنیشنل
مشن نبوت مشن قائم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ دستور کی دفعہ 14 شق (ترمیم شدہ)
کے تحت جناب مولانا عبدالحفیظ مکی کو اس کا امیر اور آجناب کو اس کا ناظم نامزد کیا جاتا
ہے۔ والسلام

میرزا علی حسن صاحب

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

دستور کمیٹی کا اجلاس:

مجلس تحفظ ختم نبوت کی دستور کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے دستور اور قواعد و ضوابط کی منظوری دی گئی۔ اجلاس میں مولانا عبد الحفیظ مکی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا یوسف لدھیانوی اور محمد یوسف بٹ مکی نے شرکت کی جبکہ اجلاس کی صدارت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔



میانوالی، سرگودھا اور چناب نگر کا دورہ:

جامعہ عربیہ تبلیغ الاسلام موتی مسجد میانوالی میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی اور جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی نے علماء کرام اور طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام کے شاندار کردار اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مدرسہ کے نائب مہتمم مولانا قاری عبد الجلیل جو جمعیت علماء اسلام کے بزرگ رہنما مولانا محمد رمضان کے صاحبزادے ہیں انہوں نے اپنے ادارے میں معزز مہمانان گرامی کا استقبال کیا اور اپنے ادارے کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کرایا۔ جامعہ میں ان بزرگوں نے دو گھنٹے سے زیادہ وقت قیام فرمایا، مدرسہ کے طلبہ نے اپنے اندر حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی اور مولانا محمد ضیاء القاسمی کو پا کر بے پناہ مسرت کا اظہار کیا۔ آپ نے سرگودھا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر میں قادیانیت کو بے نقاب کرنے کے لیے جگہ جگہ ان کا تعاقب کیا جائے گا۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کے سلسلہ میں حکومت کی بے حسی اور لاپرواہی سے عوام مایوس ہو چکے ہیں اور اگر یہی صورت حال جاری رہی تو تحریک پورے ملک میں دوبارہ شروع کر دی جائے گی۔ اس وقت قادیانیوں کے پاس بہت زیادہ اسلحہ موجود ہے حکومت ان سے تمام اسلحہ برآمد کرے۔ قادیانیوں کی کوشش ہے

کہ ملک میں بد امنی کو فروغ حاصل ہو۔ تاکہ ان کے مزمووم مقاصد پورے ہو سکیں۔ پاکستان کی نوکرتشاہی کا مرزائیوں کو مکمل تعاون و حمایت حاصل ہے جو قادیانیت دوستی کی آڑ میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے جاری کردہ آرڈیننس کو ناکام بنانے پر تلے ہوئے ہیں، حکومت کو مرزائیوں کے ان عزائم پر اپنی آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں، قادیانیوں پر اعتماد کرنے کا مطلب پاکستان کی سلامتی داؤ پر لگانے کے مترادف ہے، مگر پاکستان میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور اس میں شریک جماعتوں کے قائدین ان کے عزائم کو خاک میں ملا کر رہیں گے۔ کانفرنس سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحفیظ مکی اور سرگودھا کے ممتاز عالم دین مولانا محمد اکرم طوفانی نے بھی خطاب کیا۔

چینیٹ میں پریس کانفرنس:

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر مولانا عبدالحفیظ مکی، جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی نے فیصل آباد، کنڈیاں، میانوالی، سرگودھا اور صدیق آباد ربوہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد چینیٹ کے دورہ کے اختتام پر مدرسہ فیض العلوم میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں نفاذ اسلام اور ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے کافی کام ہوا ہے۔ اس سلسلے میں ابھی بہت سے اقدامات کی ضرورت ہے۔ مولانا مکی نے کہا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد اٹھارہ لاکھ ہے۔ جبکہ قادیانی وہاں تین ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ مسلمانوں کی پچاس بڑی بڑی مساجد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانیوں نے وہاں ختم نبوت ہی کے نام سے دو کانفرنسیں کرنے کی حکومت سے منظوری حاصل کر لی۔ جب اس بات کا علم مسلمانوں کو ہوا تو انہوں نے برطانوی حکومت کو درخواست دی کہ قادیانی جماعت اور اس کے تمام ارکان دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے ان کو اسلام کے نام پر مسلمان سمجھ کر اجازت نہ دی جائے۔ برطانوی حکومت نے علماء اسلام کے دلائل سننے کے بعد قادیانیوں کی اجازت منسوخ کر دی۔

مولانا مکی نے بتایا کہ اس وقت دس مسلمان ملکوں میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ ان مسلمان ملکوں میں پاکستان، سعودی عرب، کویت، ایران، عراق، مصر، لیبیا، ملائیشیا، اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا خان محمد کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر بنا دیا گیا ہے اور تمام ملکوں کے علماء اسلام کو اس مجلس میں شامل کیا جائے گا اور قادیانیوں کو تمام مسلمان ملکوں میں غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لیے مہم شروع کی جائے گی، جہاں جہاں قادیانی مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے سادہ لوح انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں وہاں عالمی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کرے گی اور دفاتر کھولے جائیں گے۔ آئندہ سال امریکا اور کینیڈا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف مرزا طاہر احمد کہتے ہیں کہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کامیاب نہیں ہوئی۔ دوسری طرف وہ لندن سے ربوہ میں کیٹھیں بھر کر بھیج رہے ہیں۔ جس میں کانفرنس کو کامیاب قرار دے کر اپنی مظلومیت بیان کی گئی ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانی فتنہ کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کو اسمبلی سے منظور کرا کر آئین کا حصہ بنایا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ قادیانیوں کا آبادی کی بنیاد پر ملازمتوں اور داخلوں میں کوٹہ مقرر کیا جائے۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب اور خون کا گروپ کے خانوں کا اضافہ کیا جائے۔ فوج کے تینوں شعبوں اور محکمہ خارجہ میں قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی لگائی جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کا نقشہ تبدیل کرایا جائے۔



جامعہ قاسمیہ میں عصرانہ:

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر مولانا عبدالحفیظ مکی نے کہا کہ دنیا بھر میں

مرزائیت کے خاتمے کے لیے تحریک چلائی جائے گی اور دنیا کے تمام ممالک خصوصاً جنوبی افریقہ یورپی ممالک امریکا اور کینیڈا میں مستقل طور پر مشن کی طرف سے مبلغ تعینات کیے جائیں گے جو مسلمانوں کو مرزائیت کے مکروہ عزائم سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ انہوں نے یہ بات انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی طرف سے دیئے گئے۔ عصرانہ سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ یہ عصرانہ جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد میں ان کے اعزاز میں دیا گیا۔

مولانا عبدالحفیظ مکی نے کہا کہ ختم نبوت کے لیے مسلمان ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے 1974ء اور 1984ء کی تحریک ختم نبوت میں کامیابی پر پاکستان کے علماء اور عوام کو مبارک باد دی کہ پاکستان کے عوام دینی عقیدت میں تمام دنیا کے مسلمانوں سے بڑھ کر ہیں۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کے کیس کو اسمبلی میں پیش کر کے انتظامیہ اور پولیس کا محاسبہ کیا جائے، مولانا اسلم قریشی کی تفتیش ملٹری انٹیلی جنس سے کے حوالے کی جائے اور مرزا طاہر احمد کو اس میں شامل تفتیش کیا جائے۔ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں یورپ بھر کے مسلمانوں نے بڑی محبت، عقیدت اور چاہت سے شرکت کی۔ اس میں میرا اور میرے رفقا کا کوئی کمال نہیں بلکہ ان کی خواجہ میثرب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا نتیجہ تھا۔ اس موقع پر مولانا سید اشرف ہمدانی ایڈیٹر خدام الدین و ترجمان اسلام مولانا عبد الرشید انصاری اور مولانا سید جاوید حسین شاہ نے بھی خطاب کیا۔



حیدرآباد تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب:

حیدرآباد سندھ میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ختم نبوت کے عقیدے کو بغیر

کسی دلیل کے ساتھ تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے اس کے بیان کے لیے کسی دلیل کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

حکومت قادیانی نوازی ترک کر دے، کوئی قادیانی بھی حکومت کا وفادار نہیں ہو سکتا جو رسول اللہ ﷺ کے وفادار نہیں ہو سکتے وہ حکومت کے بھی وفادار نہیں ہو سکتے۔ حکومت فوری طور پر ملک میں قادیانی لٹریچر پر مکمل پابندی عائد کرے، قادیانی لٹریچر سوائے غلاظت کے اور کچھ نہیں ہے۔ آپ سے قبل ممتاز عالم دین مولانا محمد اشرف و دیگر علماء کرام نے ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔

☆☆☆☆

جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

14 نومبر کو مفتی محی الدین مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کی دعوت پر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی تشریف لے گئے اور جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام کی کاوشیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ دنیا بھر میں مسلمان قادیانیت کے عزائم سے باخبر ہو رہے ہیں۔ یہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی کانفرنس کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ عقیدہ تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک بنیادی اور متفقہ عقیدہ ہے جس میں کسی تبدیلی یا رد و بدل کی کوئی گنجائش نہیں جو شخص عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مسلمان گناہگار تو ہو سکتا ہے مگر اس دھرتی پر اپنے محبوب ﷺ کی ختم نبوت کے باغیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی بھی سمجھوتا نہیں کر سکتا۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محی الدین اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

☆☆☆☆

مرکزی مجلس عمل قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کے سامنے مظاہرہ کرے گی:

مولانا ضیاء القاسمی نے نمائندہ نوائے وقت مقیم فیصل آباد سے ایک ملاقات

میں کہا کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی تمام جماعتوں کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں قومی اسمبلی سیکرٹریٹ اسلام آباد کے سامنے عنقریب قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت اور مولانا اسلم قریشی کے طویل اغوا میں حکومت کی کوتاہیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔ مولانا خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ نے آج جامعہ مسجد احرار ربوہ میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس احتجاجی مظاہرہ کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا اور یہ مظاہرہ آئندہ ہونے والے قومی اسمبلی کے کسی بھی اجلاس کے وقت کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت ان کے مطالبات کو تسلیم کرنے کی بجائے ٹال مٹول سے کام لیتی رہی تو یہ مسئلہ کسی وقت بھی ایک تحریک کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 28 نومبر 1985ء)

☆☆☆☆

جنوبی افریقہ کی عدالت کا قادیانیوں کو مسلم قرار دینے پر مولانا محمد ضیاء القاسمی کا رد عمل:
 جنوبی افریقہ میں ایک قادیانی کی درخواست پر عدالت نے انہیں مسلم قرار دے دیا۔ تفصیلات کے مطابق ایک قادیانی نے عدالت میں رٹ دائر کی کہ

☆ انہیں غیر مسلم نہ کہا جائے۔

☆ مسلمان اپنے قبرستانوں میں ہمیں اپنے مردے دفن کرنے سے منع نہ کریں۔

☆ مسلمان اپنی مساجد میں ہمارا داخلہ بند نہ کریں۔

اس کیس کی سماعت پہلے جس جج نے کی وہ عیسائی تھا۔ پاکستان سے بھی علماء کرام اور اسلامی سکالرز کا ایک وفد اس کیس میں مسلمانوں کی معاونت کے لیے جنوبی افریقہ میں پہنچا۔ حکم امتناعی حاصل کیا۔ مگر وہاں کے بااثر قادیانیوں کی ایما پر اس عیسائی جج کو تبدیل کر کے اس کی جگہ ایک متعصب یہودی جج کو تعینات کر دیا گیا۔ مسلمانوں نے اس یہودی جج کی تعیناتی پر عدالت کا بائیکاٹ کیا۔ جس نے یک طرفہ طور پر اس

کیس پر فیصلہ دیا کہ قادیانی بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں۔
 انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے
 نسلی امتیاز رکھنے والی حکومت کی یہودی عدالت کے قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کے
 فیصلے پر ردِ عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ یہ ایک طرفہ
 فیصلہ ہے جو مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بعد ایک قادیانی کے بیان کو بنیاد بنا کر دیا گیا
 ہے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ اس کیس کے حوالے سے ڈپٹی اٹارنی جنرل
 پنجاب سید ریاض الحسن نے مجھے تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جنوبی
 افریقہ ایسا ملک ہے جس کے حق میں قادیانیوں کے سرکردہ رہنما سر ظفر اللہ خان نے
 اُس وقت فیصلہ دیا تھا جب وہ عالمی عدالت انصاف کے حج تھے اور نسلی امتیاز کے
 بارے میں مقدمہ ان کے روبرو پیش ہوا تھا۔ کیپ ٹاؤن، جنوبی افریقہ کے صوبوں میں
 سے ایک ہے۔ اس کے دار الحکومت کیپ ٹاؤن کی عدالت جسے وہ سپریم کورٹ کہتے
 ہیں دراصل وہ صوبے کی عدالت ہے جیسے ہمارے ہاں ہائیکورٹ ہے۔ ان کی سپریم
 کورٹ کے اوپر ایک اور عدالت ہے جسے وہ اپیل کورٹ کہتے ہیں۔ قادیانیوں نے
 وہاں کی سپریم کورٹ میں درخواست گزاری کہ

۱: ہمیں غیر مسلم نہ کہا جائے۔

۲: مسلمان اپنے قبرستانوں میں ہمیں اپنے مردے دفن کرنے سے منع نہ کریں۔

۳: مسلمان اپنی مساجد میں ہمارا داخلہ بند نہ کریں۔

اس مقدمہ کی سماعت چار مرحلوں پر عیسائی حج کے سامنے ہوئی۔ ہم نے پہلے
 مرحلے میں حکم امتناعی مانگا جو دے دیا گیا۔ اس کے بعد کنفرمیشن کی باری آئی اور ہماری
 درخواست خارج کر دی گئی اکتوبر 1984ء میں جب مقدمے کی باقاعدہ سماعت شروع
 ہوئی تو حج تبدیل کر دیا گیا اور ایک متعصب یہودی حج مقرر کر دیا گیا۔ اس مرحلے پر

ہم نے کہا کہ سب سے پہلے عدالت کے دائرہ کار اختیار پر بحث ہونی چاہیے کیونکہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور کوئی سیکولر یا غیر مسلم اس مسئلے کو حل کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ یہودی حج نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اس مرحلے پر ہم نے اس یہودی عدالت کے بائیکاٹ کا پروگرام بنایا۔ کیپ ٹاؤن کی مسلم جوڈیشل کونسل نے موقف اختیار کیا چونکہ اس یہودی حج سے انصاف کی توقع نہیں ہے لہذا ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔

8 نومبر کو یہودی حج نے ایک قادیانی شیر محمد کا بیان قلم بند کیا جس میں اس نے کہا کہ ہم ختم نبوت کے منکر نہیں، ہم محمد الرسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ قادیانی گواہ کے اس بیان کو بنیاد بنا کر یہودی حج نے ایک طرفہ فیصلہ دے دیا، کیونکہ قادیانی گواہ کے بیان پر نہ کوئی جرح ہوئی اور نہ ہی یہ مسلمانوں کی موجودگی میں ہوا۔ لہذا اس فیصلے کی کوئی حیثیت نہیں۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے جنوبی افریقہ کی عدالت کی طرف سے کیے جانے والے فیصلے کو انصاف کی دنیا کا بدترین فیصلہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں نے فیصلہ دینے والی عدالت کا بائیکاٹ کیا تھا اور یہ محض ون مین شو پر مبنی فیصلہ ہوا ہے تاہم یہ فیصلہ اسی قدر قابل نفرت ہے جتنی قابل نفرت جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز رکھنے والی حکومت۔

انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں اور ہم انتہائی اہم فیصلے کریں گے۔ ہماری خواہش ہے کہ قادیانیوں کا جنوبی افریقہ میں اس طرح تعاقب کیا جائے جس طرح پاکستان میں کیا گیا۔ وہاں اس مسئلہ کے سلسلے میں صحیح رہنمائی نہیں ہو رہی ہے۔ وہاں مصر کے علماء زیادہ ہیں جو خود اس فتنے سے آگاہ نہیں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان سے وہاں علماء بھیجے جائیں۔ جنوبی افریقہ کے صوبوں میں کیپ اور نٹال

میں مسلمانوں کی اکثریت زیادہ ہے جو مذہب کے معاملے میں انتہائی سخت ہیں اور ان میں مذہب کی پابندی قرون اولیٰ کی یاد دلاتی ہے۔ قادیانی فتنہ وہاں پھیلانے کے لیے وسیع پیمانے پر انتظامات کیے گئے ہیں جس کا بروقت سدباب نہ کیا گیا تو بھولے بھالے مسلمان قادیانیوں کے جال میں پھنس جائیں گے۔ اس موقع پر ہر مسلمان اور بالخصوص علماء کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی۔

انہوں نے کہا کہ وہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر مولانا عبدالحفیظ مکی سے مشاورت کی کوشش کر رہے ہیں اور امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد سے ضروری ہدایات حاصل کریں گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 20 دسمبر 1985ء)

☆☆☆☆

جنوبی افریقہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی:

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن نے فیصلہ کیا ہے کہ فوری طور پر جنوبی افریقہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں مکہ مکرمہ سے مشن کے سربراہ مولانا عبدالحفیظ مکی نے آپ سے ٹیلی فون پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی افریقہ میں علماء کرام سے رابطہ کر لیا ہے۔ فوری طور پر جنوبی افریقہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر دیا جائے گیا۔ دنیا کی کسی غیر مسلم عدالت کو مسلمانوں کے طے شدہ امور پر مداخلت کی اجازت نہیں۔ ہم دنیا بھر میں مرزائیت کے مکرو فریب کو واضح کرتے رہیں گے۔

☆☆☆☆

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی طرف سے ضروری اعلان:

مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے 17/ نومبر کو لاہور میں ہونے والے اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے سامنے مجلس عمل کے باقی ماندہ

مطالبات کی تکمیل کے لیے احتجاجی خاموش مظاہرہ کیا جائے جس کا پروگرام طے کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنی تھی جس کا مجھے کنوینئر مقرر کیا گیا تھا۔ خیال تھا کہ دسمبر کے آخر میں جب پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس ہو اس موقع پر مظاہرہ رکھا جائے مگر چونکہ دسمبر کے آخر میں ”شیخ الہند سیمینار“ دہلی انڈیا میں منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے اکثر و بیشتر علماء شریک ہوں گے۔ اس لیے اب مظاہرہ کا پروگرام جنوری 1986ء میں رکھا جائے گا۔ انڈیا سے واپسی پر کمیٹی کا اجلاس منعقد کر کے پروگرام کی تفصیل سے آپ کو باضابطہ مطلع کیا جائے گا۔

امید ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں مجلس عمل کے مطالبات کی تکمیل کے لیے تحریک کو جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ دین متین کی خدمت کی توفیق بخشیں۔ آمین

محمد ضیاء القاسمی (ایڈیشنل جنرل سیکرٹری آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان)
(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 3 جنوری 1986ء)



صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی کے حافظ بننے پر تحریک ختم نبوت کے قائدین کی مبارکباد:

ملک کے جید علماء و مشائخ، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد، مولانا سید عبد القادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)، میاں محمد اجسل قادری (مرکز شیرانوالا لاہور)، مولانا سید اشرف ہمدانی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا یار محمد عابد، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، حضرت مولانا پیر سیف اللہ خالد، قاری شبیر احمد عثمانی، صاحبزادہ طارق محمود (ایڈیٹر ہفت روزہ لولاک)، مولانا فضل امین، مولانا عبد الرشید انصاری، مولانا عبداللطیف انور (شاہ کوٹ)، مفتی محی الدین (کراچی) نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کو

ان کے گیارہ سالہ بیٹے زاہد محمود قاسمی کے قرآن مجید حفظ کرنے پر مبارک باد دی اور کہا کہ قرآن مجید حفظ کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے جو اللہ پاک نے مولانا محمد ضیاء القاسمی کے بیٹے کو عطاء فرمائی ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد 14 فروری 1986ء)



مولانا اسلم قریشی کے انواء کے سلسلہ میں سیالکوٹ میں احتجاجی کانفرنس:

مجاہد ختم نبوت جناب اسلم قریشی صاحب کی بازیابی میں حکومت کی ناکامی کے خلاف مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام 10 فروری کو مولانا اسلم قریشی کے مکان کے سامنے ایک زبردست احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔ مسئلہ ختم نبوت اور مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں عامۃ المسلمین کی حیرت اثر دلچسپی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے بوند باندی اور سردہواؤں کے باوجود اس جلسہ کو نہایت جوش و خروش سے سنا۔ گویا مولانا اسلم قریشی کی طویل گمشدگی پر آسمان بھی روپڑا مگر حکومت کی پیشانی پر ندامت کے دو قطرے بھی نمودار نہیں ہوئے۔

احتجاجی کانفرنس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، مولانا فضل الرحمن، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالغفار روپڑی، مولانا محمد اجمل قادری، صاحبزادہ اکرم زاہد نے بھی خطاب کیا۔

جلسہ میں سب سے طویل اور پر جوش تقریر مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی کی تقریر میں کئی بار شرکاء کی آنکھیں نمناک ہوئیں۔ اجتماع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب تو حکومت کو یقین ہو جانا چاہیے کہ عوام اپنے مطالبات منوائے بغیر خاموش نہیں ہوں گے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے حنیف

رامے اور خان عبدالولی خان کا نام لیکران کے مرزائیوں کی حمایت میں دیئے گئے بیانات کی شدید مذمت کی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے 17 فروری کو اسلام آباد میں اسمبلی کے باہر پرامن، خاموش احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ شرکاء کو مظاہرے میں بھرپور شرکت کی دعوت دیتے ہوئے مولانا قاسمی نے کہا کہ آپ حضرات پروگرام میں شرکت کر کے اس کو بھرپور کامیاب بنائیں۔
(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 21 فروری 1986ء)



وزیراعظم محمد خان جوینجو سے مجلس عمل کی ملاقات:

17 فروری 1986ء کی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ایک وفد نے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد کی قیادت میں وزیراعظم پاکستان محمد حنان جوینجو سے اسلام آباد میں ملاقات کی۔ وفد کے مطالبات میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی، صدارتی آرڈیننس پر مؤثر انداز میں عمل درآمد کرانے، شہداء سکھر اور شہداء ساہیوال کے کیسوں کی جلد سماعت جیسے مطالبات شامل تھے۔ رات کے خبرنامہ میں نمایاں انداز میں مجلس عمل کے وفد کی ملاقات کی خبر نشر کی گئی۔

مجلس عمل کے وفد میں امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد عبداللہ بھکر، علامہ علی غضنفر کراروی، مولانا سید عطاء المؤمن شاہ، بھٹاری، مولانا محمد اشرف شامل تھے جبکہ حکومت کی جانب سے وزیراعظم محمد خان جوینجو، وفاقی وزیر مذہبی امور حاجی میر ترین، پنجاب اور بلوچستان کے صوبائی وزراء مذہبی امور، مولانا سید عبدالقادر آزاد، ملک محمد اسلم شامل تھے۔

مذاکرات کے نتیجے میں وزیراعظم نے جن مطالبات کو تسلیم کیا ان میں سرفہرست مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا مسئلہ تھا۔

☆..... وزیراعظم نے کہا کہ وہ اپنے اعتماد کی ایک تفتیشی ٹیم مقرر کریں گے جو چار ماہ کے اندر اندر اس امر کی رپورٹ دے گی کہ مولانا اسلم قریشی زندہ ہیں کہ نہیں؟ اور اگر شہید کر دیئے گئے ہیں تو قاتل کون ہیں؟ اور ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی۔

☆..... امتناعِ قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کے سلسلے میں وزیراعظم نے صوبائی حکومتوں سے فوری رپورٹ طلب کر لی ہے اور اس پر موثر عمل درآمد کرنے کے لیے فوری احکامات جاری کیے جا رہے ہیں۔ حکومت نے آرڈیننس کے خلاف ورزی اور دیگر متعلقہ مسائل کو طے کرنے کے لیے وزارت مذہبی امور میں ایک نگران کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پانچ نمائندے شامل ہوں گے۔ وزیراعظم نے تمام صوبائی حکومتوں سے اسلامی نظریاتی کونسل کی تمام سفارشات جن میں ارتداد کا مسئلہ بھی شامل ہے کی رپورٹ طلب کر لی ہے اور وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کی سفارشات کی روشنی میں قانونی شکل دے دی جائے گی۔

☆..... وزیراعظم نے وعدہ کیا کہ مسجد منزل گاہ سکھر کے بم کیس کا فیصلہ پندرہ یوم کے اندر سنا دیا جائے گا۔

☆☆☆☆

پاکستانی ہیر و ایم ایم عالم سے ملاقات:

مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین صاحبزادہ طارق محمود کی رہائش گاہ پر مورخہ 28 فروری 1986ء بروز جمعۃ المبارک آپ کے ساتھ عشائیہ میں شرکت

کی۔ آپ ریلوے کالونی جامع مسجد سے ملحقہ رہائش گاہ میں پہنچے تو صاحبزادہ طارق محمود نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ اُن کے ساتھ ایک بارلش نوجوان بھی موجود تھے، صاحبزادہ طارق محمود نے آپ سے تعارف کرایا کہ حضرت یہ پاکستان کے قومی ہیرو ایم ایم عالم ہیں، جنہوں نے 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں ہندوستانی فضائیہ کے پانچ طیارے صرف تیس سیکنڈ میں تباہ کر دیئے تھے، ان کا یہ عالمی ریکارڈ آج تک کوئی دوسرا پائلٹ نہیں توڑ سکا۔

آپ نے جناب ایم ایم عالم کو نہایت محبت سے اپنے ساتھ لگایا اور فرمایا کہ ہم عرصہ سے آپ کے کارنامے سن رہے ہیں اچھا ہوا آج آپ کی زیارت بھی ہوگئی، آپ دیر تک جناب ایم ایم عالم کے ساتھ 1965ء کی جنگ کے حوالے سے گفتگو فرماتے رہے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا جذبہ تھا کہ آپ نے ایک معمولی جہاز کے ذریعہ بھارت کے پانچ جنگی جہازوں کو صرف تیس سیکنڈ میں ہی تباہ کر دیا، ایم ایم عالم نے فرمایا کہ حضرت ہم مسلمان ہیں، فوج میں صرف دو باتیں ہی سب سے زیادہ اہم ہوتی ہیں شہادت یا غازی، الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقعہ فراہم کیا، میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میرا یہ معمولی جہاز صرف تیس سیکنڈ میں بھارت کے جدید جنگی جہازوں کو تباہ کر دے گا، بس میرے اندر ایک ہی جذبہ تھا کہ ان دشمن کے جہازوں کو ہر حال میں گرانا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری مدد کی اور میں اپنے مشن میں کامیاب ہوا۔

ایم ایم عالم نے اس موقع پر کہا کہ حضرت مجھے صاحبزادہ طارق محمود نے بھی بتایا کہ آج کے عشائیہ میں ملک کے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے عظیم مجاہد خطیب تشریف لارہے ہیں وہ فرما رہے تھے کہ جس طرح آپ نے فوج میں بہادری کی ایک مثال پیدا کی ہے، اسی طرح آج کی اس تقریب میں آپ کا تعارف علماء کرام کے ایک ایسے

جرنیل سے ہم کروا رہے ہیں جو آپ ہی کی طرح نہ صرف بہادر ہیں بلکہ انہوں نے دین اسلام کے لیے اور خاص کر نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے دفاع کے لیے پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں قابل ستائش خدمات سرانجام دی اور دے رہے ہیں، ایم ایم عالم کہ رہے تھے کہ حضرت مجھے آپ کی زیارت اور ملاقات کا بے حد اشتیاق تھا، مسیٰ ممنون ہوں جناب صاحبزادہ طارق محمود کا کہ انہوں نے میرے اعزاز میں اس ضیافت کا اہتمام کیا اور مجھے آپ سے ملاقات کا موقعہ فراہم کیا۔

میرے لیے یہ تقریب اس لحاظ سے نہایت اہم تھی کہ بچپن سے ہم نصابی کتابوں میں ایم ایم عالم کے تذکرے پڑھ رہے تھے اور ہمارے ذہنوں میں ان کے کارناموں کی گونج تھی، دل بے حد پُرمسرت تھا کہ آپ نے آج نہ صرف پاکستان کے ایک قومی ہیرو کی زیارت کرائی، بلکہ دیر تک ان کے قریب بیٹھ کر 1965ء کی جنگ کے حوالے سے گفتگو سماعت کرنے کا موقعہ بھی ملا۔

☆☆☆☆

سوڈان کے صدر عمر البشیر سے ملاقات:

جدہ کے شاہی مہمان خانے میں آپ کو ٹھہرایا گیا اس وقت شاہی مہمان خانے میں سوڈان کے صدر عمر البشیر بھی موجود تھے۔ سعودی علماء کرام نے آپ کا تعارف سوڈان کے صدر عمر البشیر سے کرایا۔ آپ نے اس موقعہ پر انہیں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی طرف سے کی گئی، لندن کانفرنس کے حوالے سے بتایا۔ مرزا نیت کے عقائد و نظریات سے آگاہ کیا۔ سوڈان کے صدر عمر البشیر نے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر آپ کو دلی مبارکباد دی اور سوڈان کے سرکاری دورے کی دعوت بھی دی۔

☆☆☆☆

مجلس تحفظ ختم نبوت کا ملتان دفتر میں اجلاس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد منعقد ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ عالمی سطح پر قادیانیت کا تعاقب کرنے کے لیے مجلس کا وفد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر دوئم حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی کی سربراہی میں بیرونی دنیا کا دورہ کرے گا۔ وفد کے ارکان میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا، جناب عبدالرحمن یعقوب باوا شامل ہوں گے۔ یہ وفد ڈنمارک، ناروے، کینیڈا اور امریکہ میں ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کرے گا۔ علاوہ ازیں برطانیہ میں عالمی مجلس کے دفتر کی خریداری و افتتاح ختم نبوت کورس اور مجلس کی شاخیں قائم کرنے کے علاوہ برطانیہ کے طول و عرض میں کانفرنسوں سے بھی خطاب کرے گا۔

برطانیہ میں تمام کام حضرت مولانا یوسف متالا کی نگرانی میں ہوگا جبکہ برطانیہ میں دفتر کے قیام کے موقع پر عالمی مجلس عرب امارات کے ایک نمائندہ بھی شریک ہوں گے۔ وفد کو اختیار دیا گیا کہ وہ باہر کی دنیا میں زیادہ سے زیادہ ختم نبوت کے پیغام کو عام کرنے کی ضرورت کے پیش نظر اس سفر میں زیادہ سے زیادہ ممالک بالخصوص مغربی جرمنی کا بھی دورہ کرے، یہ وفد چار سے چھ ماہ تک بیرونی دنیا کا دورہ کرے گا۔ ہر جگہ مجلس کی شاخیں اور دفاتر کا قیام عمل میں لائے گا۔ وفد واپسی پر مرکزی مجلس عاملہ کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گا جس کی روشنی میں مزید بیرونی دنیا میں ختم نبوت کے پروگرام کو مرتب کیا جائے گا۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر و اشاعت کو مزید وسعت دینے کے لیے مولانا محمد یوسف لدھیانوی ناظم نشر و اشاعت، مولانا عزیز الرحمن ناظم اعلیٰ اور مولانا محمد ضیاء القاسمی پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جو جدید خطوط پر نشر و اشاعت کو وسعت دے گی، اس شعبہ کے سربراہ و صدر مولانا محمد ضیاء القاسمی ہوں

گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 23 مئی 1986ء)

☆☆☆☆

دارالعلوم دیوبند (انڈیا) میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی دارالعلوم دیوبند یو۔ پی بھارت میں ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے اکتوبر کے آخر میں بھارت جائیں گے۔ یہ کانفرنس 29، 30، 31 اکتوبر کو دارالعلوم دیوبند میں منعقد ہو رہی ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دارالعلوم دیوبند کی شوری اور مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمن نے دی ہے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی دیوبند کے علاوہ بھارت کے متعدد شہروں میں دہلی، جالندھر، بمبئی، مدراس، حیدرآباد دکن، لکھنؤ، امرتسر اور تھانہ بھون میں بھی ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کریں گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 31 اکتوبر 1986ء)

☆☆☆☆

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے اعزاز میں استقبالیہ:

رپورٹ: قاری شبیر احمد عثمانی

مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) اب چناب نگر کے بخاری ہال میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے اعزاز میں ایک پروقار استقبالیہ دیا گیا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ڈھائی ماہ سے بیرون ممالک برطانیہ، ڈنمارک، سویڈن، سعودی عرب، کینیڈا کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ ان کی واپسی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کانفرنس شروع ہونے سے ایک دن قبل 15 اکتوبر کو استقبالیہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں صدیق آباد، اب چناب نگر، جھنگ، لالسیاں اور سرگودھا

سمیت ملک بھر سے جماعت کے مبلغین اور جماعتی کارکنوں نے شرکت فرمائی۔ فیصل آباد سے مجلس کے راہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی، صاحبزادہ طارق محمود اور مولوی فقیر محمد صاحب بھی تشریف لائے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی تقریر سے قبل مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر (مرکزی ناظم و مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے جماعت کے اندرون و بیرون ملک میں کارہائے نمایاں اور کارکردگی اور حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی بیرون ممالک میں ختم نبوت کے لیے قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔ ان کے بعد خطیب ختم نبوت مولانا اشرف ہمدانی نے مولانا قاسمی صاحب کی خدمات کو سراہا اور ان کو مبارکباد پیش کی کہ ختم نبوت کے لیے آپ کی قربانیاں ان شاء اللہ رنگ لائیں گی۔ ان کے بعد معزز مہمان مولانا قاسمی صاحب نے لندن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی مفصل رپورٹ اور کینیڈا میں جن مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ختم نبوت کے کام کا آغاز کیا اس کی مفصل رپورٹ پیش کی۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے فرمایا کہ ختم نبوت کے عظیم اور مقدس کام کے لیے حضرت مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی قیادت پر مجھے مکمل اعتماد ہے اور ختم نبوت کے سلسلہ میں جب بھی مجھے پکاریں گے تو میں صف اول میں آ کر تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کروں گا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین حضرت امیر شریعت، حضرت قاضی صاحب، حضرت مولانا جالندھری کی رحوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور فرمایا کہ جس مقصد کے لیے ان اکابرین نے اپنی زندگیاں قربان کیں، آج الحمد للہ! ختم نبوت کے پروانے دنیا کے مختلف ممالک میں ختم نبوت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائیں

اسی میں ان کی نجات ہے۔

آخر میں حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکریہ ادا کیا اور کارکنوں کو ہدایت فرمائی کہ آپ حضرات مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام پوری محنت، لگن اور اخلاص کے ساتھ کریں۔ ان شاء اللہ اب وہ وقت قریب ہے کہ قادیانی پوری دنیا میں ذلیل و رسوا ہوں گے اور شمع رسالت کے پروانے پوری دنیا میں ختم نبوت ﷺ کا پرچم بلند کریں گے۔

یہ پروقا تقریب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی دعا پر ختم ہوئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا قاضی اللہ یار، مولانا حافظ عبدالواحد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازیخان، مولانا خدا بخش اور راسم الحروف قاری شبیر احمد عثمانی نے معزز مہمانوں کو رخصت کیا۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 28 نومبر 1986ء)

☆☆☆☆

جامعہ مدنیہ لاہور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

9 نومبر جامعہ مدنیہ مریم پارک لاہور میں ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضرت خواجہ خان محمد نے فرمائی۔ اس کانفرنس سے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا فضل الرحمن، مولانا حق نواز (جھنگ)، علامہ احسان الہی ظہیر، خان محمد اشرف خان، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا امیر حسین گیلانی، ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی رہنماؤں صاحبزادہ سلمان منیر، محمد عباس عابد نے بھی خطاب کیا۔

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے جنرل سیکرٹری خطیب یورپ و ایشیا حضرت مولانا

محمد ضیاء القاسمی نے تفصیلی و آخری خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ حکومت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے مسئلہ میں مخلص نہیں ہے اور ہم انتظامیہ پر بھروسہ کرتے رہے ہیں اور ان سے بھیک مانگ رہے ہیں۔ حکومت اور انتظامیہ کے وعدوں پر قیمتی وقت ضائع کرتے رہے ہیں اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں اور حکومت نے جانبدارانہ پالیسی اپنا کر اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔ ملزموں کی گرفتاریاں تو درکنار ابھی تک تفتیش کا رخ بھی متعین نہیں کیا ہے بلکہ جو افسر تفتیش کے لیے صحیح رخ اختیار کرتا ہے اسے فوری تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کے پیچھے کوئی طاقتور غیر ملکی خفیہ ہاتھ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ حکومت ان پر اعتماد کرتی ہے اور انہیں انتہائی اہم اور نازک پوسٹوں پر فائز کیا ہوا ہے جو کسی بھی وقت ایک خطرناک المیہ کا سبب بھی ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی اسرائیل میں بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور یہ پاکستان دشمن حکومتیں قادیانیوں کی اس لیے عزت افزائی کرتی ہیں کہ یہ بھی پاکستان کے دشمن ہیں اور سامراج کے آلہ کار ہیں۔ اسرائیل، بھارت اور دیگر پاکستان دشمن طاقتیں پاکستان میں قادیانیوں کو خانہ جنگی کے لیے اسلحہ اور سرمایہ فراہم کر رہی ہیں۔ ان تمام حقائق کے باوجود حکومت پاکستان قادیانیوں سے متعلق نہ صرف نرم پالیسی اپنائے ہوئے ہے بلکہ ان سے مکمل تعاون کر رہی ہے۔

حضرت قاسمی صاحب نے کہا کہ ایٹمی کمیشن میں شامل قادیانی پاکستان کے ایٹمی راز خفیہ طور پر بھارت اور اسرائیل پہنچا رہے ہیں جو کہ حکومت پاکستان کیخلاف ایک سنگین سازش ہے۔ ایٹمی کمیشن کو قادیانیوں سے پاک کیا جائے اور مملکت خداداد پاکستان جو کہ ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے کی حفاظت کے لیے قادیانیوں کو تمام اہم نازک پوسٹوں سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کے مطالبات کو

17 فروری تک تسلیم نہ کیا گیا تو مسلمان کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کانفرنس کے اختتام پر حضرت امیر مرکزیہ نے دعا فرمائی۔
(بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 5 دسمبر 1986ء)



دوسری سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن:

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت مشن کے زیر اہتمام دوسری سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس 27 جولائی 1986ء بروز اتوار کو ویملے ہال لندن میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی اول نشست کا آغاز صبح نو بجے ہوا جو ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی اور دوسری نشست اڑھائی بجے شروع ہوئی اور شام ساڑھے سات بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس طرح کل نو گھنٹے کانفرنس کی کاروائی جاری رہی۔ نشست اول کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ محمد صاحب نے کی جبکہ دوسری اور آخری نشست کی صدارت حضرت مولانا ارشد مدنی صاحب نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب تھے۔

کانفرنس کا آغاز خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے اس اعلان سے ہوا۔ شمع رسالت کے پروانو، برطانیہ کے طول و عرض سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے کانفرنس میں شریک ہونے والے خوش بخت و خوش نصیب ساتھیو! میں قلب و جگر کی گہرائیوں سے آپ حضرات کی تشریف آوری کا شکر گزار ہوں۔ میں اعتماد و یقین کے ساتھ آپ دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے اس دیار غیر میں رحمت عالم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے منعقدہ اس کانفرنس میں شرکت فرما کر رب کریم کی رحمت اور آقائے نامدار ﷺ کی شفاعت کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ آج ان بزرگانِ دین کی مقدس روحوں فرحت و انبساط کی فضا میں خوشی محسوس

کر رہی ہوں گی جن کی زندگی کا مشن فتنہ قادیانیت کا استیصال تھا (یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ خود میں نے پاکستان سے سفر کی رات اپنے خواب میں مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ سفید لباس میں ملبوس خوشی و انبساط سے مسرور و شادمان ان کو اپنی دعاؤں سے رخصت کرنے اور اس سفر پر مبارک باد دینے کے لیے تشریف لائے ہیں)۔

آج فتنہ قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔ ہر چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔ مرزائیت کو برطانوی آقاؤں نے جنم دیا تھا۔ آج دنیا سے سمٹ سمٹا کر اپنی زندگی کی نزعی حالت پر نوحہ خوانی کے لیے مرزائی انگلستان واپس تشریف لائے ہیں ان شاء اللہ العزیز اس فتنہ کا آخری وقت تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی خوان مقابلہ کریں گے۔ اس کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری میرے فاضل اجل بھائی مولانا اللہ وسایا ہوں گے ان کی معاونت قاری محمد طیب اور مولانا محمد سلیم دورات کریں گے۔ میں مولانا اللہ وسایا سے گزارش کروں گا کہ سٹیج سنبھال کر کانفرنس کو آگے بڑھائیں۔ تاج و تخت ختم نبوت..... زندہ باد۔

سٹیج پر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ان کے پہلو میں ایک طرف خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا فداء الرحمن درخوآستی، مولانا سید عبد القادر آزاد، مولانا زاہد الراشدی، عرب مندوبین اور دوسری طرف میں حضرت مولانا محمد یوسف متالا (برطانیہ)، مولانا نصر اللہ منصور (افغانستان)، مولانا محمد عبد اللہ (اسلام آباد)، مولانا محمد اجمل خان، مولانا میاں اجمل قادری، مولانا عبد الرحمن یعقوب باوا، جمعیت علماء برطانیہ کے سربراہ مولانا لطیف احمد تشریف فرما تھے۔

کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم،

رحمۃ للعالمین ﷺ، خاتم النبیین ﷺ، محمد مصطفیٰ ﷺ، احمد مجتبیٰ ﷺ، اللہ تعالیٰ نے خاصہ کائنات رحمۃ للعالمین اور اپنا آخری نبی بنا کر اس دنیا میں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے مبعوث فرمایا۔ بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم جناب نبی کریم ﷺ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں اور صفات سے نوازا تھا۔ اگر آپ کا وجود رحمت دو عالم ہے تو آپ کا فکر مبارک متاع قرآن عزیز ہے۔ اگر آپ کا ذکر راحت قلب و نظر ہے تو آپ کا پیغام پیغام قرآن ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو صغی اللہ، سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کو نجی اللہ، سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ، سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ جیسے القابات عطاء فرمائے ہیں تو تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حبیب اللہ کا لقب عطاء فرمایا ہے اور مقام حبیب کو سب سے اعلیٰ و افضل قرار دیا۔ کانفرنس میں مقررین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی، خروج دجال پر احادیث مبارکہ کی روشنی میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور مرزائیت کے دجل و فریب کے جوابات دیئے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے دوسری سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس ویمنلے ہال لندن میں خطاب کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے کریکٹور کردار پر اس کی اصل کتابوں سے حوالہ جات نکال کر کتابوں کو فضاء میں لہرا کر ان پر تبصرہ کے نشتر چلائے۔ مولانا کی تقریر ایسی عوامی اور عوام کے مزاج کی آئینہ دار تھی کہ آپ کی تقریر میں نوجوان سامعین نے کھڑے ہو کر نعرے لگا کر جھوم کر ایسی داد دی کہ پورا ایوان چہک اٹھا۔ مولانا قاسمی صاحب کی تقریر نے ایسا رنگ اختیار کیا کہ لوگوں نے مرزا قادیانی کے کردار سے پردہ اٹھتا دیکھ کر جوش و جذبات سے ”مرزائیت مردہ باد“ کے فلک شگاف نعرے لگائے۔

☆.....خطبہ استقبالیہ عربی زبان میں حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی نے پیش کیا، جو گزشتہ سال کے کام کی پوری رپورٹ پر مشتمل اور آئندہ کی جدوجہد کا آئینہ دار تھا۔

☆.....مولانا یوسف متالا جب تقریر کے لیے کھڑے ہوئے تو سامعین نے آپ کے احترام میں اٹھ کر جوش و جذبہ سے ختم نبوت۔۔ زندہ باد کے نعرے لگائے عوام کے جوش و خروش سے معلوم ہوتا تھا کہ برطانیہ کے مسلمانوں کے قلب و جگر اور فکر و نظر پر کس طرح مولانا یوسف متالا حکمرانی کرتے ہیں۔

☆.....کانفرنس میں جب حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی طرف سے خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اعلان کیا کہ برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ قائم کی جاتی ہے جس کے امیر مولانا یوسف متالا، ناظم اعلیٰ مولانا لطف الرحمن، ناظم مولانا قاری محمد طیب عباسی ہوں گے۔ عنقریب مجلس کا لندن میں دفتر قائم کیا جائے گا اور یہ کانفرنس ہر سال ہوا کرے گی، نہ صرف برطانیہ بلکہ دیگر یورپی ممالک میں بھی ہمارا وفد جا رہا ہے تو اس اعلان پر ایمان پرور نظارے دیکھے گئے۔ خوشی سے بعض لوگ اشکبار ہو گئے اور بعض نعرے لگانے لگے اور بعض لوگ کامیابی کے لیے دعائیں کرنے لگے۔

☆.....ہال میں جب حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر دیگر اکابر کا نام آتا تو لوگ فرط محبت سے اشکبار ہو جاتے۔ چشمِ فلک نے یہ بھی دیکھا کہ برطانیہ کی سرزمین پر ختم نبوت زندہ باد..... مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگتے رہے۔

☆.....مولانا منظور احمد چنیوٹی اپنی علالت کے باعث بیٹھ کر تقریر کرنا چاہتے تھے مگر مولانا اللہ وسایا کے اصرار پر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا کیا اور پھر مولانا چنیوٹی نے کھڑے ہو کر برطانیہ کے عوام کو فتنہ قادیانیت کے بارے تفصیل سے آگاہ فرمایا۔

☆.....شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ کانفرنس کی کامیابی کو دیکھ کر

گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 27 جولائی 1986ء)



مرزا طاہر احمد کا دعوتِ مباہلہ سے فرار:

لندن کے ہائیڈ پارک میں مرزا طاہر احمد نے تحفظِ ختمِ نبوت موومنٹ کے راہنماؤں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مقررہ تاریخ اور طے شدہ وقت پر علماء کرام آپ کی قیادت میں مرزا طاہر احمد اور ان کے ساتھیوں کا انتظار کرتے رہے، مگر مرزا طاہر احمد اور اس کا کوئی ساتھی بھی طے شدہ وقت پر ہائیڈ پارک لندن نہیں پہنچا۔

اس موقعہ مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چینیوٹی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے مرزائیت کے مکروفریب پر روشنی ڈالی، مرزا ناصر احمد کے ہائیڈ پارک میں نہ آنے سے برطانیہ سمیت پورے یورپ میں مرزائیت کی بڑی بدنامی اور پسپائی ہوئی۔ جس سے مسلمانوں کے عقیدہ ختمِ نبوت کی صداقت اور سچائی کا ڈنکا پورے یورپ میں بج گیا۔ وہی برطانیہ جس نے برصغیر میں قادیانیت کی آبیاری کی اور اس کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا۔ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے طے شدہ عقیدے کے خلاف سادہ لوح مسلمانوں کو اپنی حکومت اور دولت کے بل بوتے پر گمراہ کیا۔ علماء کرام کی مسلسل اور لگاتار کوشش سے اب صورتحال یہ ہو چکی ہے کہ مرزا طاہر احمد جو پاکستان سے فرار ہو کر لندن میں اپنے آقا کی گود میں پناہ لیے ہوئے بیٹھا ہے۔ اب برطانیہ سمیت پورے یورپ میں کھلے بندوں کوئی جلسہ اور کانفرنس نہیں کر سکتا۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی اور ان کے رفقاء کرام کی محنتوں کو اللہ تعالیٰ نے دیارِ غیر میں بھی قبول فرمایا ہے۔ کہ برطانیہ میں تاریخ ساز کام کی وجہ سے مرزائی اب کھلے بندوں اپنی تبلیغ بھی نہیں کر سکتے۔



لندن میں شیطان رشدی کے خلاف عظیم الشان مظاہرہ:

شیطان رشدی نے جب سے اسلام کے خلاف بدنام زمانہ کتاب سیٹنگ ورسنز لکھی ہے۔ مسلمان پوری دنیا میں اس کے خلاف شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ احتجاج کیوں نہ کریں۔ وہ کسی ایسی کتاب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جس کتاب میں آقائے دو عالم ﷺ اور اسلام کے بارے میں توہین آمیز زبان استعمال کی گئی ہو۔ کتاب کے بعد چاہیے تو یہ تھا کہ برطانیہ گورنمنٹ اس کتاب پر پابندی عائد کر کے مسلمانوں کے جذبات کی قدر کرتی۔ مگر صد افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔

دنیا بھر میں شیطان رشدی کی سیٹنگ ورسنز کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ مگر جو تاریخ ساز اور عظیم الشان مظاہرہ 27 مئی 1989ء کو لندن میں ہوا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ مظاہرہ یورپ کی تمام مذہبی و دینی جماعتوں نے برٹش مسلم ایکشن فرنٹ کے زیر اہتمام کیا۔ جلوس کی قیادت عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر شیخ الحدیث مولانا عبدالحفیظ مکی نے کی۔ جلوس میں برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ یورپ کے ممالک ہالینڈ، ناروے، ڈنمارک اور آسٹریلیا کے لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلوس میں اکثریت نوجوانوں کی تھی۔ علماء کرام کی مسلسل محنت کے نتیجے میں یورپ میں نوجوان طبقہ اسلام کی طرف تیزی سے مائل ہو رہا ہے۔ جلسہ اور جلوس کا اعلان ہائیڈ پارک لندن سے تھا۔ لوگ صبح ہی سے ہائیڈ پارک میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ٹھیک ایک بجے یہاں جلسے کا آغاز ہوا۔ جلسے سے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے جنرل سیکرٹری اور عالم اسلام کے عظیم خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے جلسے سے برطانیہ کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور بلا تاخیر شیطان رشدی کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسی قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ اس

مکروہ زمانہ کتاب کی اشاعت پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے۔ جس طرح برطانیہ میں عیسائی اور عیسائیت کی مقدس شخصیات کو آئینی اور قانونی تحفظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں اسلام کو دوسرا مذہب تسلیم کیا جائے کیونکہ مسلمان عیسائیوں کے بعد سب سے زیادہ تعداد میں ہیں۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد 30 لاکھ ہے۔ اسکے بعد یہودی اور اسکے بعد سکھ اور ہندو آباد ہیں۔ جلسے سے خطاب کرنے والوں میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران بھی شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج کا دن تاریخ ساز ہے۔ اور ہم مسلمانوں کا یہ جائز مطالبہ پارلیمنٹ میں بھی اٹھائیں گے۔ جن ممتاز علماء کرام نے جلسے سے خطاب کیا۔ ان میں مولانا ابدال حسین چودھری، برسٹر علی اظہر، برسٹر یوسف اختر، مولانا یعقوب احمد مفتاحی، مولانا امداد الحسن نعمانی اور دیگر علماء کرام شامل تھے۔

جلوس کا آغاز ٹھیک 2 بجے ہائیڈ پارک سے ہوا۔ اور جلوس جو چھ میل لمبا تھا۔ اس میں برطانوی اخبارات کے مطابق ایک لاکھ چالیس ہزار سے زائد شمع رسالت کے پروانوں نے شرکت کی۔



تحفظ ختم نبوت کانفرنس امریکا:

کینیڈا کے بعد آپ کی قیادت میں اسی وفد نے امریکا کا سفر کیا اور امریکا کے شہر نیویارک اور واشنگٹن کے اسلامک سنٹر میں تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے مسلمانوں سے خطاب کیا، ان مقامات پر مرزائیوں نے کھلے بندوں آپ کی تقاریر کے بعد سوال و جواب کیے مگر آپ نے قرآن و سنت کے دلائل سے مرزائیت کے دانت کھٹے کیے۔



تیسری انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت:

آپ تیسری انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے 8 ستمبر

1987ء کو برطانیہ تشریف لے گئے، یہ وہی تسلسل ہے جو آپ نے 1985ء میں برطانیہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے شروع کیا تھا، کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں آپ دو ہفتے قبل ہی برطانیہ میں تشریف لے گئے۔ آپ کی زندگی بھر یہ عادت رہی کہ جب کوئی اہم کانفرنس منعقد کرنا ہوتی تو اس کی کامیابی کے لیے بہت زیادہ تگ و دو اور محنت فرماتے۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی زیادہ تعداد صرف نماز جمعہ کے لیے مساجد کا رخ کرتی، اس لحاظ سے وقت کم اور کام زیادہ ہوتا۔ آپ لندن شہر کی مساجد میں کسی نہ کسی نماز کے اوقات میں تشریف لے جاتے اور نمازی حضرات سے یہ گزارش کرتے کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے آپ کے پاس دنیا بھر سے نبی اکرم ﷺ کے نام لیوا تشریف لارہے ہیں، آپ بھی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرما کر اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیں۔ آپ کے ان مساجد میں مسلمانوں سے رابطہ کرنے پر مسلمانوں کے دلوں میں ایک تحریک پیدا ہو جاتی اور وہ کانفرنس کی نہ صرف دعوت قبول فرماتے، بلکہ کانفرنس کے لیے اپنے دوسرے احباب کو ساتھ لاتے۔ تیسری انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے دنیا بھر کے نامور علماء کرام نے خطاب کیا، آپ نے کانفرنس سے اساسی اور نظریاتی خطاب کیا۔

آپ برطانیہ کانفرنس کے بعد 7 اکتوبر 1987ء بروز بدھ واپس تشریف لائے، 9 اکتوبر جمعہ المبارک کے خطبہ جمعہ میں کانفرنس کی تفصیلات بیان فرمائی، مسجد میں آپ کی تقریر کے دوران بار بار ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوتے رہے۔



مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا سید اسعد مدنی کی فیصل آباد آمد:
فیصل آباد: برصغیر پاک و ہند کی دینی و سیاسی شخصیت حضرت مولانا سید حسین

احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مہتمم دارالعلوم دیوبند بھارت گزشتہ روز سرگودھا سے لاہور جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لیے فیصل آباد تشریف لے آئے اور مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کے لیے جامع مسجد محمود ریلوے کالونی تشریف لائے جہاں مولانا اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مرحوم کے بیٹے صاحبزادہ طارق محمود سے تعزیت کی۔ اس موقع پر مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عزیز الرحمن انوری، مولانا صابر سرہندی، شیخ الحدیث مولانا فضل امین، صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی کے علاوہ شہر کی دینی و سماجی شخصیات نے مولانا اسعد مدنی سے ملاقات کی۔ (بشکریہ ہفت روزہ لولاک، 15 جنوری 1988ء)

☆☆☆☆

چوتھی انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن سے خطاب:

امام الخطباء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن سے خطاب کے لیے 25 جون 1988ء کو برطانیہ روانہ ہوئے۔ اس بیس روزہ سفر میں آپ نے برطانیہ کے مختلف شہروں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں خالق کائنات نے اس وقت تک کسی نبی کو نبی تسلیم نہیں کیا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق نہ فرمادی، آپ کی تصدیق کے بعد ہی نبی، نبی کہلائے، نبیوں کی تصدیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور دنیا میں ایک شخص ایسا بھی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق فرما کر صدیق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب حاصل کیا۔

☆☆☆☆

شاہ فہد کی خصوصی دعوت پر حج بیت اللہ کی سعادت:

ختم نبوت کے لیے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی خدمات اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئیں کہ اللہ وحدہ لا شریک نے آپ کا نام دنیا بھر کے ان ممتاز علماء کرام کی

فہرست میں شامل کرا دیا جن علماء کرام کو مملکت سعودیہ کے فرماں روا شاہ فہد بن عبدالعزیز کی طرف سے حج بیت اللہ کی خصوصی دعوت دی گئی۔ آپ مورخہ 17 جولائی 1988ء کو بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا سید عبدالقادر آزاد کے ساتھ لاہور ایئر پورٹ سے سعودی عرب روانہ ہو گئے، آپ نے دنیا بھر کے ممتاز علماء کرام کے ہمراہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، مسجد نبوی عشاء کے بعد مہمانوں کے لیے کھولی گئی۔ آپ 3 اگست 1988ء کو حج بیت اللہ کی سعادت کے بعد واپس فیصل آباد تشریف لائے۔

☆☆☆☆

حج سے واپسی پر جامع مسجد گول فیصل آباد میں خطبہ جمعہ:

حج کے بعد آپ نے 5 اگست 1988ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ میں نے اس سال سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل ہوگی، الحمد للہ! میرے اللہ کا مجھ پر خاص کرم و احسان ہے کہ مجھے شاہ فہد بن عبدالعزیز کی خصوصی دعوت پر حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا اس ناچیز اور عاجز انسان پر خاص کرم ہے کہ اس ذات نے بہت ہی خاص مہربانی فرمائی ہے، آپ نے فرمایا کہ ختم نبوت کے لیے میری خدمات میرے اللہ نے قبول فرمائی ہیں، تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران صرف اور صرف مجھے ہی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑی، اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کاوش کو قبول فرمایا ہے۔

☆☆☆☆

فیصل آباد دعوت مباہلہ کانفرنس سے خطاب:

مرزائیوں کی طرف سے ایک خط جو، اُن کے لیٹر پیڈ پر تھا آپ کو موصول ہوا جس میں غلیظ زبان کے ساتھ آپ کو مباہلہ کی دعوت دی گئی۔ آپ نے اس خط کے

جواب میں فیصل آباد کے چوک گھنٹا گھر کچہری بازار میں دعوت مباہلہ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر دیا۔ بڑے بڑے اشتہارات اور بینر شہر بھر میں آویزاں کر دیئے گئے جبکہ آپ کی خصوصی تقریر کے حوالے سے ملک بھر کے پریس کو بھی خبر جاری کر دی گئی۔ یہ کانفرنس 24 اکتوبر 1988ء، 11 ربیع الاول عشاء کی نماز کے بعد منعقد ہوئی، کانفرنس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے، کانفرنس کی صدارت انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سربراہ مولانا عبدالحفیظ مکی نے فرمائی جو خصوصی طور پر مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تھے۔ آپ کے ساتھ علماء کرام کی ایک پوری جماعت تھی جو سٹیج پر حبلوہ افروز تھی، ان میں مولانا اشرف ہمدانی، مولانا مفتی ضیاء الحق، شیخ الحدیث مولانا فضل امین نمایاں تھے۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی نے تقریر کا آغاز خطبہ مسنونہ سے کیا اس میں آیات مباہلہ کی تلاوت اس سوز سے فرمائی کہ سامعین پر ابتدا میں ہی وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ امام الخطباء کی تقریر شروع ہوئی تو مجمع جو ہزاروں میں تھا وہ عقیدت اور محبت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر محبوب خطیب کی تقریر سماعت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: نجران کے عیسائیوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسلام اور عیسائیت کے عنوان پر مسجد نبوی میں تبادلہ خیال کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تمام واقعات سے ان کو آگاہ فرمایا، مگر عیسائی ان کو تسلیم کرنے پر تیار نہ ہوئے، تین دن تک یہ مذاکرات چلتے رہے مگر نتیجہ اس کا کوئی نہ نکلا تو بنی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے آپ نے میرے دلائل سماعت کر لیے ان کو تسلیم نہیں کیا۔ اب میں آپ کو دعوت مباہلہ دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے بیٹوں کو تم بھی اپنے بیٹوں کو، میں اپنی خواتین کو اور تم اپنی خواتین کو اور میں خود اور تم بھی آ جاؤ، پھر التجا کریں۔

جب نبی اکرم ﷺ گھر سے نکلے آپ کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، عیسائیوں کے

سردار نے اپنے بڑوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ تم ہرگز محمد (ﷺ) کے مقابلے میں مباہلہ پر نہ جاؤ، کیونکہ یہ اللہ کا نبی ہے، نبی سے مباہلہ کرنے میں ہماری ہلاکت ہے، بربادی یقینی ہے، اس لیے نجات کا کوئی دوسرا راستہ تلاش کرو، اگر مباہلہ پر چلے گئے تو پھر ہلاک ہو جاؤ گے وہ عیسائی مقابلے سے فرار ہو گئے۔ (ہائے میرے پاس وہ انداز تحریر نہیں ہے جس سے میں آپ کے اس انداز اور سوز کا تذکرہ اس جگہ پر کر سکوں جس کو ہزاروں افراد ہمہ تن گوش ہو کر فیصل آباد کے مرکز میں سماعت فرما رہے تھے)

آپ نے فرمایا کہ میں جھوٹی شہرت کا قائل نہیں ہوں، مجھے ہر ہفتے ایک دو خط ضرور ایسے ملتے ہیں جن میں مجھے قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ماہ جون 1988ء میں مرزا طاہر احمد کے پریس سیکرٹری کا خط مجھے ملا۔ اس میں اس نے مجھے مباہلہ کی دعوت دی تھی، یہ خطوط دیگر علماء کرام کو بھی ملے۔ الحمد للہ! ہم نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے پلیٹ فارم سے 4 اگست 1985ء کو پہلی مرتبہ لندن کے تاریخی ویملے سنٹر میں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے پوری دنیا کے غیرت مند مسلمانوں کو قادیانیت کے مکروہ عزائم سے آگاہ کیا۔

میں فخر سے کہوں گا کہ ہماری جماعت کی ان کاوشوں کے نتیجے میں آج پوری دنیا میں مرزائیت کے خلاف تحریک فعال ہو گئی ہے اور مرزائیت اب برطانیہ سے فرار ہونے کی سوچ میں ہے۔ برطانیہ کے باغیرت مسلمانوں اور غیور علماء کرام نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے پلیٹ فارم سے ان کا بین الاقوامی تعاقب جاری رکھا ہوا ہے۔

آپ نے نعروں کی گونج میں فرمایا کہ میں مرزا طاہر احمد کا چیلنج قبول کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ وہ پاکستان سمیت دنیا کے کسی بھی مقام پر کسی بھی وقت مجھے مباہلہ کے لیے بلائے، میں آنے کے لیے تیار ہوں، ان شاء اللہ جس طرح علماء حقیقی مولانا رشید احمد گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ)، شیخ الہند مولانا محمود حسن (رحمۃ اللہ علیہ)، حکیم الامت مولانا اشرف علی

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صدی سے مرزائیت کے تعاقب میں بے مثال اور ناقابل فراموش جرات مندانہ کردار ادا کیا ہے اسی طرح اپنے اکابر کے مشن کو وہ روشنی اور تازگی دوں گا جو رہتی دنیا تک کے لیے مینارہ نور ہوگا۔ میں شیخ العرب والعجم السید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کا روحانی وارث ہوں ان شاء اللہ اپنے اکابر کے تابناک ماضی کو زندہ کر جاؤں گا۔

☆☆☆☆

مولانا عبدالحفیظ مکی کی طرف سے داد و تحسین:

آپ نے تقریر ختم کی تو مکہ مکرمہ کے مولانا عبدالحفیظ مکی نے آگے بڑھ کر آپ کے چہرے کو بوسہ دیا اور دیر تک آپ کے لیے دعا فرماتے رہے، ان کی آنکھیں خطیب زمانہ کی تقریر کے دوران آنسوؤں سے لبریز تھیں، اس منظر کو میرے سمیت کانفرنس میں موجود ہزاروں افراد نے دیکھا کہ کس طرح میرے شیخ اور محبوب خطیب کے لیے روحانی بزرگ دعائیں دے رہے تھے۔

☆☆☆☆

پانچویں سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن:

آپ سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے 29 جولائی 1989ء کو برطانیہ تشریف لے گئے۔ اس دورے کے دوران آپ نے برطانیہ کے اہم شہروں بولٹن، برمنگھم، مانچسٹر، لیڈز، شیفیلڈ کی جامع مساجد میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا، مرکزی تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد برمنگھم میں منعقد ہوئی جس

کے میزبان مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی تھے، اُس میں دنیائے اسلام کے نامور علماء کرام نے شرکت کی اور قادیانیوں کے عزائم سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا۔ آپ نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی ممالک میں قادیانیت کا سورج مدتوں ہوا غروب ہو چکا ہے، مرزا طاہر احمد قادیانی گروہ کے سرغنہ اور چیف ہیں وہ پاکستان سے بھاگ کر لندن آئے ہیں پاکستان میں ان پر متعدد جرائم میں مقدمات قائم ہیں جن کا مقابلہ کرنے کی جرات اور ہمت مفقود ہے، مرزا طاہر کئی برسوں سے پاکستان میں اپنے ہیڈ کوارٹر ربوہ میں نہیں گئے جس سے ہر قادیانی ان سے سوال کرتا ہے کہ جناب آپ اپنی نام نہاد صداقت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں تو آپ پاکستان سے کیوں بھاگ آئے ہیں اور وہاں واپس جانے کا نام تک نہیں لیتے۔ اگر پاکستان میں قادیانیوں پر عرصہ حیات تنگ ہو چکا ہے تو آپ کو یورپ میں عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی بجائے پاکستان جا کر اپنے ماننے والوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

مرزا طاہر احمد جب اپنے حواریوں کی ان باتوں کا جواب نہیں دے پاتے تو کوئی نہ کوئی بڑھک لگا کر ان کو طفل تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ قادیانیوں کی کچھ نہ کچھ ڈھارس بندھائی جاسکے۔ اسی طرح کی ایک بڑھک ابھی لندن میں اپنے سالانہ جلسہ کے موقع پر لگائی ہے کہ قادیانیت پر اب پوری دنیا میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ میں ان سوال کرتا ہوں کہ عرب ممالک میں کتنے قادیانی ہیں ان کے نام اور تعداد سے ہمیں آگاہ کیا جائے تاکہ آپ کے دعوے کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے، میں چیلنج کرتا ہوں کہ بہت سے اسلامی ممالک میں کوئی قادیانی موجود نہیں ہے قادیانی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسلامی دنیا سے ختم ہو چکے ہیں اور پوری دنیا میں ان پر کفر کا سایہ چھا چکا ہے اور ان کا سورج دھندلا چکا ہے اور اندھیرا ان کا مقدر بن چکا ہے۔ ان شاء اللہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن ان کے تعاقب میں ہے اور اس وقت تک قادیانیت کے مکروہ

عزائم سے دنیا کو باخبر رکھا جائے گا جب تک قادیانی تو بہ کر کے حقیقی اسلام کی آغوش میں نہیں آجاتے۔ قادیانی ایک سازشی گروہ ہے جو مسلمانوں کے خلاف یہودی لابی کا ایجنٹ ہے، اب اس کا سورج غروب ہوا چاہتا ہے۔ (17 اگست 1989ء، لندن)



ساؤتھ افریقہ میں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

برطانیہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے بعد آپ وہیں سے دوستوں کی خواہش پر ساؤتھ افریقہ کے دورے پر بھی تشریف لے گئے، دورے کے دوران آپ نے ساؤتھ افریقہ کے اہم شہر جوہانسبرگ اور دیگر شہروں میں متعدد کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے افریقہ کے اس شہر میں اصحاب رسول حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ یاد آ رہے ہیں جنہوں نے افریقہ کے اس ملک میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ اے جنگل کے جانور! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں، ہم اس جگہ پر اپنی چھاؤنی بنانے آئے ہیں آپ اس جگہ کو خالی کر دیں۔ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ادھر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اور ادھر جنگل کے جانور جو خطرناک بھی تھے، طاقتور بھی تھے، انہوں نے جماعت اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جنگل کو چھوڑ دیا، مجھے نہیں معلوم کہ یہ جنگل کے جانور کس سکول اور کس کالج اور کس یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے تھے کہ ادھر صحابی رسول نے آواز لگائی اور ادھر جانوروں نے جنگل خالی کر دیا، فرمایا کہ ایک ہی بات سمجھ آتی ہے جس طرح آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اسی طرح حبانور بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کے نبی ہیں، جنوں کے نبی ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کے بھی نبی ہیں۔ جانوروں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرتے ہوئے ان کے قیام کی خاطر جنگل سے نکل گئے مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے

مقابلے میں جعلی اور جھوٹی نبوت کو لے کر پھر رہے ہیں، مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا میں ختم نبوت کا سورج اپنی جولانی سے دنیا کو منور کر رہا ہے اب یہ تو نصیب اور مقدر کی بات ہے کہ کون اس سے اپنے لیے روشنی لیتا ہے اور کس کے مقدر میں ذلالت اور گمراہی آتی ہے، فرمایا ختم نبوت کے تحفظ کیلئے علماء کرام کی تاریخ ساز جدوجہد جاری ہے، ہم کسی کو بھی مسلمانوں کے اس متفقہ اور اساسی عقیدے کے خلاف بات کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے، ہم دنیا بھر میں ختم نبوت ﷺ کی تبلیغ کر رہے ہیں اور جب تک زندگی ہے کرتے رہیں گے۔ مبارکباد کے مستحق ہیں وہ افراد اور وہ ادارے جو ختم نبوت ﷺ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔



دہلی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

3 فروری 1990ء آپ تحفظ ختم نبوت کانفرنس دہلی میں شرکت کے لیے فیصل آباد سے روانہ ہوئے۔ آپ نے دہلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو ہر حال میں غالب کرنا ہے، دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کو دنیا نے دیکھ لیا، مگر اسلام کی حقانیت اور روشنی ہی وہ ابدی سچائی ہے جو ہر دور میں انسانیت کی رہنمائی کرتی رہے گی اور جسے قبول کرنے والے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرفراز ہوں گے۔ آپ نے سامعین سے اپیل کی کہ وہ اسلام کی حقانیت کے لیے علماء کرام کے پاس آیا کریں، آپ موٹر کار کی مرمت کے لیے مستری اور میکانک کے پاس جاتے ہیں، اگر کوئی مشین خراب ہو جائے تو اس کے ماہر کے پاس جاتے ہیں مگر اپنے دینی مسائل کے لیے ماہر علماء کرام کے پاس آنے کی بجائے جاہل اور ان پڑھ اور اسلام سے نابلد افراد کے ہاتھوں میں کھلونا بن جاتے ہیں یہی سب سے بڑی خرابی ہے، اگر آپ علماء کرام کے ساتھ اپنے دینی مسائل پر بات کریں تو پھر کوئی فتنہ اور باطل گروہ

پیدا ہی نہ ہو سکے۔

الحمد للہ! علماء کرام کی شبانہ روز محنت کے نتیجے میں مرزا نیت پوری دنیا سے پسپا ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ علماء کرام زندگی بھر ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

☆☆☆☆

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ خطاب:

دورہ دہی اور عمرے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد آپ مولانا عبدالحفیظ مکی کے ہمراہ برطانیہ کے دورے پر تشریف لے گے۔ برطانیہ کے دوستوں کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کے حوالے سے اہم مشاورت تھی۔ لندن میں ہونے والے ایک اجلاس میں مقامی علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی، اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ چونکہ آپ پاکستان سے تشریف لائے ہیں اور برطانیہ میں تعطیل کے صرف دو ہی دن ہوتے ہیں جن میں صرف دو مقامات پر ہی ختم نبوت کے حوالے سے کانفرنس منعقد کی جاسکتی ہیں، اس طرح آپ اور مولانا عبدالحفیظ مکی نے برمنگھم اور گلاسگو میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔

دوہی، سعودی عرب اور برطانیہ کا جو سفر 3 فروری 1990ء کو شروع ہوا تھا اسکے کامیاب دورے کے بعد الحمد للہ! آپ 6 مارچ 1990ء واپس فیصل آباد تشریف لائے۔

☆☆☆☆

بنگلا دیش میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

آپ ایک ہفتے کے دورے پر یکم فروری 1991ء کو بنگلہ دیش تشریف لے گئے۔ بنگلا دیش میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام تھا، جس کے آپ مرکزی مقرر تھے، کانفرنس میں بنگلا دیش کے جید علماء کرام نے شرکت کی۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے

کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی اور مسرت ہو رہی ہے کہ بنگلہ دیش میں علماء کرام کی محنت کی بدولت عوام میں دینی شعور بے حد زیادہ ہے، سچی بات ہے کہ جب علماء کرام دین کا کام صرف اور صرف اخلاص اور للہیت کے ساتھ سرانجام دیں تو اس سے دین کی بہاروں کو عوام بھی صدق دل سے قبول کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ پاکستان کے ناعاقبت اندیش سیاستدانوں کی غلطیوں کی وجہ سے ہم دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ کاش! ہم پھر سے ایک ہو جائیں، دنیا بھر میں کئی باطل گروہ اور طاقتیں مسلمانوں کی وحدت، یکجہتی اور بھائی چارے کو ختم کرنے کے درپے ہیں مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان ایک ہیں ان کے درمیان تفرقہ اور تفریق ڈالنے والے خود تو ختم ہو جائیں گے مگر ہم کسی بیرونی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اسلام کی بہاریں اب نہ صرف مسلمان ممالک میں بلکہ غیر اسلامی ممالک میں بھی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہیں، مرزائیوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ وہ پاکستان سے فرار ہو کر دنیا کے دوسرے ممالک میں اپنے غلط عقائد کا پرچار کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر سکیں گے، مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ختم نبوت مسلمانوں کا وہ اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود خالق کائنات نے لے رکھا ہے۔

ہم تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہے ہیں کہ اب پوری دنیا میں ختم نبوت ﷺ کے نام پر اور عنوان پر کام ہو رہا ہے۔ امریکا، کنیڈا، برطانیہ، جرمنی، اٹلی، جنوبی افریقہ تک میں ہم تحفظِ ختم نبوت کانفرنسیں کر چکے ہیں، آج کی کانفرنس بھی اسی سلسلہ کی ایک مربوط اور مؤثر کڑی ہے، بنگلہ دیش کے علماء کرام بھی سالانہ برطانیہ میں ہونے والی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ یہ میرے اللہ کی خاص عنایات اور مہربانی ہے کہ تحفظِ ختم نبوت کے عظیم مشن کے لیے اس ذاتِ وحدہ نے ہمیں چن لیا ہے، جس پر میرے سمیت سب علماء کرام کو سجدہ شکر ادا کرنا چاہیے، جس قدر انسان زیادہ اپنے خالق کائنات کا شکر ادا کرتا ہے میرا رب اسی قدر زیادہ اس بندے کو نوازتا ہے۔

حضرت قاسمی صاحب نے دوسرے شہر راجشاہی میں بھی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ بنگلادیش کے دورے سے ایک ہفتے کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ کو بو اسیر کی شدید تکلیف تھی، کراچی میں دوستوں سے مشورہ کیا، تو ایک مقامی ہسپتال میں بو اسیر کا آپریشن کرانے کے لیے پہنچ گئے، تین دن ہسپتال میں زیر علاج رہے اس کے بعد واپس فیصل آباد الحمد للہ باخیریت پہنچ گئے۔



سعدت حج بیت اللہ:

حکومت سعودی عرب کی دعوت پر ایک بار پھر 5 جون 1992ء کو آپ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کو یہ دعوت سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور کی طرف سے موصول ہوئی۔ آپ صرف 19 دن کے بعد یعنی 24 جون 1992ء واپس فیصل آباد تشریف لے آئے، فرمایا کہ میرے اللہ کا مجھ پر خاص احسان اور کرم ہے کہ میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس سال مجھے حج بیت اللہ کی سعادت ملے گی، مگر اللہ کے اپنے فیصلے ہیں کہ مجھے ایک دن کی اطلاع پر تمام پروگرام منسوخ کر کے حج بیت اللہ کے لیے جانا پڑا۔ آپ حکومت سعودیہ کے مہمان تھے، اس لحاظ سے آپ نے اپنے اس سفر میں سعودی ولی عہد، وزیر مذہبی امور سعودی عرب، سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی اور امام کعبہ سمیت دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء و مشائخ سمیت عالم اسلام کی اہم شخصیات سے ملاقاتیں بھی کیں۔ اس سفر میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحفیظ مکی اور مدرس حرم مولانا محمد مکی مجازی سے آپ نے انٹرنیشنل تحفظِ ختم نبوت کانفرنس یورپ، کینیڈا، امریکہ اور جرمنی کے حوالے سے خصوصی مشاورت بھی کی۔



تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس امریکا:

امریکا میں انٹرنیشنل تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس طے تھی۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کانفرنس میں شرکت کے لیے 29 ستمبر 1992ء کو تشریف لے گئے، دو ماہ کے اس دورے میں آپ نے امریکا کے متعدد شہروں جن میں نیویارک، واشنگٹن، کنساس، شکاگو، فلوریڈا، میامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں میں مسلم کمیونٹی کی طرف سے منعقدہ تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا، آپ نے ان کانفرنسوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان افروز خطابات فرمائے۔ یکم دسمبر 1992ء آپ واپس تشریف لائے۔



مارشیش میں تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس سے خطاب:

تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس مارشیش میں شرکت کے لیے حضرت قاسمی صاحب 14 نومبر 1993ء کو پندرہ روز کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ وحدہ لا شریک کی ذات کس قدر بڑی ہے کہ اس نے دنیا میں بڑے بڑے ممالک بھی بنائے ہیں اور دنیا کے نقشے میں مارشیش کے نام سے ایک چھوٹا سا ملک بھی بنایا ہے، جس طرح دوسرے ممالک میں ختمِ نبوت کی خوشبو سے انسانیت اپنے دل و دماغ کو منور کر رہی ہے اسی طرح اس ملک کے باشندے بھی ہماری تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بھی تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس کا اہتمام کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت و عقیدت کا عملی ثبوت فراہم کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ختمِ نبوت کے حوالے سے علماء کرام کی تاریخ ساز جدوجہد اب دنیا کے ہر ملک میں پہنچ گئی ہے، علماء کرام کی محنت کی وجہ سے اب مرزائیوں کو دنیا کے کسی بھی ملک میں اپنا مذموم پروپیگنڈا کرنے کی جرأت نہیں ہو سکے گی، وہ پہلے اپنے آپ کو مسلمانوں کا ہی ایک گروہ بنا کر امت مسلمہ کے سامنے پیش کرتے تھے مگر اب ان کی ہر سازش علماء کرام نے

نا کام بنا دی ہے۔ ملک جو بھی ہو، حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں، جبر کا دور ہو یا راحت کا، نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت نے ہمیشہ ہمیشہ دنیا کی رہنمائی کرتے رہنا ہے۔ خوش قسمت ہیں آپ لوگ اور اس ادارے کی انتظامیہ جس نے ختم نبوت کے لیے دن رات کام کر کے اس ملک کے عوام کو صحیح راہنمائی فراہم کی ہے۔ اس موقع پر مولانا محمد اسحاق نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ آپ 30 نومبر 1993ء واپس فیصل آباد تشریف لائے۔

☆☆☆☆

برمنگھم میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس:

9 دسمبر 1993ء کو آپ برطانیہ کے دورے پر چلے گئے۔ برطانیہ میں آپ کے میزبان مشہور خطیب اور فیصل آباد میں آپ کے دیرینہ ساتھی جو آپ ہی کی خواہش پر برطانیہ میں مستقل مقیم ہیں، مولانا امداد الحسن نعمانی نے برطانیہ کے شہر برمنگھم میں ایک چرچ خرید کر مسجد میں تبدیل کر دیا ہے۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے یہاں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس کے عاجز اور کمزور بندے پر کس قدر احسانات ہیں کہ اس شدید سرد موسم میں جب بستر چھوڑنے کو دل نہیں کرتا میں اپنے ملک کو چھوڑ کر آپ کے پاس محض نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے پرچم بلند کرنے آیا ہوں، میں جس قدر بھی اس ذات وحدہ لا شریک کا شکر ادا کروں وہ کم ہے، یہ محض اسی ذات کی توفیق ہے کہ ہم پوری دنیا میں اس کی توحید، نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت، اصحاب رسول ﷺ کی عظمت، امہات المؤمنین کی طہارت اور علماء دیوبند کے روشن کردار کو بیان کر رہے ہیں۔ آپ برطانیہ میں متعدد کانفرنسوں سے خطاب کے بعد الحمد للہ! 10 جنوری 1994ء کو واپس فیصل آباد پہنچ گئے۔

☆☆☆☆

برطانیہ اور جرمنی کے دورے پر روانگی:

تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ سے خطاب کے لیے آپ مورخہ 7 جولائی 1994ء تشریف لے گئے، آپ نے برطانیہ اور جرمنی کے متعدد شہروں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا، یہ دعوت آپ کو برطانیہ اور جرمنی میں مقیم آپ کے دوستوں اور ختم نبوت کے پروانوں کی طرف سے موصول ہوئی تھی۔

☆☆☆☆

1994ء میں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ سے خطاب:

سالانہ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ آج علماء کرام دنیا بھر سے دور دراز کا سفر اختیار کر کے اس لیے آپ کے پاس حاضر ہیں کہ اس ملک میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پرچار کیا جائے، آپ کو علم ہے کہ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے جس میں ایک لمحہ کی تبدیلی کو نہ اللہ پسند کرتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے ہیں، فرمایا کہ اس متفقہ عقیدے کے لیے ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے جس طرح سورج کو ہم بغیر کسی دلیل کے تسلیم کرتے ہیں، آسمان کو ہم بغیر کسی دلیل کے تسلیم کرتے ہیں، چاند اور ستاروں کو بغیر کسی دلیل کے تسلیم کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

مارشیش تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

دنیا کے نقشے میں مارشیش ایک چھوٹا سا ملک ہے جس میں آپ دوسری مرتبہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کے لیے فیصل آباد سے مورخہ 17 ستمبر 1994ء کو تشریف لے گئے، آپ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد میرے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی روشن دلیل

ہے۔ مارشیش کانفرنس کے بعد آپ 8 اکتوبر 1994ء واپس فیصل آباد تشریف لائے۔

☆☆☆☆

برطانیہ کا دورہ اور مختلف کانفرنسوں سے خطاب:

ہر سال کی طرح 1995ء میں بھی بین الاقوامی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمہ اللہ 19 جولائی 1995ء کو برطانیہ کے دورے پر تشریف لے گئے اس دورے کی دعوت آپ کے ہونہار شاگرد اور رفیق مولانا امداد الحسن نعمانی نے دی تھی۔ انہوں نے لندن کے اہم شہر برمنگھم میں بین الاقوامی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس طے کر رکھی تھی جس میں آپ سمیت دنیا بھر سے اسلامی سکالرز اور علماء کرام نے شرکت کر کے مرزائیت کے اصل روپ سے امت مسلمہ کو آگاہ فرمایا۔ اس کانفرنس علاوہ آپ نے دیگر شہروں میں بھی ختم نبوت، عظمت اصحاب رسول ﷺ اور سنت رسول کی اہمیت پر خصوصیت کے ساتھ اجتماعات سے خطاب فرمائے۔ آپ 39 روز کے بعد واپس فیصل آباد میں تشریف لے آئے۔

لندن سے واپسی پر حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی اور مولانا محمد مکی مجازی مدرس مسجد حرم کے ساتھ ہی سعودی عرب تشریف لے گئے، عمرہ اور روضہ رسول ﷺ پر درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد آپ 19 اگست 1995ء کو فیصل آباد واپس تشریف لائے۔

☆☆☆☆

برمنگھم تحفظِ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ نے 1985ء سے برطانیہ میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنسوں کا جو سلسلہ شروع کیا تھا۔ اب الحمد للہ ہر سال یہ کانفرنسیں نہ صرف برطانیہ بلکہ یورپ کے دیگر ممالک ناروے، ہالینڈ، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی میں بھی

جاری ہیں۔ آپ کو متواتر ان کانفرنسوں سے خطاب کے لیے دعوت نامے موصول ہوتے مگر ملکی مصروفیات اس قدر زیادہ ہوتیں کہ کوشش کے باوجود بھی ان کے لیے مشکل سے وقت نکال پاتے۔ بعض مرتبہ دیگر قومی و ملکی مصروفیات کی وجہ سے ان ممالک سے آئے ہوئے ٹکٹ بھی اسی طرح ان دوستوں کو واپس کر دیتے۔ برطانیہ میں چونکہ آپ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے بانی تھے، اس لیے سال میں ایک مرتبہ لازمی برطانیہ کے مختلف شہروں میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کے لیے تشریف لے جاتے۔ برطانیہ کے اہم شہر برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد بلگر یورڈ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے مقدس لوگوں نے آبروئے نبوت کے لیے اپنی عظیم قربانی پیش کی تو ہم اس کے لیے کیوں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کریں، مسلمانوں کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ انہوں نے ہر دور میں اسلام کی سربلندی اور عزت و ناموس کے لیے ناقابل فراموش قربانیاں دی ہیں، انہوں نے نہ جان کی پرواہ کی، نہ اولاد کی پرواہ کی بلکہ اپنا سب کچھ دین اسلام کی تبلیغ کے لیے قربان کر کے نبوت کی عزت کے علم کو بلند رکھا اور حالات کی سختیاں برداشت کیں، حکومتوں کی زیادتیاں اور سختیاں بھی مسلمانوں کو ناموس رسالت کے مشن سے کسی حالت میں بھی باز نہیں رکھ سکیں گیں۔ زندگی سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں لیکن مسلمانوں کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے مال سے بھی زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی کہ ہماری زندگی ختم نبوت کی تبلیغ میں گزر جائے، آپ نے علماء کرام سے اپیل کی کہ ختم نبوت کے لیے زیادہ شدت کے ساتھ کام کریں، زندگی بھر ڈر، خوف اور کسی قسم کے سرکاری دباؤ کو خاطر میں نہ لائیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کے رسول کی عزت و ناموس سب سے زیادہ عزیز ہے۔

کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا عبدالحفیظ مکی نے فرمائی، جبکہ مولانا محمد مکی مجازی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا حماد اللہ شفیق، مولانا قاری عبدالحئی عابد، ریٹائرڈ جنرل حمید گل، مولانا قاری سعید الرحمن، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا قاری امداد اللہ قاسمی نے بھی خطاب کیا، کانفرنس کے میزبان مولانا امداد الحسن نعمانی نے مہمانوں کو شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆☆

دیئی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

متحدہ عرب امارات میں مقیم ختم نبوت کے پروانوں اور دیوانوں کی خواہش پر آپ نے 29 مئی تا 11 جون 1996ء متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا۔ اپنے دورہ میں دیئی، ابوظہبی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ کے اجتماع میں بھی آپ کا خطاب خصوصی اہمیت کا حامل رہا۔ آپ نے عوام سے اپیل کہ وہ اسلام کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیں، یہ ہم سب کا فرض ہے اور ہم محبوب کبریٰ ﷺ کے امتی ہیں کہ تحفظ ختم نبوت کے خلاف کام کرنے والے گروہ کی ہر سازش کو ناکام بنانے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دیں۔

آپ دیئی کے دورے سے واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ دیئی میں تحفظ ختم نبوت، شان رسالت ﷺ اور عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم پر اچھے پروگرام ہوئے، جن میں اردو زبان سمجھنے اور بولنے والے دنیا بھر کے مسلمانوں نے شرکت کی، ان پروگراموں میں یہ جان کر مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ اب لوگ اسلام کی حقانیت کی طرف تیزی سے راغب ہو رہے ہیں اگر ان ممالک میں اسلام کی درست تصویر عوام الناس کے سامنے بیان کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ امت مسلمہ کے اندر پھر سے وہی ولولہ اور دینی تڑپ پیدا ہو جائے جس تڑپ اور ولولہ کا مظاہرہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے کیا تھا۔ سنہ

صرف اردو سمجھنے والے بلکہ اہل عرب بھی میری تقاریر شوق سے سنتے تھے، تقریر کے بعد مجھے فرماتے کہ گو ہمیں اردو کی سمجھ نہیں ہے مگر آپ کا انداز تبلیغ بہت متاثر کن ہے ہم اس سے بہت زیادہ محظوظ ہوتے ہیں، متحدہ عرب امارات کی دیگر ریاستوں میں بھی میرے خطبات ہوئے جن میں عقیدہ ختم نبوت ﷺ بیان کیا گیا ہمیں خوشی ہے کہ ان ممالک میں پاکستان کی طرح اتنی بدعات اور شرک نہیں ہے، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کا فیض ان ممالک کے عوام میں بخوبی دیکھا جاسکتا ہے، میں نے عرض کیا کہ حضرت ان پروگرامز کی کیسٹیں ہی لے آتے، فرمایا زندگی بھر سوال کرنے کی عادت نہیں یہ عادت اب اتنی پختہ ہو چکی ہے کہ اس میں ذرا بھی تبدیلی ہو نہیں سکتی۔ ریکارڈنگ تو دی میں دوستوں نے بہت کی ہیں۔ میں کوئی بھی کیسٹ حاصل نہیں کر سکا۔ (12 جون 1996ء بروز بدھ)



مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کے حوالے سے ایک فلکری نشست:

جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد فیصل آباد میں طلبہ کرام کو ختم نبوت کی اہمیت کے حوالے سے آپ نے درس ارشاد فرمایا۔ درس خاص اہمیت کا حامل تھا، جس میں مسئلہ ختم نبوت کے لیے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اصحاب رسول ﷺ حناص کرام امام الصحابہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کی تفصیل، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر، نبوت کے دعوے داروں کا حشر اور قادیانیوں کے حوالے سے بہت ہی مفید اور معلوماتی درس ارشاد فرمایا، درس میں ٹھوس دلائل اور موضوع پر آپ کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

آپ نے فرمایا کہ میری آنکھوں نے ولی کامل مولانا محمد ابراہیم میاں چنوں والوں کو دیکھا ہے، میں نے ان کی زیارت کی، وہ قطب الاقطاب مولانا رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص تھے، ان کی دعائیں لیں اور شیخ العرب والعجم مولانا سید

حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں آج بھی مجھے دعائیں دے رہی ہیں، ہم نے تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اس وقت میں ہم طالب علم تھے مگر ہم نے اس تحریک میں بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے گلی محلوں میں لگائے، اکابر کی زیارتیں کیں، الحمد للہ! مجھے تحریک تحفظ ختم نبوت 1974ء میں براہ راست بطل حریت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں کام کرنے کا موقع ملا، حضرت میرے کام سے اس قدر خوش تھے کہ مجھے ہمیشہ شاباش دیا کرتے تھے، تحریک تحفظ ختم نبوت 1983ء میں تو الحمد للہ! میری کاوشوں کی اپنے اپنے بیگانے بھی تعریف کر رہے ہیں، اسی تحریک میں مجھے دو مرتبہ گرفتار کیا گیا، مجھے یہ سعادت بھی ملی کہ جماعت تحفظ ختم نبوت میں ہی وہ واحد مجلس عمل کارہنما تھا جس کے حصے میں گوجرانوالا، بہاولپور اور فیصل آباد جیلوں کی اسیری آئی۔

مرزا طاہر احمد پاکستان سے فرار ہو کر برطانیہ چلے گئے مگر میں نے اس دن تہیہ کر لیا تھا کہ مرزا طاہر کو غیر ممالک میں بھی مرزائیت کی تبلیغ نہیں کرنے دینی، الحمد للہ! جو کام خلوص اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیے جائیں ان میں کامیابی ضرور ملتی ہے، میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم دنیا بھر میں اس طرح مرزائیوں کا تعاقب کریں گے۔ الحمد للہ! مرزائیوں کا دنیا بھر میں مسلمان علماء اور زعماء تعاقب ہی نہیں بلکہ ان کے غلط اور غلیظ پروپیگنڈا کا مؤثر جواب بھی دے رہے ہیں جس سے اب دنیا بھر میں مرزائیت پسپا ہو رہی ہے۔

زندگی نے ایک دن ختم ہو جانا ہے، دنیا میں کسی نے بھی نہیں رہنا، موت کا ایک دن مقرر ہے، موت کے مقرر وقت سے نہ ایک منٹ پہلے کوئی دنیا کی طاقت کسی کی موت لاسکتی ہے اور نہ لاسکتے گی، موت و حیات کا مالک صرف اور صرف میرا اللہ وحدہ لا شریک ہے تو پھر ڈر کس بات کا، اس سے بڑی سعادت اور خوش نصیبی اور کیا ہوگی کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

کی ختم نبوت کے راستے میں ہماری جان چلی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ طالب علموں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ختم نبوت کی خدمت براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہے۔ اس لیے آپ دنیا بھر میں مرزائیت کے تعاقب کے لیے پھیل جائیں۔ اسی میں میری اور آپ کی نجات ہے۔ ہمیں فخر کرنا چاہیے کہ ہم اپنے مالک حقیقی اللہ تعالیٰ کی سب سے احسن تخلیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عظیم کام کر رہے ہیں۔



1996ء میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ میں شرکت:

انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ شرکت کے لیے حضرت قاسمی صاحب 15 جولائی 1996ء کو فیصل آباد ایئر پورٹ سے روانہ ہوئے، جمعیت علماء برطانیہ کی طرف سے آپ کو دورے کی دعوت موصول ہوئی تھی، آپ نے برطانیہ کے مختلف شہروں جن میں لیسٹر، بریڈ فورڈ، برمنگھم، شیفلڈز، مانچسٹر میں ختم نبوت، شان رسالت، عظمت صحابہ کانفرنسوں سے خطاب کیا، سب سے بڑی کانفرنس برمنگھم میں مولانا امداد الحسن نعمانی کی میزبانی میں منعقد ہوئی، جس میں آپ کے علاوہ اسلامی دنیا کے ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ! ہم نے جو محنت دیار غیر میں آج سے گیارہ سال قبل شروع کی تھی وہ میرے اللہ نے قبول فرمائی ہے۔ ہر سال تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری کی گئی کاوشیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کا درجہ پا چکی ہیں۔



تحفظ ختم نبوت کانفرنس ایڈنبرا اسکاٹ لینڈ:

1996ء میں ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈنبرا (یو۔ کے) میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا سالم

قاسمی نے کی۔ جس میں پاکستان کے نامور خطیب، ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خصوصی خطاب کیا۔ کانفرنس سے مولانا منظور احمد چنیوٹی، مدرس حرم حضرت مولانا محمد مکی حجازی صاحب، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا امداد الحسن نعمانی صاحب نے بھی خطاب کیا۔

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی اپنے خطاب میں ختم نبوت کے موضوع پر ایمان افروز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت سے آگاہی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ یہ یہود و نصاریٰ کے ایجنڈے کو پروان چڑھانے کے لیے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ ایڈنبرا کے علماء سے اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے موضوع پر جمعہ کے خطبات دیں تاکہ یہاں کے مسلمان اس فتنہ کی سازشوں سے بچ سکیں۔ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ کی قیادت نے قادیانیوں کے تعاقب کے لیے جرمنی، کینیڈا، افریقہ، سویٹزرلینڈ سمیت دیگر ممالک میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس موقع پر حافظ عبدالحمید، حاجی امجد حسین، مفتی عبدالسلام خورشید نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔



تحفظ ختم نبوت کانفرنس شیفلڈ (برطانیہ):

شیفلڈ کی جامع مسجد میں سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے کی۔ کانفرنس سے یادگار اسلاف حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود (پی، ایچ، ڈی لندن)، خطیب یورپ و ایشیا حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا سید عبدالقادر آزاد کے علاوہ مولانا اسلم زاہد، مولانا موسیٰ شاکر، الحاج بوستان

قادری، حاجی محبت خان و دیگر مقامی علماء نے خطاب کیا۔

☆☆☆☆

عمرہ کی سعادت:

برطانیہ میں ایک ماہ گزارنے کے بعد آپ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے تشریف لے گئے، عمرہ کی سعادت حاصل کی، اس کے بعد بذریعہ کارمدینہ منورہ کا سفر کیا، راستے میں غزوہ بدر کے مقام پر شہد ابدر کے مزارات کی زیارت کی اور شام بعد نماز عصر مسجد نبی ﷺ میں پہنچ گئے، آپ نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا، آپ مدینہ منورہ میں ایک ہفتہ قیام کے بعد الحمد للہ! بخیریت 31۔ اگست 1996ء واپس فیصل آباد تشریف لے آئے۔

☆☆☆☆

1997ء میں دورہ برطانیہ:

حضرت قاسمی صاحب 26 جولائی 1997ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے برطانیہ روانہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا یہ سفر ڈیڑھ ماہ کے قریب ہوگا، مجھے نہ صرف لندن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کرنا ہے بلکہ مجھے اس سفر میں برطانیہ کے ساتھ ہی دوسرے ممالک بیلجیئم، ڈنمارک اور جرمنی میں بھی سفر پر جانا ہے، وہاں سے ختم نبوت کے دیوانوں کی شدید خواہش ہے کہ مسی ان کانفرنسوں میں بھی شرکت کروں۔ آپ نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور عنایات ہیں کہ اس ذات نے ہمیں ختم نبوت ﷺ کے تحفظ کے لیے چن لیا ہے، یہ محض میرے اللہ کا مجھ پر خاص کرم اور مہربانی ہے۔

آپ کو میرے سمیت دوسرے ساتھیوں نے دعاؤں کے ساتھ سفر پر فیصل آباد ایئر پورٹ سے الوداع کیا۔ دل میں خوشی اور اداسی کے ملے جلے جذبات تھے۔ خوشی

اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب رہنما اور قائد سے اپنے محبوب ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کا عظیم کام لے رہے ہیں اور طبیعت میں بے چینی اس لیے تھی کہ اب آپ کے بغیر وقت گزارنا مشکل ہوتا ہے، کوئی خواہ کتنا بڑا خطیب ہی کیوں نہ ہو، اس کی تقریر اور اس کی خطابت ہمارے دل کے لیے سکون و راحت کا ذریعہ ثابت نہیں ہوتی۔



برطانیہ کے مختلف شہروں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب:

برطانیہ کے مختلف شہروں میں ہر سال ماہ اگست میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ 1985ء سے برطانیہ میں شروع ہونے والی انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھی ہر سال اگست کے پہلے ہفتے میں ہوتی ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کانفرنس میں شرکت کے لیے جولائی کے آخری ہفتے لندن تشریف لے گئے، وہاں انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما صاحبزادہ مولانا امداد الحسن نعمانی کے پاس تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کے انتظامات کے لیے ایک اجلاس کیا۔ جس میں حضرت مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود، مولانا اقبال رنگونی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا امداد اللہ قاسمی، قاری تصور الحق، ڈاکٹر اختر زمان غوری، حاجی بوستان، قاری عبدالسلام، مولانا یوسف متالا، مولانا موسیٰ قاسمی، مفتی عبدالسلام، حافظ عبدالحمید، مولانا یعقوب باوا، مولانا موسیٰ شاکر، مولانا اسلم زاہد، حاجی محبت خان، مفتی اسلم، حاجی صدیق، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا رضاء الحق، ڈاکٹر محمود غازی، اشرف قریشی، مولانا آدم، مولانا ارشد، مولانا اکرم، مولانا ابرار شاہ، مولانا بلال بری، شاہ حسین، قاری طیب عباسی، حاجی ذوالفقار، چودھری صابر، ڈاکٹر اکرم، مولانا محمد قاسم، مولانا اکرام الحق خیری، حاجی اشفاق سمیت برطانیہ کے دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

طے ہوا کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں نہ صرف لندن بلکہ برطانیہ کے دیگر شہروں مانچسٹر، برمنگھم، لیسٹر، بریڈ فورڈ، شیلفیلڈ وغیرہ میں بھی

منعقد کی جائیں گی۔ ان کانفرنسوں میں بیرونی اور مقامی علماء و مشائخ کے ساتھ ساتھ آپ خصوصیت کے ساتھ خطاب فرمائیں گے۔

☆☆☆☆

بلجیئم میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

بلجیئم کے شہر برسلسز میں بھی پاکستانی کمیونٹی نے تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا، آپ اس کانفرنس میں شرکت کے لیے بھی تشریف لے گئے، بلجیئم جس کی کل آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے اس میں مسلمانوں کی تعداد پانچ فیصد ہے، اس کے سب سے بڑے شہر برسلسز میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کسی معجزہ سے کم نہیں ہے، مگر آفرین ہے وہاں کے مسلمانوں کے جذبے کی کہ مسجد میں مسلمانوں کی خاصی تعداد موجود تھی، جنہوں نے تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کر رکھا تھا۔

☆☆☆☆

ڈنمارک میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب:

کوپن ہیگن ڈنمارک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ شہر میں مسلمان کمیونٹی کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس سے آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مرزا نیت کبھی بھی مسلمانوں کا کوئی گروہ نہیں رہی، انگریز نے برصغیر میں اپنی حکومت مضبوط کرنے کے لیے جعلی نبی خود پیدا کیا تھا، آپ کے ذمے یہی تھتا کہ انگریزی حکومت سے توجہ ہٹا کر مسلمانوں میں تفریق پیدا کی جائے۔ آپ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیں خصوصاً نوجوان نسل کو قادیانوں سے بچا کر رکھیں۔

☆☆☆☆

برطانیہ سے واپسی پر عمرہ کی سعادت:

برطانیہ کے دورے کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کے گھر بیت اللہ کی زیارت

اور عمرہ کی سعادت حاصل کی، ایک ہفتہ مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور پھر ایک ہفتے کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، آپ نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی اور صلاۃ و سلام پیش کیا، مسجد نبوی ﷺ میں نوافل ادا کیے، آپ نے سجدہ شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر اپنے محبوب ﷺ کے شہر، مسجد نبوی اور آپ کے روضے کی زیارت سے مستفید کیا اور دیر تک اپنے محبوب ﷺ کے جاں نثار اصحاب کرام کی قبور پر ان کی عظیم یادوں سے اپنے دل کی دنیا کو منور کرتے رہے، آپ 18 ستمبر 1997ء جمعرات کے روز واپس فیصل آباد تشریف لائے۔



دورے کے تاثرات:

19 ستمبر 1997ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ جمعہ میں آپ نے اپنے دورے کے تاثرات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ وہ ذات ہم سے اپنے محبوب ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کا عظیم کام لے رہی ہے، مرزائی اب دنیا بھر میں پسائی اختیار کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو غالب کرنے کا وعدہ کیا ہے ان شاء اللہ اس دین نے غالب ہو کر ہی رہنا ہے دنیا کی کوئی طاقت بھی اسلام کو نہ روک سکی ہے اور نہ قیامت تک روک سکے گی۔ آپ نے مسجد میں آنے والے مقتدیوں کو مبارکباد پیش کی کہ ان کے خطیب کو دنیا بھر میں جو پزیرائی مل رہی ہے اس میں آپ کا بھی برابر کا حصہ ہے کیونکہ اگر آپ کی دعائیں شامل حال نہ ہوتیں تو اتنی بڑی کامیابی کا ملنا مشکل ہوتا۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے سامعین مجھ سے بے پناہ محبت اور پیار کرتے ہیں جس پر مجھے فخر بھی ہے اور اطمینان بھی کہ میرے مخلص ساتھی بہت ہی خوبیوں کے مالک ہیں جنہوں نے ہر خوشی اور غمی میں میرا ساتھ دیا ہے۔ آپ اس لحاظ سے خوش نصیب خطیب تھے کہ آپ کی مسجد میں خطبہ جمعہ سماعت کرنے والے

سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہر جمعہ ہزاروں کی تعداد میں سامعین موجود ہوتے ہیں۔ یہ سعادت ایک دودن یا ایک دو ہفتے یا ایک دو مہینے یا ایک دو سال پر محیط نہیں بلکہ زندگی کے پورے چالیس سال آپ خطابت سے اہل اسلام کے قلوب کو منور کرتے رہے۔

☆☆☆☆

1999ء میں برطانیہ کا دورہ:

آپ برمنگھم میں ہونے والی انٹرنیشنل تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے 10 جولائی 1999ء کو برطانیہ تشریف لے گئے۔ برمنگھم میں سالانہ تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس سے آپ سمیت دنیا کے نامور علماء کرام نے خطاب کیا۔

آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا امت مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کیلئے کردار ادا کرے، مبارکباد کے مستحق ہیں وہ افراد اور وہ جماعتیں جو نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس ذات نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی ختمِ نبوت کے تحفظ کے عظیم مشن کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، ان شاء اللہ جب تک زندگی ہے ہم اس عظیم مشن کے لیے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ علماء کرام کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ کام کوئی معمولی نہیں ہے، اس کام کے لیے امت مسلمہ کے ہر فرد نے اپنا کردار ادا کرنا ہے، ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ خالق کائنات ہم سے یہ کام لے رہے ہیں۔ برمنگھم کے بیدار مغز مسلمانوں نے ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے جس طرح گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اس پر تمام اہل اسلام انہیں دادِ تحسین دے رہے ہیں۔ برمنگھم کے علاوہ آپ نے لیڈز، شیفلڈ، مانچسٹر، گلاسگو میں بھی تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ برطانیہ کے 58 روزہ دورے کے بعد آپ 7 ستمبر 1999ء واپس فیصل آباد تشریف لائے۔

☆☆☆☆

**MESSAGE FROM
GENERAL M. ZIA-UL-HAQ
PRESIDENT OF THE
ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN
TO
INTERNATIONAL KHATM-E-NABUWWAT
CONFERENCE LONDON
(04-06 AUGUST, 1985)**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

In the name of Allah, the Most beneficent, the Most Merciful

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

In wish to take this opportunity to pay a tribute to the organizers of the International Kham-e-Nabuwwat Conference for focusing world attention on an issue of such pre-eminent significance to the world of Islam. the co...ep.

Finality of the Prophethood of Hazrat Muhammed (peace be upon him) is not only the cornerstone of our faith as Muslims, but also a blessing to humanity through which the universality of Allah's message for mankind has been established for all times to com.

Over the ages and, in fact, even during the lifetime of the Holy Prophet (peace be upon him), impostors and liars, motivated by ulterior designs, have tried to pose as saviors and prophets, and even sought to convert people to their ways and beliefs. However, the Ummah has waged a continuous struggle against such heresies and heretics, and staunchly upheld the Faith in all its purity and glory.

It is a matter of great pride for the Muslims of South Asia, that they have successfully exposed the mis-guided beliefs of the founder of the Qadiani movement, and firmly thwarted the attempt to spread the heretical claim of Zilli, or Bruzi Nabi by him, or his claim as Jesus Christ or a re-incarnation of the Prophet.

In the last few years, in particular, the Government of Pakistan has taken several stringent administrative and legal measures to prevent the Qadianis from masquerading as Muslims, and from practicing various Shaure-Islami. We will Insha'Allah, persevere in our effort to ensure that the ca.....? of Qadianism is extermination.

In the end, I, on my own behalf, and on behalf of the Government and the people of Pakistan, extend o.r wholehearted support to the noble aims and objectives of this International Khatm-e-Nabuwwat Conference, and pledge ourselves to protect the unity and solidarity of Muslim Ummah at all costs.

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے نام صدر پاکستان کا جنرل محمد ضیاء الحق کا پیغام

" بسم الله الرحمن الرحيم -"

كلمة السيد ناجي صادق مفتي

الوزير المفوض بالسفارة السعودية بلندن

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهداهم الى يوم الدين . وبعد فقد امتن الله على المؤمنين ببعثه محمد صلى الله عليه وسلم بما أنعم به عليهم من الرحمة المهداة والسراج المنير . فجعله نبي البشرية جمعاء وأنزل عليه القرآن المعجزة الخالدة على مدى العصور وتوالي الأزمان . وقد وعد الله رسوله بحفظ ما أنزل عليه من وحي فقال تعالي " أنا نحن نزلنا الذكر وأنا له لحافظون " واتصف هذا الذكر بالكمال والتمام فقال سبحانه " اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً " فكان فرضاً على كل بشر تمله هذه الرسالة أن يؤمن بها وينبئها محمد صلى الله عليه وسلم لان نبوته خاتمة النبوات ورسالته خاتمة الرسالات وشريعته اخر الشرائع . قال تعالي " ما كان محمد أباً احد من رجالكم ولكن رسوله الله وخاتم النبيين " وقال صلى الله عليه وسلم " أنا الخاتم فلا نبي بعدي " وقد ادرك اصحابه رضوان الله عليهم حقيقة معنى نبوته صلى الله عليه وسلم فكان اجماعهم على أنها خاتمة النبوات والرسالات وقاموا يقاتلون من تسول له نفسه انتحال هذا المنصب .

وقد زعم بعض من انحرفت بهم السبل ، وأغوتهم الشياطين وأغراهم الطمع في نيل مرتبة زائفة عند الغوغاء ومن لاعقل لهم أن وحيًا ينزل عليهم ، وأن نبوة قد جاءتهم فخالفوا بذلك نص القرآن الكريم والسنة النبوية المطهرة وأنكروا امراً معلوماً من الدين بالضرورة فارتدوا على أدبارهم خاسرين وقامت جنود امة الاسلام وعلى

رأىهم العلماء العاملون ببيان كفر من ادعى ذلك وتفنيد دعواه الكاذبة
 ووضعوا السيف على عنقه لا رتدازه عن دين الله القويم .

وقد أبتلى العالم الاسلامي في تاريخه الحديث بمن سولت لهم
 أنفسهم أن يخرجوا عن دين الله بزعم كاذب يزعمونه ودعوى باطلية
 ينفثون سومها بين الجهلاء . ولكن علماء شبه القارة الهندية بما
 متعمهم الله به من قوة الايمان وسعة العلم وقول الحق تصدوا لاهل
 الالحاد والرده فكشفوا للناس زيغهم ، وكذبوا ادعاءهم وبينوا ضلالهم
 قياما منهم بحق النصح لآخوانهم المسلمين " ليهلك من هلك عن بينة
 ويحيى من حي عن بينة " .

وان مؤتمركم هذا حلقة من حلقات الذب عن حياض النبوة
 الطاهرة والكفاح في سبيل صد الزيف عنها وفضح كيد الكائدين لها .
 وهذا من العمل الصالح والجهد المشكور والسعي في الخير .

واني اضم صوتي اليكم في الجهر بكلمة الحق وفضح مؤامرات
 المتآمرين على رسالة سيد المرسلين .

سدد الله سهامكم الى نحور اعدائكم وأيدكم بروح من عنده
 وأجزل مشيوتكم وجعلكم من القائمين بالحق الداعين اليه العوفقيين
 لاصابته . والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

==4==4==4==4==4==

سعودی سفارتخانہ کے ترجمان السید ناجی صادق مفتی کا بیان جو انہوں نے خود کا انٹرنس میں پڑھ کر سنایا

UNITED ARAB EMIRATES

Ministry of Islamic Affairs & Awqaf

Advocate Office

P. O. Box : 2272 Abu Dhabi

S. No.

Date :



وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف
مكتب الوكيل
مارس
الرقم : ٤٩١٨٩٠
التاريخ : ١٥/١٢/٨٥

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف

مكتب الوكيل

ص.ب : ٢٢٧٢ - ابوظبي

الرقم : ١٤ ذو القعدة ١٤٠٥ هـ
التاريخ : ٣١ يوليو ١٩٨٥ م

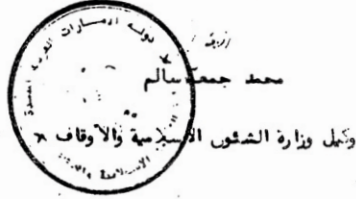
ساحة الشيخ / عبد الحفيظ المظاهري

المحترم،

رئيس منظمة ختم النبوة العالمية - لندن

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد ..

تلقينا بمبالغ السرور وبتكم الكريمة والخاصة بالمشاركة في مؤتمر ختم النبوة العالمي الذي يعقد في ٤ أغسطس ١٩٨٥ م في لندن ،
واننسا ان نحبي فيكم جهودكم الطيبة لخدمة الاسلام والسلمين نشكركم
على هذه الدعوة ونأسف عن عدم تلبيةها في الوقت الحاضر املين المشاركة
في المستقبل القريب ان شاء الله تعالى .
وتفكم الله وسدد خصالكم لما فيه خير الاسلام والسلمين .
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته



نسخة الي :

- الطلغ العام
- الطلغ الخاص

٤/٤

ختم نبوت کانفرنس کے نام وزارت متحده عرب امارات کا پیغام

ابراهيم
 وعلقت اسما جميع الامم وورد في موسم الحج المعامل بسري ان
 الهجر جميع الامم اسلمة هذه اناسه - وللاذلة الذم سيون
 اذا ورضية الحج هذا العام ارباب لهم مما حضور ان شاربه
 واسترر هذه زعمه لثوكد تم ان حكومتهم بملته الكنديه
 بقيادة هبلان اول وزيره من سنة كوز قادم الرضيه بسريه فبذل
 قضاة صيدها لتسريع الحج وتقديم كافة الخدمات الاربعه للحجاج
 ست الله هبنا الحج بسري آما بفضل الله تعالى بما بذلته
 حكومة هبلان من بناء وتصوير طريق الحج ونسب المواهب
 والمنشآت وتوسيع القضاة ثم ان الحكومة أصبحت توضع على
 الحج المأهول بها ما تقدم لظلال في حقائب تحويها ففلاست واقية
 من الشمس واسفلات اوليه الامير ذلك مما تسرع للحجاج اداء ذريه
 الحج والصورة سالت ان شاربه
 ونسبتم حكومة هبلان رضى ففاعة ما من وسلاية الحج دلته فانظر
 لتسترون اية ما من ماوله للشف او الافول بالاضى ولا تتساع مع
 منه بحار استقلال هذه اناسه المقدم فيقوم بتوزيع المشورات
 السياسه او التظاهرة والاشاف حد دول اسلاميه اخرى هنا لا تدر
 محالاً لافضل بالاضى وتربط ملاسيبه الحج الاوبريا للاظهار بسيد
 زرفات طائفة صولة هذا ما لله جميعا اسوار بسير
 والسلام ملبسهم در عتبه الله در كانه

AA for enquiries dial the number shown in your dialing instructions
Telegram
TELECOM
Ter

21 JUL 1955 0426
2710 04763 D1A295 91A566 AHH189
GPMX CV EMAD 054
ABU DHABI 84/82 31 1120 PL/50 EN-GCUT

ETAT
SECRETARY
INTERNATIONAL PHOTHE MUSEUM MISSION
131, ST. GEORGES ROAD
DOLTON PL 12/16
LANCS

MANY THANKS FOR YOUR INVITATION. I'D BE HAPPY
TO REGRET, FOR I AM IN A LONG LEAVE IN SAUDI.
ANYHOW I WISH ALL SUCCESS FOR THE UNPRECEDENTED
MAMMOTH CONFERENCE IN UK. I WILL BE SUPPORTING
WITH

00L 0407 193 01 11 RPT 01 12/24

ALD12

0000/82

MY FULL CAPACITY ALL ISLAMIC CAUSES WHATEVER
WHENEVER BE. MAY ALLAH GIVE US STRENGTH TO DEFEND ISLAM AND MUSLIMS.
AHMED ABDUL RAZIZ AL MUBARRAK
CHIEF JUSTICE, SHARIA COURT
ABU DHABI P.O. BOX 7

TELECOM for enquiries dial the number shown in your dialing instructions
Telegram for enquiries dial the number shown in your dialing instructions
TELECOM for enquiries dial the number shown in your dialing instructions

ابو ظہبی کے علماء کے ٹیلیگرام

ادھر عصر سے برطانیہ میں بھی اس قدر ایٹم توانیاں نکالنے کی پہلی کوشش ہوئی۔ اور وہ ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۰ء میں تمام ممالک سے نگرے علماء و عوام نے انٹرنیشنل کمیٹی کے راجستری کر کے ختم کیا۔
۱۹۵۸ء میں عدلیہ کی کمیٹی کے صدر حضرت علامہ سید نور الدین صاحب نے بھی ایک ایسی ہی کمیٹی قائم کی جس نے اس بارے میں ایک رپورٹ جاری کی۔ اس رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ ایٹم توانیاں کو ایٹمی توانی سے ممتاز کرنے کے لیے ایٹمی توانی کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک حصہ ایٹمی توانی کے لیے اور دوسرا حصہ ایٹمی توانی کے لیے۔

پہلے کی حالت تو یہ تھی کہ ہم نے جو روایا رکھے ہیں اور ہمارے اکابرین اور تاملین نے جو روایا رکھے ہیں اور ہمارے معانی میں ہمیشہ ایٹمی توانی کو ایٹمی توانی ہی کہہ لیا ہے اور اس کو ایٹمی توانی کے طور پر لکھا ہے اور اس کا لفظ ہی ہے اور اس کا لفظ ہی ہے اور اس کا لفظ ہی ہے۔
پہلے کی حالت تو یہ تھی کہ ہم نے جو روایا رکھے ہیں اور ہمارے اکابرین اور تاملین نے جو روایا رکھے ہیں اور ہمارے معانی میں ہمیشہ ایٹمی توانی کو ایٹمی توانی ہی کہہ لیا ہے اور اس کو ایٹمی توانی کے طور پر لکھا ہے اور اس کا لفظ ہی ہے اور اس کا لفظ ہی ہے اور اس کا لفظ ہی ہے۔

ورلڈ اسلامک مشن - یو کے پرائیج

۲۰۷ - شورڈیچ ہائی اسٹریٹ . لندن ایم و ن . ٹیلیفون : ۰۱ - ۲۴۷ - ۹۹۶۶

ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنایا جائے
صحیح اہل حدیث کی سبیل
ہم اپنے لوگوں کو ہمیشہ بہت کم اور ان کے نام ادا اور مستقیم کیا
ایک طرف تو ہم نے ان کو ہمیشہ بہت کم اور ان کے نام ادا اور مستقیم کیا
تاکہ ان کو ہمیشہ بہت کم اور ان کے نام ادا اور مستقیم کیا
ایک طرف تو ہم نے ان کو ہمیشہ بہت کم اور ان کے نام ادا اور مستقیم کیا
تاکہ ان کو ہمیشہ بہت کم اور ان کے نام ادا اور مستقیم کیا

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کی تائید میں بریلیوں کی ایک جماعت ورلڈ اسلامک مشن کی حمایت اور جمعیت المحدثین برطانیہ کا تائیدی پیغام

حضرت المکرم: حفظہ اللہ بالخیرات

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وبعد : فیسعدنا أن نطلعکم علی أن «منظمة ختم النبوة العالمية» تقوم بمعد «مؤتمر ختم النبوة العالمي» فی صالة «ویمبلی کانفرنس هال» بلندن فی بریطانیا .

وذلك فی یوم الأحد الرابع من أغسطس / ۱۹۸۵ء (من الساعة /۹ صباحا الی الساعة /۷ مساء) وذلك لكشف زیع الفتنة القادیانیة الكافرة ولعله قد بلغک أن رؤوس الفتنة القادیانیة قد قاموا اخیرا بشراء قطعة كبيرة من الأرض فی «تلغوردسری» بریطانیا وسموها ب «اسلام آباد» مکراً وخداعاً . لیجعلوها مركزاً ینتحرکوا منه لنشر باطلهم و کفرهم فی العالم کله وواجب علینا جمیعاً أن نندل کن ما فی وسعنا لقمع هذه الفتنة الدهماء .

لذا وان مشارکتک فی هذا المؤتمر ستكون شرفاً لنا وسبباً لحفظ الایمان فی الأمة جمعاً .
أرجو أن تعطی دعوتنا هذه بالقبول لکنکم و نکرهوا بالرد المسموع حتی تقوم بترتیب البرنامج ومع الشکر الجزیل لشخصک الکریم .

معان الاتصال

Tasawar ul Haq Qari,
Secretary for Public Relations,
c/o Makki Mosque, Plantation Rd.,
Off Albert Rd., Heeley,
Sheffield S8, Yorkshire, England
Tel: 0742 582348 0742-580933
Tel: 01 472 2745

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رئیس

«منظمة ختم النبوة العالمية»

عبد الحفیظ مالک مکی



عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ملیت اسلامیہ کی لازوال وابستگی کے اظہار اور
اسلام اور پاکستان کے وحدت قادیانیوں کی کردہ سازشوں کے سبب باب
کے لئے بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس۔

۱۹ اگست ۱۹۸۵ بروز اتوار - صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے
ویمبلی کانفرنس سنٹر (ویمبلی مل سیکس)

میں جمعہ جو رہی ہے جس میں سعودی عرب منہ پاکستان بھرت، کینیڈا
متحدہ عرب امارات، افریقہ، برطانیہ اور دیگر ملک سے ممتاز علماء و شورا اور
سفارتی فائندے شریکے ہوں گے۔ انشاء اللہ عزیز۔
مسلمان برطانیہ جو حق و جوق شریک جو کر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا پرجوش، باوقار اور پرامن مظاہر کریں۔

الداعی: انٹرنیشنل ختم نبوت مشن، تعاون جمعیت علماء برطانیہ

(دراپم کے لئے)

Tel. 01-571-3851, 01-574-5115, 01-1307-571
and 01-574-069.

انٹرنیشنل ختم نبوت کی طرف سے جاری ہونے والا دعوت نامہ اور جمعیت علماء برطانیہ کی طرف سے جاری ہونے والا اشتہار

U.K.'s First & Largest
Certified ABC
Established 1971

MONDAY
AUGUST

THE JANG
DAILY

پندرہ روزہ جنگ اخبار
18 اگست 1971

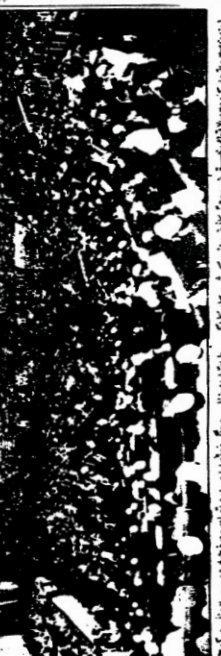
پندرہ روزہ جنگ اخبار کی ایک نئی سرگرمی

افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز

پندرہ روزہ جنگ اخبار کی ایک نئی سرگرمی ہے۔ اس سرگرمی کے تحت افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔



پندرہ روزہ جنگ اخبار کی ایک نئی سرگرمی ہے۔ اس سرگرمی کے تحت افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔



پندرہ روزہ جنگ اخبار کی ایک نئی سرگرمی ہے۔ اس سرگرمی کے تحت افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔

پندرہ روزہ جنگ اخبار کی ایک نئی سرگرمی ہے۔ اس سرگرمی کے تحت افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ افغانستان میں اورنگ زیب کی سربراہی میں افغان فوج کی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس عالمی پریس کی نظر میں

دیسلمیہ کانفرنس سوشلسٹ ختم نبوت کے ہزاروں پڑاؤوں کا عظیم الشان اجتماع

مسلمانانہ ممالک میں قادیانیت کے تبلیغ پر پابندی لگانے کے لیے قادیانہ آؤ کے نمونے بھی پیش کیا جائے گا۔

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

THE ONLY BRITISH BASED URDU DAILY

DAILY WATAN LONDON

روزنامہ وطن

20p

Monday, 5 August 1985



مرسوم

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح

عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں اور اشراف کا اہتمام

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس عالمی پریس کی نظر میں



انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس عالمی پریس کی نظر میں

اسم روزہ: ختم نبوت کے بارے میں سب سے زیادہ اہم و ضروری موضوعات پر روشنی ڈالنے والی ایک جامع کتاب

بیت المدینہ والہی

قادیانی گروہ لاکھ لاکھ پاکستان مخالف میرے پیسے کیسے کھائے اور ان کے خلاف میں نے کیا کیا اور مسلمانانِ عالم کو قادیانیوں کے خطرناک عزائم سے آگاہ کرنے کے لئے

ختم نبوت

کیسے روزہ

انٹرنیشنل

بیت المدینہ والہی

مقام: بیسٹلے کانفرنس سنٹر لندن

تاریخ: اگست ۸۵ء

روزہ: اتوار

وقت:

ختم نبوت کے بارے میں سب سے زیادہ اہم و ضروری موضوعات پر روشنی ڈالنے والی ایک جامع کتاب

زابطہ تلفون

01-574 5125

01-574 0883

01-574 1060

01-571 2630

01-471 0488

01-572 2745

01-572 0942

قوت: تمام اجابت سے نکالت رہے کروٹ لاپنی کالیں خیال رکھیں، غلطیوں

انٹرنیشنل ختم نبوت سیشن

مجلس انجمن اہل حق و باطل

قوت: مزاحمتوں سے بچنے والی سیکرٹری جنرل، بیسٹلے کانفرنس، لندن

زابطہ تلفون

01-574 5125

01-574 0883

01-574 1060

01-571 2630

01-471 0488

01-572 2745

01-572 0942

ختم نبوت کے بارے میں سب سے زیادہ اہم و ضروری موضوعات پر روشنی ڈالنے والی ایک جامع کتاب

زابطہ تلفون

01-574 5125

01-574 0883

01-574 1060

01-571 2630

01-471 0488

01-572 2745

01-572 0942

انٹرنیشنل ختم نبوت سیشن، بیسٹلے کانفرنس، لندن